



# کلیاتِ عزیز

یعنی مجموعہ کلام  
حضرت خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکھنوی نور اللہ مرقدہ  
مع مقدمہ

نوشتہ

مولانا حبیب الرحمن خان صاحب روانی نواب آباد  
دبصہ علامہ اظہر سر محمد اقبال ایم اے پی۔ ایچ ڈی۔

بفراش

جناب خواجہ مصی الدین صاحب دریا روڈ پی ٹی کلاس سہیل محط سٹ لکھنؤ

باہتمام حاجی مانظ خواجہ قطب الدین احمد پور پرائمر

نامی پریس لکھنؤ میں طبع ہوئی

۱۹۳۱ء

بار اول قیمت مجلد سے، غیر مجلد ۷۵









آزمایش خداوند کردید کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اسکی آفریق دی کہ میں اس ضروری  
 فریضہ سے خود بہرہ آہو گیا۔ اور ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ جب وہ اس بزرگ مستحق مزاج  
 کے کلام کو پڑھیں جسے گلو اور سخن پادریں رنگ رنگ سے چھوڑ کر اس نے بین کی خوشبو  
 اہل ذوق کے دماغوں کو بھی میسر رکھنے کی اور جیسے کبھی کسی مصلحا سائنس کی آواز اہل تم  
 سے نہ سنیں تو وہ ان کو یاد رہے کہ ہرگز حرم کو کا تو کھانا اب پہنچاؤں۔ اور وہ اسے غفلت

کہیں

ذمہ سب سے کہہ رہی تھی اور گناہ شکر اہل ذوق اور اہل علم کے لئے ہے کہ

مصرعہ نظر نہ آئیں۔

معاذ اللہ عنہم  
 شکر الہی علی نعمتی اللطیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کامیاب ہوئے۔ یہ قابل شکر ہے کہ ان کے کاموں میں

امداد ہوئی ہو اور ان کے لئے

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے

یہ کاموں میں کامیابی

یہ کاموں میں کامیابی

کو بہرہ پہنچاؤں  
 عزیز مشرف

انوار عشق شریع و حقایق علی صفا ایضاً انظاره شد

بلکه اگر برانان او خرم بود  
 از شایخ سوره زنی طالب فکرم کن  
 علی گره را بگو بر بندش می یاب  
 شود و او در ششمان میرتابان  
 و قاری ملک افز و آتشدارش  
 به خدیو بیار میاد به آتش  
 ساقا و ای بر بندش زنده اند  
 ز خدیو زنی که علم گویش  
 که بر خدیو در سینه ایستاده  
 ز خدیو نام بر خدیو گویش  
 ز خدیو در سینه ایستاده  
 که بر خدیو در سینه ایستاده  
 که بر خدیو در سینه ایستاده  
 که بر خدیو در سینه ایستاده

همان روش از انوار علم است  
 او زنی علم در عالم هست که گوی  
 که بود زنی خواهد شد امثال  
 کند روشی بود او هر دو بیان  
 بر این روشی که از علم است  
 که در توان رفتن این روش  
 که گوی ز خدیو در سینه ایستاده  
 خدیو در سینه ایستاده  
 که بر خدیو در سینه ایستاده  
 که بر خدیو در سینه ایستاده  
 که بر خدیو در سینه ایستاده  
 که بر خدیو در سینه ایستاده  
 که بر خدیو در سینه ایستاده

که بر خدیو در سینه ایستاده  
 که بر خدیو در سینه ایستاده



# تفصیل عنوانات کلیات معززہ

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۶۰۸۶	روایت علی		دیوان حضرت اول
۶۰۸۷	محدثہ و غیر محدثہ روایات	۱۰۱۶	روایت الف
۶۰۸۸	روایت عثمان	۱۷۸۱۵	روایت بی
۶۰۸۹	روایت سعید	۱۷۸۱۶	روایت سی
۶۰۹۰	روایت ابو ہریرہ	۱۰	روایت چ
۶۰۹۱	روایت ابو بکر	۱۷۸۱۷	روایت د والی
۶۰۹۲	روایت ابو سعید	۱۰	روایت راسخہ
۶۰۹۳	روایت ابو ذر	۱۰	روایت زینب
۶۰۹۴	روایت ابو مرثدہ	۱۷۸۱۸	روایت مسند
۶۰۹۵	روایت ابو یوسف	۱۰	روایت صبی
۶۰۹۶	روایت ابو جابر	۱۰	روایت غنی
۶۰۹۷	روایت ابو سلمہ	۱۰	روایت ک
۶۰۹۸	روایت ابو نعیم	۱۷۸۱۹	روایت ل
۶۰۹۹	روایت ابو داؤد	۱۷۸۲۰	روایت م
۶۱۰۰	روایت ابو یونس	۱۷۸۲۱	روایت ن
۶۱۰۱	روایت ابو حنیفہ	۱۷۸۲۲	روایت ہ
۶۱۰۲	روایت ابو عیسیٰ	۱۷۸۲۳	روایت ز

صفحه	عنوانات	صفحه	عنوانات
۱۳۳ تا ۱۳۰	قصیده در مدح سلطان عالم	۱۰۶	قصیده در مدح پیران
	واجب علی شاه	۱۱۱ تا ۱۰۹	قصیده در تهنیت او و وصیه
۱۱۶ تا ۱۲۲	قصیده در تهنیت قلی		شهریار کاظم سراج الملک
۱۱۱ تا ۱۴۰	قصیده در مدح عالی جناب		والدین میرزا علی سلطان
	نواب گل زر خیزل بهادر ملک بهمن		استاد ملک شاه و از اشراف
۱۳۱	قصیده در مدح آقا زین العابدین		شاهزاده ملک و سلطان
	آورد بهادر میرزا علی	۱۱۳ تا ۱۱۲	تایید شاه علی او و وصیه
۱۱۶ تا ۱۲۲	قصیده در مدح آسمان بهادر		وزیران و اعیان و مشفق
	نواب علی شاه بهادر آباد		پسران و اعیان و اهل
۱۲۶	قصیده تهنیت نواب بهادر		احمد بهادر نواب میرزا پاشا
	بهادر آقا آباد		شاهزاده بهادر و اهل
۱۳۵ تا ۱۳۴	قصیده در مدح قلی بهادر		پسران و اعیان و اهل
	نواب آقا بهادر آباد	۱۱۰	قصیده تهنیت نواب
	نواب آقا بهادر آباد		استاد و اعیان و اهل
۱۳۸ تا ۱۳۵	قصیده تهنیت نواب		نواب آقا بهادر آباد
۱۴۲ تا ۱۳۵	قصیده در تهنیت نواب		شهریار و اعیان و اهل
۱۴۳ تا ۱۳۷	قصیده در تهنیت نواب		شهریار و اعیان و اهل
۱۴۷ تا ۱۴۶	قصیده در تهنیت نواب	۱۰۹ تا ۱۰۸	قصیده در تهنیت نواب
۱۴۵ تا ۱۴۴	قصیده در تهنیت نواب		شهریار و اعیان و اهل

مجله	موضوعات	مجله	موضوعات
۱۳۲۳	روایتنامه	۱۳۲۳	خاتمه سفرنامه مولانا محمد حسین
۱۳۲۴	روایتنامه	۱۳۲۴	الآبادی رحمة اللہ علیہ
۱۳۲۵	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۲۵	شعری در بنیاد و بحرین و
۱۳۲۶	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۲۶	و ذوق فیتین مستحقان و مستحقان
۱۳۲۷	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۲۷	مثنوی در پی انقیادین
۱۳۲۸	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۲۸	قیصرنامه به اقتضای زمانه
۱۳۲۹	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۲۹	روم در وی مع شکر شکر کایسته
۱۳۳۰	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۳۰	حکایت سمرقند
۱۳۳۱	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۳۱	فی الزمان با حیات
۱۳۳۲	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۳۲	فی الزمان با حیات
۱۳۳۳	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۳۳	فی الزمان با حیات
۱۳۳۴	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۳۴	فی الزمان با حیات
۱۳۳۵	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۳۵	فی الزمان با حیات
۱۳۳۶	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۳۶	فی الزمان با حیات
۱۳۳۷	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۳۷	فی الزمان با حیات
۱۳۳۸	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۳۸	فی الزمان با حیات
۱۳۳۹	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۳۹	فی الزمان با حیات
۱۳۴۰	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۴۰	فی الزمان با حیات
۱۳۴۱	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۴۱	فی الزمان با حیات
۱۳۴۲	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۴۲	فی الزمان با حیات
۱۳۴۳	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۴۳	فی الزمان با حیات
۱۳۴۴	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۴۴	فی الزمان با حیات
۱۳۴۵	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۴۵	فی الزمان با حیات
۱۳۴۶	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۴۶	فی الزمان با حیات
۱۳۴۷	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۴۷	فی الزمان با حیات
۱۳۴۸	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۴۸	فی الزمان با حیات
۱۳۴۹	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۴۹	فی الزمان با حیات
۱۳۵۰	مستشرقین و مستشرقان	۱۳۵۰	فی الزمان با حیات

# نقل گرامی نامہ علامہ سر محمد اقبال ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

لاہور  
۹ جون ۱۹۳۳ء

جناب کرم! السلام علیکم

کلیات عزیز کا ایک نسخہ جو آپ نے کمال عنایت ارسال فرمایا ہے مجھے مل گیا۔ جسکے لئے میں آپ کا بہت شکریہ گزار ہوں۔ نوازش نامہ میں جو کچھ آپ نے میرے متعلق ارشاد فرمایا ہے وہ آپ کے حسن اخلاق کا نتیجہ ہے۔

خواجہ عزیز مرحوم فارسی ادبیات کے اس دور سے تعلق رکھتے ہیں جسکی ابتدا شہنشاہ اکبر کے عہد سے ہوئی۔ انیسویں کہ وہ دور ہندوستان میں انکی ذات پر ختم ہوا۔ ایرانی تخیل نظم کی شاہراہوں کو چھوڑ کر اب زیادہ تر نثر میں اپنے کمالات دکھا رہا ہے۔ شعرا نے متناثرین میں قافی کی آواز بہت بلند ہو اور اب تک بلند ہے لیکن خواجہ عزیز مرحوم کے قصائد اور محسنات جو انھوں نے قافی کی زمینوں میں لکھے ہیں وہ فارسی زبان کی موسیقیت اور خواجہ مرحوم کی اس زبان پر قدرت کا بین ثبوت ہیں مثلاً

سحر گمان مایہ حق۔ ز طائران فرق فرق  
غزل ہر لبہاں نشق کہ کوہ کان ہم سبق  
شیفتی لعلوں شوق۔ چنانکہ درائق شفق  
شگفتہ گل درق درق سعی ابر در عرق  
بہر درق طبق طبق، اگر گسند ز شار با

غزل میں ان کی نظر بیشتر روحانی محتاق پر رہتی ہے۔ اور ان محتاق کو وہ نہایت کسانہ اور لطافت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ مثلاً  
دو غچہ بہت دو عالم ز گلشن صندش  
یکے شگفتہ یکے نا شگفتہ است ہنوز

زکوٰۃ ان طرفت ایجو کے مقصد تو عنان بجانب ناب از رہ سراپ انداز

بر آئے پروہ و احوال حبیب و اماں ہیں تو ہوشی و ہما شائیاں کتاں پوشند

رسول ملت منصورم احوال چہ می پرسی، رسیدیم مہربانے کہ نام دیگرش داراست  
خواجہ عزیز کے اس شعر سے ایک اور ہندی شاعر کا شعر یاد آیا جس کے لطف سے

میں آپ کو محروم نہیں رکھنا چاہتا  
انا الحق نقش منصور تاویسے نمی خواہ  
گدا گم می کند خود را چو دولت میکند پیدا  
اسی طرح خواجہ مرحوم کے شعر بھی حقائق سے لبریز ہیں۔

ہنوز لوح و قلم بود و رسوا عدم کہ نقش ہر تو بر لوح دل نشست مرا

نشا طویل تو محروم دارم از وصل کہ در کنار چو آبی ز خود گسارہ کنم

یہ فیض ظہوری اور نظیری کا نہیں بلکہ کلام الہی کا فیض ہے اور خواجہ مرحوم کو خود  
اس کا احساس تھا۔ چنانچہ لگتے ہیں۔

کے از ظہوری و نظیری رسد غریز  
فیضے کہ از کلام الہی بار رسید

مخلص محمد اقبال  
لاہور ۹ جون ۱۹۰۷ء



# مقدمہ

نوشتہ

عالیجناب مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شہر رانی  
نواب ریاری جناب رئیس حبیب گنج ضلع علیگڑھ

۷۸۶

حاملًا و مصلیًا

لکھنؤ کے دور آخر کو جن اہل کمال پر ناز اور بجا ناز تھا اس میں خواجہ غزیر الدین غزنوی  
مردم ممتاز ہیں۔ امتیاز کی وجہ یہ ہے کہ ادب فارسی میں کمال حاصل کیا اور ان میدانوں  
میں علم استاد ہی بن گیا۔ جو متاخرین کی دسترس سے باہر تھے یعنی ثنوی و قصیدہ۔  
استثناؤں میں سے زیادہ مختصر رباعی ہو جو سب سے مشکل ہے۔ دیکھو صدیوں کے  
دوران میں صرف چار پانچ ہی استاد رباعی گزے ہیں۔ حضرت ابو انیسر ابو سعید۔  
شیخ الاسلام انصاری۔ عمر خیام۔ سجانی بختی۔ دل چاہے تو سرد کو بھی یاد کر لو اس نے  
بھی ایک لطف پیدا کیا ہے۔

رباعی کے بعد ثنوی ہے۔ ہمیں اساتذہ کی تعداد بین سے زیادہ نہوگی۔ ثنوی کے  
بعد قصیدہ ہے اسکے استاد ثنوی کے اندر اندر ہیں گے۔ سب زیادہ آسان غزل ہے۔

استاد غزل بیوں بشا میر غزل سیکڑوں میں۔ کہنا یہ تھا کہ خواجہ غریب صاحب امتیاز یوں ہیں کہ انھوں نے شنوی اور قصیدہ میں جو بہ کمال دکھائے۔ مذاق شعر کا پایہ بلند کیا۔ اسکا ثبوت آگے دیکھو۔

لکھنؤ کی سبزی منڈی میں خواجہ صاحب کی بارہ درمی گویا خیابان شیراز تھی انسان وہاں پہنچتا تو حافظہ سعدی کے کمال کی ہماک پاتا۔۔۔ وقت دو بلا ہو جاتی حسب عادت شہلی بھی وہاں ہوتے۔ اور یہ اکثر ہوتا۔ لکھنؤ کی حاضری میں خواجہ صاحب کی نذرت میں باریاب ہونا میرے لئے لازم تھا۔ جس وقت اطلاع پہنچتی تھی محل مراستہ اس شان سے برآمد ہوتے کہ لب پر بزم ہوا۔ یا تھ میں پیار کا سامان۔ بالآخر قلبی محبت جبکا اثر تمام حرکات و سکنات میں عیاں نظر آتا۔ مراتب پزیرائی کے بعد بیٹھتے بائیں کرتے۔ چاکری تیار کی کا اہتمام جاری رہتا۔ نامکن تھا کہ وہاں ہاتھ نہاے۔ چائیں زعفران سرد پڑتی شام کو سادہ صبح کو دودھ ناشتہ کے ساتھ۔ بازار کا دودھ جب چاکو ہر رنگ کر دیتا تو خواجہ صاحب کا خبز ہو جانا قابل دید ہوتا۔ کم سخن۔ کھینے اور سادہ بیان۔ خود دہائی سے لغو کر دیا۔  
دورائے گفتگو میں خوش بیانی نہ تھی۔

درائے شاعری چیرے دگر بود

خواجہ صاحب کے اوصاف کی وہ تاثیر تھی کہ سیدھی سادہ مختصر باتوں پر خوش بیانی کا ذکر قربان تھا۔ بارہا حاضر ہوا مگر کلام سننے یا حاصل کرنے میں اتنا کم کامیاب ہوا کہ گویا نہوا۔ ہاں وہ سڑوں کا کلام سناتے ادنیٰ نہکتے بیان فرماتے۔ علمی سوالوں کا جواب شامی ملتا۔ نامکن ہے کہ ان صحبتوں کا ذکر ہوا اور خواجہ نور الدین مرحوم کی نورانی صورت یاد نہ آئے۔ انکا ایک طرف خاک رازہ بیٹھنا۔ کلام کے فرسے لینا۔ نہکتے سخن۔ لطیف کلام۔ ایٹ خاص لطف رکھتا تھا جو برسوں گزر جانے پر بھی آج تک نقش دل ہے۔

خواجہ صاحب کی وفا سچے آج تک دل کو ہمیشہ یہ قافی رہا کہ مرحوم کا کلام مرتب

و شایع نہوا۔ جب یہ خیال آتا کہ کس میری میں کہیں تلف نہو جائے تو دل پر ایک چوٹ سی لگتی مسرت نہیں حیرت ہوتی جب میں نے دیکھا کہ پھپھا پھپھیا یا جلد کلیات عزیز میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ قدرت نے یہ کام کسے ہاتھوں سے لیا اسکے جسکو نہ شاعری سے لگاؤ اور شہر و سخن سے۔ خواجہ غریز کے فرزند عزیز خواجہ وصی الدین صاحب میں اور ہر کسی جو ہر میں مگر "موزونیت" تو انکی طبیعت سے براہل دور ہے۔ باوجود اسکے اپنے بالکمال والد کا کلام مرتب کر کے چھپوا دینا قابل صد تائید اور دنیائے ادب پر عظیم حسان ہے۔ مقولہ ہے کہ نام آسمان سے اترتے ہیں۔ انکا نام شاید وصی الدین اسی لئے ہوا تھا کہ اشاعت کلام کی وصیت پوری کریں گے۔ انھوں نے اپنے امور باپ کی روح کو شاد کیا۔ اللہ پاک انکو دین میں شاد و بامراد رکھے۔

**حالات** خواجہ غریز کے مورث خواجہ محمد مقیم آٹھویں صدی ہجری میں ترکستان سے حضرت سید شرف الدین بلبل شاہ کے ساتھ کشمیر میں آکر مقیم ہوئے یہی حضرت بلبل شاہ ہیں جنھوں نے کشمیر کو اسلام پھیلایا کر حنت نظیر بنایا۔ خواجہ محمد مقیم تاجر تھے اور پیشہ آخر تک اس خاندان میں رہا۔ خواجہ غریز کے والد خواجہ امیر الدین نے تجارت کا دائرہ اتنا وسیع کیا کہ یورپ کو بھی شپینہ پوش اور کشمیر کا حلقہ گوش بنا دیا۔ فرانس خاص بازار تھا۔ یورپ کے تاجر انکے یہاں آکر رہتے اور فرمائشیں تیار کر کے واپس جاتے۔ خواجہ امیر الدین نے کشمیر کی سکونت ترک کر کے لکھنؤ میں بود و باش اختیار کی۔ سبزی منڈی کی بارہ درمی انھی کی بنا کر وہ ہے۔ یہاں بھی شمال کا کارخانہ وسیع چمانہ پر قائم کیا۔ بالآخر تجارت کی کساد بازاری اور یورپ کی خود غرضی نے اس کارخانہ کو بھی سرد کر دیا۔ شکر ہے کہ خواجہ غریز کی گرمی سخن نے اسکو وہ نور بخشا کہ آج تک روشن و منور ہے۔

خواجہ غریز ۱۵۸۷ء میں بلک کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آٹھ نو برس کی عمر تھی کہ باپ کے تھکے



لکھنؤ پہنچے۔ اور ہمیں تحصیل علم کی افسوس ہے کہ خواجہ صاحب کی تحصیل علم کے حالات پر وہ گفتائیں ہیں۔ کیا پڑھا۔ کس سے پڑھا۔ کچھ نہیں معلوم۔ فارسی پڑھی بلکہ اُس میں کمال حاصل کیا اس میں کیا کلام ہو سکتا ہو۔ علوم عربیہ میں ہی صاحب استعداد تھے۔ خصوصاً ادب میں۔ حماسہ یقینی۔ سببہ معلقہ کا بارہ درجے میں طلبہ کو درس دیتے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ ایک فغانی بزرگ کی صحبت میں جو درگاہ حضرت شاہ مینا میں رہتے تھے۔ کلام فارسی میں ترقی کی۔ ان بزرگ کا نام عبداللہ تھا۔ ابتدائی شاعری کا نمونہ سے

ما عظیم عشق بود کار ما عزیز  
عاشق پند بہت بہانا کلام ما

خواجہ صاحب کی شادی داروغہ عاشق عیاشا کے یہاں ہوئی جو محمد علی شاہ بادشاہ کی کلرہ میں تو شہ خانہ کے داروغہ تھے۔ اور حسین آباد کی تعمیر کے مہتمم۔ خواجہ صاحب کے اور اقربا بھی لکھنؤ اور کشمیر میں نامور رہے۔ نواب قمر الدولہ۔ ظہیر الدولہ۔ اور اشرف الدولہ کے نام عظمت خانہ دانی کی سند ہیں۔

۱۸۸۷ء میں خواجہ صاحب نے اپنے دوست شیخ واجد حسین صاحب تعلقہ دار کے سر رپر کینیگ کالج میں فارسی کی پروفیسری قبول فرمائی اور نو سال تک اس فضا میں کوجاری رکھا۔ اس میں کون شبہ کر سکتا ہے کہ اس تعلق سے خود کینیگ کالج کا شرف بڑھا۔ ۱۹۰۶ء حیدرآباد وکن کے محکمہ السنہ شرقیہ کے ممتحن مقرر ہوئے۔ خواجہ صاحب کی سوانح میں غالب دہلوی سے ملاقات کا واقعہ شان رکھتا ہے۔ سن ۱۸۸۷ء میں ایشیا سفر کشمیر میں وارد ہوئے تو غالب کی زیارت کا شوق دل میں پیدا ہوا۔ مرزا کا لہجہ زری زمانہ تھا۔ پلنگ پر لپٹے رہتے تھے۔ یہاں اسقدر کہ ہو گئی تھی یا کہ کر گئی تھی کہ لوگ بچائے بات کرنے کے کاغذ پر مطلب کی بات لکھ کر پیش کرتے اور مرزا صاحب لپٹے لپٹے جواب لکھ دیتے یہی معاملہ خواجہ صاحب سے پیش آیا۔ تحریر سے ذوق شعور محسوس کر کے مرزا نے شعری فرمایش کی۔ خواجہ عزیز نے شعر لکھ کر پیش کیا

مہر صر شاہ از رشک فتا بے کہ من دارم  
 ز لیا کو رشد در حسرت خوابے کہ من دارم  
 غالب کہ مصر کی ترکیب میں تامل ہو اکما ماہ کنعاں سنا ہے، مہر صر انہی ترکیب  
 خواجہ عزیز نے صائب کا شعر سننے میں پیش کیا تو مرزا بہت خوش ہوئے شعر بار بار پڑھا  
 اور تحسین بلخ کی۔  
 خواجہ غزیز کا ایک اہمیت شعر بہت بلند پایہ ہے۔

دہ حق عشق احمد بندگان چیدرہ خود را  
 بخاصاں شاہ می بخشد می نوشیدہ خود را  
 پٹنہ کے صاحب ل بزرگ مولانا محمد سعید حسرت تخلص نے شعر سنا تو کیف و جد طاری  
 ہو گیا۔ کلکتہ کی ایک مجلس میں جب کیفیت بند غزیری پڑھا گیا تو ایرانیوں پر بھی کیفیت ذوق طاری ہوئی  
 خواجہ صاحب نے کہنیر کا کئی بار سفر کیا تھا۔ منجملہ اسکے ایک سفر کی یادگار مثنوی۔  
 ارمنان لاجواب ہو، خواجہ صاحب نے ۸۵ برس کی عمر میں ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۵ء  
 میں مقام کفور علت کی کٹرہ اوترا بظاں میں دفن ہوئے عفرلہ، ذبیح فرخ آبادی نے  
 تاریخ خوب کہی ہے۔

ع۔ عزیز مصر خباں خواجہ عزیز الدین۔ ایک عدد کا تمبیہ ہے۔  
 خواجہ صاحب اوقات عبادت گزار تھے۔ مذہب کی طہارت اور  
**اخلاق** مشرب کی سوجت اسکے جملہ حرکات و سکنات سے خود بخود عیاں ہوتی  
 تھی۔ "مشک آنت کہ خود ہوید نہایت غیور اور حیرت م تھے کسی کا بار احسان اٹھا سکتے  
 تھے۔ تجالفت کا خوش مسلوبی سے فوراً عوض کرتے بعض دفعہ دستی پہنچنے کا موقع  
 نہ ملا تو پارس ڈاک میں یہاں پہنچا۔ باوجود وضع کی پابندی اور شان استغنا کے نہایت  
 ملنسار اور متواضع تھے۔ آدمی جتنی دیر حاضر رہتا اخلاق کی پاکیزگی سے مسحور رہتا۔  
 حسن اخلاق مذہب اور فرستے کی قید سے بالاتر تھا۔ مسلمان۔ عیسائی۔ ہندو۔ سنی۔ یسوعی۔

کے ساتھ یکساں اخلاق سے پیش آتے۔ محض ظاہری اخلاق نہیں وہ اخلاق جسکا اثر دل پر پڑتا۔ عارف جامی کا مشہور شعر گویا انکی زندگی کا انموں تھا سہ  
پس چناں زمی کہ بعد مردن تو ہمہ گریاں بوند تو خداں  
اجاب کا دائرہ وسیع تھا۔ مخصوص اجاب پردل سے فدا تھے۔ علامہ شبلی  
کی وفات کے بعد پہلی ملاقات میں جب مرحوم کا ذکر مجھ سے فرمایا تو باس تمہہ تمکین۔ آواز  
گلو گیر تھی اور آنکھوں سے آنسو جاری۔ کلیات کے ساتھ جو رقعات چھپے ہیں انکے  
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ معاصرین سے (جو ادب فارسی کے بقیۃ السلف تھے)۔  
خواجہ صاحب کے دوستانہ مراسم تھے۔ مثلاً منشی غلام غوث خاں بجنبر الہ آبادی مولوی  
محمد سعید صاحب حسرت ٹینیوی۔ علامہ شبلی۔ مولانا عبدالغنی خاں صاحب غنی۔ راجہ دگر گار شاد  
تعلق دار سندیلہ منشی دلاور علی طرزی۔

خواجہ صاحب کے چار لڑکے تھے۔ خواجہ خلیل الدین۔ خواجہ رشید الدین۔ خواجہ  
اولاد وصی الدین۔ حافظ محمد امین الدین۔ والد کی حیات میں حافظ محمد امین الدین  
مرحوم ہمانوں کی خدمت ایسی خوبی اور بے تکلفی سے کرتے تھے کہ دیکھنے والوں کو تعجب  
ہوتا کہ خواجہ صاحب کے صاحبزادہ اور بیوقوف خدمت۔ علامہ شبلی نے ایک بار تعجب سے  
پوچھا کہ حافظ امین الدین اس قدر بے تکلفانہ خدمت کس طرح کرتے ہیں تو فرمایا کہ ہمارے  
گھروں میں بچے ہمانوں کی خدمت کے عادی بنائے جاتے ہیں۔ خواجہ وصی الدین  
صاحب گریجویٹ ہیں۔ ڈپٹی کلکٹری کے عہدے کا وظیفہ پارہے ہیں جیسا کہ  
اوپر بیان ہوا انکا خاص کارنامہ یہ ہے کہ باوجود فارسی ادب سے مناسبت نہونیکے  
مرحوم والد کی یادگار قائم رکھنے کو انکا کلیات مرتب اور شایع کیا۔ اہل سخن کو ممنون  
کرم بنایا۔ جو دشواریاں انکو اس کام میں پیش آئیں۔ انکا اندازہ آسان نہیں۔ اور ہاں  
نہ صرف کلیات غریز کو شایع کیا بلکہ جس بارہوری میں اسکی فکر بولی تھی اسکو وسیع

و دلآویز غریز منزل بنا دیا۔ اسم با مسمی ہو گئی۔  
 خواجہ صاحب کے پوتے خواجہ شریف الدین لکھنؤ کے مشہور واکٹر ہیں۔  
 جن باادب تلامذہ کے نام معلوم ہو سکے وہ حسب ذیل ہیں۔

### تلامذہ

- (۱) مولوی عبدالعلی صاحب آسی مدرسی۔  
 (۲) مرزا محمد ہادی صاحب رسوا۔ بی لے لکھنوی  
 (۳) رامین حسن خان صاحب دانش رسولیوی  
 (۴) قاضی محمد خلیل صاحب خلیل بریلوی۔  
 (۵) مولوی شکر اللہ صاحب سیل میسر بھوپال  
 (۶) منشی میکوال صاحب عشرت لکھنوی  
 (۷) منشی اودھ بہار میال صاحب لکھنوی۔  
 (۸) سید علی محمد صاحب عارف لکھنوی  
 (۹) شیخ ضعیف صاحب اصفیاء دار گنڈا رہ  
 (۱۰) مولانا حسن اللہ خان صاحب ثاقب  
 (۱۱) خواجہ محمد عبدالرف صاحب عشرت  
 (۱۲) مرزا کاظم حسین صاحب محشر

(۱۳) مولانا سید نجیب اللہ صاحب سنجیب فرنگی محلی

انداز اصلاح خواجہ صاحب کے شاگرد رشید سہیل کے الفاظ میں سنو۔ حضرت خواجہ صاحب کا طلبہ کے ساتھ خلق پیرانہ شفقت و تقار و حلم اور شفقتی بخش طرز افہام و تفہیم تھی۔ حضرت خواجہ صاحب کا طریق اصلاح خصوصیت کے ساتھ یہ تھا کہ آپ شاگردوں کی نظم کے الفاظ ہی کو خیف سی ترمیم کے ساتھ کچھ اس خوبی سے تبدیل فرمادیتے تھے کہ شعر میں ادب و زبان اور خیال و بندش کی بیشمار خوبیاں پیدا ہو جاتیں احتیاط کا یہ حال تھا کہ کبھی ایسے محاورہ کو جائز قرار نہیں دیتے تھے جسکی سند موجود نہ ہو۔ درس میں جب شاگردوں کو مضامین کے سمجھنے میں مشکلات پیش آتی تھیں۔ نہایت آسانی سے حل فرمادیا کرتے تھے۔ انتہی۔

یہ میرا تجربہ ہے کہ خواجہ صاحب کلام بہت غور اور وقت نظر سے سنتے تھے۔ ایک موقع پر میں نے شفا فی اصفہانی کا یہ مطلع پڑھا۔

آمد بہار و جلوہ بست نام آرز دست ہمایا لگی یہ مرغ غزل خوانم آرز دست  
میرے یہاں جو کلیات شغنائی کاظمی نسخہ ہے آمیں، ہمایا لگی، ہی تھا یا سکوڑ کر  
میں نے اور اشعار پڑھے مگر دیکھا کہ خواجہ صاحب متوجہ نہیں۔ آہستہ آہستہ شعر پڑھ کر  
اسکے الفاظ کو یوں دوہرانے لگے جیسے کسی کے نوالے میں کوئی ریزہ آجاتا ہے اور وہ  
اسکے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ بتا دیاں دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا۔

ہمایا لگی مرغ غزل خوانم آرز دست

پڑھ کر فرمایا، مجھ کو ہمایا لگی میں تامل ہوا کہ بال سے با لگی کیونکر بنا۔ صحیح ہمایا لگی ہے  
اب مصرعہ چیت ہے۔ دوسرے کلام شکر داد بہت فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے پتے  
اساتذہ فارسی میں مولانا نظامی کو بہت مانتے تھے۔ ایک بار میں نے نظامی کی خصوصیت  
پوچھی تو فرمایا الفاظ کا انتخاب ترتیب اور بندش ان تینوں طریقوں میں نظامی ممتاز ہیں۔  
بعینہ جس طرح ایک بالکمال جوہری جوہر آبدار بیدار کا انتخاب کرے۔ انکی ترتیب میں  
جوہر نظر دکھائے۔ اور پڑاؤ میں قومست ہمارت جیسے قصیدہ قیصر مانع کے اجلاس نہ تو لہما  
میں ترکیب بند پڑھتے ہوئے میں نے سنا تھا۔ پڑھنے کا انداز تین اور ساود تھا۔  
اثر آفرینی کا اہتمام نہ تھا۔

خواجہ صاحب کا کلیات اگرچہ ضخیم نہیں اور اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے  
کلام کہ کل کلام نہیں تاہم اصناف سخن سے ملبوس ہے۔ قصیدہ، بندوبست، غزل۔  
ترکیب بند قطعاً بخت بند۔ رباعی۔ سبک کب۔ ہنہ تیس موجود۔ اہل نظر  
ترتیب کلیات دیکھ کر سرخوڑ ہوں گے۔ مگر یہ ثبوت ہے خواجہ وصعی الدین کی مشکلات کا  
اور اس شواری کا جو حصول کلام و ترتیب میں پیش آتی۔ تمام اذکار کلام متانت۔ بند  
کی چستی حضور و اید سے پاکیزگی مضامین کی بلندی بہت۔ مسابقت لفظی کا اہتمام  
بھی پیش نظر تھا۔ بالا تریہ کہ فارسی ذوق اور خود ساختہ زبان تکہ و تھکا ہوا استادوں کا

پیری کا پروردہ تھا۔ لہذا سدی تھالیعت و منقبت میں عقیدت کی گرمی و تاثیر صاف  
عیان ہے۔

ثنویات چار ہیں قیصر نامہ، بطرز سکندر نامہ۔ اسمیں جنگ روم روس کی داستان  
ہے۔ نمونہ حمد ملاحظہ ہو۔

بنام خداوند کار آفرین	ہزار آفریں صد ہزار آفریں
ازل تا ابد بارگاہ و نیست	کراں تا کراں در پناہ و نیست
اگر از جلاش ز ندوم زباں	بلرز د سپہر و بجنبہ جہاں
بکیتائیش ہر کہ دم می زند	نہ دم بل دو عالم ہم می زند
رُخ غازیان را بخیل غازہ ساز	باب اوم تیغ جاں تا تازہ ساز
بجگمش ابابیل چوں پرزند	صفت ز ندہ پیماں ہم برزند

نمونہ نعت۔

بمعنی ز رحمت نخت آیتے	بظاہر ز دولت پسین رایتے
زمین تا فلک روشن از دین او	ز آئینہ روشن تر آئین او
زہر نبوت کہ بر پشت زد	بہر سلیمان زد انگشت زد
بیدار آں روضہ شاداں شوم	اگر خار با شوم گلستاں شوم
بشاخ درش کاش خاکم کنند	کز الایش خاک پاکم کنند

تالیف کتاب۔

کمن آتش پارس شرموہ بود	دل و جاں گبران ہم افسرہ بود
نہ آتش بجادونہ آتش شدہ	در دیر را قفل محکم زدہ
من آدر دم آں قفل چون کلید	در بستہ را شد کشا کے پدید

مرج سلطان عبدالحمید خان -

باوزنگ شاہنشاہی پاجی اوست

ہیں باپاں کہیں خالفتاہ

زستش قوی است اسلامیان

درش مرج ہفت ملت بود

روانگی لشکر روم و روس -

دو جہشید لشکر را یگفتند

دو اسکندر از راه از زندگی

دو سمع از دو سولخ برافروختند

دو لشکر برون شد بمیدان کہیں

در آمد بجنیش دو فوج گراں،

فوج پلونہ و عثمان پاشا -

بر آشفست سلطان ازین را و گیر

کہ سالار عثمان جہگ آرنائے

برار است اسپہبد صف شکن

ہمہ کاروان و قواعد شناس

ہمہ نوجوانان ما ہوت پوش

بفرنگ آہنگ ناموس و ننگ

پیادہ چو آب و سوارہ چو باد

ولی در دل عالمے جائے اوست

کہن دید بان ہمیں خواہ گاہ

بدورش بلند اختر شامیان

وسلے مرکز پنج نوبت بود

بخوں رنجین ہی ز کف رنجیند

بخوں کردہ پر چشمہ زندگی

نہ پروا نہا جانہا سوختند

بجنیش در آمد زبان و زبیں

دو کوہ از دو گوشته گولی ژان

بفرمودہ نوشت فرماں دہیر

ز ایوان میدان شہر برگزائے

قشونے ز ترکان شمشیر زن

چو ایان خود جملہ محکم ساس

بخاکسری جامہ آتش فروکش

سبق بڑہ جہگ اہل فرنگ

با عدلے نوح و با شرار عاد

عثمان اپشا۔

خردمند دانا دل تیز رائے  
 نہنگے بکفت از وہاے بدوش

پہدار عثمان جنگ آزمائے  
 محطے و چوں کوہ آتش بجوش

جو انان ترک۔

بکار خداوند سہ گرم کار  
 بشوق سجودی سرافندہ پیش  
 دل از ہر دوزم پر داختہ  
 گئے در قیام و گئے در قعود  
 یکے فدیہ گردیدہ خود در مصاف  
 رسانند بر عرضش تکبیر را  
 نہ شمشیر میگردونے تیر کرد  
 کہ گوئی ہم آغوش حوراں شدند

ازیں سوئے ترکان طاعت گزار  
 وضو کردہ ہر یک بنجوبیش  
 نمازی بنجوں جاہا ساختہ  
 گئے در رکوع و گئے در سجود  
 یکے گرم سعی و یکے در طواف  
 تہمند محراب شمشیر را  
 بہ پیکار کارے کہ تکبیر کرد  
 چہاں سوئے شمشیر عریاں شدند

عثمان اپشا کا گھوڑا میدان کا زار میں کام آتا ہے۔

ز بس تیر زلفت از جہاں در گذشت

سمنش کہ میگشت در کوہ و دشت

بہارے اتر کر عثمان اپشا امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

بلے قطرہ آخر لبھاں رسید

نختیں بیابوس سلطان رسید

کہ سلطان بہ پیشانی نش لبسہ داد

سزد ہر رادارخ بر دل نہاد

کہ تمنغائے عثمانی خاص بود

گوبوسہ تمنغائے اخلاص بود

خاتمہ جنگ و کلام۔

کشیدم ز بالی من ہم آخر بہ کام سید  
 چھ پیکر شایع ہوئی تھی۔ اس وقت مسلمانوں

چو شمشیر ہارفت اندر نیام  
 یہ منوی ۱۲۹۶ھ میں مطبع نظامی میں چھپ کر شایع ہوئی تھی۔



یہ زندہ داستان تھی۔ آج ہماری مردہ ولی سے مردوں کی کہانی ہو۔ چند روز میں ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔

**ثنوی دیدنی** یہ ثنوی آئین شیرازی کی مشہور ثنوی سحر حلال کا جواب ہے۔ اور خواجہ صاحب کی قوت فکر و سخن آفرینی کی روشن دلیل۔ ذوق بحریں

ذوق فیتین مع آلتینس ہے ثنوی دیدنی ۱۳۱ھ میں مطبع اصح المطابع لکھنؤ میں (جو اس وقت تک مطبع نظامی کی شاخ تھا) خواجہ غریز کے شاگرد عزیز شیخ اصغر علی اصغر تعلقدار گنڈاڑہ کی فرمائش اور اسی مرحوم کے تحشیے سے طبع ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ ان تمام شہر لٹاک کی پابندی کے ساتھ کلام سادہ نہیں رہ سکتا۔ دقیق اور عمیر الفہم ہو چکا۔ ہم بطور نمونہ اسکا مطلع لکھ دیتے ہیں۔

لے ز تو اندر سر من شور ہا نام تو بہت افسر منشور ہا

تیسری ثنوی۔ ہدیۃ الثقلین ہے۔ اسمیں ایک خواب کا جس میں دیدار حضرت رسالت پناہ سے مشرف ہوئے ذکر ہے۔

جو تھی ثنوی۔ ارمغانِ لاجواب یہ ثنوی کشمیر ہے کشمیر حنبط نظیر کے مناظر اور مشہور مقامات کا ذکر ہے۔

**قصدا** قصائد متعدد ہیں۔ مدوح بھی شاندار ہیں۔ مثلاً سلطان عبدالحمید خاں مرحوم و اجد علی شاہ بادشاہ اودھ۔ علق حضرت میر محبوب علیخان بہادر آصف جاہ شاہنشاہ قانی کے طرز کا قصائد میں خوب اتباع کیا ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

دوشم گوش آمدہ گلے بندہ خدایا از بند خود بر آزد رہنم درگی در آ  
دستے فراز کن کہ نیازت شود قبول صبحے نیاز کن کہ نمازت شود ادا  
بردار سر پیش وز جیب فلک بردار بگذار یا سنجویش و بعش برس بر آ  
کبر تو خیر است چرا نشکنی ز ہم نفس تو کافرست چرا لفگنی ز پا

طلونی بکوکے عشق کہ ہم کعبہ ہم حرم  
سعی زوئے صدق کہ ہم مردہ ہم صفا  
رخش تو چرخ سیر چہ پوی بہفت خواں  
دست تو دیو گیر چہ تیجی بہ اثر دہا  
قطعات بہت ہیں تہیتی اور غزیتی۔ ہر قسم کے۔ تا یہ نہیں عموماً صاف اور  
حشو اور زوائد سے پاک ہیں۔ فحشی اطہر علی صاحب مرحوم کی تاریخ وفات  
کیا خوب ہوئی ہے۔ "نام اطہر وطبع اطہر و جا اطہر یافت"۔ مولوی محمد اکرم فرزند  
مولانا محمد نعیم فرنگی محلی کی جوائفگی کی تاریخ ملاحظہ ہو۔ ع۔ بود او گلینے ز بارغ نعیم۔

**غزلیت** غزلیات کا انداز اشعار ذیل سے عیاں ہوگا۔

بیاساتی سرت گرم رواں کن کشتی ڈورا  
بہ اسم اللہ مجربہا باذن اللہ مرہما  
بود سر جوش ایں صہبا کسر سر موش ہشیاری  
دل دانا ش میڈا منفرد انا پنبہ مینا  
غزرا از گفتات صرشت سرخوش نشاتین استی  
حکاک اللہ فی الدنیا ستاک اللہ فی العقبہ  
دہ حق عشق احمد بندگان چیدہ خود را  
بخا صاں شاہ می بخشد می نوشیدہ خود را  
دو عالم را شب معراج بود ولیا اللہ سے  
کشتا ہے چون دیکھو سے بہم پیچیدہ خود را  
بود پیمانہا لبریز و جانہا لبریا ز حسرت  
کہ کج دارد مرزا مویخت یارب کج نگاہانرا  
چو منعمی کہ بر مفضلان حسد بیرند  
بدر ز داغ سینہ رسد فیض جملہ اعضا را  
عزیز بندگی خواجہ رحمت نیریم کرد  
بجرم عشق نسیازم کہ جائے فرد عمل  
ز داغ سینہ رسد فیض جملہ اعضا را  
تو نور خدا مشاطہ احسن دی حجابش را  
ندانم تا بحیب روان عاشق چہ خواهد کرد  
کہ در ذوق جلوہ خود می در دا ز ہم نقابش را

لہ بارغ نعیم کا لطف ملاحظہ طلب ۱۲

چه دانی بچیت زین خرقه متاس خورش را  
 که اندازم آه بوست هر موج سرایش را  
 حریف مسم و نشناسم از لطفش عیالیش را  
 بتیغ از هر کسے رسد که گشت این خسته جانے را  
 مگر اندر نور دنامه می عیسم زبانه را  
 که چون ناله بس من با خویش دارم گلستانے را  
 عقده ز زلفت او بکار عقل گره کشائے را  
 که بز خاک شهیدان آورد آن جامه گلگون را  
 خداوند ادسه کن در تنم هر قطره خون را  
 اگر صد بار نبیس بدم بگذرد در خم غلطیوں را  
 نقاب افکندن از رخسار آنگه منع دیدنهما  
 چه سرا با گل رود هر سو تیاراج بریدن با  
 ده عالم یک شمشک بود که مرگان حکید اینجا  
 که قائل دولت فرد خویش نخواهد از شهید اینجا  
 بخواهے که حشرت ده عالمی بره گویا  
 یارب که بسا قی برساند خست بر ما  
 تا اگر بیجا نذر دگل نمک در او پیدا  
 روزی نیست درین خانه زهر سو میدا  
 در جدا دیده جدا رختہ دیوار جدا  
 که کرده اند بوصلش امیدوار مرا  
 بیگ دوگز کشتن کرد شرمسار مرا

خم می پرده دار جلوه می هست آنے غافل  
 فریب جلوه سیدے می خوردم هر دم بجز  
 بشوق خلد در کام سقراند خستم خود را  
 مرا خود کشته و افکنده در حیرت جانے را  
 ز عرض حال دل مکتوبت فاصد بر بنی آید  
 در گلشن بر دیم باغبان بهیوده می بندد  
 تهنر لعل او لب لب انطق سخن سرکے را  
 سخن خفله شاید کار با باقیست گردون را  
 بسک دلچسپ بر لب یکس از عهد نازش  
 به نغمه باه خواران حسرتی را نمی از رد  
 نگه از ضبط خون گردید شد وقت چکیدنهما  
 ترنج و کف چشید چون قلب رخ تو برداری  
 زدن شستیم داغ کلفت بیم و امید اینجا  
 بدو بیکاه عشق از خون بها بگذر غنیمت آن  
 خوشم کای بیونا خوانده کردی چاک مکتوبم  
 پیانہ با پر شد و ماست خماریم  
 چاک کن جانہ هستی که شود از سپید  
 هر بن موپم از چشم ضیائے دارد  
 من جدا چشم بر آهش دل بیدار جدا  
 بساده لوحی من کس میاد در عتالم  
 خدا سیاه کند روئے مرگ کز گیتی

عزیز مصر نیم بل عزیز ناپیترم  
 اگر بوی بنواز و چون منی را چه لبید  
 چون کتان صد پاره دل را حیرت نظاره کرد  
 غیرتش باز بچه مشق طیبی نام شخو است  
 شیخ عهد خویش بود می کجا و من کجا  
 دیدمش صد بار و تسکین دل حاصل نشد  
 در پریشانی خاطر می نشنیده خوش و کجی  
 ترک چشم از مستی می زند شنون بدل  
 داغ همت را بجز دل هیچ یک قابل نشد  
 ابر نیای دیگر و فیض محبت دیگر است  
 حسرت دیدار را می رسم که بعد از کشتنم  
 نگه تیر و فتره خنجر بس از طره اش افسر  
 شب همه شب با تو ای مه لبترم از خاک بود  
 پیش نه است ته رفته جلوه فرعون نه است  
 ولم یخفلات شیخان بار یا لرزد  
 آنا که سعی در طلبش چار سو گشتند  
 کاریکه در شباب نشد کن بر پیریش  
 پرده زان حسن جهاں سوزا نسیم  
 قرب او حوا هم دور از وسه نه ایم  
 ضمیمه از جنت بشارت می آید  
 از خدا و خود نه ایم اگر عسری

شوم عزیز جہانے عزیز دار مرا  
 در عجم تازه مشام آنکه کند سلمان را  
 صورت مه پاره تصویر بر هر پاره کرد  
 آنکه در دم داده بوداد عاقبت خود چاره کرد  
 ذوق صحبت سائے میخواران مرا میخواره کرد  
 دیدن هر باره ام مشتاق دیگر باره کرد  
 آنکه دل را پاره و هر پاره را صد پاره کرد  
 کسرت میخواری اورا عاقبت خود شخو کرد  
 گر چه مه در نیم مه کامل شد اما دل نشد  
 قطره بگذشت از خود و گوهر شد اما دل نشد  
 جان ز رفت از تن بزین تا از نظر قابل نشد  
 سپاه ناز و خیل عمره را شاه این چنین باشد  
 چشم آنچه سوسے من چشم سوسے افلاک بود  
 آن حال پاک را در خود نگاہ پاک بود  
 که این غزال شرکاران بنجاب خر گوشند  
 لے کاش و جریم دلش جتجو کنند  
 شب آنچه گم شود سحرش جتجو کنند  
 داغ دل را شمع محفل می کنیم  
 سعی در تحصیل حاصل می کنیم  
 تکیه بر شمشیر قابل می کنیم  
 فرق چون دحق و باطل می کنیم

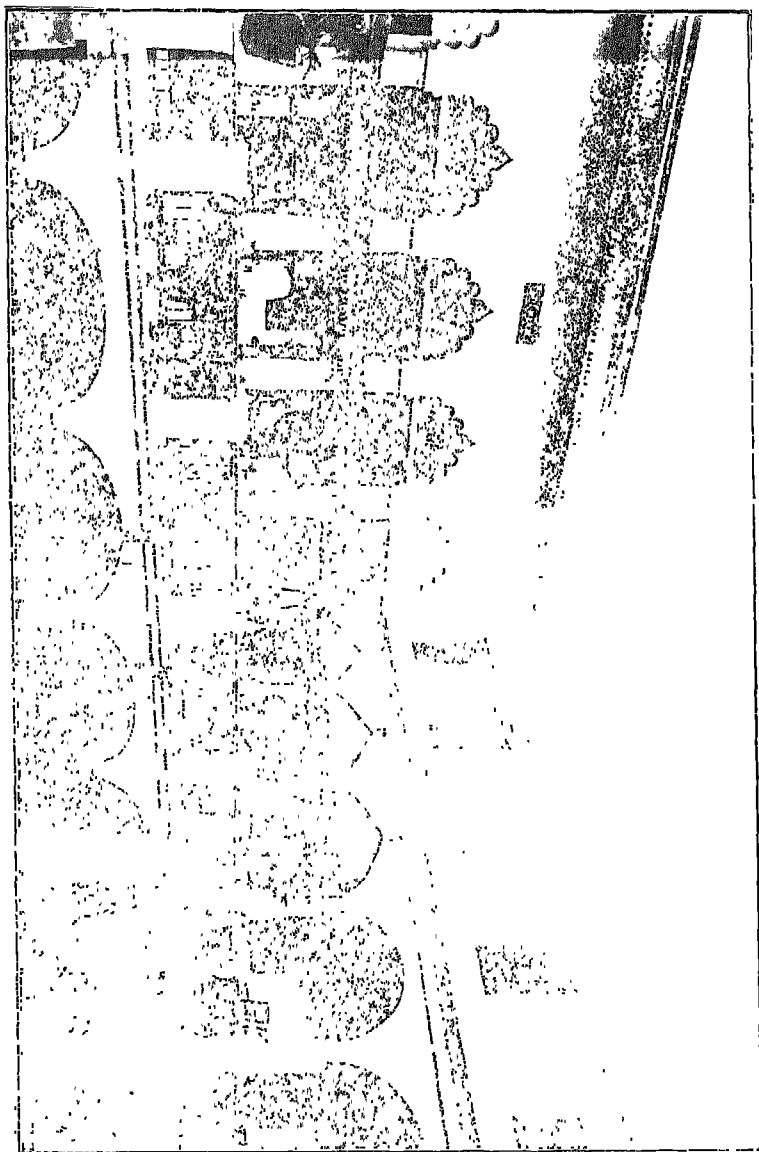
از لب جان بخشش اگر چشمہ حیواں کشت (از نعت) از خجالت آب شد حتی تواریت با حجاب  
 اگر چه بایاد تو در خدمت دلی دل می کشد اشتیاق منزله کان مسکن ما دای تست  
 افسر جم را شمارد کمتر از جام سفال هرگز از دولت فقرت تو انگر ساختند  
 قبله کوکے تو بہت امید گاہے عالمے یک نگہ کن سویم اے سویت نگاہ عالمے  
 کلیات کا ضمیمہ کمزبات ہیں۔ نثر میں بھی خواجہ صاحب کی طبیعت کی  
 بلندی، متانت و شکل پسندی۔ اظہار احترام۔ مناسب الفاظ کا اہتمام

قائم ہے

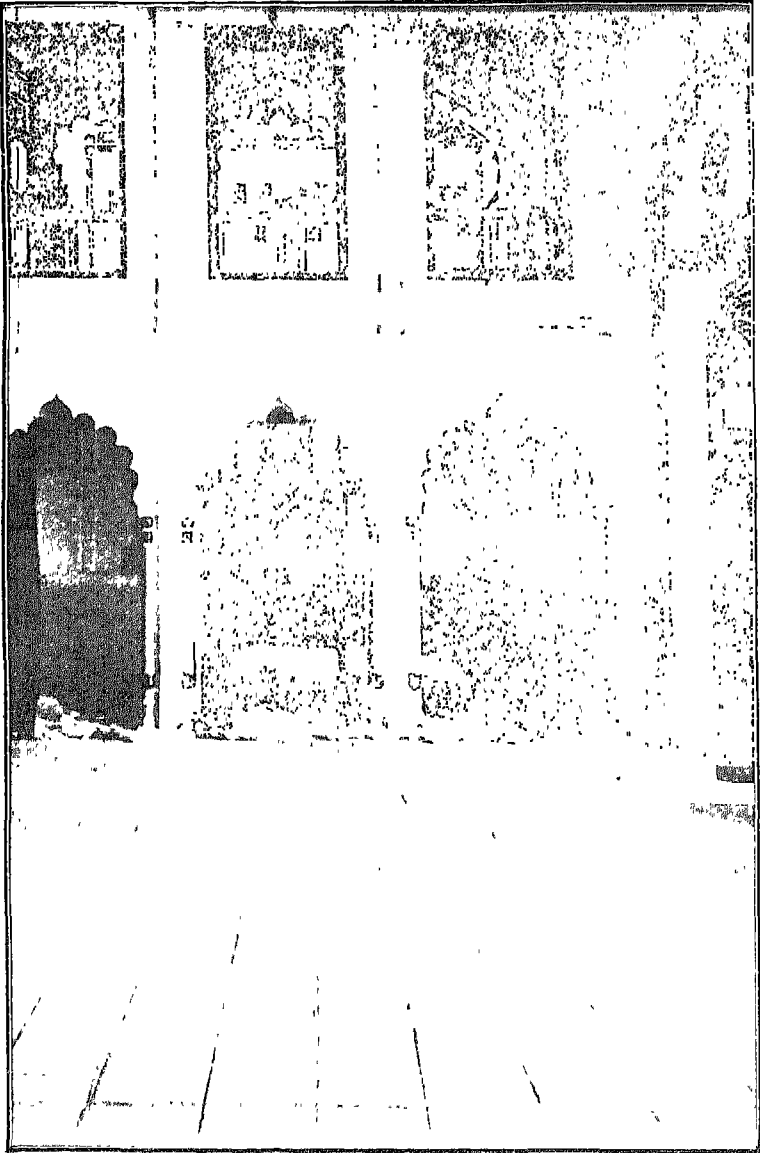
نشان

محمد حبیب الرحمن خان  
 حبیب گنج - ضلع - علی گڑھ

مجلس شورای ملی  
روزنامه کنگره  
شماره ۱۰۰  
تاریخ ۱۳۰۲







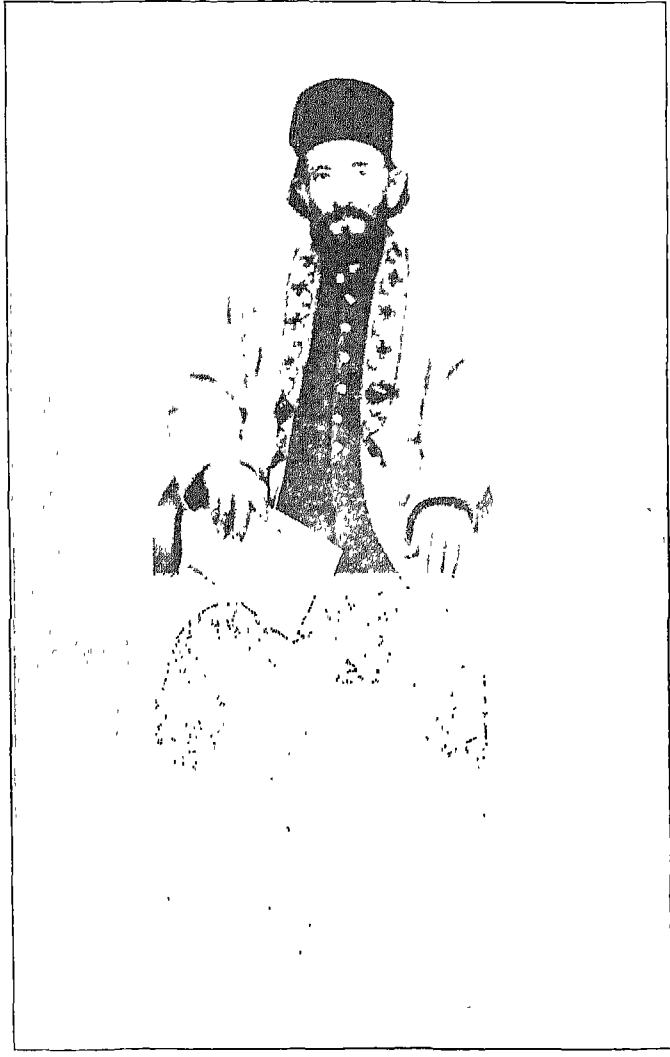
۱۳۰۳





طبع شد در سال ۱۳۰۶  
 در شهر تبریز  
 (۱۳۰۶)

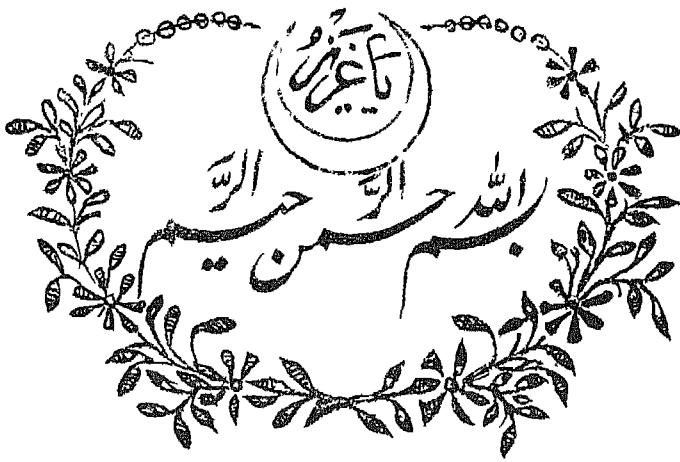
کتابخانه  
 ...



کتابخانه ...

...





بیا ساقی سرت گرم در آن کن کشتی می را  
 بیا سیلاب کن ما را بیک پیانه صبا  
 غرور نفس فرعون بستان بشکن بیک ساغر  
 کفنها پاره می سازند و خیزند از زمین فغان  
 بود سرچویش این صها سراسر هوش و بشیاری  
 مدد تکلیف مستی ساقیا هرگز مستوری  
 خلائی گردید و در طریقت دم فزن هرگز  
 خدا را زود ای طریقتی در تکبیری کن  
 ز نیزنگ سپهر نیلگون دارد و خردیت سر  
 کتاب آفرینش بس و حرف آمد محبت این  
 بیان آفرینش امثال روشنی این بس  
 و لے از سیر این خورشیدزدیک است کن عست

باسم الله مجربها باذن الله مرسلها  
 حماک الله فی الدنيا سقاک الله فی العقبای  
 که داری دستگاه موسوی بنماید بیضا  
 بگورستان هفتانی اگر رشی ازین صها  
 دل دانا نش مینا مغز دانا پنجه سینا  
 بدستش ساغر صها چراغی دان نابینا  
 که عقل اینجا بود با عشق همراه حضرت موسی  
 شب تار یک و ره بار یک در راه چاه مانا علی  
 که چندین رنگ می بودم بزن آید ازین مینا  
 که دفتر ما سیه گشت و نه استدخامه از انشا  
 که خورشید برآمد روز روشن شد شب بلیا  
 که چون می میشود امروز هم شب میان فردا

عزیز از گفته ات مستنرخ خوش نشاتین هستی  
 حماک الله فی الدنيا سقاک الله فی العقبای

<p>بخاصان شاه می بخشندے نوشیدہ خود را      کہ روشن کرده ام اگر در آتش بیدہ خود را      کہ جامی قیمت یوسف بر روی سیدہ خود را      کتشدے چون در گیسوی ہم سجیدہ خود را      کہ بر جہازہ بر بندم دل شوریدہ خود را      وے گفت آنچه خود با دست اران دیدہ خود را      زر کامل عیار بر محک سجیدہ خود را</p>	<p>و بحق عشق احمد بنگان چیدہ خود را      ندارد ارزش خاکی جواهر سرمہ در چشم      من از طول امل کمتر از ان زالم بسود آتش      دو عالم را شب معراج بود و لیلۃ القدر سے      جس را در ترش آہ سائے نیست آن بہتر      کہ دانند تاج دیدار و دیدنیہا در شب اسرمی      روانی دہ کہ می بخشند شرف از سکہ نامت</p>
<p>گردان نا امید از در گم خود یا نبی اللہ      عزیز و در گرد گرد سر گردیدہ خود را</p>	
<p>جاملے ہست در شکین نقاب این رویا ہا زرا      چرخے دآتم در رہ نسیم صبحکا ہا زرا      کہ کج دار و مرزیا موشت ای رب کج نگاہا زرا      گدایان عید میدانند مرگ پادشا ہا زرا      باین حسن و جمال از کس نغز اہق گوہا زرا      چراغ از نقش باہی ہرمان گم کردہ ہا زرا      کہ بخوابد بکام خود زبان داد خواہا زرا</p>	<p>باین رحمت بچشم کم مبین عصیان بنا ہا زرا      بہوی دوست جانی سوختم شاید قبول ہست      بود پیمانہا لبریزد جاہنا برب از حسرت      بخون اہل دولت آزدستی در خدا دارد      ندارد حاجت تصدیق خون گشتگان او      ز شب کوری گریز نیست ورنہ پیش پا باشد      نغان ان شوخ شور انگیز شیرین کار بے پرا</p>
<p>عزیز این چاہہ ہست اگر انش سر نہ بنیش      ز بند و ستان نور اہان فرست اہل صفاہا زرا</p>	
<p>ندانم بعد ازین در سرچہ باشد کجکلا ہا زرا      صبوحی کردگان دانند قدر صبحکا ہا زرا      بزلفش میتوان بخشید خیل رویا ہا زرا</p>	<p>بنا از قبکہ روگردانہ تقوی دستگا ہا زرا      ز چشم پر س حال جلوہ آفت از حسن او      بر سوائی نشاید ہر کہ با او نسبتی دارد</p>

برم داد از بتان جایی که نبود اعتبار را بخا نه از بے التفاتی هست کم دیدن سوسعی عاشق خدا جوئی قوم جاہل از زاهد بدان ماند بکیش عشق برنجیر فریب نیست قربانی خا مردم هست از آن ساقی که چشم را لکان شیش نه بیم پر شیش و نی ذوق شیش نی غم درخ	اگر خود جامه از صحت بر باشد گویا با نرا که چشم از جلوه خود نیست فایغ کم نگاه با نرا که بر کم کرده راهی ره فتم کرده ای با نرا نمی خواهد محبت صید این فتراک شا با نرا بجای عالی درکت نهد جم دستگام با نرا چه لذت هست آخر در قیامت گنا با نرا
---	---

عزیز از تیزی کلم ندارد بهره هر عامی  
 سپاهی می شناسد جو هر تیغ سپاه با نرا

بهشت نقد جمال تو ای تماشارا بین تطاول آن گیسو چلیپارا جهانیان همه سوزند از جدائی تو نهاده اند بطاق بلند شمس و قمر سپید شد بر مش چشم بنده و آزاد حدیث من همه تفسیر روی و روی تو چون می که بر و مفلسان حد بر بند خراب باوه لعل تو ام که آخر کار ترا که جای بفرش گل است سهل گیر عزیز مصر ز بندانش کرد عشق از آن هزار نافه چنینش اگر چه هست چه بود رواداد شکست لم که در هر حال عزیز بندگی خواجه عزیزم کرد	لسخ تو میدهد امر و جلوه فزدارا که دام راه بود طائران طوبارا بحیرتم تو کجا گرم کرده جارا بدو درستی حسن تو جام و مینارا غم تو پیکند یوسف ز لیخارا کم مبر تو دعوت یهود و ترسارا بدل ز درد تو رشک است چه حضارا ز آسمان بزمین آورد سیخارا بخون طپیدن دلهای ناشکیبارا که یاد آورد تنگی ز لیخارا که نیست لوی وفا آن غزال عذارا اگر نیست ز آئینه رسته زیبارا که هست بنده یکتا خدای بکتارارا
---	---

<p>یک آفتاب بد بس نام دنیا را      که بت بنگار من ننگ نامی کجوارا      خبر کنیہ حریفان بادہ سپیما را      مکن وزنگ اگر صید میکنی ما را      چگونه بی تو تسلی گنت کسی ما را      که آورد سخن طوطی مشر خارا      علاج چیست نگه با می زہر پالا را      بیا مشاهده کن شادان سخارا      کہ کوک کرد چنین مختلف فواہارا      بدست دامن بوست بود زلیخا را      قیاس کن کہ در سرتنگ بست زارا را      کہ باز کلبہ خود را اندہ ایم دنیا را</p>	<p>ز داغ سینہ رسد فیض جملہ اعضا را      فضائی سینہ من مستحقہ دگر دارو      ز بادہ تو بہ با فسون اعضاں کردم      نہر رسیدن گن ہست در کین دلم      نہ غمزدہ ز پرمی نے کرشمہ از حور      لب تو گر تہہ ہم شکر نشان نشود      گرفتہم اینکہ ز تیر تو جان تو اہم برد      ز سینہ بگذر و غلمان حور را بگذار      اگرچہ نیست درین پردہ نمہ پڑانے      بحرم عشق بنا ز م کہ جائے فرود عمل      ز کہ حرص و ہوس با پس قلب باید شدت      جز آسائہ شاہان نہ دیدہ بجاے</p>
<p>عزیز فرقتہ بخون است دیار بر بالین      سکندر سے بود استادہ بر سر دارا</p>	
<p>سوالے میکنند ظالم کہ نتوانم جو بخش را      ید اللہ شانہ باشد گسیو پرتیج قباش را      کہ ذوق جلوہ خود میدرد از ہم نقاش را      اجازت دہ کہ بگذارم عنان اضطرابش را      جو جان کیبارہ رفت از ہیوم میر قباش را      تماشا کن فریب جلوہ اموج سرالاش را</p>	<p>جو تقریبے نباشد از پے قلم عتابش را      بود نور خدا مشاطہ حسن بے حجابش را      نہ انم تا بحیب دامن عاشق چه خواہد کرد      سرت گوم ز دل حال قیامت اچہ می پرسی      چو دل جاداشت عمرے در ہم نازم آرا مش      جہان گردیدہ دشت پز فریب ز آدم خاکی</p>

<p>بساطِ غصہ بچنیم و کان جلوہ بر بندم          خمے پر وہ دار جلوہ می بہت ای غافل          سرو سامان بزم از جلوہ خوشیش مہیاست          فریب جلوہ صیدے خورم ہر دم بھولے          میانِ خوب رویانِ جانِ کم کردہ ام اورا          بشوقِ خلد در کام سفر انداختم خود را</p>	<p>اگرہ از دل کشایم تا ز نم بند نقاشی را          چہ دانی چہیت نہی رخرقہ متانِ خورش را          حسابا بدہ باشد گویا ساعتِ شورش را          کہ اندازم آہوت ہر موجِ شورش را          بچوم فزہ گویا پردہ دارست آن نقاش را          حرفتِ تم و نشا سم از لطفش عتابش را</p>
<p>عزیز این مالک اللہ حقیقت عین ذات آمد          محیطے گیر و منبگر موج و گردابِ جابش را</p>	
<p>مرا خود کنتہ و فلک و ہجرت جانے را          بہ نیزنگِ جانِ دل بستم ماند مرغِ کان          بہر آن مُرغے کہ درستی گلشنِ چرخ زین آید          فلک بے ہر و ما ہم بے فاسن بیدل بیکس          روا باشد کہ سر از سجدہ دیر و حرمِ سپہم          ز عرضِ حالِ دل کوتوب قاصد برنی آید          و گلشنِ بر دیم باغبانِ ہیودہ می بندد          چو عاجز شد فلک از بار عشق اندخت بکم          ز بیم روز پریش فارغم از بنیو ایسا</p>	<p>بہ تیغ از ہر کہے پرسد کہ گشت این ختمہ جانے را          بعکس گلبنے بر آب بندد آشیانے را          بیاد مہیدہ ذوقِ طوائف آستانے را          کہ خواہد کرد بر سن مہربانِ نامہربانے را          کہ من مالیدہ ام چہ جبہ خاک آستانے را          مگر اندر نور داناسی بیچم نہ بانے را          کہ چون طاؤس من باغوش دارم گلستانے را          کہ برخاکِ فلکند حامل ز سر بار بر گرانے را          کہ می پرسد دران نہ گامہ چون بنیر بانے را</p>
<p>ندار و ذوق شاہد بازی زندی عزیز انکون          فراقِ نوجوانی کرد پیر آخر جوانے را</p>	
<p>مہر ز لعل او لب نطق سخن سرا می را          از فلک آرزو کن بہر کہ صفائے لای را</p>	<p>عقدہ ز زلف او بکار عقل گرہ کشای را          می طلبد ز کوزہ گرجامِ جانِ نامی را</p>



<p>حسرت خار راه او آبه های پای را          غمزه بگو که برکش تیغ جهان کشای را          رو بنا خدای را تا نگرم خدای را          شور خون نکره اگر هرزه در ادای را          خنده گریه خیز را گریه خنده زای را          جان کسے شمرده نه در دل خسته پای را          در دل نیک بند زهر گرم نوحه پای را          مطرب گر بیاد او باز کشد نای را</p>	<p>صحبت دیده با شره دیده ہی خلد بدل          کشور جان و ملک دل مال توست ملک تو          هست رخت ز بس صفا آئینه خدایا          شوه لیلی از کجا قیس شنید و شد زجا          عیش و عشرت تو امان برق و سحاب جهان          هست ز خار خار غم سینه من خدایا          بر سر خار و گل زلفت تافته همچو آفتاب          هر دو جهان چو خار خوش طعمه ناری شود</p>
<p>عزت اگر بوس کنی سوی عزت ز کن در جوع          دولت خسروی شمار خدمت این گدای را</p>	
<p>برون از کوه و دامون دم فراد و خون را          که بر خاک شهیدان آورد آن جا به گلگون را          خداوندان کن در تخم بر قطره خون را          چه احوال درون باشند که این است بیرون را          تلف شد عمر در آهوی پستی حیف مجنون را          اگر صد اربعین هم بگذرد حسرت فاطمون را          که حال دل بود در جسم من هر قطره خون را          بسیل گریه خواهم داد در کوه دامون را          سخن سازان داد غمزه نامیدند افسون را          انبی داند سیه بختی کسند شب ز گلگون را          که در دام از فراز سدره آرد مرغ مغفون را</p>	<p>بوجدان ناله مستانه آرام کوه و دامون را          بخون خفته شاید کار با باقیست گردون را          بیک دل چون برون آید کس از عده نازش          گریبان تا بدان پر ز خون شام و سحر دارم          پرستیدے اگر گو ساله را سامری می شد          به نریم با ده خواران جبر طمی را فی اوزد          بشوق زخم تیغ کیست این بتیا بیم یارب          بلند و پست گیتی امی فلک هموار کن درند          دل از کف برون خوابان باز و غمزه جادوان          غباری خاست از ده که کن شان که گلگون است          عزیز از خیل صیادان این صحرای منی باشد</p>

<p>نگه از ضبط خون گردید و شکر قند چکیده          اکی طاقتم خمیازه عشقت ندارد دل          جنون ستم به نشتر زار ترنگان زخم خود را          ترنج و کف چه باشد چون نقاب زنج تو برداری          رسد تا عرش آهم از تنافلهای بیجایش          غرور خود پرستی کعبه گو بر طاق بگذار          بود هر شب بنم اینجا آفتاب دین لیسکن          خدا از چشم مردم چشم شوخش را نگه دارد          نشد از گریه من هیچ اثر در خاطرش در نه</p>	<p>نقاب فلکدن از رخسار و انگه منع دیدنها          کمانم داده ده زور بازو کسیدنها          چرا از هر سر خاک کشم ناز خلیدنها          چه سر باکان دود هر سو بتا راج بریدنها          هنوز این ناریدن تا کجا خواهد رسیدنها          که من گفتم خود طرح محراب از خمیدنها          ندارد قطره مادر گره غیر از چکیدهنها          نمی دادم چه خواهد دید ازین دزدیده دیدنها          کند در سنگ خارارنخه اشکم از چکیدهنها</p>
<p>عزیز از دور باش چون بوسی پی می رنجی          همه گرامت مایست می باید شنیدنها</p>	
<p>ز دل شستم دلخ کلفت بیم و امید اینجا          باندا ز شکار اورفت دل ز کف رسید اینجا          بد عویگاه عشق از خون بها بگذر غنیت دان          چه خواهی خون بها می کشته ترک دعوی اولی تر          مروت نیست بیرون رفتنم از داد می وحشت          خدنگ غمزه شاید بر کسی زود ترک چشم او          مده از دست فرصت را اگر دست داری          برآمد گرد از من هر که شد برادر در راهش          شهادت گر بوس داری محبت گر می کن          عبت بر وعده فردا دل خوش میکنند</p>	<p>دو عالم یک سرشک بود که ترکان چکیده اینجا          خدنگش تا کند پرا از رنگ از رخ پرید اینجا          که قاتل دست فرد خود نخواهد از شهید اینجا          که قاتل دست فرد خویش نخواهد از شهید اینجا          کشد هر خار ره دامن که باید آرسید اینجا          که دل ناگه طپید از قره خونی چکید اینجا          در هفت آسمان بشکن چه میجوی کلید اینجا          بهر جا آتشی افتاد دودش سرکشید اینجا          که هر یک قطره خون بهت اجرو صد شهید اینجا          کی اینجا میتواند دید چشمه کشند دید اینجا</p>

<p>کند پشت دو تاسی کهنه سالان هر قدم ایسا چرمی نالی تو اسف مرغ قفس با فارغ البالی پوشش در جوانی بهره ور گردیده ام گوئی</p>	<p>که سقف آسمان پست است می باید خمید اینجا ز بس در سینه جا تنگت دل نتوان طهید اینجا با تاجم بهارم اتفاق افتاد عیب اینجا</p>
--	---

<p>جهان شهریت لال مال از هر جنس مهر کالا عزیز از میتوانی یوسف با چند سرید اینجا</p>	
---	--

<p>رخت خمی کرده صبح از خود خجل گوید که گویا کشیده شانه در موغازه بر و رسمه برابر و خوشم کای بیوفانا خوانده کردی چاک نکویم پس از مرگم پسرش آمدی سرم تجا بل ا ندام تا کرا برق عتابت پاک می سوزد</p>	<p>بخوابم در دوش هم آغوش با خود دیده گویا سرت کردم دکان خود فروشی چیده گویا بخوان که حربت مدعا فهمیده گویا نویدم مردم تا این زمان نشنیده گویا جسبیت پر زین است از که رنجیده گویا</p>
---	--

<p>عزیز از وضع و ادضلع تو هر ملت بود راضی خوشا حالت طریق صلح کل در زیده گویا</p>	
--	--

<p>شبتا نیست گیتی کا ندر و خواب دیده گویا جهان را خوابگاه ای خمیر فهمیده گویا بسته بنیت در استین از رنگ بیرنگی بگنگ تاناش ای که سالی جبهه زود شب توبه از بت نکستن می شماری دل شکستن را سگر بایج و تاب من ندری از خود آرائی برای پرشس عالم نه از رحم آمدی ظالم چه بید روی چه پیدایکی چه سرست طلب ناکی عزیز اندر جهان غیر از سخن هر گز نمی باشد</p>	<p>همه شب تا سحر خواب پریشان دیده گویا بخواب غفلت خواب پریشان دیده گویا بجای گل ازین گلزار دامن چیده گویا عیار خوشستن را بر نمک سنجیده گویا درین آینه روزی چون خود آید دیده گویا بخود چون لطف چچان فرو شب چیده گویا ز بیم باز پرس حشر اندیشیده گویا بذوق خوره نخوم که می نوشیده گویا بهدم در طفلی چه عیسی دیده گویا</p>
---	---

<p>ناخوانده چو خورشید خود آمد سبر ما          گم کرده محبت بوجدت اثر ما          پای طلب از رشک براه تو شکستیم          گفتیم ز عاشق که دل مین بر باید          آکوثر و تسنیم نخواهیم بخت          هر چند خرد بدل جان بود سلط          دوزخ ندهد او دل سوخته جانان          پیانده ما پر شد ما مست خاریم          از نیک بد بچکس گاه نگشتم          این روز فروز جن جماله که توداری</p>	<p>آخر اثر سے کرد دما کے سحر ما          اسی بخیر از خویش چه پری خبر ما          تا خلق سراغت نبرد بر اثر ما          گفتا بکنایت که نهانی نظر ما          اسی کاش به بخشند با چشم ترا          عشق آمد و گرفت همه بوم و بر ما          مارا بگذارید بسوز حسرت ما          یارب که بساتی برساند خبر ما          منت بسر ما بود از گوش کر ما          باشد همه تاثیر دعای سحر ما</p>
---	---

نمود عزیز از حرم دیر کشودے  
 من بعد سرا بود و سنگ در ما

<p>چاک کن جامه هستی که شود او پیدا          بر خور از حن خود با همه نیکی مکن          شمع بالین من خسته که میشد ز خاک          لطف در جلوه لیلی نشان نیست کین          صوفی و پیروی سلسله دور دراز          گشت مهر لب اظهار شفاعت طلبان          بے کم و کاست با آنچه قیمت است          هر بن سویم از چشم ضیاء دارد          مشغول زده ز بجا صلی اسی گوشه نشین</p>	<p>اما گریبان ندر دگل نکلند بو پیدا          که ترا کرده خدا از همه نیکی پیدا          گزیند بجان تو سگشت ز بس لو پیدا          یا دوزخ که شد از دیدن او پیدا          دست من سلسله کرده بگسی پیدا          گریه کش شد از گوشه ابرو پیدا          کرده دست که مش طرفه ترا ز پیدا          روزی مهت درین خانه زهر سو پیدا          در کسین باش که روزی خود آهو پیدا</p>
---	--

سردهت کش تیغ پے قتل عزیز  
ترسم از رشک شود عریده هر سو پیدا

بجان ازونگار با ۶ بدل خلیده خار با	نیک و دیشمار با ۶ نه نه صد هزار با
که می رود چو مستها ۶ زلف کرده مستها	که می رود دستها ۶ عنان خستیار با
ز باره نشینیه مست ۶ بنگ کینه میدخت	نه جامه که دل نکست ۶ چورنگ اعتبار با
چه صیقل گن است این ۶ که از یار از این	براه صید در کین ۶ نشسته خود ز کار با
بساط و چه گریست ۶ بیاد که بچنگ و نه	نبوش مے کجاو که ۶ بیاغ در بهار با
گل از چمن چین سیر ۶ بنفشه بختن سیر	سمن و سمن سیر ۶ زلف کشت کار با
دמיד بشمار گل ۶ شذرت جزو گل	بیوش چشمه چشمه مل ۶ کنار چشمه سار با

غم دی اندزن من ۶ عزیز میکند دطن
بگریه خانه آبن ۶ فزونشان غبار با

سوزن فصل هارست بگزار سیا	پایت از لطف هوا شد چو بسکایا
هوای که نهی پای بلخ از روز ناز	چشم در راه بود ز گس بیا بیا
جام در دست بود چشم بره ستار	خیز نشانی سو خانه خار بیا
حیل با این همه بر طاق نوزین بسند	عذر رنگ نیمه گنار دیار بیا

چشم بدرد چه خوش گفته عزیز این تاریخ  
بای خوابیده بطلع شده بیدار بیا

من جدا چشم بر امش دل بیدار جدا	در جدا دیده جدا زنده دیوار جدا
میروم سوی گلستان اگر از یار جدا	گل جدا می خلدم در جگر و خار جدا
کن قدم زنج بگلشن که بود چشم براه	سرو آزاد جدا ز گس بیا جدا
چشم مست تو بازم که کشد از سنگه	زاهد از صومعه از سیکه میخوار جدا

<p>اگر حق رگ جانست ای یان فرهاست میان من و موسی که بود خاندم گشت بسوا تو و حفت کده عاشقان آنکه از در جدایی غلط است بعد عمری که بر آید ز دم بیکانش</p>	<p>سجده حاشا نتوان گشت ز نار جدا طالب وصل جدا طالب دیدار جدا که قدسایه بفرسنگت دیوار جدا عاشق آن نیست که یکدم بود از یاد جدا میتوان گفت که بایستی نمود از یاد جدا</p>
<p>باشد از محبت بندیشه مرا گر چه عشق سزیه خاندم من بود از خانه خسار جدا</p>	
<p>از غم کونین خاطر بر کران داریم ما آتش چون شمع از عشق تپ جان داریم ما چشم ددل راه نمی خواهیم بایستی آشنا نیست کار کوی که طبع ما نباشد درش از جنای گل ننی نایم همچون عدلیب</p>	<p>خاندم زیر سایه در محبتان داریم ما انچه صوفی است در دل بزبان داریم ما در محبت دشمنی باد وستان داریم ما بر سر هر نوین آسایشیان داریم ما در بهاران بهیم تاراج خزان داریم ما</p>
<p>جابجیتی ز سکون در لامکان بار غزیه خاندم از هر دو عالم بر کران داریم ما</p>	
<p>چشم ز وحشت تنهایی مزار مرا نشسته آنکه شب روز در کنار مرا نشان آن دهن آن میان کجا یابم بساده لوحی من کس مباد در عالم بخی روم تماشای نشاتین از خویش منج کامدی و با تو ملقفت نشدم تو خود ز پرده بر آتاشکایتی نبود</p>	<p>که روز و شب غم یار است یار غار مرا نشانه است ز عمری در انتظار مرا هنوز نیست خبر از نشان یار مرا که کرده اند بولش سیدوار مرا ازین دور تسل تهنی شکند خار مرا که رفته بود بیاد تو دل ز کار مرا تراز باد صبا و ز پرده دار مرا</p>

<p>بیک دو گز کفنه کرد شمسار مرا بیم که بخت از جام یگسار مرا</p>	<p>خدا سباه کند روی مرگ که گیتی کسی که داشت عزیزم کون چشم نکند</p>
<p>عزت نریز مصر نیم بل عزیز ناچیزم شوم عزیز جهان عزیز دار مرا</p>	
<p>صنعه گو که با و تازه کم ایمان را که بوجد آورد از شوق گل ایمان را بے وضوس بکنند بل بع قرآن را بجوس هم خرد ملک سلطان را که بخلو تکده شس نه شیطان را وسته نیز به بادیه امکان را که عقوبت بکنی بنده نازمان را اگر بیکتائی ادوی لیلی بر بان را دل نرمی به اسی بار خدا جان را که بگرداند بکامم فلک گردان را اگر بایزد دران عرصه شب چمان را باشند از خویش را آنگهی از ان را ز ندیخوانی و داری بپل قرآن را در عجم تاز و شام آنکه کند سلمان را عاقل آنست که شکل شهوان را</p>	<p>صحبتم ز اهرام فکند بکلفت جان را بو که باد سحر از کوی دی آید بچین و دیده از گریه بشویش نظر نکلن خورش آنکه سرایه از گنج قناعت دارد نالام بهر رقیب است به شهاب تاقب بسلم کرده اگر شوق طپیدن دانه من چه کار و تو ای خواجه حیی عجب بصفت حکمت شنو برده ز روش بر دار با چنین خوبی و خوش طبعی خوش اندهی اگر دش چشم دی ساغرست را نازم حشر را نیز چون او ز سیه پیش آید طالع کعبه و نه طالب تجار شود دل به پهلوی بلب شکوه دل به صفت اگر بومی بنواد چو سنه را چه لعید جاهل آنست که آسان بگرد در شکل</p>
<p>سختی جو روح چا چند کشف جان عزیز دل نرمی به اسی بار خدا جان را</p>	

<p>ای چشم مردم افسون تو بسته خواها          آستینه نه چشم من که از اشکم مباد          گبر و موسن بوده اند از نسل آدم و نوح          کے فرقا دے سر کسین و خوش و گل          و جلہ بارہا چشمی بچشم کم بسین          گردش لیل و نهار ہستی ناپائدار          ساقیا بر خیز و ساغر پر کن و خالی مدام          بزم سے بجز لیت طوفان خیز کن از روی گناہ</p>	<p>فتنہ را از چشم جاوے تو فتح با نہا          دشت ہوں اچو خار و خس بر سیلا ہا          ہست از یک چشمہ جاری نود و شیرین آہا          گزہ نقش بر او داشت این محرابا          جاریند از منض بام عرش این نیراہا          ہر چہ می بینی نباشد جز پریشان آہا          این صدا ہر دم رسد از گردش دولاہا          گردش جاہست اینجا گردش گرد آہا</p>
<p>میدہ ساقی گہے گاہ خون دل عزیز          طبع من ناساز شد از اختلان آہا</p>	
<p>داروی ہمیشی عشق در کار کرد مارا          ہم دل زدست بڑو ہمست فرت از کار          بس خرقة ہائے لبتین رہن شراب کردند          با اینکہ ہست پنہان و صفت پردہ اما          از حد خود ز فہم یک گام نیز بیرون          خردار ہا ز تسبیح گردیدیم نہ ناز          ما دام در عدم کاش سرست خوابیم          از سایہ پروران مانع نعیم خلدیم</p>	<p>از ہوش فتن ہا ہشیار کرد مارا          عشقش بجا آمد بیچار کرد مارا          روز یکہ چشم مستش میخوار کرد مارا          و حیرتم کہ محو دیدار کرد مارا          رفتن ز خویش گرم رفتار کرد مارا          روز یکہ عشق در بر زنا کرد مارا          دروا کہ خندہ بختی بیدار کرد مارا          آب و ہوائے اینجا بہار کرد مارا</p>
<p>آہ ای عزیز فدا خوار و ذلیل رسوا          کرد آنچه کرد کرد کرد ار کرد مارا</p>	
<p>ہنوز امی و اصلمان کعبہ باید طی منزلما</p>	<p>کہ باشد آن طرف از کعبہ گل کعبہ داسا</p>



زافرونی دولت می شوند از هم جدا و اسما  
 ندانم از که باشد رونق بهنگامه گیتی  
 بهر جادانہ از اشک خونین چشم من کار د  
 اگر وصل است و گر هجران نباشد پیش آنے  
 از ضبط گریه صد با عقده در دل بود از اشکم  
 اما ناشای درون پرده دیدن بر نمی تا بد  
 بعبرت دل ای رهبر سوگوگر غریبان رو  
 بمقصد کے رسد ہر کس کہ اورا بخت بد باشد  
 بسایخ دین محبت مست نخل کے نمو ہر دم

بود سو توں بہن بحر قرب و بعد ساحلہا  
 ہزاران شمع شد خاموش ہم گرمست محلہا  
 بجائے گل نعل تا حشر می روید از ان دلہا  
 میان ما دادہست ارتباط سوج و ساحلہا  
 ز چشم خویش ممنوم کہ کرد آن حل شکلہا  
 آنکہ در خون نشست از دیو چون بخت حالہا  
 کہ بی نعل شینان سبگری افتادہ محلہا  
 بیائے خفتہ نتوان کرد ہر گز طے ز لہا  
 چوتار سچہ پنہان می داندیشہ درد لہا

دولت با محبت برنی تا بد عزیز آخند  
 تو ابن آدمی ہاں ہتے بر خیزد اولہا

بر وعدہ فردا است نظر بے بصرن ہا  
 بگذر ز رہ عشق و مجو ہسفران را  
 بسم اللہ اگر مرد رہی بایے ز سر کن  
 رو قبلہ خود راست سوچ کج کلمی کن  
 ای لطف چہ چہی بیانش کہ ندارند  
 از حال درون حرم دوست نباشد  
 بگذشت با فسانہ شب و صبح و با فون  
 باید لب خشک و فرہ تر بچست  
 باز آئی کہ سمرتا بقدم ہر بن مویم  
 از عشق ابا کہ دلت نالک آ خر

فردا بود امر فردے دیدہ در ازنا  
 زین عرصہ گذرست جان گزارنا  
 این مرحلہ می فکست از پای سہرازا  
 شد قبلہ غلط حیف کہ این کج نظر ازنا  
 نازک کمران طاعت این بار گزارنا  
 کس را خبر سے لیک خود بخبر آنرا  
 می را ندیم از نانا کہ خواند گزارنا  
 ایجا بجوی کس نخودی نہرازا  
 ماند برہ شوق تو چشم نگرازا  
 خاکست کہ برداشتہ این بار گزارنا

در بادیه عشق عزیز از تو نمی گام  
هشدار که خوشی و خطر نوسفر از آنرا

<p>هوای بوسه لبهای یار است بیل که هست پر از از عشق می تو هم به بنده پردری ساقی بود نازم بین بشوخی زلفش که گویند در گوش همین نه شیخ حرم در حرم رهم ندید چه کوه دوست چه ارض سما که نغم از آن هنوز لوح و قلم بود در سواد عدم چه شکر گویم الهی که کرده و کنی</p>	<p>می دو آتش ناخوذه کرد دست مرا که جام بے کفایت بر عتبه است مرا که کرده مست ز جام بے است مرا که جای ماهی لب بے بود شبت مرا که پیر سیکده هم در بروی بست مرا که زرد بان شد خود این بلند است مرا که نقش مهر تو بر لوح دل شست مرا ز نیست هست هم از نیست باز است مرا</p>
--	---

کشاد بند قبا در بروی غیر بے است  
دهد نوید عزیز این کشاد و لب است مرا

<p>بجز شرابچه خواهی دید بینی در شراب اینجا دوزخی باشم اگر جنت هوس باشد مرا</p>	<p>جهان میخانه عشق است غمور کن خراب اینجا برخس و خار هست گردت رس باشد مرا</p>
<p>ستارین نامه سر سبزه ز عنوان بطلب موج از کوه گذشت این نه طوفان بطلب ناز ضایع کن و از همه کس جان بطلب رو نیل و گراز جانب کفایت بطلب همت از کس بے آن سینه زندان بطلب جام حمید مجوهر سلیمان بطلب نرخ بالا کن و قیمت ارزان بطلب</p>	<p>حال آنسوے فلک اختر تابان بطلب نخوی خجلیت ز سرم بر شده بگذر خطا هر گران جان نسوز کشته تیغ نکبت چاره گریه یعقوب کن ای یوسف مصر خود بخود میوه جنت سدا ز شاخ بطلب دل آگاه طلب دستگه عرفان خواه قدربعانه حسن تو ندارد در کونین</p>

چشم لطف و کرم از کج نگهان نیست عزیز  
 مرهم چاره زالماس فروشان بطلب

بہار

شراب ناب بچشم آفتاب در حل است  
 کہ عشق بے مے و معشوق علم بے عمل است  
 کہ دشت تا جبل از بے تو حسن بے عمل است  
 بحر خفے کہ تو دانی صراح در نخل است  
 کہ سنگ لہ لوات است مست در نخل است  
 کہ زخم کاری من چشم درہ حل است  
 کہ جام بر لب شیرین لبش در نخل است  
 ہزار شکر کہ پیکانش بہترین بل است  
 کہ این معاہدہ اس شہادت اہل است

بہار آمدہ وقت ترانہ و غزل است  
 چو عشق بازی عاشق ندیم ساقی باش  
 دلم بنا لہ آہی در ای محل کسیت  
 برم بدر سہ اکثر صراحی بے ناب  
 رسی بمنزل مقصود ای برہن کئے  
 زنجیہ چشم بھی دارم و نہ از مرہم  
 برند خسرو و جیشید ہم بر آنکس رشک  
 دلم کہ خون شہ از جوش غم نیم بیدل  
 پیچ سوز بلاگر تو صادق القولی

بہ تیغ غمزہ خدارا مریر خون عزیز  
 عزیز دار کہ تمہ عزیز بے بدل است

بوی گل نیر شکارے ز نفس رشتہ است  
 کاین گل سر سید آتش گندہ است  
 ہر کہ لب تشنہ دست از دہان شہ است  
 بندہ بے ادب زندہ بل جبتہ است  
 دو دہان در نظر مہر و پوشتہ است

نہ ہین رخ چین صید جگہ خستہ است  
 دل پر معرفت افسردہ و خرمردہ مباد  
 نکند تربی از کوثر داز آب حیات  
 لخصر طاین قیامت ابدی باد است  
 نقش تشال دیت اینہ پیدا و نمان

چند سر مشق اطبا شوی ہی جان عزیز  
 چارہ در دوا زان جو سے کہ دختہ است

<p>گونی که هر دو کون بزرگین است چشم ساره بر سر رخاوش و کین است صد شکر بلا زیار و زمین است هر جا که جلوه گاه تو عرضین است چینه مگر زلف تو در استین است مخصوص در لایه ادا آفرین است داغ دل است این که عیان اجبین است در یاب و دکاین نفس اسپین است</p>	<p>وقت سجود در حرم تاجین است تا جلوه گر بنزل ماسهین است پیوسته آن دوزخ در یکین است در چشم ما بلند می وستی بر است ما استین به ملکیت چنین فشانده ایم به خطه طرح کردن اداسی در گنناز ما عاشقیم ز به کجا عاشقی کجا مردیم تا نگاه زرو سے تو باز گشت</p>
---	--

جان عزیز چون سبلاست بریم ازو  
نازش جدا و غمزه جدا در کین است

<p>من آن برده که از چه جانان بر خاست شور محشر ز پیش سلسله جنبان بر خاست بهد گلاری غورشید در خشان بر خاست که زا بر و بیان برده دامان بر خاست کشتی نوح همیا شد و طوفان بر خاست نه شکار سے به غبائے نیبایان بر خاست که حریفے چون از حلقه زندان بر خاست خوب شنبوب اثر از ناله افغان بر خاست باپئی بر خویش نهاد از سرسلان بر خاست</p>	<p>هر کس از رشاک هم دست و گریبان بر خاست دل دیوانه جواز کوچ جانان بر خاست هست از دوست طلب کن که ز گلشن بنیم غمزه را چشم تو بر غم اشارت فرمود جوش ز عشق پذیرفت چو پیکر آدم گر چه عمر سے کجین رفت درین صید گم سالمابر در میانه فلک بردنیاز شکر صد شکر خود دل شورید و شکست سیر علاج کمال است کسی که بشوق</p>
--	---

جست بهل نیکه عمر نیا زد و جهان بر خیزد  
لکی از خاک کوهی تو نتوان بر خاست

<p>جلوه کردی وز در حرم افغان بر خاست      هست نزدیک که بتانم از وفقه مراد      شهره یوسف و آن غلغله حسن جمال      کردش سنده ام این سینه خچین از دست      جلوه زهره گداز تو که بر می تا بد      عشق تارفت هر گشت مسلط بر دل      خدرا زگرستان فسون و پرازش      این چه حسن است که نه گام تماشای از عجب</p>	<p>برد از وی تو خلق از سرمان بر خاست      که میان شرم چو از گنج گلبان بر خاست      بود گرس زره ادر کنگان بر خاست      کرد زخم غم او بر زده دامان بر خاست      شمع از بزم تو با دیده گویان بر خاست      دیوار رنگ نشین شد چو سلیمان بر خاست      فتنه دشت ازین گوشه نشینان بر خاست      دیده ما موسی بر اندام ترکان بر خاست</p>
---	--

زین چه چیز که نقاب از رخ او درازند  
 چشم من هست خود آن بزرگه نتوان بر خاست

<p>عمر من در این جهان از عمر دنیا گذشت      فیض از حد دل خود از تنگ دنیا گذشت      داغم از گرمی خمار جوانی گوسایا      عشق را میم که تا در غریبان نشین      دست تا برداشتم دیدم که کار از دست رفت      یار و صحن باغ و وطن جوئی آنکه ترک</p>	<p>وامی بر جام چو ابر زرم اگر زودا گذشت      قطره بر خود افتد ربابه که زودا گذشت      همچو برق ابر بار از مغزار ما گذشت      باشکوهت شد که گویی نخل لیلی گذشت      تا کمان سازه کنم پنجه از صحرا گذشت      کس بهیومی تواند زاهد از دنیا گذشت</p>
--	--

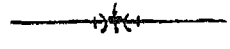
بخفتش کند آشتی ساقی و شاه را عزیز  
 چون گذشت از این آن یار چو از دنیا گذشت

<p>روزگارم پر زلزله و چون شب بیدار گذشت      جان سلامت بر دن از درد نوم شکل بود      چاره دیوانگان کن زود و در زلزل است</p>	<p>چشمها وز دیده و نرسد ز چشم ما گذشت      گر چو می اموز چون امر و زگر از دنیا گذشت      شهر بران کرده گر این فتنه با صحران گذشت</p>
---	--

<p>داوری گاه محبت خوش گذرگاه است بود          ابر حجت دجله ریز به نیاز می شعله خیز          ترک دنیا کردن زاهدانه از تقوی بود</p>	<p>کز نظر قاتل گذشت کشته از عجمی گذشت          سپنه با تفتیه ماندویل از دریا گذشت          کار دنیا چون نکه توانست از دنیا گذشت</p>
<p>عهد ناز می بان بست با قاضی عزیز          ترک می لازم نمی آید گرا دصها گذشت</p>	
<p>هر کس را صنی شیخ خود آرائی هست          هر که چشم دل ذوق تماشائی هست          چند دل تنگ به غمخانه هستی باشی          شور حسن است که شد غلغله فگن در خند          آب جوان بخضر جام به چشید گذار          در غرور حوصله دیدار پریشان شود اند          بطرب کوش کیلید ز بخت می نوش          بر سر خاک عزیزان قدم آهسته گذار          اگر چه داغ ز حد لیکن بجان دارم دست          یوسف مانند داغ غلامی بر خویش          نخستش از حوصله افزون چو بوسیل است          اگر نشطاعت حق بندگی عشق در است          اکیه پس مانده از قافله سعی میسکن</p>	<p>دای بر من که مرا کارد بخود رانی هست          جلوه هر شرش برقی تجلای هست          خیز وزین غم زبون آنی که صحرائی هست          در نه مجنون چه خبر داشت لیلیانی هست          پیش من آر اگر چه صهبائی هست          شمع در دیو پروانه تجلای هست          هم بفردا بگذارار غم فروانی هست          که بخواب از تو بهر جمله زلیخائی هست          هر که از تو بدل داغ تمنائی هست          گر چه بر هر سر بازار زلیخائی هست          نم آبله بره مورچه دریائی هست          نیست گداغ جبین داغ تمنائی هست          تا بر آهش از نقش کف پائی هست</p>
<p>صبر کن صبر بی نهای جهان در نه عزیز          خیز و زینجا سلامت و اگر جانی هست</p>	
<p>نفس بپل دارم بجال بد گرفتار است</p>	<p>چو آن مومن از همسایه کافر در آزار است</p>

<p>به بت بر دم نیاہ آن نیز سنگین نال نزل است  کلید فتح باب اینجا بدست ناله زار است  دل یکبارہ دل بر کندن از دخیل است  ہنرے کہ میخونند عاشق را سزاوار است  در سے کان برنج کس بتہ بود چشم بیدار است  رہبستم یہ عربت کہ نام دیگرش آراست</p>	<p>نه تنها که چایبنا رآن از وی خمدار است  کشاد کار اگر خواهی برآه او بنال ای دل  اگر صد کوه ہم باشد آسانی توان کن دن  غرہب بنوا و بکیس و بیچارہ و بیدل  بروشپ نہ داری کن کشود کار اگر خواهی  رسول ملت منصورم احوالم چه می پرسی</p>
<p>عزیز از کہنہ سالان سیکشم ناز جانان را  پشتم پشتم خمر را جلوہ ابروی خمدار است</p>	
<p>بوی گل کہ خانہ خرام لبم ساخت  چشمش بیک کرشمہ چو دل از بیم ساخت  نتوان قناعت از تو بلخ غم ساخت  بالائی گنج طرف طلسم حکیم ساخت  خط آید بوسہ لبش اگر کم ساخت</p>	<p>آوارہ ام غم تو باغ لبم ساخت  اثبات کرد معجز شوق القم بخلق  با این گرم کہ هست بدل خستگان ترا  رویش ہر آنکہ دید بوشیا ریش  زین پیشتر بدادن دشنام نخل داشت</p>
<p>غیر از الم نخواند عزیز آیت عشق  زین مصحف انتخاب کہ ساخت</p>	
<p>کہ نشان را ہوس کش نہاںم ساخت  لیک ہناسگی ہر درخشاںم ساخت  می کہم گر یہ کہ بجان گستاخم ساخت  عشق آوردہ بجاوندہ جاہم ساخت  فلک افسوس کہ در نخل کو نام ساخت</p>	<p>شعلہ روی بغم خویش دل و جاہم ساخت  ورستہ ام از چین حسن چو زلف غبان  شاخ شاہم و فگند و گلچین منکم  داو می امین از ان شمع کہ از دختہ بود  شمع خلوتکہ قدیم نہ جان چاہی بست</p>

<p>لی حجابانه ز چشم من بتیاب گذشت نیست اوضاع جهان قابل دیدن هرگز</p>	<p>ساق بالا زده بلقیس ازین آب گذشت ای خوشامرگزان بایکه در خواب گذشت</p>
--	---



<p>کدام است نفس گرم شیون افتاد است کرا به بنگده یارب فتاد پرده زرے بدامن تو در آوزیم ار رسد و ستم نه من ز عرش نغزش افتاده اتم نسا، بجوهر عشرت و سلم بود که صاحب دل زد استان ز لیا و دوست عیان دشمن ز سوختم بخیر جویم هفانیت</p>	<p>که مرغ سده زین از نشین افتاد است که بت ز طاق در چشم بچین افتاد است که پای بی بوس تو مخصوص من افتاد است که حله بائی بهشتی هم از تن افتاد است بگلخن هست که داند بگلشن افتاد است که حسن نه من در آفت زین افتاد است که خفته باشد در قرش بچین افتاد است</p>
---	---

کنند وقت مصیبت بسوی دوست رجوع  
عزیز آه گرت دوست دشمن افتاد است

<p>در حسن اودان میان این دو چیز نیست در حسن خویش هم هست چه چیز نیست در بلغ حسن بود که باغیاریت به راه هم حشر و شحرت و هم دارو گیر غم یارب بر دوزن بنشیند نقاب می نمر نهاده مهر تو تا برد بان ماه ایدل بفرج غمزه که آورد بر تو ماخت می در تون سرد به پنج کرده میدهد میرم بکنده طبعی ترکان سنگ دل</p>	<p>دین حسن دیگر است هم هست نیز نیست غیر از دهن که چون کمرش هست نیز نیست شدت که با دصبا مشک بهر نیست هر ساعت ذراق کم از دست نیز نیست کس صبح در کنار نه صبح نیز نیست جان بر لب مداز غم و راه گز نیست خود را حواله کن که مقام ستیز نیست بابی شکیب ساقی مانی نیز نیست عشاق را کتند به تمنی که نیز نیست</p>
---	--



باردز گارویار محال ستیزیت	گر روز گارویار ندارد دسری صلح
<p>بر اتحاد وی نبود تکسیر ام که او جان عزیز است ز آن عزیز نیست</p>	
<p>چشم آینه خواب به کفان شده است پرده از روی برافکنده که نهان شده است تا کف خاک لارین باد به انسان شده است شده امی نجوش گمان سیر شده بان شده است برین آتشکده امر ز گلستان شده است عالی است خریدار که ارزان شده است</p>	<p>انجم افروز بخوام رخ خوبان شده است حیرت است اینکه حجاب جان شده است چیه نهرا که تضاد قدر آورده به کار گوش چشم کسی داده غبارم بر باد خرم آن عهد که گلزار شده ام تشنج خلیل ایکه گفتمی دو جهان قیمت یک نایب است</p>
<p>دل پرواغ بوی داده چهل گشت عزیز داکمه دل برد خود ادیز پیشان شده است</p>	
<p>شد شکار که باسن درون اوصاف است اگر بشت برین باشد و گر اعراف است به تیغ غزه کنی گرد نمیش انصاف است دل است مال غنیمت مال اوقاف است دران دیار که بیدار و عین انصاف است چو پاسی شمع که تاریک نشین براف است</p>	<p>ز بس چو آینه اش سینه صاف و صفات است شتم بگوی تو شست خشی است در چشم بفقد برون دل است چشم و ابرویت شکر می بگذارد و دلبری بگذر یقین شناس که فرمان بر نشین شوقیست من از جمال تو محروم و علی بر نور</p>
<p>عزیز هر چه گوید بگوش بوش شنو که یادگار سخن پروردان اسلام است</p>	
<p>ایم غنچه گشامی موز کشان است میان تو و او بدین اتفاقان است</p>	<p>بیا بسیر چین صوفیا هو اصاف است طلح مدار که عشقا شود شکار ترا</p>

<p>که عشق و عاشق و مشوق هم صنایع است      که هر چه می‌کنی در پیشش اسراف است      که با جان عمل کنیم کمال الطاف است</p>	<p>ز بلبل و گل و پروانه شمع شد روشن      ما رفیق دل و دین جان رفیق از دو      و لا بدوزخت ارا گفتند شکر بجن</p>
<p>حدیث حافظ شیرازی گفته ای عزیز      همان حکایت زرد و زرد پور با با است</p>	
<p>اسیر دست که بے قیود بند در بند است      چو لیلی بسیمیه خیمه نظر بند است      که هر چه در نظر آید بدست بند است      گمان بر بند که این بند خداوند است      همین زود گسل سخت دیر بند است      نیاز و عشوه دو چند و کجوه ده خندان است      مخور فریب دروغ که است باند است      جگر گداز تراز داغ درگ فرزند است      بصحیف و بقمه های است و گند است      نه جو می شیر که گوری ای می خود کند است      نکشت گرچه قتل من آرزو مند است</p>	<p>دل که سرت ز قیود خود خرد مند است      خیال او که چشم نمی رود گمان      بچشم که دل را او چشم نمی افم      با لطف گر چه نیز ممتاب کن که سیار      بچشم بود از وصل جان جان یاسم      جمال روز فزون بچشم از سخنان نام      بقدرت یار چه نسبت درخت طوبی را      مبادی بچشمی مده دل که این اندوه      بود دشمنی قمری در روشش مقصود      بچشم فخر بنا خجاست بینی من بر باد      بدین خیال که یاسم حیات جاویدان</p>
<p>اگر بباغ نعیم و اگر بنار نعیم      بهره دوست بپند عزیز خندان است</p>	
<p>که سنان که تیر گاه بی تیغ گاه بی خنجر است      عالم را چشم برد دست گیتی شد است      آنچه در سر شمع را پروانه نگازد بر پر است</p>	<p>چشم بد و راز نگاه او چه صاحب چه هست      منزل آن مده نام تا کلامی منظر است      گرمی باز احسن و عشق را باعث یکیت</p>

<p>دوزخ و کوشه این دل و چشم تراست غمزه اش روح القدس باشد و غمزه کش بود ساغر بیت و ساغر است کا نچه پیغم در با تر خوشتر از یکدیگر است</p>	<p>است لایح و راحت عقیقی نصیب عاشقان حسن دعوی خدائی گر کندی زیدش آزاده ز گس چشم ازان بر لاله احرار سیاه آفرین بر صنعت صنایع آفرین</p>
<p>چون شدی پیرای فلک بگذر ازین نیزنگه غمزه های لاجوردی در جوانی خوشتر است</p>	
<p>خال و خطی که بینی ز آیات بنیات است هر رنگ پاره ایجا آینه دار لالت است هر روز در زور و زهر شب بربت است</p>	<p>در مصحف جانش کالینه دار ذات است ای برهن زینش بے بهره و گر نه گر محرومی و مویش چشم دل تو باشد</p>
<p>داوده داد که حق جاوه و جالت اداست قصه کو که کنی تممت بے بنیاد است تا چه باشد غرض آنکه با اول اداست هر چه آن بال پیچے داشت از صیاد است</p>	<p>شاه خوابانی و از حسن تو ملک اداست طاعت کندن کا ہے بود عاشق را تن بطاعت بیدر زاهد و جنت بخشند بوسی گل نیز جو بلبل ز اسیران است</p>
<p>در لغت</p>	
<p>هم سطل جالت هم سطل رسالت باشد همان منور از بر تو جالت روز نجات است آینه شب و جالت شد مجاور جالت تاریکی ضلالت بے شعله آفریده حقا که بی مثالت یا شاهدین عادل آوردد بر کمالت</p>	<p>در نظم آفرینش ذات تو از کمالت یار بچه آفتابے هر چند در حجابے معالج تو ز رحمت شد با عفت کرامت شد سهوا ز مقالت احوال از تحایان کیتا و بے حدیله بے شبه و بے نظرس شد پاره ماه کامل از جنبش انامل</p>

<p>ہاں ای عزیزا لکن در نعمت شو نوازن کا دازہ قبولے بخشند چون بلا لت</p>	<p>کو کبے تابندہ از ہر حلقہ کیسوی تست در حقیقت ہر دو عالم بستہ کیسوی تست غالباً گلگدستہ رطابق خم ابروی تست ہر برہن مومن و ہر ہونہ ہندوی تست آبروئے جمع اہل قبلہ از ابروی تست کعبہ و بتخانہ ہم سرور ہوا ہی کوئی تست آفرین صد آفرین بڑست ہر ابروی تست لیک سو وطن مرا سوی تو دگیسوی تست</p>	<p>آسمان حسن را خورشید تابان بوی تست در سراپایت میان باموی از گیسوی تست ہر دے کان رونق گلزار رنگ بوی تست کفر و دین حقا کہ ہر یک خواجہ تاشان تو اند گر می بازار گبران ز آتش رخسار تو نی ہمین شیخ و برہن را بود سرودت کشتہ تیغ تو از رنج طہیدن فاغ است فاش تو انم کہ گویم دل ز پہلویم کہ برد</p>
<p>آنقدر موی خیاالت ہست و دراز تو عزیز سرخسختی نختہ و داند سرتو می تست</p>	<p>از روی تو شرمی ز را می تو حیاست جز نور خدا ظل خدا کہ خدایت گر عرش و گز فرش مقام تو کجاست مجموعہ عشق است اشارات شفاست جو راست جفاست اگر مہر وفاست آسایش کینین بجز بیم ورجاست در ساغر ما پست اگر آب بقاست در دست کمان رو در شہر خطا است جز راہن امر و زکے را نہایت</p>	<p>و عجبی ضیا از مہ خورشید نیست روی تو دگیسوی تو و موی میاست ہر سبت بلندی کہ بود جلوہ گشت شبح دل من جز تو حکمے نتوان کرد ممشوق ز عاشق نکند قطع قلوبت دل غن کن خون مخموری کشت و شفاست یک جرئہ کند زندہ بے مہرہ دلازا تا غمہ رسید کہ دارد کہ ز ابرو اگر راست پرسی برہ عالم تجرید</p>

<p>عشاق تو خون جگر خویش خوردند بس خانه که چون بکده و صنوع دارد اسی کعبه نشین خیز و سوی میخان و شیرین حرکاتی که زیبا تا بسرا و</p>	<p>در ملک عشق اگر قضا و غلامیت تا خلق نداند که کجا هست کجا نیست زان خانه چه خواهی در خانه نیست جای نبود کان چو پیش بزم نیست</p>
---	---

مرغان خان مست لاسی تو عت نریزاند  
یک نغمه سراسی چو در هر در سراسی

<p>یار بی پروا دل بیار در تاب تباست ماه رویم رو بر دی و آفتابم در سبزه عاشقم عاشق که عجزم بود فریاد رس رومی خویش نیز زلفش است و کوشش ترو بر شکار دل عنان غمزه را از کف مده سید به سلیم صید دل ادا و غمزه هم چون شوی دیوانه شو با و خندان صحرانورد با جوانی رفت عیش زندگانی پس کفون</p>	<p>اوش دار و در این است جانم بر است خواب یابید راستی این روز یارب یا شست هر ششم با عشق رلب جای یارب است نیست لبستن شگون کاش خفته در عقرب است صید وحشی در زمین است و شوخ این مکر است نی سواری را که جولا نکه هنوزش مکتب است کاین خمسه سیل و حتم لازم پایی این نشیب است ترک ندی حسن است تو توبه از می نیست</p>
--	--

دا هوس الدین جان فظ این فروخت اسی غمزه ز  
ورنه این تاثیر دولت از کجا می کست

<p>با تیغ غمزه ترک من تسلیم جان گرفت خسته جان کران لبان نجیبان گرفت از دور باش غمزه و از ترک زاناز در سر هوای تو سن علوی خرم کست آن آشنا که لطف دیم دستگیر بود</p>	<p>این تیغ زن جریزه تواند جهان گرفت اگر جان دهد اسل تواند از ان گرفت آن شاسور را که نتواند عنان گرفت مشیت نبارا که ره لا مکان گرفت در در طام فلند و از من کران گرفت</p>
--	---

<p>ترسم درین معامله بخت کشته عزیز دل دادونی نوشته ازونی ضمان گرفت</p>	
<p>کاه سبک بکنج چه کوه گران گرفت رود در دل شکسته سرغش تو ان گرفت نازم باجن لطف که دل باز بان گرفت او اندرون پرده ش جهان گرفت هر کس که خاک دبی آن آستان گرفت</p>	<p>باریکه بر بنداشت فلک آدم آن گرفت قصر رفیع و کوشک سنگین جامی دست دزدیده دل بود کجایت نمی نسیم چون شمع کشش سایه فانوس جال بود شدستین نشان بجان بچوگر دباد</p>
<p>بے فیض سبکه اهل جانند اے عزیز حاشا که کس تمتع از نیان تو ان گرفت</p>	
<p>افسوس اینکه جای مراد دل تو نیست ویرانه به دله که در و منزل تو نیست این ناله ناله جرس محسوس تو نیست جز مهر و جزو فاکه در آت گل تو نیست صد پرده در میان تیکه حال تو نیست کامین دست با بازی تو کار دل تو نیست پردانه بار یافته محسوس تو نیست آنگه کس ز احسنی و مستقبل تو نیست در خور تخم ریزی بصل تو نیست بسم الله این شکار کار بصل تو نیست جمعه حریف تست تنی قابل تو نیست دعوی خوش است گریختنی قابل تو نیست</p>	<p>غم نیست منزل من اگر محفل تو نیست دیوانه کسی که دلش مائل تو نیست شوریده بناقه کمر بسته است دل حق پیکرت سرشته زهر غمی حله نازم که چون ظهور بسپدی و خود نما شادوم که کشتنم ز تو باور نمی کنند بیگانه از حضور تو افتاده است دور نی الحال است فتنه آخ زمان تو واعظ بکنتم چه فریبی که خاک من صد زخم کاریت ولم همچنان طپان از فوج ناز و غمزه مجنون با عزیز بر فوج غمزه نیست تھاصل ای عزیز</p>

<p>عالمی پروانه اما شمع این محفل یکسیت      در نه خورشید در نشان مکمل یکسیت      سالک هر طبع را مرجع منزل یکسیت      عشق بازان ترا گویند زبان دل یکسیت</p>	<p>هر کس شوق شهادت دارد و قائل یکسیت      پیش از باب بصر فرق جلالت و جمال      کعبه و دیر و کلیسا گر نگر و دستگ راه      هم بیا نم خون فشان هم درو نم پر خون</p>
دیگر	
<p>دل و دواعی بود در جاج و مزاج      می بری دل بجای سنج و خراج      یافت درد در زنگس تور و راج      نیست این صید تیه و در راج      هست ترک علاج عین علاج      باز پس میدهد من ای کلاج</p>	<p>نیت پر و با بجزم از شب راج      شاه خوبانی و زتا جوران      ذوق مستی نبود در سستی      صید دامانه کار هر کس هست      صبر کن صبر اے دل بیمار      دل خرید و عجب پشیمانست</p>
<p>گر کنی توبه در بسیار عزیز      کن ز پیریشان هم استمزاج</p>	
<h2>ردیف دل مہملہ</h2>	
<p>تا کہ راج آفرید آنکہ مرا میخواره کرد      صورت مہارہ تصویر بر بہر بارہ کرد      سینہ ما چاک شد ہر گسریان آیرہ کرد      آنکہ در دم داده بود و ناقصت چارہ کرد      ذوق صحبت نامی میخواند این سخنوارہ کرد      دیدن بہر بارہم شائق دیگر بارہ کرد</p>	<p>لطف انازم کہ پیش از درد فکر چارہ کرد      چون کتان صندل نقل را حیرت نظر کرد      با جانے در غم شکر جان دو قابو بود ایم      خیر ترش باز پچہ اشتیاق بی نام نحو است      شیخ عمد خویش بود می کجا وین کجا      دیدمش صد بار و تکبیر نام حاصل شد</p>

<p>دزه هائی خاک ابر آسمان سیاره کرد          برقع از دامان یک خمیش بر خواره کرد          در و خود را بهتر از خود کس ندانده کرد          آنکه دل ایاره و هر باره اصدایه کرد          کثرت میخوار می آوارا قبت غم خواره کرد          آنکه بهر ساعیدین یارم یاره کرد          عمر با خون در جگر از برگره غاره کرد</p>	<p>گوتهی از اختر ماهست مرنه مراد          باشد از چشم بدنا محران این که او          صبر گوشت اما من گوارا کردمش          در پریشان خاطر می بخشید خوش و محبتی          ترک چشم اوزستی می ندخون بل          گوین فکر سلاسل هم بی دیوانگان          تا نگه سیرایه حسن خدا وادش کنند</p>
<p>لیقدم از خود سیزن نی رفتی عمرت          صحبت آوار گانش عاقبت آواره کرد</p>	
<p>عقد باشد با ما حل این مشکل نشد          اگر چه سوزیم مکمل شد اما دل نشد          شمع تنها باعث سرگردانی محفل نشد          قطره گذشت از خود و گوهر شد اما دل نشد          کاب چون خرد از تنگش حاصل نشد          این چه بود او است این صحرای گل نشد          لیک شیخ از حق پستیها مل حاصل نشد          طاقم طاق از دراز میای این نشد          در میان بلبل و گل باغبان جان نشد          این بلا از عالم بالا کجا نازل نشد          برهن خفیات که سنگین دل قابل نشد          مشت خاک آدمی آدم نشد تا گل نشد</p>	<p>نخچه گل گشت و عنبل غنچه بر شل نشد          داغ مهرت از بجز دل هیچ کجا قابل نشد          خود جدا می شود پروانه می وزد جدا          ابر نیسان دیگر و فیض محبت دیگر است          میخورد جهرت نظر تشنه کایهای خویش          دیده هر ذره چون مخفی بجز تانده باز          گشته هرگز فیض بت پستی برهن          در عیشم غم کوتاهی عمرت بس          کس نگرود سداه اختلاط و عشق          نیست خالی از خیال نطف عنایان سر          سنگت جیس هم توبه پیش گوئی ده است          آدمیت ابوسع ملائم ناگزیر</p>



<p>جان زفت از تن بر تن از نظر آید چند روزی تغافل نوزمانا نشد</p>	<p>حسرت دیدار را میرم که بعد از کشتنم گر چه محمودیم ساقی نیست از ما بی خبر</p>
<p>بر بمن بت ایزتش میکند خود را عزیز در حقیقت کس خبردار از حق باطل نشد</p>	
<p>دعای نیم شب ه سحرگاه اینچنین باشد سپاه ناز و خیل غمزه را شاه اینچنین باشد که دور آسمان گاه اینچنان گاه اینچنین باشد من آنخواهم که در خواست چنانچه اینچنین باشد لم بر لب نهاد از دل بل اوه اینچنین باشد رسید خسته و دم ناله و آه اینچنین باشد تو باشی ساقی بیخانه آنگاه اینچنین باشد توان جانے بجای داد هرگاه اینچنین باشد</p>	<p>شنیدم جلوه عامت الله الله اینچنین باشد نگه تیر و تره خنجر بس از طره اش افسر اگر آدمی و گر آبان بیابن بشواریان اگر حبت عطا سازد و در دوزخ اندازد بالطاف بانی چون لم راضی ندید از خود تغافل بشویر کافانه و اند شوهر را جهان ست در شارب و من محمود محروم بمی گویند دار و رنگی از لہبائی میگویندش</p>
<p>عزیز بے سرد پار غمش خضر طریقت پس چه پاک از گمبئی آزا که همراه اینچنین باشد</p>	
<p>چشم اکرم سوی من چشم صفا فلک بود طعمه آتش دمانم چون در و خندانک بود آن حال پاک او خورنگاه پاک بود گل گریبان جاک بود سینه جاک بود در ز سید لایعزم کے لالین تر اک بود دارونے تلخی که گاہے زرد که تر یک بود صبح چون بیدار گشتم سینه م صفا بود</p>	<p>شب همیشه بتو ای مه لستم از خاک بود ناله من دوش برق خرم از فلک بود پیش نهان شده روی جلوه فروغ آید فیض یک رنگی عشق است این که بر دوش لطف او برداشت از خاک درین بخیر گاه تجربت کردیم دو دستیم غیر از عشق نیست شب بخوابم بود بر روی دل های فیض</p>

<p>دست گستاخ بود و شوخ من بیباک بود</p>	<p>یا وایام جوانیها که هرب تاسحر</p>
<p>گشت روشن از جمال او سواد ما عزیز جلوه او صیقل آئینه ادراک بود</p>	
<p>نیک چون دیدند پنهان در بجا خاک بود و دیده نمناک مای خاطر غمناک بود صدیفر به بود و نازک حلقه نقره اک بود انچه با خود بدم از آفاق عشق پاک بود جذب کرد جانسگن حلقه نقره اک بود چشم صیل از یار و چشم همم از افلاک بود غمزه اش صید نیکن تر کان اوسفاک بود دائما بر فرج من ابر را اسماک بود اینمه سامان چه لازم بهشت خاک بود سبزه کان سایه پرورد نهال تاک بود</p>	<p>آنکه خلق در هرب سرگشته چون افلاک بود در قیامت انچه منظور نگاه پاک بود از گرانجانی من آنست عهد زینت دین و دنیا جان دل کی یکین به ختم سر کوبه و در غزالان حرم بر داده است ساده لوحی بکن این معنیایی صبح و شام جان سلامت بر زم از دست امکان شد چشم من برشته کایه های دل اشک زینت جنت حور و قصه و کوثر و ماد معین صبح محشر نه سر از خواب مستی بر دست</p>
<p>بخت بر شد به عشق این با ده نوشها عزیز ورنه زین آلودگی کام و ز باغم پاک بود</p>	
<p>هزار ناله گره در گلو که خاموشند بدل شسته تیاراج طاق هوشند آموشی تماشائیان کتان پوشند شهادت غم و خوابان جزایه بروشند که خون مردم ریزند خود سیه پوشند که این غزال شکاران نجباب گوشند</p>	<p>جماعتی که با خفای راز میگوشتند پری نشان که رخ از چشم نرمان پوشند بر آرزو ده احوال حیدر امان بین کس زفت ز گیتی نشان شوکت من حذر ز حیلد چشمان فتنه پروازش دل غفلت شیخان بار یا لرز و</p>

<p>خورند جمع که با حوریان قمع پوشند بیار برده که تاملی کشند می کشند</p>	<p>بجای آنکه که ز دست تو خورده دست برگ کنون که لشکر غم ساقا بزند آن تلخت</p>
<p>درند پرده عاشق بتان هند عزیز علی مخصوص چو پیر این تنگ کشند</p>	
<p>ای کاش در حیرم دلش جتو کشند بوی تو از نیم صبا آرزو کشند آری بیک میا رحیم این جتو کشند گر خاک کشد گمان از شست کشند این ساقیان که با ده بجام و سبو کشند اینست سخن آن که ترار و برو کشند ای می آن کس که درصال آرزو کشند ظلم است چاک سینه ما اگر فرو کشند آن می که در فراق تو دم در گلو کشند شبانچه گم شود سحرش جتو کشند تا بر دوازده خواست که اسخر و کشند ز سم که دیر آئی و دور را فرو کشند ای کاش که بنا و کن دیگر فرو کشند</p>	<p>آما تکه سی طلایش جاپو کشند گلهای خود ما که گلشن نمو کشند روی نیاز هر دو جهان می و کشند یک نیره آب شخو و پیکان شود بلبند گویا که جان بکال بد خاک می و کشند هجران سیگن ترار و نیاز عادت ایجا غم فراق بر کس نیدهند خانه راز رفته بود چشم پر تو سه خونتا پخته از تره با یم روان شود کار که در شبانشد کن به پیریش جمعه بخون طپان گریه زاده مست بان زود و بیایه ری بر ملا خویش چاک که هست دلم از شجرستان</p>
<p>امروز هم گذشت ز قتل عزیز یار با حوریان بگو در حنت فرو کشند</p>	
<p>بر فخر زره می نای کشیدن می و کشند گشتم تمام آب چکیدن می و کشند</p>	<p>آنرا که ز رخت ز ریت بین می و کشند ای می نامی جوشش نجاستم</p>

<p>این بیدلان که با بریدن نمی دهند بس کنند لیکت پسیدن نمی دهند از دیده هاجه سود که دیدن نمی دهند گر بر مراد خویش رسیدن نمی دهند این سر سله ابدیده کشیدن نمی دهند حرفیت وصل او که شنیدن نمی دهند</p>	<p>دارند که روا که کند سینه چاک کس این نظم تازه است بیدار پیشگان ، مخردم مست شبیره از نور آفتاب ای کاشکے رسم براد عدوے خویش چشم از هوس بند که صاحب تیرن سزای پامی گر مہ تن گوش می شومی</p>
<p>جان میہم در غم شیرین لبان عزیز ای ای اگر لبے بجز پیدن نمی دهند</p>	
<p>حرف غمزه ناز آمدن از من نمی آید برون از عمدہ ناز آمدن از من نمی آید که میداند به پروا آمدن از من نمی آید که ہر دم بر سر ناز آمدن از من نمی آید سخن کو تہ سخن ساز آمدن از من نمی آید</p>	<p>بسوش ہر آن باز آمدن از من نمی آید تکلف بر طرف نشان دل جانم کہ ہر ساعت انہ رحم ست این کہ آزاد از نفس دست نیامدم کن صد ناز و من قربان این زم کہ می گوید بجاموشی کنم فریاد و خواہم داد دل از مے</p>
<p>عزیز ار مرد این ای ہر تہ ناز من بگذر بگویش فتن باز آمدن از من نمی آید</p>	
<p>ہر طرف ملک بچا چون بگوش آمد نور صبح ظاہر شد مرغ در خوش آمد از تو بود پیائے ہر صد بگوش آمد تیغ در کفش دیدم خون من بگوش آمد</p>	<p>ہر کجا کہ در گفتار آن لہجے نوش آمد موسیقیم رود و ادول ہی کند فریاد از تو آگہی میداد ہر چه در نظر آفتاب جان بہ تن نمی گنجید بچو تن یہ پیرن</p>
<p>دیگر</p>	
<p>ناو کے میشود در جگر ریش رود</p>	<p>بیو آہے کہ بروم ز دل خویش رود</p>

<p>آنکه ناکرده گنجت بخواز خویش رود اینکه هر لحظه همی آید و از به پیش رود آنچه از میل بکاشانه درویش بود خون بر آید زندگ آندم که پیش رود کز گلستان جهان با جگر ریش بود انحی شش آن نند که خورده می از خویش رود تا چه در خاطر آن مصلحت اندیش بود</p>	<p>تا بهنگام تماشای تو یارب چه کند پهلوسن بنشانید خدارا نفس میرود بر دل عم دیده ام از گریه ام نال تا هست بل فاش نگردد راز گل بکف میروم در شبکب آنکس ام تا لبک درون پیمان تکلف دارد تسلیم فرد کرده نعیم خست تسلیم</p>
<p>خرقه بفروش بجز با ده و خاموش عزیز گفتگو بیوده تا که بکم پیش رود</p>	
<p>و گرنه پیش خودم جامی جیبانی بود و گرنه در سرا و دعوی خدای بود ز دته تو پیوند آشنای بود سیاه روز شدم آنچه پیشانی بود خمش بودم از شرم بنیوان بود بجز تکیه درو خود مرا رسانی بود</p>	<p>بگفته شدم از راه پارسائی بود خط پمیری آورد خط شکینش چه بود جان نشاسم بغیر اینکه مرا هم رسید ز پهلوسیدم چه مید بحضرتی کرد و عالم سز نخواست فغان که ناله و آه منی رسد کفن</p>
<p>دیگر</p>	
<p>شرط عشقت کتا این نشود آن نشود لیک دشوار همین است که آسان نشود که رنج خوب ترا دیده مسلمان نشود ترسم از کرده خود یا ریشپیان نشود یار بکن خاطر مجوس پریشان نشود</p>	<p>وصل با جان جهان تاندهی جان نشود گرچه انسان بریاضت شود انسان آخر بر سیه سختی آن هندو نادان افسوس حال زار من خسته گوئید بوس هر دو عالم اگر آشفته در بر هم گردد</p>

عجب از باغ خلیل آتش سوزان نشود	گر مجوشی محبت اگر اینست بمن
دوستم می بخرا مرزد و نگهدار عزیز که در ایام بهار این قدر از زان نشود	
<p>درد که کار ما محبت کجا رسید آخرد از دستی ما تا کجا رسید آخرد یاد در دل ما خدا رسید این چشم زخم آه با از کجا رسید در تاک پیش از آن کجایم ما رسید ایک قطره خون ز خنجر صندل رسید خالی چو گشت خملکه نوبت ما رسید کز خاک ما پی خسته دلانم دور رسید یا رم ز درد آمد و حجاز افتاد رسید</p>	<p>بیگانه هم پیشش احوال ما رسید نوبت بیک سینه ز جیب ما رسید بعد از فنا بخاک من آن فلج رسید چشم من نه است از خون گریستن ما ز دو خواه و ساقی ما باید نگه داشتن دار و شیش خدمت نکرده اجرام ساقی ز روی ما بخند ما ز محبت خویش دار و ساقی خود بخاک زیر ما رسید نازم بطول مدت عیش و نشاط خویش</p>
	<p>کے از ظہوری ز نظیری سرد عزیز فقیضی که از کلام آبی ما رسید</p>
<p>که خیل غمزه پیشا پیش زلفش بر قفا باشد هنوز این دشت ما مون پر از آواز درا باشد که هر یک شیوه کز روی تو آید دلر با باشد و اگر نه چشم بد دور آنچه پوشی خوشتا باشد که جامی و بنیز از عرش یعنی دل کجا باشد نیست الے که دارد شیر مرے پور یا باشد نیشن گاه زارغ سایه بال هما باشد</p>	<p>سر آتش گرفتن زهره عاشق کجا باشد گو بلی و مجنون و نشا شست آئینه شورش تو خواهی ناز و خواهی غمزه میکن بر سحر آهی ز حال عاشقانم چشم پوشی خوش نمی آید پدرو کعبه اش جویند نادانان زمین غافل بود جامی پلنگ شیر هر یک بشیر اینجا غور سلطنت از سر سبز کاین افسر شاهی</p>

یکے رادر ژمی مسکن یکے رابر ژیا جا  
عزیز است آنکه جای می برن انما سوا باشد

جز در عشق هر چه بود در سر بود  
چشمی ست کان بره خدنگ گر بود  
کاین رخنه گر بود اگر آن فتنه گر بود  
کز هر او ایش ادمی دگر خوبتر بود  
من بخیر از در من ان بخیر بود  
نازم بدایع عشق که دل اسپر بود  
تا وقت کار دست عایش سپر بود  
آگه نه باغبان نصیبا را خبر بود

هر در در او بود و چاره گر بود  
ز خنجه که از خدنگ توام در جگر بود  
از چشمش الامان و ز قمر گانش الحذر  
نازم بدلر بای ادا آفرین خویش  
عمری گذشت کز عشق و عورتین  
گر صد هزار تیغ بلا بار داد سپهر  
شود سنگی عاشق از پانقاده را  
رازه که در میان گل و لعل است این

از ناله که که زدنگه ناز او عزیز  
دل ریش و سینه ریش و جگر ریش تر بود

که آتش پاک ناپاک نپه پای پاک می سوزد  
که ماهی زیر خاک ماه بر افلاک می سوزد  
تجلی کوه را چون گاه اینجا پاک می سوزد  
مگر از قربت آن روی آتشناک می سوزد  
مبادا خانان خننگان خاک می سوزد  
دل او نیز بر حال من غمتاک می سوزد  
که گرید چشم نناک دل غمتاک می سوزد  
دل غمتاک من در سینه صد چاک می سوزد  
که مغز ابل فم و صاحب ابراک می سوزد

دل گبر و مسلمان عشق او بیباک می سوزد  
بعید از آتش گرم و آه سوزانم پنداری  
برای جلوه اش باید که از کوه سنگین تر  
برنگ دود می پیچد بخود زلفت سیاه او  
پس از مرگم با بسا فلک از سوزنمان من  
چه غم گر سوختم اما غم آن سوزدم کاخر  
طلسم طره از آب آتش عشق می بندد  
چو شمع کان بغاوس نیم پاشیده جادارد  
عزیز از تاب آتش خانه ایران همی ترسم

<p>بنامش چون نگارم نامه دستم رفته درگیرد          جمال باجلال او در رخ چون پرده برگیرد          که دانسته که مشت خاک تمثال بشر یا بد          دل بن از دم پیران روشن دل ضیا دارد          برنگ شمع سزایست عاشق را اسراف از سی          براه آن نازنین مالک ببل بردن شود هر سو          که داین شمع رو دست انجن آرا درین گشتن</p>	<p>که جای نامه ترسم دل دست نامه برگیرد          زبان از اهل عرفان دیده از اهل نظر گیرد          بشرد حسن خوبی خورده بر شمس و قمر گیرد          چراغم چشم بد دور از نیم صبح درگیرد          که صدره گرشش بر بی سوسه دیگر ز سر گیرد          که زلفش با دوست از این ایسر کمر گیرد          که چون پروانگان آتش برغان سحر گیرد</p>
<p>سوادم روشن از نظم نظیری شد عزیز مشب          چراغی را که دو چشم هست در سر زود در گیرد</p>	
<p>در غم و غصه به تیغ تو بر آتم دادند          شمع محفل که عشقم که شامم دادند          چشم بینا به تماشای صفات آوردم          غرقه لجه تو حیدم در عشق          سینهها طلبش رفت هر سو آخر          رفتم از صومعه تا میکده افتان خیزان          هست چمن ختم ز یگین زانکه مرا          داغهای جگرم در هم دینار شمار          بنده عشق شدم ترک دو عالم انعم</p>	<p>ز بهرمی خواستم و آب جیاهم دادند          صدر هم کشته و صد بار جیاهم دادند          دل دانا بی آگاهی ذاتم دادند          یعنی از ورطه تفریق نجاتم دادند          در دل خویش نشان عرفانم دادند          صله این حرکاتم بر کاتم دادند          بکفت از حلقه کیسوی تو خاتم دادند          که ز گنجینه عشقش بزم کاتم دادند          خط آ زاوی نشین لالت مناتم دادند</p>
<p>ککک حافوظ دهم بز شکر کرده عزیز          نمرے تازه ازین شاخ نباتم دادند</p>	
<p>که را باشد ز خوبان جهان خمی که او دارد</p>	<p>که دار در روی موی چشم و ابروی که او دارد</p>



<p>برورنگی که او دارد بوجوی که او دارد          برودل از صنوبر قد بوجوی که او دارد          وگر لیلی و مخون صید آهوی که او دارد          که هست آینه دار دست بازی که او دارد</p>	<p>نه گل راه است بل راه عودے راه عنبر را          ز ندیلی پس بل زلف بیچانے کہ است          اگر فریاد و شیرین خسته آن پسته شیرین          ز تیغ او چه پرسی سینه صد چاک من نگر</p>
--	--

عزیز از چار سوس و شصت کیسو بود آن بود  
 که سوسی یار دارد دهر سوسی که او دارد

<p>مقام قاب قوسین که او دارد          برد از جادوان دل چشم چادوی که او دارد          طلیان و خاک خون از دست بازی که او دارد          رباید گومی از خورشید گومی که او دارد          عیان خومی نکو از روی نکوی که او دارد          بهشت عاشقان باشد سرگومی که او دارد</p>	<p>شب معراج دلم است کیسوی که او دارد          با یامی دی آوردند صدین ساری ایمان          چه جای صید شیرینت بنگر شیرین را          ز خندان بن کیسوی مانند چو گانش          بدان روی نکوزان دی دل ادم کی می دیم          مده هر دم فریب و فخر رقصا نم ای واعظ</p>
---	---

نه تنها جیب ساسے آستان دی عزیز آمد  
 بود در سجده بر تن هر سر سوسی که او دارد

<p>جلوه از تنگی جادو در دست توان کرد          ایچ یک فهم سخنهای در استوان کرد          از ادب پیش می نهار خطا نتوان کرد          کاین بازیست که زنا نفا نتوان کرد          هر چه بد کرد و کند چون چرا نتوان کرد          سرگسیدی می از دست با نتوان کرد          لیکت نماز از تو جدا نتوان کرد</p>	<p>آنکه جاجر حرم سینه با نتوان کرد          حال این درشت دانی تو که غیر بخون          اگر چه دست خطا پیش و عطا پاش و علم          خافل از عرض نایبی شو می از نهار          گر همه مرد و فایر همه بید او حبسا          اگر گرفتار بصدند و اسل کرده          عضمم عضمم کند از بعد فنا اگر چه جدا</p>
--	--

<p>تا ز حافظ بگفت سلسله هست عزیز دست در حلقه آن زلف و تانوان کرد</p>	
<p>انیک و بد هر چینی جز برضائتوان کرد تکیه جز بر کرم و فضل خدا نتوان کرد جای شکست حواله بخندتوان کرد حل این عقد و بجز دست نمائتوان کرد</p>	<p>انحراف از خط فرمان قضائتوان کرد اگر شومی مشکلی من جابه و دولت رود آن بت یغیر بکه من از خود مرم تا سخن کس نکند و اگر کار مرا</p>
<p>بر سر عرش برین گر چه بود جامی عزیز لیک در خاطر او حیف جان تانوان کرد</p>	
<p>تا در دهن زبان و در تن توان توان زد ساقی اگر تو باشی رطل گران توان زد بادوستان شرابے در بوستان توان زد هر دم سر نیازے بر آستان توان زد اگر خانه نیست آتش در خانان توان زد گردر کین مائی تیر از کمان توان زد بر سینہ طور سینا از هر کران توان زد با چنگ و دف بستان این استان توان زد</p>	<p>دم از محبت او گریقتوان توان زد یک جرعه از می عشق باشد دگون افس در بزم اهل عرفان از معرفت سخن بان ره گردرون ندر می بار بے بجز روزاری بازار عشق کن گرم از بے تعلیقها فرست ده که گو و صیت شکار خیرے دیوانه آتش تلی از سنگ کو دکان نیست بخت سماع و جلالت با زبان حرام است</p>
<p>هم ابروان کمان کش هم صف کشید قرگان تنها عزیز خود را بر این دآن توان زد</p>	
<p>هر دم چشم بر آهش نگرید دیدن گاه بگاہش نگرید بچی طرف کلاهش نگرید</p>	<p>جلوه شام و بگاہش نگرید شرم آلوده نگاهش نگرید اللہ اندر شد باقیه طرف</p>

<p>حساب مصیبت بشمار خویش عزیز حواله بر کرم بے حساب باید کرد</p>	<p>زهر کس میکنم گوش اختلاقی در میان دارد جهان پیر احسن خود آرایش جوان دارد که قرب دست در حال عاشق بر زبان دارد بدان مانند که قصه آسمان باریمان دارد که پیرے دینت هست تیرے در کمان دارد که هر خار ره این افسانه بر لوک زبان دارد چه لذت دارد آن عاشق که یار زبان دارد سر رخاش با بنفست اختر مہفت آسمان دارد و گرنه شمع در دل بر حیدر در زبان دارد که چشمتے سومی گل حشمتے بسوی ما زبان دارد و گرنه اندرین رویے هر کاروان دارد ندارد هیچ یک از این آن کنے که آن دارد چنان خرم که جا و بوستان با بوستان دارد</p>	<p>محبت هست یک فسانه صدفانه خوان دارد هوای عشق بازی بسکه از اهل جهان دارد بسوز بجز رضی باش از پروانه عبرت گیر کسے کو از ره طول اهل قربت خدا خواهد مباش ای نم جوان از کز این چرخ کن این چه پرسی سرگذشت ما پی افکار جهان گروم نه امید جفا کاری نے ذوق دل آزاری تو از فریاد من بظن مشوکا مشرب لالان بجز پروانه اسرار محبت کس نمی فهمد ندام تا چه بلبین و عنایت مصیبت مقصودش چو مجنون در میان نیست یک دیوانه ہم اکنون سراپا عمره و ناز مذخوبان جهان آتا خوشا دیوانه کو با حشیمان درشت در باشد</p>
<p>عزیز از رحمتش دارد امید مغفرت ورنه نه آئینه و نه دینے نه این دارد نه آن دارد</p>	<p>دا من من از تفاضار مغیلان می کشد ز جسته گزودد دارد دل ز در مان می کشد انتظار من بحبت چند رضوان می کشد کش بخود از مهر خورشید در نشان می کشد</p>	<p>از من آن سرطان در ره چو دامان می کشد رنج تلخی دوانا ز طبیبان می کشد هان بکش شمشیر قربانت شوم زودم بکش دور از می نیست قدر شبنمی پیش مرا</p>

<p>با گریبانست دستم را کتاکش در خون در سر سودای محنون نیست از لیلی العبد سبزی خط را بر پیش آفتاب تا بگریست</p>	<p>دل گمان دارد که آن گیسوی چنان می کشد رخت اگر از بخد گلبه در بیابان می کشد کاس از سر حشمه خورشید بان می کشد</p>
<p>اینقدر زخمها که دارد از زنگین حیرت گو بود بسیار خوار آوازستان می کشد</p>	
<p>دل بیا دیش باز گلبانگ پریشان می کشد دل که در بحر تو این فریاد افغان می کشد جانم نگذاشت بر تن خلق ادبست جنون خالی از مهر و محبت نیست کس در شائین در کتاکش از در گیسوی دم افتاده است بے نیازی بین که پوسف ای این جن جمال قصه آشفته حالهاک من سمد مگو</p>	<p>بلبلان را در بهار از بهر گلستان میکشد انتقام خویش از گردون گردان میکشد تا که سر در گریبان پا بدامان میکشد هستان می این که هر که مسلمان میکشد می کشد که این بسوی خویش که آن میکشد گاه در چاه افگند گاهی بزندان میکشد نخلت ترسم که آن زلف پریشان میکشد</p>
<p>مانی صورت نگارم در سخن سخی عزیز خانه من یک قلم تصویر خو بان میکشد</p>	
<p>چشم خورشید پرورش چه شام افتاد چشم گشت صفتی بر من تا کام افتاد با دم نیست که قاصد زبان تو دهر دل که گیسوی تو نادیو گرفتار شد نامه با کرد رقم یار باغیاری و لے دل که دارد دهر سخن خانی هالش با دام محتب بر سر زندان تبه کار رسید</p>	<p>شد چنان بخود و بهوش ازین نام افتاد رحمت در کتاکم جام می از جام افتاد فردی وصل که چون بسوی پیغام افتاد بلبل است که در دام تو بیدام افتاد از کفش خانه بنام من گنام افتاد پخته کار است لے در طعمه خام افتاد اگر گ در گله آن جمع کالانام افتاد</p>

<p>گر چه خضم دل دوین لطف خط و خاک است          هست نازم به نیاز که زینده صنان          من نه امر و نه بزادی عشقم ممتاز</p>	<p>ازین میان عمره بیباک تو بنام افتاد          هر که می کرد رم از سایه من نام افتاد          در ازل قرعه بنام من گننام افتاد</p>
<p>دل را بهین که چون سودا را میرود          من می برم ز خویش اگر یار میرود          قدر تاج حسن بود تا جو اینم          جویای کسیت شام و سحر کز درین نفس          دل در جهان بند که جلای قیام نیست          اسی راه و خوشبختی بصرت بین که شمع          از من چه پرسی اینک ز لطفش بل بخت</p>	<p>خون گشت بخون دیده خونبار میرود          آید چو یار دست دل از کار میرود          سودا بجن و گزنی حسرت دیدار میرود          صد بار باز آید و صد بار میرود          بسیار کس که رفته و بسیار میرود          راه فنا ب دیده بسیدار میرود          دانه که شب چه بر سر بهار میرود</p>
<p>ناله دست دل بکار دانه یار است در کنار          عمر عزیز حیف که بیکار میرود</p>	
<p>از خمارم دل جان زار و زار آخر شد          جوش زدن خون عناد دل که بهار آخر شد          به مجوز گس از خواب و خمار آخر شد          دست بر سر چه زنی کار چو از دست رفت          عار و رنگ است در نگاز پنهان خیر فلک          من گران بار گنه بودم دوره دور دراز          مدت عیش بیک خنده کفایت نکند          شمع را گوی که بر حن شب افروز مناز          روز بنشست بود اسر زهر سو بر خاست</p>	<p>ساقیا بر سر کار آس که کار آخر شد          باغ تاراج بر از نقش و نگار آخر شد          چشم تابان کم فضل بهار آخر شد          کف افسوس چه مانی خوکار آخر شد          تا کمان زه کم از دیده نگار آخر شد          تا دران عرصه رسم روز شمار آخر شد          گل نشد غنچه و ایام بهار آخر شد          صبحدم هست قریب شب تا آخر شد          روی و موشه بیاید و غبار آخر شد</p>

اندرین صیدگہ از باد یہ قدس عزیز  
بشار آمد و خود نیز شکار آخ رشد

غم تو شادی در دو دو دار اماند ابروش قبلہ ارباب صفا را ماند دام دلہاست چہ دنیا و عیشی الحق غنیہ ہا کنگد و شاخ بیالہ کہ بہاغ بوکہ آئی پے گلگشت گلستان دینے از بہار دل پر داغ چہ پرسی کہ ازان حیف ارباب سخن بنیہ بگوشتند ہمہ نکش در حمت نازے کہ رہا دیدار رخت بر بند ز شوکتکہ دہر کزان جو رو بیداد و جہائے کہ عشاق کند اکمش از کشتن با سنگینان دست در پس اکو کہن ماند درینا کہ ز شیرین کام	ہتر تو در جہائے تو و فارا ماند مردم دیدہ من قبلہ نالماند دو جہان سرسبز آن لعل و تار اماند رفتش آمدن باد صبا را ماند زانکہ ہر شاخ گلے دست عار اماند روضہ خلد برین شت گیار اماند در نہ ہر مصرع من آہ رسا را ماند زانکہ ہر شیوہ او ناز و ادا را ماند ہر صدائے کہ رسد بانگ در را ماند بہ تسلی و قولا و مدارا ماند خون عشاق بہت تو خارا ماند اگر چہ جان دادن اد شیر بہارا ماند
--	--

ہر کیے نام خدای کند اعزاز عزیز  
گو ولی نیست لے اہل ملار اماند

لالہ و گل بنظر خار و خم می آید عاشقی کے ز دل بُو اہوم می آید کیست ارب چین آرائی فضلے دل من سج جان کنندن من ای ملک العیش طارے را کہ نشین بگستان دارد	یاد چون ز بہت کج قسم می آید کار پروانہ کجا از لگسم می آید دیبدم بوی خوشی از قسم می آید آفتدرباش کہ عیسیٰ نفسم می آید ریشک بر ز بہت کج قسم می آید
---	--

<p>رخ ز زمین بنظر برگسم می آید          روم از خویش جویا بگسم می آید          رحم بر اهل هوا و جوسم می آید</p>	<p>دیده نقش و نگار قلم صنم هست          گر چه من قسین نیم لیکن نیم صنم بی اد          چون بخوش حالی ارباب قناعت مجرم</p>
<p>گردن داد من بیدل بچاره عزیز          گر بیداد دستم داد رسم می آید</p>	
<p>درد دل چون شیشه قیانه کجایان و قال شد          ششم چون روز روشن بود دردم تیرگون نشد          زیار بیار بن عالمی بیدار یار نشد          چه تنها یا فتم محو از دل من حرف مطلق شد          بباش گشت موسوم این عشق آن ملتفت شد          منور هر دو عالم از طلوع این نو کوکب شد</p>	<p>خوش طالع که ماهی با ده پیا بامن انشد          در آمد چون بهم از در سحر سر بزد از خاور          شب هجر است نه صبر به دل متیاب مصطرا          ز عمرت خود تم راز دلش گویم به تنهائی          ای که هست اصل حن و عشق اما جلوه گر چون شد ق          نه دنیا را نموشه نه وجودش بود عجبی را</p>
<p>رقیب ز نخوت آخرانده آن بار که آمد          عزیز از خاکسار بیادان حضرت تفر شد</p>	
<p>بهشت هفت تن بی در جان دارد          بکن مقبول تصویر باغبان دارد          چو بشنوم که فلان یار صبران دارد</p>	<p>بناز تیغ بکن قصد امتحان دارد          نظاره چین هر کن که هر شاخه          پینه چاک نم سربگ می کو بم</p>
<p style="text-align: center;">(بدر)</p>	
<p>زیر خاکم کنی و خاک بسخر ای کرد          چشم دارم که تو لای گریه از خوابی کرد          بیش از مینا من آخر چه گر خوابی کرد</p>	<p>غیر ازین بعد و فاقم چه گر خوابی کرد          ناله من بکن در دل اد تا شیره          سینده سوراخ و جگر خسته دل شد انگار</p>

## ردیف ای مہلہ

یوسف ہرم کشد سراز گر یہاںے دگر  
 عند لیبین داستان گوید بدستانے دگر  
 دست برداریم ومی گیریم دامانے دگر  
 در دل را نیست غیر از صبر در مانے دگر  
 عاشقان دارند دینے دیگر ایمانے دگر  
 ہر زمان می بایدم جیبے گریبانے دگر  
 غیر از ہم نیز باشد زخم پھانے دگر  
 دل زہرس می برد اما بھوانے دگر

حسن ہاجرہ مصو کفغان است کفغانے دگر  
 قصہ عشق از زبان ہر کیکی بخوش ولے  
 اینچنین دامن کشان گیرومی از دہنت  
 ہر مرض دارد و ہر درد را باشد علاج  
 کفر و دین با داسبارک کافر و دنیا را  
 از بر اسے دستکار یہاںے جوش و شہم  
 آستینے گرنہی بر چشم خوب نام چہ بود  
 کہ بہر و گہ بقر و گہ مدارا گہ بساز

در جنون ہم نیست موزون مقلات حسین  
 گوئی از بردار و این دیوانہ دیوانے دگر

می نواز دنو بت شاہی با یوانے دگر  
 در نعل غنچہ در دار گلستانے دگر  
 بے سرو سامانیم را ہست سامانے دگر  
 ہست خاک تشہ ام محتاج بارانے دگر  
 آن گل نوخیز باشد از گلستانے دگر  
 یار اگر جانے تا ند می دہد جانے دگر  
 کاین نماز دیگرست دارد ارکانے دگر  
 ہرین مور تم شد چشم گریبانے دگر  
 بار عصیان مرا بایت سیزانے دگر

ہر زمان گردون دن باشوکت دشانے دگر  
 باغ گیتی را بسین کز نو بہار صفتش  
 گنڈراز بے برگی دے طاقتی و بیدلی  
 نے نہی در دیدہ ام ماند و نہ آے در جگر  
 آب گل راکے بود سرائے این رنگ و بو  
 جان نثار جان جان مردن نید اند کہ صیت  
 از نیاز بے نیاز ان نیست واقف ہر فقیہ  
 جوش طوفان خجالہتہائی عصیانم بین  
 بشکند ترسم کہ میزان قیامت اسمی عزیز



دیفنای معجمه

کس از هزار کیے ہم نگفته است هنوز  
 کیے شگفته کیے ناکفته است هنوز  
 عجب کیے اور خ خود رانفته است هنوز  
 غبارِ سینہ مارا فرفته است هنوز  
 که سربالون ایر نخته است هنوز  
 که کس نگفته وے کس نخته است هنوز  
 ز راه او خس خار عزت است هنوز

شناسی آنکه ز مردم نهفته است هنوز  
 دو غنچه هست و عالم ز گلشن صغش  
 جهان ز جلوه حسن دیت لال مال  
 صبا که صبح و سنا خاک و پخته است  
 سحر و مید واد رفت من همان گمان  
 حکایت من او شد فسانه وین عبت است  
 کبشت کار بهشت ست ناز رضوان را

شرد که عقد تریا کنت بر تو نثار  
 عزیز چون تو کس در نرفته است هنوز

نقاب ازین زور گیتی انقلا بانداز  
 متاع ترشه خود با قتا بانداز  
 ز بیمت نگاہے باین خراب انداز  
 بحر حن نظر اندرین کتاب انداز  
 عنان بجانبا باز ز سر بانداز  
 بگردن ز غور شید این طناب انداز  
 تو ہم خدنگ غایبی ستیاب انداز

اگر بکسید و حلقے به بیچ و تاب انداز  
 بیا و خرقه اسالوس در شراب انداز  
 نه جام جم طلسم ساقیا نه جام شراب  
 صحیفه ایست جهان هم پاز حقانیت  
 ز کوثر آن طرقت آجوی مقصد تو  
 کند شام و سحر سرز حلقه از لغت  
 و لا بقصد تو شاید که او کمان زه کرد

شلب خرس و نیاید هنوز یار عزیز  
 مگر خواب بر آید بنامی خواب انداز

رولف شین

زدریا تشنه و تیرمده آوردم ز گلزارش  
 ترنج ما بشرط کار و میخوام خریدارش  
 که چون خورشید گرم از جلوه خویش است بارش  
 گرین لطف پریشان لسیست آن چشم بیارشش  
 بکونین ارکسے دل می فروشد من خریدارش

دلے دارم بیابان گردنایکے کہ صد بارش  
 وگر بر امتحان دل بود مرقان خوشخوارش  
 ندارد احتیاج مشتری کالای حسن او  
 چه پرسی از دل ز این حال پریشا نم  
 ز درد بیدلی بگذشت از سود ز میان کارم

دیگر

مگر اندیشه نیست حیرانی خویش  
 آه اگر در دل عاشق نگر دانی خویش  
 آتش بال و پر دم گشت پرافشانی خویش  
 گردد آگاه ز دلتنگی زندانی خویش

آنکه بخشید جلا آئینه حسن ترا  
 آنکه شکست ز چشمی خود آئینه را  
 همچو پروانه سر سوختن شمع ز داشت  
 آنکه دارسته و آزاده مزاج است گلش

دیگر

دارم امیغیت از کرد کار خویش  
 خود را بجای بار کشم در کنار خویش  
 هستم رهین منت عفتا شکار خویش  
 تا یار رفت رفته ام از خستیا ر خویش  
 خود رود بار خویشم و خود آبار خویش  
 معذورم از طبیعت ناسازگار خویش  
 من رفته ام ز خویش و کم انتظار خویش  
 پایم بگل فرو شده در کج دار خویش  
 انداختم بدوش دل برد بار خویش

مایوس گر چه بودم ام از کرد کار خویش  
 تا که تکی کنار من آخیز بار خویش  
 نا کام رفته خلقه ازین صیغه دین  
 آگه نیم که بر من ازین پس چارود  
 منت کش بجام دمنے ابر نو بسار  
 نے بازمانه سازم دنے بازمانان  
 یارم بخانه منتظر از دتے و دلے  
 بیرون در ستاده گردھے بانتظار  
 بار کیه بزداشته روز ازل ملک

می سوزد دل از غم و ضبط فغان کند	هر آتش نگاه ندارد شرار خویش
---------------------------------	-----------------------------

خواهی شوی بصیر بن خاک عزیز رو	بستان مزار سر سه فروش غبار خویش
-------------------------------	---------------------------------

ردیف صادق

چرخ هست خدا داد کز ره اخلاص فضائے کون مکان بزنگاه عشرت کیت ز قید جسم شود جان بهایس از مردن کشنده گر طلبی دست فرد خویش دست چه قدر و قیمت سپین تنان ساده رخس	دل از عوالم باید بجاوه جان خواص که ذره ذره خاکست بهوار قاص اسیر او نشود بعد مرگ نیز خلاص کشته نیست ز تو امی شرح عشق قاص کس که می نشناسد نیم ساده صاص
--	--

هزار شکر به یار عزیز و جان عزیز  
چو رباطا فاطمه باشد لبوه اخلاص

ردیف غنیم

بویت اگر نبرد صبا سوی باغ و در اغ دارم بر لبه شوق تو از جبهه سوراغ از دست مست ثابت تیاره را فرسغ بفرستت دل از نمانی که بکس هست دما ز دست بردن نگاه مایس ن هم از دهان تنگ تو ام تنگ دست از فرش تا به عرش چه خلوت چه آخبن کم از نوای دود و دهان خارج از سرد از برنگشت از عجبستم هنوز حیف	گل از چه هست چاک گیان بلاد داغ پر دانه را ز شمع که آخرد به سراغ روشن ز یک چراغ شود اینیه چراغ مکتوب راز از آن نهان به بر داغ کار است بس عظیم مندار او و لاغ هم از دوزخ و لعنت دیم آشنه زد باغ هر جا که باشی از تو دلو بی تو سراغ کو کوی قمر است اگر کا و کا و زاغ هر چند نیستم ز علوم دگر فراغ
--	--

پیغام یار هست که کن صبر اعی سبیز  
 برتست گوش کردن برین بود بلاغ

ردیف کاف

<p>هر آفتاب پسته بود بسایه چاک                  هزار جان گرامی فداک باد فداک                  بس این دوید غمناک نکید غمناک                  بجایم گوش جام است گوش افلاک                  که چشم زخم مباد ارسد بسینه چاک                  بنجاک نشنه بود ابر اگر اساک                  ار که اش شده گر خاک صرطل اراک                  که آتش نچه در دست غش بود پاک                  چونگر بد بخش مر اگر بیان چاک                  غزاله فلکش نیز هست در فتراک                  بعنایت که عنقا شست در فتراک</p>	<p>از افتا قبایت باده خوار چاک                  ندیدم صحنه با چنین جمال سوک                  مرز کوزد نسیم و پیش شت بست                  خراب گس آن ساقیم که در زمش                  بدین خیال گریان نمی درم گاهه                  چو آبی جگر م هست چشم زغم نیست                  زهی که اسی لیلی که قیس شاهی آفت                  برای خلق بود عشق کیسایه وجود                  تبرس از آنکه بدانان تو در آذرند                  همین نه ماهی زیر زمین نسبت است                  به بند زلفش از افتاد چون دم صید</p>
---	---

عزیز جیب گریان نمی درم گاهه  
 ز بیم آن که شود فاش از سینه چاک

ردیف لام

<p>بخون نگاشته قناری شستن بلبل                  که هست در طلب کل یقینت الکحل                  اگر چه سنبله باشد و گر بود سنبل                  بجای چارقال آید اگر چه هست و قل</p>	<p>بهروق که نظر میکنی ز دفتر گل                  طمع ز وصل سبر لوبه عنینت دان                  کجا بکا کل زلف ساسی او برسد                  صدای قلقل سنیا مکر راسه زاهد</p>
--	--

<p>نه طوق هست که بینی گردن حاصل که نشایتن بخوابد بهای جوی که می خورد در لغیان با ننگ طبل نه من شنادم نه سفینه و نه پل</p>	<p>ز پایی سرو مگر کرده است خنای مگر ز تبت من میفروشن خیر است بدور ز گس مجور ساقی نازم عجور کرده ازین بحر نیربان بشنا</p>
<p>عزیز جوهری گنج که هر حکم است که مستفیض بود طبع اوز جوهر کل</p>	
<p>من لبه دود بر و کج نهان دل بر لب سیده آبله گرد و فغان دل گوئی که صد دست مراد در میان دل اسی و اسی گرفت نشود بهیان دل بود می و بران کس از قدران دل اسی دایم اگر بصر بقدر امتحان دل آورد عشق باز پی امتحان دل</p>	<p>بر هم ز نیم هر دو جهان از فغان دل از لبس نقاده عقد بکار بیان دل بسیار عقدها که بدل دارم از غمش عمریت خویش را به فنا کباب کرد از عضو عضو خویش تراشیدی دل سهل است که کندن درن چون کوهن ان ازه که شدر ز کز یاد نیم ازو</p>
<p>خون کرد می نهوز نیامی برجم با می جان عزیز تا کجبا امتحان دل</p>	
<p>دیگر قدم بر نهنی راستان دل چون بوی انگل صد نبود در فغان دل خوشر از نیه که تو باشی میان دل در دایمی که راه رود کاران دل دل سیهان جان شد جان سیهان دل بر کیت دش گذشت بهار و خزان دل</p>	<p>یکه اگر بنا زد در آئی میان دل تا هست در لباس خویشی بیان دل جان در بدن خوشست و بصر درین چشم نه محل سپهر خنک از نقاده است یارب چه پایه داشت غم او که عمر با در وصل بیم ده بحر بهر جان غم وصال</p>

<p>اعضای تمام مضطربند از فغان دل</p>	<p>بانگ ای قافله را ز جامی برد</p>
<p>روایت میم</p>	
<p>بنیازین که دل خویش پاره پاره کنم          تو استناره بخود کن من استخاره کنم          که در کنار چو آئی ز خود گتاره کنم          ز پیر سیکده این باغ را اجاره کنم          پچرخ عریده پر خاشاک ستاره کنم          خدا نه کرده بسوی تو من اشاره کنم          که غنچه را ز دهان دی استخاره کنم          زمین کوی دی از سجده پستاره کنم</p>	<p>چو دلبان همه خواهند دل چاره کنم          شبی خوش است صالت بنان خوشتر          نشاط وصل تو محروم دارم از وصل          بخند ره ندیم روز حشر ز اهر را          منی شود من آن ماه مهرا بچرخ          کنند روز جزا چون تلاش اهل جفا          ز انبساط گنجد به پیرین خستر          نماز شام بر آید اگر بیام آن ماه</p>
<p>بشیر خانه شیر از مای عزیز نخوان          که می خوردند حرفیان و من نظاره کنم</p>	
<p>ز خمت بست باز و قائل چو ادهم          آفاق ابوی تو برگ و نو ادهم          گر جان بنای من فدیم و صبا ادهم          هر تنویه دل فریب بود دل کرا ادهم          صد جان صد جهان هم اگر زنا ادهم          مجنون نیم که گوش بیانگ در ادهم          می میگم بیلیل و گیتی صلا ادهم</p>	<p>خود خون خود بر زیم و جان من با ادهم          تکلیف حضرت تو با و صبا ادهم          یارب شاگردی خوشی چه میگم          در حیرتم ز غمزه دناز و کرشمه اش          سنای روی خویش و گردان خجل مرا          چشمم بر روی لیلی دگونم بجز فداست          از پیر میکده نبود عجب که من</p>
<p>صیحه دم تا خنده زدن بوسه بر لبها زدم</p>	<p>شب همه شبش و شب با سپاره صبا زدم</p>

<p>شیشه را بر سنگ و ساقی و من صبا ز دم          کز سجود در گه ادم سر بر سیما ز دم          پشت پایر کوه طور و دوش بر موسی ز دم          خوشی عن لاده در انچه برود از دم          هر چه با ابا ابا نیک غوطه در دریا ز دم          خون صد مجنون بهر شد تا رنگ لیلی ز دم          خویش را بر یک جهان لنگر کن تنها ز دم          آن بفرق خوشی کن این بر سردار ز دم          تا نزد خورشید بر دقتل من لغیبا ز دم          جان بخت خلقی بخت با من بود از دم</p>	<p>دم ز هر صاحب بشن القمر شبها ز دم          در قیامت و شناس آفتاب هرستم          هر چه پیش آمد درین ادمی گذشتن داشتم          عاقلی دیدم غم امروز و فردا بود بس          یا اگر آرام بخت یا سید هم جان را با باد          بخت یا بان بخت دل از جنبش زلفش بر بخت          بخت و دوران کبیر انده و حرمان کبیر          فقر خاک راه دولت انفسر قابل بود          گنج فیضی بود امشب باز دوست من دراز          نقد یاران نار و اجنس شهادت بے صبا</p>
---	--

عشق بازی پیشه آنکه ترک می گفتم عشق ز  
 تیشه بر پای خود آرمی شیشه بخارا ز دم

<p>سر روی خشت خم عرش زیر پا دارم          در جهان نمی گفتم در دل که جا دارم          دین سنگت ترک زدی چشم خون بها دارم          هر آنچنین چشم جلوه سها دارم          لب همیشه در یارب بست دعا دارم          مرده و صفات شد رسو سنا دارم          نیست مصحف آرزو ز بغل چه ادا دارم          نو گدایم داز رنگ در طلب حیا دارم          صید چشم صیاد کوی از قفا دارم</p>	<p>تن بچاک از مستی تکبیر بخدا دارم          این قدر که می بالم تا که می کنی دارم          امی عجبک خون خود زخم بدست خود          سر که بر علو دارد در نظر حقیر آید          نه کمانم اندر دست خنجر اندر دست          از دو کون بر دم جان سیکم در زبان          همچو ژند و پازندش به که در هم آتش          تازه عاشقم از وی کام دل جانم          هر قدر رشوم زود در می شود من نزدیک</p>
---	--

<p>در مذاق او تلخ طالع دوا دارم</p>	<p>بردش گرانستم حرف نپند گو یافم</p>
<p>من عزیزم و دینا درسم ز لیا دار دل بنا له تو دینی بی زبان گوا دارم</p>	
<p>ز لیا که رشدر حسرت خولج که من دارم بیاد دوست در دل آتش و کب که من دارم جهنم بر بنی تا بدت و تا بے که من دارم در لیا کار با سید تقابے که من دارم بتلخی مرگ بهتر از شکر غولے که من دارم بدل دادن چرمی سیرنی اسلبے که من دارم</p>	<p>در صراست داغ از رشک تبا بے که من دارم نه گلچین را بد بانست نه در جام ساقی را دست این کان حرف لیا آتش عشقت بود در به تیغ کند عشقم تا قیامت نیجان خواهد بود افسانه که خواب باشد راحت مردم ببین آن روحی موسی خط و خال چشمه را بر</p>
<p>عزیز از هفت مجرزه صفت بین بود جایش بعالم جتجومی در نایا بے که من دارم</p>	
<p>نمازی کم دبت در ستمین دارم عزیز مصرم مداع نور جبین دارم تویخ بر قق و من جان ستمین دارم که تشنه سیرم در ریاد ستمین دارم خوشم بیاد تو خاطر حرا غمین دارم که خانه پر گل و نسیرت با ستمین دارم بسینه دل که بر باران زمین دارم فزون و کم نشود هر قدر ستمین دارم توان شناخت ز داغے که چسین دارم که کیسه در لعل و دوزد که من دارم</p>	<p>ز جمر لانت زخم سینه بر ز کین دارم جبین خجاک جهانے ته نگین دارم بر آرزو بده که من نیز جامه بگذارم به تشنه کامی من کس مباد در عالم چیه غم که دولت نیانداه اند مرا تمام عمر ز راه تو رفتم ام خس خار بهیج رنجید و آرزوه می شود به عبت بجن او که گراز سپهر برده بردارد پرس بند ه در گاه گسیتم که مرا بدل همدیشه ز تاراج نفس می ترسم</p>



عزیز چشم راه خدنگان خوشم  
وگر نه صدقد را ناز در کین دارم

<p>و بچه که حاصل از در نیان می کنم نخم را فک تیه ساغ و پیمان می کنم تا خود چراغ کلبه تار که بوده چشم هزار شمع بسوی منست من شاید که جرعه بن بنیواد هست لب لب تن از طلب خود می نیست با خدا در داکه نیست دست تراز دست من دست مرا بچیت گریبان کشاکش است</p>	<p>سور سر صراحی و پیمان می کنم میکخانه بر هم از پله مغانه می کنم در لینه فروغ ز هر خانه می کنم پروانه تو هستم در دانه می کنم شد سالها که خدمت نیخانه می کنم پیش کریم ناز گل دانه می کنم من میل آشنائی بیگانه می کنم گونی بطره رهنه شایه می کنم</p>
---	--

شد سالها عزیز که بزرگ عاشقی  
اندیشه می کنم که کمن یا نه می کنم

<p>دل را عبث بفرقت جانانه سوختیم نه آفتاب سوخته نارانه شمع لیک باشد که شمع کلبه تارم شود شیبه شمرنده همچو زاله و داغیم لاله اسان شد هر گیاه خشک بسزیر می آشنای این شد است نیم می از چشم زاهدان هر کس بخانه کرده چراغان براه او</p>	<p>غافل که او بخانه سوختیم کز داغ رشک ذره در دانه سوختیم عمره چراغ کلبه و بتخانه سوختیم گبداییم شیشه و پیمان سوختیم در داکه ما چه بسزیر بیگانه سوختیم تا چون سپند سبزه صدانه سوختیم ما خود بجای شمع بکاشانه سوختیم</p>
--	--

بیردن نداد آتش ما یک شرع عزیز  
بنگر که سوختیم و چه مردانه سوختیم

<p>می طیم تا حشر زخم از تیغ جانان خورده ام  سبز رخسار خوبانم ز حیرت جو حشم  توبه کردم بعد ازین هرگز نگیرم نام وصل  عشق بازی و حقیقت جانگدازی بوده است  چشم بد دور از دو چشم من و جوخی غن رود  از سواد و سایه خود ارگ رزم دور نیست  رفتم از خود بولیش صبحدم آمد شکون  بامزاج من نسیم این چمن آمد سموم  شع باشد خورده گیر عشق دارد دیگر</p>	<p>ای اجل رو از سر کاب جیوان خورده ام  گوئی آب ز چشمه خورشید تابان خورده ام  گو شالی کاینچنین از دست بجران خورده ام  عمر با خون خورده ام این می آسان خورده ام  چشم زخم تازه زان چشم فستان خورده ام  بسکه سیله بازان زلف پریشان خورده ام  در ره اول بانسیم کوی جانان خورده ام  ناز پرورم هوای باغ رضوان خورده ام  خلق می پنهان خود من غصه پنهان خورده ام</p>
<p>رند حکمت مشرب تن پرورم آری عزیز  روزه و فصل فتا می در زمشان خورده ام</p>	
<p>از نگاه حشی رم چون غزالان خورده ام  سینه باید ریشتر هم چو باشد پیشتر  دورم از قرب تو دار خانه و جنت خراب  از شکست رنگ من باشد شکست دل عیان  نیست اهل فضل را از طعن اهلان گزیر  کام دل در عین وصل از دیگرانم حال است  لطف را لازم که بر ساحل رسانده کشتیم</p>	<p>تا کجا اتمم بره نچیر پیکان خورده ام  مے فراوان دیده بودم غم فراوان خورده ام  تا بصمیم آمدی رم از بیابان خورده ام  جام یا قوم سنگ زدست روان خورده ام  نخل پر بارم که سنگ زدست طبلان خورده ام  یعون صدق در بحر آب ز ابرنسیان خورده ام  لطف کز موجب گستاخ طوفان خورده ام</p>
<p>دیده ام خواری عزیز از دست اینامی زمان  یوسف مصرم که سیله های اخوان خورده ام</p>	
<p>وداع یا لازم بود ترک زندگانی هم</p>	<p>شدم از ناتوانی شمسار از سخت جانی هم</p>

<p>بیاساتی که داغم از غم و از سرگرانی هم خزان دیده و در درخار دل گذشت از حد چه الیاس چه خضر از ادگی باشد غویب اینجا رسد از تیشه رانهای انفاس این صدا هم مکن دل را بد آموز نگاه محبت هر دم نه از پندم دل آساید نه در بندم قرار آید نه بر دم روز پرش صرغ از قیل و قال اتا دلی بسپرد هم در دست آهی بر لب قصد رخش می بینم و خود ان یکا داز دور بخوانم</p>	<p>بگردان سنی که برگردد قضای سمائی هم رنجی چون ارغوان خم هم شراب بخوانی هم یعنی قید جاویدست عمر جاودانی هم که کم از کوه کند نیست قطع زندگانی هم نگاه گاه گاه می سویم از نا مهربانی هم ز ما م دل بدتم نیست عیش عشت جوانی هم بکارم آمد آخر بنیوانی بنیربانی هم سرت کردم بخوان این باره البشونانی هم نظر باز نیست لازم عاشقی را دید بانی هم</p>
---	--

عزیز ار طالب صادق دانم ست سید اند  
که کم از مرده ویدار نبودن ترانی هم

<p>بذوق زخم کاری و شن و شغل طیان بودم خوشا عهدی که شهباب تو گرم دستان بودم اگر گستاخی زین پیش ازین فرستد این گذر زهرت گر گشتم دشمن خود دل نمی دادم نداغ وصل و بچران صیپا ما اینقدر دادم دماغ نازک او بر نمی تا بدخسالم را قیام چند روز حنا نقاهم کرد پیر آخر فغان که تیره بختی همم ز داغ و زغن گشتم نخوردم گرفت باند از راه نادانی چنانسون چشم مستش کرد که خوشیم بود شب</p>	<p>که دست مبارک او از آنکس سخت جان بودم فشد شمع شبستان تا بخوش افسانه خون بودم بنام ایزد تو بودی جوان من هم جوان بودم تو بر من مهربان من بخود نا مهربان بودم بکام دوست گاه که بکام دشمنان بودم سبک تر رفتم از یادش که بر خاطر گلان بودم دگر نه ساکن نیخاند تا بودم جوان بودم بمرغان بپشتی منکه عمره هم زبان بودم چرا امروز اسیر دلم و دور از آستان بودم دگر نه همان ساقی جهان من همان بودم</p>
---	--

<p>عزیز آن طالع بیدار ایدم آید و آن شب که سر بر زانوم خوابید اوس می زبان بودم</p>	
<p>خون میگیریم و دل دل میکنیم داغ دل را اطمینان محفل میکنیم سعی در تحصیل حاصل میکنیم تکیه بر شمشیر تامل میکنیم مانظر بازی مجمل میکنیم از طپیدن قطع منزل میکنیم</p>	<p>خاک را از خون دل گل میکنیم پرده زان جن جهان سوزا میکنیم قربا و خواهم دور از من نه ایم ضعف از جنت بشارت می دهد جلوه گاه لیلی ماهست دل سعی ما پرواز مرغ بسط است</p>
<p>از خدا و خود نه ایم آ که عزیز فرق چون در حق و باطل میکنیم</p>	
<p>بگویند ار کسے دل می فروشد من خریدارم عجب نبود که گردد سبب صدوانه ز نامم که من جان بر لب از عشقم نه رنجورم نه بیمارم بود از طالع بیدار بهتر چشم بیدارم نیارد کرد غوغائے قیامت نیز بیدارم</p>	<p>ز در بیدلی بگذشت از سود زبان کارم مسلمان زاده انگشت از لب عقده در کارم به بیمارم چه درد سر کشی بے سودا سه هم شهر روشن تر از روز است بشع چراغ آنکس پس از مردن با سیدیکه در خوابم دمن آئی</p>
<p>دیگر</p>	
<p>وز پس دیوار با حوران نظر بازی کنم یا شهادت یابم و یا خویش آغاز می کنم سرد هم اکنون بر آهش تا سرفرازی کنم</p>	<p>گر بخت ره نیامد خشنه اندازی کنم هر چه بادا باد خود را می زخم برفج عشم دل بشقیش خبثتم شد در لیر می شوم</p>
<p>ردیف نون</p>	
<p>تا توان رام کرد بشیرین سخنان</p>	<p>سخن تلخ گوید بشیرین بهنان</p>

<p>ہر جہ گوئید بود در خولین دل شکنان          حیرت مہمت کچھ چون بڑھ دل از بہیمان          شمع فالوس نماند نیک سپر بہیمان          کہ سراسر می کند الفت این سیمستان          کہ بود باعث آزدن نازک بدبان          لب شیرین تو دار دلبے از کوہ کنان          باشد شہ نہ یر زمین منزل خونین کفنان</p>	<p>صفت شکن قلب شکن قلشکن عمدکن          نہ تبسم نہ بکلم نہ ادائے زسبم          نگہ شوق کہ پردانہ شوذیت لبید          بے زرازا سودای بنان نیست سوا          وصف گلہا بر خوبان بہ نزاکت نہ کنید          عاشقے داشتہ چون کو بکنی گرشیرین          ہر کجا معدن باقوت بود کان عقیق</p>
<p>از عدم گریہ کنان آمدہ ام کہ چہ عزیز          دارم اُسید ز لطفش کہ در دم خندہ ز بان</p>	
<p>آنکہ خاموش است دتقریر تھریر است دمن          انچہ آمد بے اثر فریاد ز بنجر است دمن          بعد ازین تدبیر باد امان تقدیر است دمن          گریہائے سجگاہ و آہ شکیرا است دمن          دار و گیر حبس پنج پیر و بخت پیر است دمن          ہر حریمے گوش بر آواز تکیہ است دمن          قطع و فصل کار ہا بس کار شمشیر است دمن          روز و شب صبح و سائگشت کیشتر است دمن</p>	<p>آنکہ از حیرت بود خاموش تصویر است دمن          انچہ باشد بے اثر نخل مراد مہت و سید          میثوم دیرانہ و جیب و گریبان میدرم          محفل اغیار دیار و دورے آہنگ نے          بیکسہ مان امی جوان مردان خدا را ہنتے          عجلتے در ذبح من کن کن و نور شک و شوق          از رقیبانم پیرور نہ خجالت می برسی          از فرا قش سینہ داغ و دل سیاہش باغ باغ</p>
<p>خاک راہ آل پاک بو تر اہم لے عزیز          چشم بدورین مشرت مخصوص اگیر است دمن</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>گدے بہتر ازین نظرے بہتر ازین</p>	<p>چشم بد در لبویم گدے بہتر ازین</p>

ای کماندار بسویم نظرے بہتر ازین  
 درخور خیل خیالت نبود هیچ سر سے  
 میرساند تو حال دل من نالہ کہ نیست  
 ہر سحر بوسی خوشش سیکھ پیامی آو  
 عالمے گرشہ بیدل چلیبیت کہ نیست  
 از قصاگر نظر لطف تو افتاد بسا  
 خواب و تلخ نگردد و بخوابم آمد  
 نے و نہ ہر وقت ہو سانسند کہ نیست  
 طاعت پیرخان خدمت پریم فرض است  
 برواز خود چو منی بزند راہ حجاز  
 امین از داغ غم عشق تو دل بست گزیت  
 لن ترانی کہ جواب رنی یافت کلیم  
 بخود می اہلسراہ خداست عزت تر

ناموک دیگر وز خم جگرے بہتر ازین  
 ہر سودا سیتا بایت کے بہتر ازین  
 نامہ بہتر ازین نامہ برسے بہتر ازین  
 بو کہ می آید ازین سخن سے بہتر ازین  
 دلبری و شکنی دل فکری سے بہتر ازین  
 چشم داریم کہ اُفتد قدر سے بہتر ازین  
 کند نالہ و فریاد اثر سے بہتر ازین  
 رہبر سے بہتر ازین بگندے بہتر ازین  
 جبہ سالی و رانیت دس بہتر ازین  
 ہر رہر ہر ہر ہر ہر گزرے بہتر ازین  
 از پے تیغ عودت پر سے بہتر ازین  
 خواست نظارہ او دیدے سے بہتر ازین  
 برواز خود کہ نباشد سفر سے بہتر ازین

خود کس بجوئے شعر و سخن را چو عزیز  
 بہتر آنست کہ گیری ہر سے بہتر ازین

چہ دہی فریم شب بگوشہ ساز کردن  
 تو بقصد من چہ داری سترکتا ز کردن  
 ز تو گر چہ بدگنام کہ بود دل نہ ام  
 گر ہے ز زلف بکشاکدہ فشار دل  
 تو چو تیغ در کن آئی چہ پاکست اکہی  
 پریم صبح ماند کہ سو چمن حسرت آمد

بر خم ز بند بقیع در صبح باز کردن  
 پے قتل عالمے بس نگے بنا ز کردن  
 ہزار شیوہ نتوان ہم امتیاز کردن  
 نمرود ز بند صیبت پرسن دراز کردن  
 من سرفرد نمودن تو سرفراز کردن  
 بسرنیاز مندان گذرش بنا ز کردن

<p>نظره منفه خواهد پدید آید من دیده باز بستن پرده باز کردن</p>	<p>چه عجب که باز باشد نه خاک چشم محمود بچنین جمال بخوبی کند خلق باور</p>
<p>ز نظیری اندرین ره سبق ای عزیز خواهی بخدا که داجبک مدد تو احتر از کردن</p>	
<p>بهر تو که آید ز کجای نماز کردن شب وصل کوته آنگه گله دراز کردن که بحالت جنابت نتوان نماز کردن که بحالت جنابت نتوان نماز کردن دل خون گرفته دارد کشت از کردن در دیده برنج او نتوان فراز کردن چه نماز هست دیگر با زمین نماز کردن که کند خانه روشن جگر گداز کردن بجازه شهیدش نتوان نماز کردن شب وصل هست خواهیم سخن از کردن</p>	<p>تو بصدق گرد آئی بسبب از کردن تو که بخروشی عاقل ز گذشته گذایل تو که می پرستی دستی بگذری برستی بله ای غم محبت مکن شستلم ازین پیش ستم است اگر شوخون بود از دیدی بیرون در شب باغ ضلوع شود ارکشاده بر ما دو جهان دور کعبه آمد که گذارش بیکیار شب تار عاشقا زان بود بشمع حاجت زغزای نفس کا فر کنی خون وضو گر اگر سه ز زلفت شکنین گریه زل کنیم</p>
<p>بر دای عزیز شوقش بجهت از بجا زدم بره عراق سبک سفر حاجت از کردن</p>	
<p>هر جا که هست آب یارب شراب گردان جاده مرا بظنل این آفتاب گردان ساقی تو نیز ساغر یارب شراب گردان دور شراب آسای باشد شراب گردان بهر نخل سایه آسای هست آب گردان</p>	<p>چون من جهانیان استم خراب گردان یارب بپر خشم با بوتر آب گردان دور سپهر گردان هست آفتاب گردان بپیری رسید با بد دور شراب هردم دیوانه را چه پرداز آفتاب گردان</p>

<p>از رویه قیام رخ و عتاب گردان رو از جهانیان و چون آفتاب گردان گر سبیل خواهی خمی بر آب گردان از جلوه اش سوزنم خجواب گردان</p>	<p>خواهی زباختر سوگر باز گشت رشید در خور دیدن کس وضع جهان نباشد سرخمبه نشاط عقبی بود غم عشق اسی بخت خفته اش بیدار شود را</p>
--	--

<p>ای در سخن پیر دیوان فراهم آور یعنی عزیز خود را صاحب کتاب گردان</p>	
---	--

<p>این دآن هر سیمه از آن می آن از من سایه هم هست شب و روز گریزان از من نظر لطف من افشته بنپسان از من کبست آشفته ترای زلف پشیمان از من هست شکل که بر ایند دل آسان از من جام چشید و بود مهر سلیمان از من هر چه خواهی زد و عالم بخز از ان از من بزیان داده بے جیب و گریبان از من سینه و سنگ ز من نشسته و ستان از من شهر ویران شده آباد بسیاران از من نخ و گبر نه ترسانه مسلمان از من</p>	<p>دو جهان هست ز جانان غم جانان از من نه همین گشت آن مهر و خشان از من چشم بدور و نخواهد که شوم شادی مرگ من بجای و دلم جائی چشم جانی دلربایان جهان جمله اگر جمع میشوند چشم بنیاد دل دانا ز ازل آورد م گر بیزار محبت مسرود ادا روی من و دوست من دمان جنون روز حساب گر شکسته رسم نیست ز کس شکوه که هست خلط از گریه من یا دیده پیا شده اند جنس ایمان اگر این است که دارم بجوی</p>
---	---

<p>معرفت گر طلبی رو بجز ز آ که او هست معرفت ترا مرد و ز لجر فان از من</p>	
---	--

ردیف واو

<p>در کنم اعتبار هم طاقت انتظار کو</p>	<p>و عده اگر چه کرد او قابل اعتبار کو</p>
--	---



<p>جبر کمن که دل مده بر دلم اختیار کو          دل که تھی زغیر شد فرودہ وصل یار کو          باغ بنفشہ لو پیش شد باغ و درخمن خوش شد          راز جهان نوزیم درہ عشق کرد گل          تاب دیار یار ماہست ہزارہ سے          خستہ دل نسرہ ام تشنہ عمر جاودان          تاشدہ یتیم مقرر عمر گذشت در سفر          ہست بخشہ خجالتہ تاکہ کند شفا عتم          صاحب امر و فی گو بر شوگر و در بار باش</p>	<p>سند مده کہ صبر کن صبر کجا قرار کو          رفت خزان ازین چین آمد نو بہار کو          گل بہ گوش ہوش شد ز فرہ ہزار کو          آبلہ ہائی باپی را ز نشی ز خار کو          مہر در ہنما کجا رہد درہ سپار کو          دشنہ اشعلہ ریز کو خنجر آبدار کو          از دلم و بہر خبر بارے ازان یار کو          اینہہ کرد و کار را دست کرد کار کو          طالب حق سراسی اجنبی ہوت دار کو</p>
<p>جز رخ سادہ و لعل نگارم ای عزیز          آتش بے دخان کجا باد بے شمار کو</p>	
<p>رد لیت ہائی ہوز</p>	
<p>دراز دستی آن گیسوان تاب زوہ          بروی او شدہ گشاخ زلن تاب زوہ          ستارہ زار شدہ خاک آستانہ او          بحسن او کہ نگر و در حجاب چیز سے          مدان نبات برگردندہ آسمان کہ قضا          جاعتے کہ بدزدند معنی دگران</p>	<p>طلپانچہ برسد سیلی آفتاب زدہ          بین کہ شبہ شیخون آفتاب زدہ          کہ بوسہ ماہ جبین آفتاب زدہ          جہان نقاب کتا نیست ماہ تاب زدہ          بردی آب ان خیر پیون جاب زدہ          چہ نعمتا کہ چو کرمان بہ کتاب زدہ</p>
<p>بیا کہ آمدنت بزدار دازر مستن          اگر چہ جان عزیز است بہ کتاب زدہ</p>	
<p>صلای بزم طرب بر بطور ماہ زدہ</p>	<p>سوز زہرہ و شان راہ شیخ و شتاب زدہ</p>

<p>برومی زگس خوابید هشتم آب زده          نمک بزخم دلم بیه تو ما بتاب زده          بر آتش آب بیه وهم گشته آب زده          شتابت بختن گزشتاب زده          در ساری منان بفرخ باب زده</p>	<p>برومی سنبل سچیده کرده شانه صبا          بفرقت شود اسباب احتم آزار          بسین که ششم گلزار و عکس لاله بچو          بفری پیغان سدره که می گردد          کشاد کار چوزا هر ز خانقاه ندید</p>
---	--

بچشم محنت آب شرب عزیز خاکی است  
 که می بصومعه بریاد بو تراب زده

<p>گفتم روم از کومی تو گفتا که دشوار آمده          گفتم زند تیر ابروت گفتا که اندر آمده          گفتم رخت چون گل بود گفتا که گل خار آمده          گفتم ز حیثیت یک نگه گفتا که بیمار آمده          گفتم ز همت مست شد گفتا که هشیار آمده          گفتم کن آسان مشکلم گفتا که دشوار آمده          گفتم که بتان دل ز من گفتا دلست زار آمده          گفتم نظر دارد اثر گفتا در آشار آمده          گفتم که در زلف سیه سبکین گرفتار آمده          گفتم که بخت عاشقان گفتا که بیدار آمده          گفتم چراغ خانه ام گفتا که دیدار آمده</p>	<p>گفتم که آیم سومی تو گفتا که بیمار آمده          گفتم برود دل گسیدت گفتا که طرار آمده          گفتم بخت چون تل بود گفتا که تل خار آمده          گفتم که بیمار و چومه گفتا که اشب نه بچه          گفتم که دل از دست شد گفتا که تیر داشت شد          گفتم طپد از غم دلم گفتا که با شد بسلم          گفتم بهر جانم زتن گفتا که جانست شد کن          گفتم که بسویم یک نظر گفتا حذر میکن حذر          گفتم که ماه چارده آید بسویت شام که          گفتم که چشم این دم گفتا نخر است این زمان          گفتم دل دیوانه ام گفتا که شد دیوانه ام</p>
--	---

گفتم عزیزت است چون گفتا برادر و چون  
 گفتم دلش خون گشت خون گفتا ز گفتار آمده

<p>شام و سحر دو کوب قبال تو هر سه</p>	<p>ای رومی دومی تو دو خال تو هر سه</p>
---------------------------------------	--

<p>تشیخ تو تصیخ تو اجال تو هر سه  نقش تو و عکس تو و مثال تو هر سه  ملک تو و مملوک تو و مال تو هر سه  افعال تو و حال تو و قال تو هر سه  جان و دل و دین و طلب و خیال تو هر سه</p>	<p>زلف و خط و خال خط اجلال تو هر سه  زاهد بحر م رنده سه خسته بدل فیت  عقل و دل و دین هر چه بخوای بر زمین  بریک و شش طرز داد است در بغیا  آزاری دزد و زور و یک چه نیرزد</p>
<p>سر سبز و زرد تازه عزیز اشک تو دارد  بلخ و چین و مزبج آمال تو هر سه</p>	
<p>یا ترجمه صحیف اجلال تو هر سه  پیدا است موزونی مثال تو هر سه  خود چشم سیه داشته بر مال تو هر سه  چون سایه در افتاده بنیال تو هر سه  یعنی که زرد تکیه بافضال تو هر سه  گیسوی تو و خط تو و خال تو هر سه</p>	<p>است تو بود زلف خط و خال تو هر سه  تردستی زرد و قلم و صنعت نقاش  ازلف و خط و خال است نگین خریک  گیسو سیاه بر هر دستان باه جبینان  راهد بعصار ندخم خسته بد لویار  در پرده تالیست نهان ساخته توحید</p>
<p>شبنم بچین شمع بزم ابر بصحرا  گر نیند عزیز آه بر احوال تو هر سه</p>	
<p>بیار تو شنیدانی تو بندوی تو هر سه  از موسی تو و بومی تو و خومی تو هر سه  آوردن است کف بازوی تو هر سه  روی تو و ابروی تو و موسی تو هر سه  طوبی لک گونی قد و جوی تو هر سه  ای بسته کو آلب بجوی تو هر سه</p>	<p>ای چشم و خط و خال تو بروی تو هر سه  یک نغمه بود چین خط و خستن ای شوخ  ذوق دهن و شوق شهادت سرم بر  عید است دهلال مدعیه شب عید است  شمتاد است جوی و سهی سرو و صنوبر  یک بوسه چه پرسی هم از رخ که دواز لب</p>

<p>ملک و ملک مملکت از روی تو هر سه راه تو در گاه تو و کوی تو هر سه چو گان تو میدان تو و گوی تو هر سه</p>	<p>ای هر دو و شمع رسالت که صفایست جای من و بلجای من و کعبه من پس ایبای تو و عرصه هستی که خاک</p>
<p>حقا که عزیزست و حید است و تو کل مداح و ثنا خوان و دعا گوی تو هر سه</p>	
<p>مگر آنکه ز حال ما شده هر تابانی و سها شده که در مهربان با شده که به بیگانه آشنا شده راز عشقش که بر ملا شده الله الله چه کج ادا شده غائب از چشم پا چرا شده که تو کج باز کج ادا شده</p>	<p>خجل از جور و از جنبا شده با چنان جن این تنک و نی عالمی را بر شک خواهی کشت زا خنایان کسے نماند حبا نتوانی بصد حجاب نفست قبله خلیل کجلا بانه صنعتی نه صد آ حسر کم نگا ہے برائے ماکم بود</p>
<p>رولین یا می</p>	
<p>گذرے کاش بخاک من دلوده کنی کیسه از زرتی و کاسه پاز باده کنی سجده باید ز گهر حیا م ز بیجاده کنی مهن آتش اگر خرقه و ستجاده کنی قصه نظاره آن جن خند ادا ده کنی ط این داره باید که بیجا ده کنی به که در کار رخ ساده دل ساده کنی</p>	<p>نظرے گرنه سوا از نظر افتاده کنی به که برگ طربی وقت گل آماده کنی نقد دارین زمینانه بدت آرا نگاه گرم سوائے تو هرگز نشود باده فروش دے از کوه گران سنگت آورا نگاه ره عشقت که چون سجد صند بهم دل بخوبان منقط چه ہی نمی دان</p>

<p>طلب بوسه بود زان بن تنگ عبت تا فرستند پیام رضا مند شود</p>	<p>طمع روزی غمیش از دنگشاده کنی بر که تمیل سخنهای فرستاده کنی</p>
	<p>تو گدای محبی حد آن نیست عزیز که شینا خوانی سلطان عرب زاده کنی</p>
<p>چون بر سخاک منت افتاده درود سوز دل جان تو باندوه فرستم بر خاکم اگر تپه اشک بفتانی گر خاتمه از سر احلاص بخوانی از دیدن نادیدنی اردی زنه بسیم جز ذات حق الحق همه بیت کبیری از نام آئی همه دارند نمونگی هر خبده که ستار بقدم غرق گننا هم</p>	<p>کن یاد با خلاصم و بفرست درود یا آنکه بخورے کنی از عذیر عود جاری شود از چشمه رحمت بود ما از در حق بهر تو غمنا هم کشود رضوان برج من در جنبش کشود بود می وجود می نمود می شود وز جود آئی همه است جود چشم کرم هست ز درگاه درود</p>
	<p>اشعار عزیزست که خوانند بهر جا در مدینه سیکه یا بر بطور و دو</p>
<p>آنی که نهان و هم عیانے دیدیم ز ماه تا به ماهے اسی کاش رقیب شب نشین را آن هر موت کجا رفت چشمان تو بے شراب بستند رازے که میانہ من و تست این عمر و روزہ دان غنیمت</p>	<p>بیرون ز جهان دور جانے آنے که بهیج یک نمائے یک روز بروز من نشانے من نیز جهان تو هم جانے حاشا من و از تو بدمانے من دامن و دل دگر تو دانے جانے دو کیش به کارمانے</p>

# هفت بند نعتیه

صد هلال عید قربان میکنند      **بند اول**      بر هلال گوشه بروی تو

<p>خطبهٔ مجموعهٔ فضل تو بس که مکتوب نقطه از نبر نبوت از برای انتخاب محمی گردند آنم چون بر آفتاب اگر نمی فرمود حسنت جلوه با چندین نقاب از خجالت آب شد حتی تو آردت بالجاب گر نه از جلالتین مهر تو دارد طناب ان من جنات عدل و وصه حسن الالباب ماد سودا می تو بیدار است یارب ای خواب خدمتی کان بی ولایستی آمد ناصواب بود کس طاق کس لیس نخستین مستحباب جان پاکان در عیان خیل ملائک در کباب رفت زین نه خانقاه همچون عامی استجاب</p>	<p>السلام ای خطیب صاحب فصل الخطاب خامهٔ صفت مگر بر صفحه ذوات نهاد ناسخ ادیان پیشین گشت دین روشنست دین و دنیا هر دو گشتی محو یک نظارات از لب جان بخشش که چشمهٔ حیوان چو گشت خیمهٔ سپنج افتد از باد حوادث بر زمین ای فدای روضه ات جانها که در خون کان ماد او صاف تو بهیوشیست یارب ای که هوش طاعتی کان بی ضامی تست باشد نادرست آن که چون شد ناصب ایات دین کار ناست ای خوشا آن شب که گشت آدره گرامی لامکان تا نفس از سینه و حرنی ز لب آید برون</p>
---	--

چون نغمه آخر سکون در پرده های عین یافت  
تیر حربه باز گشت جای در تو سینه یافت

## بند دوم

<p>جای ناز است اینک ایجا نیز با حق جایی است ره گرامی راه اسرمی محل والایست</p>	<p>بگذر از معراج کان خود پایهٔ اذنامیست عرش و کرسی مانده از حیرت چو نقش با پراه</p>
--	---

<p>جز تو و حق هیچکس آنکه ازین سرزمینست  انچه در پنج صفا و آنچه در دم صفت  اسی عجب با اینکه سر و قامتت بی سایه بود  شکر بشد کار ما از رشک همچو پیمان گذشت  خاک کنگان خود کجا بود اینقدر با حسن خیز  آن سجو و قدسیان بر خاک و نفع روح  دیدم و دل مهر و تشنه نیم و کوشش و دروغ  گر چه بیا بود تو در خلد موی دل می کش  روئے بنام دوزخ و جنبشی در کار کن  سر زباز می آولی الایدیت نقش نعل تو</p>	<p>بیمبر جبرئیل هم از ستر ما او حامی تست  لمعه از روئے تو یا پر تو می از را می تست  هر دو عالم سایه پرورد و قدر عنایتی تست  چون خدا خود و اله حسن جهان که ای تست  گر می باز از یوسف زایش بود ای تست  رفرمی از خاک به تو حرفی از بهای می تست  هر کجا آبی بجوی باشد از دریا می تست  اشتیاق منزلی کان مسکن ما و ای تست  بخشش کون و مکان و ایست ایامی تست  سر نه چشم آولی الالبصا خاک با می تست</p>
---	---

چون توان دیدن باین آلودگیها سومی تو  
دیدم را از گریه شوم تا به بنیم روی تو

پند سوم

<p>خاست از راه تو گرد می چرخ انصاف ساختند  در حریم قدس بهر خطبه تعظیم تو  نقش نعلین ترا کان نقش تسخیر جهانست  اولین حرف کتاب فریض ذات تست  انفیر جسم را شمار دگتر از جام سفال  قننه ریاجوج خویان راز تار عنکبوت  از خدا فرمان کوشتر تابناست شد سجل  حیف کان قوم گمزناسان رنگین دے</p>	<p>سایه ات بردند و از منی هر انور ساختند  از سپهر تو بجز پاییه منبر ساختند  از برائے پادشاهان تاج و انبر ساختند  اسی خوشا حرفی کران طومار و دفتر ساختند  هر که از دولت فقرت تو انگر ساختند  از برائے حفظ تو سد سکندر ساختند  دفتر بے معنی کفار است ساختند  درج گوهر را پر از باقوت احمر ساختند</p>
---	--

<p>گوهر می داد می نزان قصه گوهر ساختند رومی و موسی نوع و روان به نظر ساختند سینه پر کینه اش را وقف خنجر ساختند پیرهن از تن بر آوردند و ماجر ساختند</p>	<p>مزدندان تو حجت بس که در راه چند هر کجا زان رومی چون گل قطره باغ می چکید چشم زخمی کان بتوقع تو از خورشید روز رزم از بیم تیغ غازیانت کافران</p>
<p>چوب بی پیکان با عجازت کند کار زندگ حجبت ناطق بدت باشد از هر بارهنگ</p>	
<p>پند چهارم</p>	
<p>خاک راحت دائر و در دل اسپه دار شام گیسوی تو جان پرور چشم روزه دار با جهان دار و از ان دلبستگیها شهر یار مرضاییش از این جبرئلیت از یسار حق بدت بوده و در دست حیدر و انفقار اگر نمی فرمود طوف بارگاهت کردگار عنکبوتی را فرستد حق که گرد پرده دار کار با سهل است در محشر حق باشد با تو کار ای روان از دست فضیلت گشته خدین چه یسار سینه هر قطره از فیض تو در یاد رکنار آه چو پست کند دلهای شیران اثر کار آفرین بر دست ملک مانی صورت نگار</p>	<p>ای هوای کوی تو باخته جانان سازگار صبح رویت دکشا مانند صبح روز عید سایه حق شهر یار و سایات باشد جهان موکبت می کرد با صد کز و فر عزم و غا تاب میدانت که می آورد چون بوز مضار روز میلادت ز گردش باناندمی آسان با نیت چشم جاسوسان بدین بر خرت عقد با حل هست اینجا چون توانی مشکلا تشنه لب گذار در صحرائی ناکامی مرا دیدم هر ذره از مهر تو خورشیدی بهر زلف مشکینت کشد خیل ملائک را دام نیست نقشی چون تو در ارزاشکستی نشین</p>
<p>کیستی یارب که در خوبی نه هر یک بهتری دلبرهای می گیتی در پرده پهنی سری</p>	



بند پنجم

<p>چون خدای ماحیم است رسول ما کریم          معنی حسنه و مفهوم صراط المستقیم          ریزه خوان نواست هر چه در خلد ز نعیم          جنتی در سایه هر نخل صحراست مقیم          عقده که ز عجب جن افتاده لطف کلیم          آنچه با گلشن کند باران و با گلبن نسیم          کاغذ عطار گردد گشته تقویم حکیم          خاک کویت را که دارم دوست ترا ز زویم          ایج جاهت را نماید نقطه دامان جیم          روح تو ذوق صحیحم داده و طبع سلیم          یا تو میدانی و یا دانند خداوند علیم          نسبتی کان در کوکب با سیلست ایدیم</p>	<p>نی ز فردایم بود پروانه از امروز بسیم          مرکزین آن نقطه پر کاغیب          رانده دست سخایت هر چه در کان اگر          کوثر می از پہلو هر یک بیانت روان          در تجلی گاه اوصاف تو در کار بست          با جهان فیض در دوز بهت آموذ کرد          لعل نوشین تو هر جا می شود حکمت فروش          کیمیای کم عیار یماے قلب ما بود          مرکز پر کار رز و شب که باشد آفتاب          من کجا وین نغز گوئی در سخن سنجی کجا          چاره من کن که حال در دنیان مرا          در گروه انبیا ذات تو دار و با جهان</p>
--	---

گر چه در خوش طاعتان هستند مستغنی بے  
 نیست همتاے تو جز کیماسی بے همتا بے

بند ششم

<p>وز برایے شکر نعمتا ز با تم داده اند          آنگه از یوسف این کار نام داده اند          اجر خدتهاست که پیر نام داده اند</p>	<p>جان بتیانی و عشق جان جانم داده اند          عشق صد حسنم نمود دل نشد مائل هیچ          کوثر و سیم که لبای من جوشد چنین</p>
--	--

<p>تا پدر گاه تو جا بر آستانم داده اند          دولت جاوید در کویت نشاتم داده اند          خامه چون دیده گوهر نشاتم داده اند          کین صلوات وین طلاقت چه جای داده اند          خوش فریب عده بلخ جاتم داده اند          دست باز و دیده این تیر و کمانم داده اند          گور و اوج سرمه در هند و ستانم داده اند          ناقه شوتم که سرور لا مکاتم داده اند          هم بچشم خویشتم این بزم و شاتم داده اند</p>	<p>روز و شب با سکنان عرش دارم اختلاط          از دیار قدس دست خالی آورده ام          بهر ایشا رت دل و دستم توانگر کرده اند          از نمک پروردگان خوان احسان تو ام          تا با آسانی دهم جان در هوای کز تو          طاقت صید رضایین کس ندارد در دست          چشم آن دارم که خاک شیرب و لطف اشوم          کی بر اهت پایی همپایی من دار و ملک          هم ز اسرار خودم این آگهی بخشیده اند</p>
---	---

هست هر شی منظر انوار عشق و حسن پاک  
 لکین فی کون فی سوی الله لکین کلنی سواک

### بند هفتم

<p>بیروم از خویش و می هم بسویت یا رسول          کرد چون جا در دل من آرزویت یا رسول          هر که را چشمه بود باشد بسویت یا رسول          بشنوم از پرده دل گفتگویت یا رسول          کی رود دلخ درون بی نشینیت یا رسول          روی بناتان بخشید حق برویت یا رسول          گلشنی کش تازه دارد آج بیت یا رسول          صنعت گلده بن رنگ و بویت یا رسول</p>	<p>ای خوشا آندم که گرم مستی بیت یا رسول          در کنار قطره حیرت حسان گنجد محیط          کیستی کز ذره تا آن جسم همه محو تواند          لبکه شتاق حدیث نشینت بوده ام          می تواند شست هر کس داغ بپیر من ولی          هست خلقی شرمسار از کردار من خویشتم          تا بجز از دست تاراج خزان امین بود          هست از ربط گل و ریاحن و تسریعت عیان</p>
--	---

<p>می پرد چشم بشوق خاک کویت یارِ رسول          هر که گیرد نغمه از حُنِ خوبیت یارِ رسول          تار و د از خود براهِ جستجویت یارِ رسول          دلر با باشد چو زلفت موبوبیت یارِ رسول</p>	<p>هر زمان بحسنتم نوید سر سینه بنیش دهد          می کند از نکتت گلزارِ حبت اجتناب          جذب یکن از د فور لطف در کارِ عزیز          چشم دابر وی بود خوش طلقان انوشنا</p>
---	--

<p>قبله کویت تو هست امید گاهِ عالی          یک نگه کن سویم ام سویت نگاهِ عالی</p>	
---	--

قصید نعتیه

## الوامع الالهام

<p>از بند خود بر آزد بندگی در آ          صبحی نیاز کن که نازت شود ادا          بگذار با پنجویش و بعرض برین بر آ          نفس تو کافرست چرخ آبی ز پا          سعی ز روی صدق که هم در هم صفا          دست تو دیو گیر حیه بیچی با          نفس تو اثر دهاست ه نصت با          تو طالب شکار در تراد نفس هما          در لطن حوت یونس تو چند مبتلا          جسم تو عقده ایست بکار تو بر کشا          خو کن تبرک لذت و پرهنراز هوا          دین روزه روز نشود و روزه صفا</p>	<p>دو شتم بگوش آده کای بنده خدا          دستی فراز کن که نیازت قبول          بردار سر ز پیش در حیب فلک آرد          کبر تو خیل است چرخ آبی ز هام          طوفانی بکوی عشق که هم کعبه هم حرم          زخمش تو چرخ سیر چه پویی هفت غمان          طبع تو دیو ریو کن غفلت از غریو          تو صاحب بیار در آهر نفس همه          در قهر چاه یوسف تو چند مضطرب          چشم تو پرده ایست بری تو لبه دار          رو کن بچرخ عزالت و بگریز از بوس          این گوشه صبح حشر شد گوشه کشت</p>
--	--

کفرست در طریقت ما فکرنا صواب  
 حج و زکوة طی مکان بود این آن  
 آمد ریا ریاضت شب نمایی ریاض  
 آهوگر فتنیت بود آسان بختین  
 مرگوش را شنیدن نشنیدن شیخ  
 بر گوشمال گوش کن گوش را بی فطن  
 کن تیز خنجر فرخون دیده ریز  
 جسم تو بارگاه و اساطین او عظام  
 دست و عقل و شمشیر غضب کن حواس  
 در در ملک قلب بود خسته چشم گوش  
 مگذار اینکه حمله از آن نه کند غنیم  
 مائل مشد عیش که لشکر کت موس  
 از سرنه غرور و همتن باین سمور  
 بر قامت قباد قبیج این قبا بود  
 گر میروی ز خویش ز راهی بگیرد  
 نمید بای نه که وصل است پیش پای  
 یکره بچشم دل نگرانی کابل از خودی  
 کاوسیان ز کاسه تحقیق بخبر  
 نیز پرست از درون سین بنی فروغ  
 قدی بهندی نبود وقت و قار  
 هر کس که راز دارم گنگ گنگ دم

شکر است و سیرت با شکر نارد  
 حکم و صلوة کف لسان ترک ماسوا  
 باشد ربا عبادت بانه جزا  
 کز بس خطا وجود تو شد خطا خطا  
 مر دیده را نظاره نادیدنی زنا  
 بردار و گیر دیده بده فتوی ای فتی  
 کاین شوخ دیده هست بخون بختین ترا  
 قلب تو با شاه دارا کین او تو ا  
 دولت ملری سینه بر سر پرده اش حیا  
 در باهی تخت اسن بود قند دست پیا  
 میند اینک قند از اینها شود سپا  
 غافل مشو ز جیش که بشخون زند هوا  
 از کبر شو نفور و ابا کین از این عبا  
 بردوش مردار دردی باشد این دوا  
 در هست عزم پیش بخضری کن اقتدا  
 سنجید راه رو که اجل هست در قفا  
 یکره گوش جان شنو امی غافل از خدا  
 ناقوسیان ز نغمه توفیق بنیوا  
 آذر فروز را ز برون دیده بی ضیا  
 فلسفه بود قیمت و بسا  
 هر کس که ره سپارم گنگ گنگ سپا

غوغائیان مارا القاره بی صدا  
 کس حق پرست بوده پشلیت معترف  
 آن غافل از حقیقت من بود کائنات  
 آخر نه فائق است یکی بر بد و دستانه  
 زای حکم قدرت من بے پدر پسر  
 بز موج خیز بحر وجود تو ام نئے  
 بار و همیشه ابرو محط همان بچوش  
 فیضان من محیط بارباب احتیاج  
 دریا بود سبیل بیک شهر تشنگان  
 در غرش است مهر تو بارنده آسمان  
 آن قطره قطره بار و دوزان <sup>درست</sup>  
 بادست سخت کوش که با بی مدگیاه  
 آن کز نمان بود می کلین نشو و نشاط  
 آن سید هر نوید که شد جان خسته شاد  
 این سبط این سبط این کشت این شبت  
 با اینهمه نعم که هتیا بود درست  
 مانان دهیم و تو ندی تن بے بندگی  
 خوانت ز آن تا تو خوانی ز خان در مهر  
 اگر خدمت نمی بری از خوان من <sup>نور</sup>  
 ما خافر الذنوب تو مغرور بر سلسل  
 من می کنم علاج و تو میرانی بیسب

صحرائیان مارا اجمازه بی حساب  
 کس بت گرت و گشته بکفر مبتلا  
 دین جاہل از بدایت بسیدار ماسوا  
 آخر نه سابق مست الف بر به با و تا  
 آید زار رحمت من بے کیا گیا  
 از برگ ریز نخل نمود تو ام نسا  
 آرد چهاره خاک ز بیم چنان بجای  
 احسان من بسیط باصحاب مدعا  
 صحرا بود کفیل بیک دشت چار و  
 در گردش است مهر تو گردنده آسما  
 دین دانه دانه سایه زان شود غذا  
 رعدست در غرش که کاری کند کیا  
 دین و زمان نشادی گلین با این خوا  
 دین آورد کلمه که نشو و نشاط  
 این نرسع و این نراعت این فیضان  
 با اینهمه چشم که میسر شود ترا  
 ما جان همیسم و تو ندی تن بے نوا  
 نانت ز خوان تا تو دانی ز نانا نوا  
 در عاظم نمی کنی از خان من بر آ  
 با سائر الیوب و تو مستور در عبا  
 من می دهم شفا و تو میدانی از دوا

ما حاذق و ترا چکمان صلح حاج  
 میل تو بر کبار و مخیر تو بر کبار  
 سر بر در امیر و سرت در سلیم <sup>بزرگ</sup>  
 یکپایه در خلافت و گراپی در کلب  
 بوک و مگر نسبت بی شبهه بی عدیل  
 شیر تو در کنام و غزالت بود بدم  
 گاهی بزهد بر در مسجد کشوده خست  
 گاهی ز تاب عرصه مشرق نشان  
 جمعی نخبده از تو بهر سوبه قاه قاه  
 شربت ام را به دلائل کنی مباح  
 دوزخ به طمع خام زوری میکان  
 حوران کنیز تو که بهر کس کنی حلال  
 طبع تو در یا مثل بوریا و نفث  
 تا کی ترا ز نشه پندار در نهان <sup>ق</sup>  
 باشد همیشه پشه نمرود در دماغ  
 آخوندانی اینکه بود مره رسول  
 با این گفته بر عالم بر رخ منجیان  
 هر چند هست طبع تو باطل به این عمل  
 شرم آیدم که هست شفیق تو محترم  
 آن سرور بیگانه که نگذشت نگذرد  
 مصلوق اسم اول آن آخر که چون الف

ما رازق و ترا به لیسان صلح التجا  
 چشم تو بر غوانی و گوش تو بر غنا  
 دل در کف قبا و دمنت در بر قبا  
 یک دست در شراب و دگر دست دعا  
 چون و چرا بخدمت همچون بی پرا  
 تیغ تو در نیام و زبانت کند غزا  
 گاهی بو عظم بر سر سینه نموده حساب  
 گاهی ز آب چشمه کوثر سخن سر  
 خلقی به گریه از تو بهر کوه بکلی با  
 اکل حرام را ببائل کنی روا  
 جنت با خد کام فروشی به انجیا  
 غلمان غلام تو که بهر حسن کنی عطا  
 نفس تو در با عمل گاه و کمر با <sup>بینه</sup>  
 تا کی ترا از ریشه دستار بر ملا  
 ماند چاره انفی سخاک در قفا  
 آخوندانی اینکه بود کرده را جزا  
 با این خطا جز آتش دوزخ تو کجا  
 هر چند هست نفس تو قابل به این سر  
 ننگ آیدم که هست شفیق تو مصطفی  
 شمشیر بیچگاه در اندیشه تضنا  
 آغاز انبیا بود و ختم انبیا

بحر است عین لعلین مصنع فیوض  
 درویش تاج بخش سلاطین و اولا<sup>ت</sup> است  
 در نقطه دہانش بود کتہ ہا کہ ہست  
 ہنگام خندہ وقت نموشی دم سخن  
 موئے میان دومی ہکو غیر نینہ مو  
 بینی پاک و طرہ پر خم دہان تنگ  
 چشمان سرگین دلہائے شکرین  
 بر خلقتش دوزلے سمبوی او دلیل  
 مور محبت بخش ہما شمار خوبی ست  
 قدرایت آہی و آسرت آ کہ  
 تن عین جان مہان جان مہان جان  
 از فرق تابیا وز پاتا بہ سہ سہ  
 خار ریش غبار غمش خاک در گمش  
 باشت استخوان نہ خرد مگدائے او  
 موسی زار موسی می صد چہ کمان  
 محمود چشم او نکند رغبت شراب  
 بے امر او نباید گر چرخ در زمین  
 ماہیکہ بودہ حاشیہ بویش می کتاب  
 کیشب ہمین نہ کہ وغریت کہمان  
 صد گنہ کچرہ ماندورفتہ بچلہ گاہ  
 صد گاہ زہر زہرہ زہرہ زہرہ زہرہ

موج تخت جوش بسین نبع عطا  
 سلطان باکیر ارکین بالوا  
 درج رموز و باب شفاعت در صفا  
 صبح ازل حیات ابد چشمہ لقا  
 کنہ خدا و نور خدا سایہ خدا  
 لاریب ہست شرح الف لام میم  
 حق بین حق شناس حق موسی حق  
 بر معجزش و دلیل سخگوسے او گوا  
 اما جنبش آیت کبری زکریا  
 عین ہدایت آمد و ہم غایت ہدا  
 روح روان صلاح روان روان ما  
 شان خدا صفات خدا قدرت خدا  
 باغ ارم ریاض کرم روضہ صفا  
 بال ہا و پرمہا سایہ ہما  
 بوتی رگیسوی رد می صد خط خط  
 رنجور عشق او نکشت منت دعا  
 بے حکم او نتا بدگر مہر و سہا  
 شاہیکہ بودہ غاشیہ دار می انبیا  
 کیشب ہمین نہ بر جنبش در ان  
 صدرہ بہ سہ را ندہ و کتہ زہرہ  
 صد راہ سہہ صدرہ ہمیش کنہ قبا  
 صدی جاگن روز

ق

ق

گر بایستی تویی بود در میان  
 جنبش نداشت چرخ برین زمین سکن  
 صحرا شجر خشک فرم هم شکر  
 ناز است از زمین از زول تو بفلک  
 آفاق بر بیضا و لای تو در سلوک  
 این نیلگون پرند بعد حلقه نجوم  
 در حر بگاہ قند تو در عیست نادرست <sup>آسمان</sup>  
 زخمی که در عینم تو خورم میوه بهشت  
 عرفان خزینہ و رضای تو یا سبان  
 بہ طلبی کہ با تو قرین با خدا قرین  
 خاقانی آن بعد بیان معدن گہر  
 بحر است بیکران چو شود آن گہ فروش  
 آن بر فراز عرش بر انداختہ کند  
 ہر عمدہ از طبع سخنور رسد نوی <sup>بازئی</sup>  
 امروز گشتہ خدمت نعمت بن پیر  
 حاتم از عیب و تولا کن خطاب  
 من نکتہ ران اہل یقین محو آفرین  
 سایہم بہ شعر از تو دو سازم بود دست  
 خورشید از لہو من تاب در جگر  
 نے نے بہ شعر فہم و شعورم بود چنان  
 نے نے مرا چہ بہرہ کہ گردم سخن طراز

خطاب بجزایر سماوات علیہ السلام

ق

لے قائم از وجود تو از ارض تا سما  
 تابش نداشت ہم نیز و ہما ضیا  
 دریا صدف صدف مرو و قیمت ہما  
 فخر است فقر از قبول تو بر غنا  
 افلاک در محیط عطائے تو در شنا  
 دین مغربی در سبت بعد شوشہ طلا  
 در ضرب گاہ بدل تو نقد است ناروا <sup>استرقی مراد از آفتاب</sup>  
 زہرے کہ در رہ تو کشم چشمہ لب  
 ایمان سفینہ دو لائے تو نا خدا  
 ہر ناکسے کہ از توحید از خدا جدا  
 قافی آنی آن بہ نقد روان سخن فکا  
 ابر است در نشان چو شود این سخن سرا  
 دین در فضای چرخ بر افراختہ لوا  
 ہر باغ را ز مرغ نواگر بود نوا  
 امروز گشتہ دولت محبت بن عطا  
 سبحانم از طرب بہ تما زند صلا  
 من مرغ خوان در روح این مست مہجبا  
 نازم بوج از تو نازم بود بجا  
 نامید را ز نعمت من رقص برجا  
 نے نے بظلم سوز و سرورم بود کجا  
 نے نے مرا چہ بہرہ کہ با شمع غزل سرا



خرگاه سه کجا و کجا گرد و کجا زار  
 لطفش دهد اگر نه جبارت دم مرقم  
 هم نامه ام ز فرط تحیر و دزدست  
 شا باش ای عزیز به لطف تو آفرین  
 وقت است که شناسی تو مخطوطا شنیدی  
 وقت است که این که کشای لب طلب  
 یارب یا بیکباری آدم که الا مان  
 یارب به خوش بیانی گستاخ حضرتت  
 یارب با دیده متاعی کز اهل بصر  
 یارب به اولین گهر آخرین ظهور  
 یارب به خوش عنانی شوقی که جبرئیل  
 یارب به چار نامه نامی که هر یک  
 یارب نقش باز پسینی که تماشاست  
 یارب تشنگی لب آل ساطعه  
 یارب به سبکی شهیدی که در غمش  
 یارب بحق آن تن در خاک عن طیان  
 پسند بے وقار مرا پیش مهران  
 داریم التجا تو گرد و زور شبست  
 گفتی منم غفور کندگر کس گناه  
 آخر ز ما کجاست سپه کار تردلی  
 که چشم بر سما که کند حمت زول

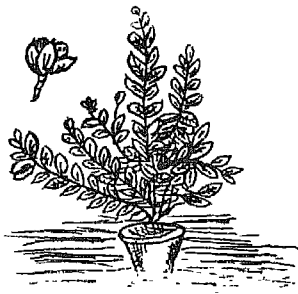
ق

ق

درگاه شته کجا و کجا مرد در دستا  
 هر شس کند اگر نه اعانت که شناس  
 هم خامه ام ز بانگ تا و فیتز یا  
 شا باش ای عزیز به طبع تو جزا  
 وقت است که نوا می تو خوش شود شنید  
 وقت است که این که بر آری کعبه دعا  
 یارب به زار نالی آندم که تبت  
 کش دست داده طول مقالات ارحصا  
 دار دسر خریدنش از شاه تا گدا  
 کز گوهرش زمین زبان یافته بها  
 در نیمه راه مانده ز همراش جدا  
 نازل شده به چار گرانشا یه نبیا  
 بز نامه بے پیش کشیدست خط تضا  
 یارب به سنگی دل پاک مرقضا  
 ماهی در آب می تپد مرغ در هوا  
 کش تکیه گاه بوده بر دوش مصطفی  
 آنگذارش سار مرا پیش اغنیا  
 نخواهم بس ترا ز تو گر صبح و در سنا  
 گفتی کفم تبول کندگر کس دعا  
 آخر ز ما کجاست دل از کار تر کجا  
 که گوش بر صدا که شود مقصدیم دا

<p>می گریم وز گریه من موپ بر سما  در ناله رنگ بده و در رنگ بونوا  هر قرص کان بده من است کن ادا  وز روز روز ام بنما روضه رضا  بر خوان سکوتم به صلواتم بده صلا  خاموش لے عزیز عنای تو غنا  خاموش لے عزیز که شد هر بان خدا  بر ذروه مراد کست تو شد رسا  تا روضه رسول سلامت بر دصبا  وز جلوه لوا مع انوار اصطفای  شد نامرات تفسیر العجرا والضحی  هر سطر ازین جریده بود غایت منی  از زنده بصحیفیت نه زنده و نه اوستا  اشعار در ثلاثی این عار خوشما  اقتاده است قافیہ اعکس بر قفا</p>	<p>می نام وز ناله من لرزه بر زمین  در گریه آورده و در آبرو نوس  هر قرص کان بنامه من است کشت  از طاق کعبه ام فلکن طوق بندگی  از کان کنتم به زکاتم کن غنی  خاموش اے عزیز نوا می تو شد زید  خاموش او عزیز که شد از میان خدی  در عرصه واد سمن شد روان  تا حوضه قبول پیامت بر نسیم  از لعل سوا طبع اسرار افتخار  شد خلمات مصور اشمس القمر  هر حرف ازین قصید بود آیت بسین  رخشده گوهر سیت آتش نت حرکت  تکرار در قوافی اشعار ناپند  نے نے درین صحیفه که مرآت معنی است</p>
---	--

این چاپ در لوا مع الالهام من لقب ،  
دین نامه اسواطع الاعلام سیرت



## قصیده دیگر

سرافا نوش صاحبش دانش کوش و دانشور  
 نسیم آسا سحر که بهر تسکین پیش این احقر  
 چه بیدل بیدل جانان چه جانان جانان پر  
 چه عیسی از فلک ما خود ملک آمد به پیغمبر  
 چه ماه کامل از مطلع چه هر اوزار از خاور  
 نه آب این مایه در از جو مر آزا به اوزار کوش  
 نه خورشید زهره در به اوزار آزا زهره زهره از  
 عزیز مصرا ز کفنان خضر از پیش سگند  
 وجودش جو در اموج صدش صدر امصد  
 ز پائین تا بصد از دیده تا در خواجه تاجاگر  
 کلید قفل صد مخزن نوید فتح صد کشور  
 تعال ابلاد سهلا مر جا خوش آمدی خوشتر  
 بصد زمین بصد تکین چو گل بر سر چو دل در بر  
 بخبار از مور فشان تا بر آید گرد از عنبر  
 تو و این لطیف بی غایت من این دولت بی مر  
 نه یک سال دو سال افزون افزون بگه افزون  
 که می آئی ز درباری که نخلت باد با آور  
 درختی کش بدیرا بدیر بسیار آرد بر  
 چه می گفت او که می گفت او دام بود او گوهر

سر دوشی دوش با جد جوش آمد ناگم از دور  
 چنان آمد چه وقت آمد چرا آمد کجا آمد  
 چه احقر احقر مضطر مضطر مضطر بیدل  
 چه موسی از قسب با خود قسب آمد بر موسی  
 چه باد عاجل از مرتع چو آب سائل از منبع  
 نه باد این هر زده پود هر سوم آزا پویه درینو  
 نه در کش تیره ادم روم آزا چهره در گیسو  
 نوید رحمت از یزدان بر دیوت از خاقان  
 نزولش نزل انزل و صولش صل اول  
 همه خندان همه حیران همه در خشت نازان  
 ز تا بیدش بکفت بهم ز تقریر بلب عسقم  
 ز جابر جسم و فریم چو گل است بگفتم و گفتم  
 خوش آئی خوشتر از خوش نشینی خوشتر کن نشین  
 عرق از چهره بر چین تا شود آب ز خجالت گل  
 تو و این ریخ و این محنت من این گنج بی منت  
 گذشت رفت طی گشت مسرمد غم هجرت  
 چه پیش آمد کون باری که یادت با داری  
 و لیکن هست این دیر آمدن سرمانه سوخته  
 حدیثیم را چه بشنفت او چو گل بگفت می گفت

نه آن گوهر که میخوانند حکیمش قطعه نینان  
 نه آن گوهر که از موجی باد جوش می بطلد  
 نه آن گوهر که شاها نرا بود سرمایه نخوت  
 نه آن گوهر که در گوش تبار از گیسوان مینی  
 نه آن گوهر که دانی بنیمم گلزار چاه اورا  
 بل آن گوهر که دامن امن از جیفش ریزد  
 بیک خرمه می آرد بیک گل مهر می آید  
 لبش زین گونه چون گوشتان در فرود آمد  
 ز گوهر ز ریش همچون صند شد خانام پرور  
 خلیفه آنکه اتی جاعل ز سیدشان او  
 بهار دوحه معنی نسال روضه غم بے  
 سعادت با سیادت در نهادش آید لولو  
 کف او منبع قلام در او مرجع مردم  
 نقود عشق و عرفان او وجود حسن احسان را  
 بود الحی برون از حیطه عقل و مرد و صفش  
 بوی صفش ساکن بساکت جوش عاجز و قاصر  
 بود یادش شود ذکرش و عکسش در پیشش  
 بساط و بستردش و رباطش چون جاهش  
 زهی درویشی شاهیه که دارد در نی از دیش  
 عروس دهر در عهد او بهریت می دارد  
 سپاهش تیغ جانکاهش غلامش خرگه جاهش

که در لطن صدف گیرد صنغ کبریا سپیکر  
 که گردد کوب بخت بلند تارک افسر  
 ولی چون بخت برگردد هم افسری بد بهر  
 که گوی بیضه کجاست از داغ زیر پر  
 وزین غافل که بینی ترا لا کشت اهل آخر  
 که بهر خردان بهتر بود از گنج باد آور  
 بار جش باج صد کشور بدیش تاج صد قیصر  
 دل و دست متناگشت گوهر چین و گوهر خر  
 لب او بهره گوئی داشت از بحر کف داور  
 هر آنکس کرد ابا از در گوش شده اند هر در  
 فروغ دیده موسی چراغ دوده حید  
 فصاحت با بلاغت در دشت شیر با شکر  
 نوح اد قبله انجم ضمیرش کعبه خاور  
 لبش مخزن دلش معدن خوش منظر در نفس  
 اگر حق گفته ام حق هست از وهم و گمان تو  
 اگر آمه اگر خامه اگر نامه و گردن دست  
 بهر محفل بهر منزل بهر کشور بهر بند  
 پیر از ما و پیر از خار و پیر از فی پیر از آذر  
 اگر سجاده در سینه اگر اورنگ در سینه  
 سه و خور ز سه بهر بلرم و عطار در زلف و زاور  
 غضنفر فزاد در در لب پیکر گرسکن در

گسته خسته بر لبه شکسته شخته لبش  
 بر پیش گلشن لطفش بر آه مطبخ قدرش  
 چه جامی طبع بدخوان که گرد و موم درش  
 ز بیخ انگشت او پنجا جباری هست مهر پیش  
 فدای نادکش جانها که آواز ز شوقش  
 خلیل دعوت مودع کلکش بشنوده  
 ز کلک تیغ باشت جمع اجرین دست او  
 ز تیغش خانمان هستی کفار سنگین دل  
 رخس مرات فخر هفت کشور آماز تایش  
 چه هر هفت از سلاح حرب میازدن خود را  
 فلک پیش از ظهور او سندی بود بی راکب  
 بدست او قلم از بکه می باله عجب نبود  
 مکنجد اندرین بحر از بر گه نام پاک او  
 رواق چاره کان از دو کن نام او قائم  
 گمرا در کنایت سفته ام در ربلا خواهی  
 محمد هست بوج کفر و عمر عثمان پس حیدر  
 محبط و ابرو کان فیروزه و یاقوت زمانی  
 کند بر گفتگان آن بر فردا سایه رحمت  
 عزیز آرخ کوزین بگین بیانی بوی خون آید  
 ازین گفتارتن زن بازمی گوایچه می هستی  
 آهنگ خطاب نیک زوشتم مطلق روشن

کند زور بند و ز دست شور و پای شمر  
 ارم یک بوت خارا آمد فلک کی تده خاکستر  
 اگر فولاد اگر خاره اگر آهن اگر مرم  
 فرات آبجوان سلسبیل ز مرم و کوثر  
 خط آ زادی شت گز قناران بگرد بر  
 اوسیل دوزی زاغ و مرغ پیش بکوه مورد  
 یکی اسود یکی احمد کفش عنبر تفس آذر  
 خراب از دست البرهیم چون تخته آذر  
 دوش فرست مرگ بر عالم باشد از جهر  
 سپهری دانکه هفت اقلیم را که هفت اختر  
 جهان پیش از ورود او دعوی بود بی شهر  
 که شغلی گردد و باسدره و طوبی شود بهر  
 نباشد در خور این باده سرشار هر ساغر  
 فرغ هفت حرفش هفت اختر را بود ز یاد  
 شتا رنجین کن اول و آخر بسم آور  
 بود زین پنج دین از یزیدین جله و عز و فر  
 بهار و باخجان و باغ و سرو و لاله احم  
 شود خستگان زان لاله گلزار آتش محشر  
 قلم بشکن که ترسم بزرگ جانها زنی نشتر  
 که باشد روح قبر نیز مدح خوا جبه قبر  
 که باشد از دوح مشرقین نور همت دیگر

<p>چو هر ماه باشد سایه پرورد تو بحر و بر      براه فضل و گاه بدل هم سزوی هم سرور      ز مویت نغمه احور و ملک دیوانه و مضطر      شود در کلک من نظم آنچه گردد در صفت گوهر      نمک پرورده حسن تو گر شیوه من و گر شکر      سحر گل در گریبان دارد من لخت دل در بر      کند خون در دل من آنکه زید باده در ساغر      شود آسم در شش لعل و باد الماس و خاکم زرد      که در فضل و سخاوت داده ام ترجیح بر جعفر      نخواهم صده ده ده بده داد سخن گستر      سخن قدس نگردد وقت از تکرار شیرین تر      چنین تالعه انگیز از طبع سرشار تا جبهه      بدستی سنگ دستی دشمن این بسینان بر سر</p>	<p>الای کرده فضیلت خاک از قطره را گوهر      باوج علم و موج علم هم عرشی و هم عرشه      ز درایت پر تویی شمس و قمر پر دانه و ذره      مراد از هر دو ایثار تو گر مفلس و گر منعم      جگر افشوده عشق تو گر فرهاد و رخسار      تو خورشید جهان تابی مروت نیست کز فضیلت      تو صدر زرم دورانی زاداری که در دورت      چو اجزایم ز هم باشد بحکم جوهر ذاتی      نه پنداری که ز جعفری دارم طبع از تو      نگویم یک ده و ده بدرگاه ششم ره ده      ز تکرار قوافی لذت دیگر در نظم ششم      فلک تازه ریز از خار نشتر خیز تا با موم      بدان دیشان جا بهت ابا سال و ماه و گه بیگه</p>
---	--

هواخوان زمست را با باغ دروغ روز و شب  
 بدامن گل بساغر باده این در کام آن در بر

### فریاد عزیز

<p>مخضر حسن ترا هر لبخوان شده است      مستفیض از لب تو عینی میم آمد      هر که در لب سخن داشته ازین بگیت      طاق کسری شده گلستانه طاق نیان</p>	<p>ختم خوبی بتو جامی خاتم خوان شده است      مستیز از رخ تو موسی عمران شده است      مه تابان شده او یار کینه خان شده است      شمس گنبد ایوان تو کیوان شده است</p>
---	--

ایست ایران ز حفاظ تو امان از نیل  
 با جهان کرد و دودت اثر باد بسیار  
 یمن از یمن لبست کان عقیق است هنوز  
 تا با فعال محو سیزامت سرزد  
 درون منخنکند اگر سایه چو بوم  
 دوات مشد اگر رفت به نمان لبش  
 حصار گشته با جرابان دار اطلی  
 ایوم گویی که همه بوم و بر زم گرفت  
 آنکه از هسبت اولزه فغانی بر گوه  
 آنکه کند از هوش شیر زیان دندانها  
 لبش شیر از هجوه اسلام گسست  
 گشته با لشکر دین دست در میان خسر  
 فکک یونان چو پیون چو دون حصین  
 سرور سر روی هم بر کنین است بین  
 با میان خرم و شادند که کوه و صحرا  
 تیر و تار جهان گشته بحشم مردم  
 در میان پندیده چو بند و بجای بکیر  
 تیر افرو افنی گشت چو پیدانا گاه  
 دوی کوه بر آرد و لعل با زو مار  
 عیسی کوه که فرو آید ازین بام رفیع  
 خواب خوش تا بکجا صبح قیامت بدید

سر و شد آتش و آتشکدیران شده است  
 هر بیابان ز قدم تو خیابان شده است  
 طائف از مقدم تو شکاکت گشته است  
 که گرفتار به بنغمه حوران شده است  
 از چه دیران همه معمور لیران شده است  
 خاکان خطه همه گنج نشینان شده است  
 روی چهره خیرین نیتین شده است  
 بام شام از اثر شومی کان شده است  
 چون پرگاه بخود حیف زدن شده است  
 چون زبان نشه غوری و فغان شده است  
 که چو اوراق خزان دیدیران شده است  
 اگر چه بقان جگرش باره خفقان شده است  
 سرکش و منحرف از دولت عثمان شده است  
 شاه بلغاری غارت گرایان شده است  
 لاله زار از اثر خون مسلمان شده است  
 که زخم صبح و وطن غم خیابان شده است  
 جاسی حیف است که ناخوش نشان شده است  
 ماه کامل زمیان فتره و پیلان شده است  
 پُر همه کوه و درازا از تعبیران شده است  
 چار سو فتنه و جبال نمایان شده است  
 نشورش حشر بیاد همه گریان شده است

<p>گرم تسبیح سمرقند سحر خوان شده است فتنه بیدار شد خلق ایران شده است بتلا کشتی اسلام بطوفان شده است زانکه از سایه اش بلبلان شده است که از در حجت خورشید خشان شده است</p>	<p>صبح شد صبح تو هم اذن اذان ده بلبل صبح سر زده بزار سر زبالش خواب ناخدائی زره لطف خدار ابرست عمری تا بحریل شیا طین بگبار شام اسلام دگر بام شود کو علی</p>
<p>گوش کن ناله فریاد و دیده داد عزیز که بداد تو در امداد تو نالان شده است</p>	
<p>در خویش کش مجلس شاه شده است حکم فریادری از دندان شده است</p>	<p>شایگان قافیه چون گفته کرد این نظم گشت موسوم بفریاد عزیز این اشار</p>
<p>قصیده</p>	
<p>ز در آمده ماهی مهم از روزگ که گشت نازل و شش و طبعی بر من دو هو کرده پراز نور خانه تابان یکه ز جلوه او خانه وادی این یکه چو بوسی گل آید چنان طرف زمین ز راه دیده مر این کرده در علم مسکن یکه بصورت اعرابیان عریان یکه ز در و گهر نخت در میان زمین یکه بعبق کشتائی زهم کشاده هن یکه رو اش بود ماه نیم که گشتن</p>	<p>سحر که گشت زمین زمان مهر و شن سواد کون مکان گشت روشم گونی دو نور گشته ضیا بخش سینه تا سینا یکه ز چهره او برقع استین کلیم یکه چو جام مل آید میان نطق بلند اگر آن ز رخسار در آمدم بخانه دون یکه بطلعت سقلا بیان اطلس و پیش یکه ز قند و شکر نخت از لبان خردار یکه به ذره نوازی مبهربسته کمر یکه سزاش بود شاه نیمه در خطاب</p>



انیس این بہ بہاران بود چہ نہ در صبح  
 یکے بچہ روی شان غاور زانے  
 جان کشائی و لنگر کشی درایت کش  
 یکے رخ چو ہمش زیر گیسوان سیاہ  
 ندیدہ زرگس او چشم محرمی لیکن  
 اگر آن ز پر تو تو بر توش تن چلتا  
 یکے زطلعت او مرغ بام در فریاد  
 پراز عیتن تبت سگرا زین ساغر  
 بجلوہ اوز فلک باز چید گنج گھر  
 ز چشم زخم حوادث بخولش زیدیم  
 یکے ز شام کجالت نشستہ سر سجود  
 یکے بجلب سندان ساندہ شب سحر  
 تبرکتا ز رسد آن ناپس تا پیرس  
 جہان فروز بچہ آن چو ہر قصیر منہد  
 یسار اوست عطار زرد سیل یسیر  
 کہن مجاور در گاہ اوست بخت جہان  
 ز باغ فضلش یک نخلہ و ثمر بے ہر  
 بزور بخت فریدین فرو سکندر در  
 ز خلق اوست کہ میر فقیر در مطبخ  
 ز قہر و درایت ایگہ بہر شمس اوست

جلس کس آن بزمتان بود چہ فرو چہن  
 باصل چینی دلیکن ز لب ننگی زن  
 عطش فزالی و آتش و شمی آتش زن  
 فرشتہ شدہ سیلی خورد داہرین  
 کر شدہ زاد بشوخی مدام آبتن  
 در این زلف خم اندر خم سر چو بشن  
 یکے ز رفت او خلق شام در شون  
 پراز شیش رنگ عیتن اوست بہن  
 بخندہ این ز لبان بر فشا نہد و عین  
 کہ رخنہ رخنہ دیوار گشت جنگ زن  
 صفا و صدق ز سپاسی روشن روشن  
 ز ہر روز گشتش یکدوشہ این نطن  
 بہ نیم ناز خرد این ز ہند تا بر لن  
 روان فزای تہ این چو چہر کزن  
 یمن اوست ضیا پاش بسیلین  
 کہین ملازم خرگاہ اوست چرخ کہن  
 بلو می خلقش کی نفخہ و سمن دوسہن  
 بروز معرکہ کیرم بر تہمتن تن  
 بجائے ہیرم سوزند صندلہ لاون  
 گے زمانہ بود گلخن و گے گلشن

## قصیده نعتیه

<p>         گوئی ز خاک چشمه حیوان برآمده          زان بحر بیکران دردمجان برآمده          هرگز آن برآمده غلطان برآمده          وز نار برق خرمن ایمان برآمده          ابلیس از ان مخالف انسان برآمده          بسیار سعی رفت که از کان برآمده          که با جلال موسی عمران برآمده          بر طارم چهارم گیهان برآمده          بالشرکے ز نیل چو پیلان برآمده          از نار شعله خیز گستان برآمده          نوح از بلای در طه طوفان برآمده          ماهی که آن ز خطه کنگان برآمده          چون ماه نیم روزگیلان برآمده          که چشمه سار خسته عرفان برآمده          که با سبان خلق چو کیوان برآمده          که ز مک آفتاب درخشان برآمده          هر ذره همچو آئینه حیران برآمده          هر مهفت مهفت گنبد گردان برآمده          از هر کنار سنبل در بیان برآمده       </p>	<p>         با این صفا که از زمی انسان برآمده          زان چشمه قطره قطره بود بحر بیکران          هر بیدیش قیمت با قوت نمکست          از خاک چشمه که بود فیض آن محیط          چون باد و خاک آتش است ضدیم          آسان بگیر خلقت انسان که گوهرش          آگه با جمال عیسی می نمود روزه          آگه ز گیر و دار گرفته پایی ار          آگه آب در تنش شمشیر پیاکت کوچ داد          آگه ز آب یاری فیض قدم او          یونس ز بطن ماهی بیفت تو چاه          روشن سواد مصر ز فرود رخ کرد          شد مهر نیم روز نخل از فروغ خود          آگه آبیار مرتع شرع شریف شد          که فرخی فراوان جهان شد چو شتری          هر کوی که جلوه هجی کردش بنان          فر فر فرغ آن همه عالم فرا گرفت          هر ششبهت نپر تو آن رونق گرفت          شد خاک مرده زنده سر سبز کوه دوست       </p>
--	---

حصان ثابت از عرب آمد مریخ سنج  
از ہند ہم عزیز شنا خان برآمدہ

## قصیدہ

گرچہ درویشیم ولے دارم ہمارے در نفس  
ہرچہ بنی فانیست اللہ بس باقی ہوس  
عنتکہوت آساچہ ہستی در پے صید گس  
سیکشد چندین صورت لفظہ ہچون حدس  
کاروانے میدو از جا بفریاد جبرس  
پاگل ادا نگین دست بر سر چون گس  
ذرہ تا غور شید تا بان از جالش منتقبس  
مخمش انا قہ باشد نے حدی نے جرس  
صبح را کن متلائے علت ضیق النفس  
طوطی گو یا کہ باشد با کلاغے ہنفس  
خاصہ در راہ حجاز ارا باشد انیکے جرس  
طے کنم چون نگت گل راہ را در کی نفس  
طرف کو جبر نیش پیش و اسرافیل بس  
مرکش بس اہو اور راہ پاک از خار خوش  
حلقہ در حشم در رہ داشت کا مد باز پس  
بہرہ من ہم از ان دارم ز انقا ہوس

ہست در فقرم ز فیض دل بولک دست  
نقش بر آجے چو آجے با سر آجے پیش نیست  
شاہباز عالم قدسی شکار ت دیگر است  
چشم بنیش باز کن بنگر کہ کلک صنع او  
شورش صاحبان دار و اثر در ہر ولے  
چند باشی بتلائے رنج دانہ تا کجا  
قطرہ تا دریای عمان از زوالش مستفیض  
مخمش را نالہ آمد نے نو اد نے صدا  
این شب وصل ساریا تیا ر دم زدن  
جان پاک و تربت نفس دنی در کالبد  
چون جل دشت و جبل از شوق آئی پیریں  
سیرانم خویش اور روضہ سلطان دین  
شہسوار عرصہ اسرعی کہ رفتی در کاب  
موکش با برگ ساز و نریش دور دراز  
گرعی رفتار را نام کہ بستر گم یافت  
اکیہ آوردی ہ آوردے برای صاحبین

## قصیدہ لغت

ناکس و کس ماند و لیل نہ گل نے خار خوش  
 رفت از ہر پایہ بالا تر و پہیم بیشتر  
 میمانے اینچنین و نیز بے اینچنان  
 اینچہ از را زو نیاز کے گاندان در گاہت  
 از بہان باید گذشت جا بے می باید گذشت  
 اسی شیخ عاصیان رحے با حوال عزیز  
 چند می نالد زور و بید لی شام و سحر  
 شد جدا آرزو تہنا رفت تہنا آن مقام  
 جذبہ شوق الہی استمیں او گرفت

یاد حق کن نفس اللہ بس باقی ہوس  
 ہمچون نقش باہی از حیرت دو عالم ماند پس  
 یافتہ بر سفرہ اخلاص و خلعت دسترس  
 نے ملک بے شیند از مے نہ شد آگاہ کس  
 جا نہ ہستی عزیز از لیکہ گشتہ مند رس  
 از تو دار و در قیامت بس شفاعت ملتس  
 چون توئی فریاد رس بے بفریادش پس  
 سرستی از ہر خیال و دل تہی از ہر ہوس  
 برد تا جا نیکہ آنجامی نگنجد پیش و پس

## مطلع ثانی

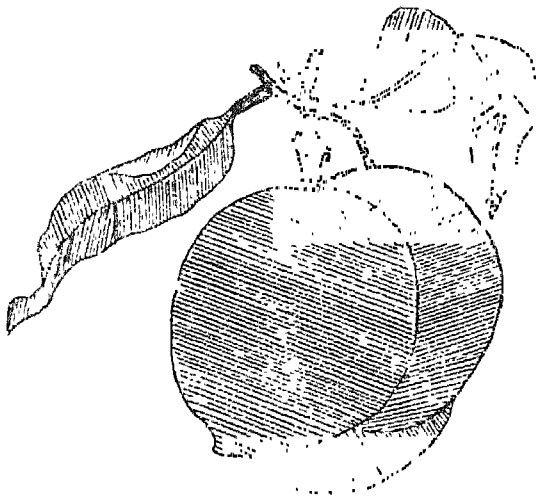
می رسد در گوش من از و شوق در باک جس  
 اللہ اللہ دریم رہے کہ باشد بے خطر  
 چون جملہ شوق و جہل از شوق ہی تقریباً  
 ذوق شیرین کام باشد تو شوق منزل فرود  
 میسافر خویش اتار و ضہ سلطان بن  
 شہسوار منزل سرستی رفتی تہر کلب  
 موکبش با برگ ساز و نمزش دور و دراز

میروم از خود کہ نمود تیز و عزیزن فرس  
 نے غمے از زہن زبان نے گیر و آرا اس  
 خاصہ و راہ حجاز از اربابہ آہنگ جس  
 شوق بے پروا خرام آمد فریق دور رس  
 چون نسیم صبح این ہ طے کنم در کینس  
 طر قوا کو جبریل از پیش و اسر فیل پس  
 مرکبش بس اہل و راہ پاک از غار خوش

ہچو نقشِ پازیرت ہر دو عالم ماند پس  
 سستی از ہر خیال دل تھی از ہر ہو پس  
 برد تا جائے کہ انجانے گنجِ پیشو پس  
 این معانی باشند از آیات و تفسیر  
 سینه چون یافت بخران لیاوی سترس  
 نے ملک بے بی شنید از وی نشد آگاہ کس  
 حلقہ در چشم در رہ دست کا مدیا پس  
 بہرہ من ہم از ان دارم مالقات ہوس  
 اگر تو دارد در قیامت او شفا بخش

رفت از ہر پایہ بالاتر ہم پیشتر  
 شد جدا آخر تن ہر تنزل ان مقام  
 خدیوہ شوق الہی آستین او گرفت  
 حاصل شد سبور و نور و وصل شد بنور  
 سیربانی آنچنان و سیہانی اینچنین  
 ہر جہ از از دنیا نے کا نذران گرفت  
 گرمی رفتار را نام کہ لستر گرمیت  
 اسی کہ آوری آوری سے بے جا چین  
 اسی شفیق عاصیان سے بے جا عزیز

چند می نالد ز درد بیدلی شام و سحر  
 چون توئی فرادین با سے بفرمایدش برس



تفسیر و مناقبت حضرت علی مرتضیٰ کرم الله وجهه

کار هر کس نیست بار عالمی برداشتن  
 خاک عالم بختن با هم و گرام و بختن  
 خام و جام و زرم و زرم کوس و کالین استن  
 بزد و بار و زور و باز و دست دل خواهی  
 شربت از بهر جا ضربت از بهر عدد  
 یک جهان یو پری گویا سخن کردن است  
 تا چه خونها خود نیست شام حشر و بختن  
 هم عمر قمار بخت با بیم بوسها خاک کرد  
 رونق و دنیا دین بسایه هم خوش استن  
 با زو شاهین عقاب از نصف انصاف او  
 بیکر فانوسی از دامان عدل آر استن  
 لیک با بد خویش را با اینهمه سعی تلاش  
 بار دنیا هر کس بر داشت گویا پیش نیست  
 چیست دنیا مشت خاک تیر بر سر می بود  
 شو برون از پرده صورت کردانی خویش را  
 بگذر از بهیوه گروی گیل این سرشته را  
 شو جهان از روز مهری که همچون آینه  
 اگر سفر خواهی نمود از خویش چون بی گلی  
 این دل پر در بگ خدیایان رحمت است

در و سر بسیار دارد بر سر افسرداشتن  
 خون خلیقه نختن شمشیر و خنجر داشتن  
 بلج و تاج و بخت نختن زرد زور داشتن  
 تیر و ترکش تیغ و خنجر و صاع و منفرداشتن  
 جام در یک دست و در یک دست خنجر داشتن  
 اینهمه سبیل و گوزن اسب استر داشتن  
 یک بدخشان لیل یک عمان گویا داشتن  
 بان ندانی سهل بحر و بر منحرداشتن  
 در پناه همدگر و بیم و منبر داشتن  
 دیده بان تیر و کبک و کبوتر داشتن  
 شمع و مصباح امین از تالیج مصر داشتن  
 خوفناک از باز پرین زرم مشرداشتن  
 شیر مر دست آنکه اندول از او برداشتن  
 از برای مشت خا که دل مکه داشتن  
 چون نگه در عین عسیرانی مشرداشتن  
 خویش را تا چنبر گردان چو فروداشتن  
 میوانی خانه خود را منور داشتن  
 از نیم صبح خضر می توان برداشتن  
 در نه بے سوادست دل چو صنوبر داشتن

دل منه بسرخ دزد باغ کاهل در دروا  
 عاقبت در گیل شهباز خواهی شایسته  
 گذر از سوا می خود کامی باشدین بین  
 ای که چنین حرکت با برز اعامل مباحش  
 در لباس زر پرستی گشته آذر پرست  
 حرص آرزوی بنیل و کتب بخاص است دل  
 حرص جان گاو تو میز می لب این حرف طبع  
 خرقه یاز رفته اما دل بر بقیع بختن  
 گفتگو بر عظمت توریت و انجیل زبور  
 آرزوی نهادم چار دیوار حسرم  
 شام و خفتن را ادا نکرده نفل نم شنب  
 تا کجا برای می رویو دیگشتن به سپار  
 چار چیز است آنکه از دی چار سومی هرا  
 پر تو صدق است عمل ملو آرم و رزم  
 هست به چار دیوار سلاست ناگزیر  
 بست هست در صعود این دایق جابلق  
 سوش از هر سو که می بینی بچشم کم بین  
 در ره هندی خود باید که باشی چار چشم  
 جوی شمد و غیره جوی با به هم آردشت  
 گذر از کثرت که دار و میشتک ناگزیر  
 نوع و سان را یکک نینه باشد کار پس

خوشتر آید یوا هم هر چه صخره داشتن  
 تا کجا سوره هوا همچون کبوتر داشتن  
 چشم بر نخچیر گاو از بهر عنبر داشتن  
 شب بختنه عیبی از تیار یک خرد داشتن  
 این کله با چندین رشت بر داشتن  
 کعبه ابا ایصون زمین فتنه و شر داشتن  
 دزد نقاب تو خواهی قفل برد داشتن  
 جای می بر سجاد اما جاده دیگر داشتن  
 مصحف اندر بر پاژ ننداز برد داشتن  
 بهتر از برگندن بنیاد خیر داشتن  
 صبح پیشین با خوانده قصد دیگر داشتن  
 تا کجا ابلیس تلبیس رهبر داشتن  
 میتوان با زین بین عزت فر داشتن  
 آدمی لازم است این چار گوهر داشتن  
 آب خاک با دو آتش را بر داشتن  
 در فردین پایه با ناز لنگ و لنگ داشتن  
 کعبه را از چار سو باید و قر داشتن  
 نئے که چون حال خود را خواهی خود داشتن  
 کفر نعمت است نهادل کبوتر داشتن  
 از خراج دساقه و از این اسیر داشتن  
 مرد را زیباست چار آینه در برد داشتن

بایست در چاپ و بیج زرق زور در کوه کید  
 با صفا و صدق مهر و لطف کن دل اسهل  
 هر طوعی بجز از وی هست نه هم از دست  
 جرأتی در کار باید بخت دولت با رخسار  
 ظنرت هر کس نیست با جدم پیر ساز زندگی  
 طاعتیان شورید بخت افتاده ز نه اسل  
 از در دین کن طلب دنیا که مستغنی کند  
 شوق را می رسم که آه تو بصحیف نیست  
 رو بسوی چار بند شهر علم آری اگر  
 لیک سیدانی که در دار دنیا چار چوب  
 ز بهمانی که در دام در پزه این رفرویس  
 حیله صفت که آشنای هم عظم هست ان  
 بنده اش بس بود نه بکسرت لنگری  
 آن جهان پاک خوا نند از کجا شرف ترا  
 نیست جز تا سید در پیکر چون جبریک  
 هم خدا خرت و باید بخت طالع هم بلند  
 هم کجی را در مزید هم با ویز و ستیز <sup>قطعه</sup>  
 زمین همان دشمنان غرقاب دین خشن  
 از وجود خویش بودن خیمه اندر وجود  
 پستی فکر است بهر خطبه تعظیم او  
 تشنه اش از روز محشر با بخت نخلت بود

کشتی ایمان خود را چار لنگر داشت  
 ز آنکه با هر نشان بیابست منظر خشن  
 چشم من دفرخی از سعد اکبر داشت  
 بیخ از انغمی کشیدن گنج در بر داشت  
 ساغر جان را پر از زهر آب خنجر داشت  
 نیل چون پیل دهنان مسخر داشت  
 چشم امیدت ز درویش تو نگرداشت  
 دیده بر ترکان متغ تیز بر سر داشت  
 دولت چشم کتایش باید از در داشت  
 اگر کی داری بکفت باید نه دیگر داشت  
 بایست ای همه مقصدین در ای در داشت  
 میتوان در کف کلیه هفت کشتو داشت  
 در غل تشنیر و برب نام حیدر داشت  
 خاک امی باید از افلاک بر داشت  
 کندن بر کنه راکت و مسبو داشت  
 از بی دختر گرفتن نان و اندر داشت  
 تیغ در کیت در کیت ساغر داشت  
 زمین و این دوستان سیراب کوش داشت  
 و ز کف بیدین منکر زخم مسکو داشت  
 کرسی نه آسمان از پر منبر داشت  
 درین هر دوستان تسخیر و کوش داشت



گشته از منفرد گمانی تیغ او انگشت کش  
 دارد گیرش گرنار و گشایان عدت دست  
 ز ابرج کشت شکوه او بودی گر سپهر  
 رحبت خورشید کیسونه که از حبش مدام  
 جان یقربان سراپایش چه علاج است این  
 عرش و کرسی آن زمان لرزید از هیبت بخوش  
 هر که او در بر او ای عرش سپازی بود  
 شب چو استن بهر بود زان در خورشید است  
 چون مبر هر او آورده خط بندگی  
 نسبت فرس مشین با عرش کن بلایست  
 هست اکیر وجود و کیمیاک معنوی  
 پادشا بهر او خواجه و من جا کت  
 بنده کم خدمت است او اخوت کیم است  
 جان که از جور فلک بخورد مخزون آمده  
 میرسد گر بر او این مق نازد عزیز  
 نامه شوق که دارد آن سواد از خط من  
 گزید از وصف فلک غما بهر زنجیر نم  
 ز غلط گفتم فلک است سنگ این عیار  
 گر تو با خاک ره خویشم سنجی از کرم

کز نبی آموخته نه ادو سپید داشتن  
 در عدم عطف عنان از رحم ما در داشتن  
 از برای صیقلیت سخن دگاد و گود داشتن  
 رحبت روزان با است با در داشتن  
 سر برش پای بروش پر داشتن  
 طاقت کس نیست این بارگرا بر داشتن  
 باید از مو ان رهش غم اش بر داشتن  
 نام زنگی بچو خورشید او در داشتن  
 مر قمر را هر خوان با است قنبر داشتن  
 آسمان را با زمین نتوان برابر داشتن  
 خاک او آل ساگو گرد احمد داشتن  
 خواجه را چشم کرم باید سجا کرد داشتن  
 خواجه مسکین نو از بنده پرور داشتن  
 در حجاب روضه است خواهم مجا در داشتن  
 آسمان بر خود چو بال از اختر داشتن  
 بادیش بهتر ز صد طومار و دفتر داشتن  
 در تر از داز چه هست این غمده ز داشتن  
 گوهری نتوان شدن از گنج گوهر داشتن  
 پیش من بهتر بود این سخن در داشتن

خوش بشته هست بهر مریح کس در حشر  
 جان بریر آن لوامی سایه گستر داشتن

## قطعه مسمی بفریاد غیب

جایی است که نظمت به فریاد ماند  
 حرف حرفش بخفا و خال دل آید ماند  
 یکبار با پارچه از زند و زاستا ماند  
 دلشین نقطه که گوئی بسویدا ماند  
 کردل آوزی خوبی بکلیسا ماند  
 که به لیلی و سیه خیمه لیلی ماند  
 بعضا را رود و لیک باعنی ماند  
 صد جو چشمیدرین مرحله شیدا ماند  
 پیشتر رفته و حیف است که پس مانده  
 بسکندر برسد آنچه زدارا ماند  
 ایکه بارای تو خورشید بحر با ماند  
 که خیالت بسیه خیمه لیلی ماند  
 دل بخلو تگده خواب لیا ماند  
 که بر ایت در سخنان من و ما ماند  
 که فلان همسفر دهمه و همپا ماند  
 چون تو زیجا بودی کسیت که بر جا ماند  
 که خدا با تو چه پنهان چه پیدا ماند  
 با ده پیاید هم بادیه پیا ماند  
 جام گرد و حمن و گنگ بئینا ماند

ایکه رای تو بود روشن و طبع تو بلند  
 سطر سطرش بسزاف دل آوزشیم  
 هست انگاره دلخواه تر از انگلیون  
 نکته با هست بهر نقطه و هر نکته بود  
 قبله پاریان است بهمانا هیریت  
 معنی و لفظ ز مجنون نشان دل برد  
 بقلم هر که در این راه قدم بردارد  
 صد جو خورشید درین بادی پی شایفته  
 جاده پیشروان میری از تو لیسر  
 سر بر افراز که ملک سخن از ملک ترشد  
 چشم دارم که گئی کلمه تارم روشن  
 چشم بد دور بود طرفه سود می چشم  
 چاه کفان بخیا تو بود گر چشم  
 اگر از دیده مشتاق من آموخته است  
 ده که مشروط باین شرط بود آمدت  
 هوش و صبر و خرد از آمدت باز آید  
 پای رشک را چه بودی بیان میگفتم  
 امی خوشا چون تو تریفی ندیده ام  
 چون شود از من تو جمع بحرن پرک

و نذران مجمع بحرین وجود من تو  
 باز میگردد ازین راه بمقصد پویم  
 بزم آرا چه شود فزونی روشن ایان  
 جاود شنبه دگر فسون پروازان  
 تشنگان باید بر ساعز و سیراب کند  
 نشاء آخروی و نشاء و نیاردی با  
 که گرانمایه سخانی زانق بر خیزد  
 که روان بخش نیستی بچمن آویزد  
 که ادیب ز فصاحت بدار آید  
 که خطیب ز بیان خیزد و است بر آید  
 اشک هر دیده شود سیل و بطحی برسد  
 اینهمه گفت و شنو باشد از آن که بقوم  
 دین دولت و دنیا هر دو هم باشد  
 لیک هر کس که دنیا بفرود شد دین را  
 و آنکه دنیا بشکست گشت در دهم  
 دین دنیا همه آنست که تاجان درید  
 در همین کتب طلاء همین طفلان  
 که همین فتوی تبت بود ای ساد دلان  
 که قضا و قدر انگونه تقاضا دارد  
 هیچ زمین بلخ و ازین راغ نماند برایت  
 اگر چه اسلام غریب است دشمنان غریب

فاش گوئیم که با خضر و موسی مانند  
 موسی و خضر همان به که همین جا ماند  
 مهر زخشان خجل از پرتو آرا ماند  
 همه باطل ز عصا و دید صیفا ماند  
 لطف ساقی که تبرستی سقا ماند  
 بیکی جرعه می نشه و دبالا ماند  
 قطره ریز آید و هر قطره بدریا ماند  
 نغمه نیز آید و هر نغمه طرب آماند  
 که طیبی ز خداتت جدا و اماند  
 تا در افتادگی آن طائفه بریا ماند  
 آه هر خسته کشد قد و بجز ما ماند  
 دل و دانی و دین ماند و دنیا ماند  
 پس همان به که علم پنا و هم آنها ماند  
 به پیروا و باخوان پیودا ماند  
 با سپاسی ست نفور ازین بسطی ماند  
 غم امروز دهم اندیشه فردا ماند  
 هر یک از دانش از دوا و معرا ماند  
 نه فتادی و نه مفتی و نه افتا ماند  
 زود باشد که نه قاضی نه قضا یا ماند  
 بیکی غم بدل از بهر و لا سا ماند  
 ای غریبان نگذارید که تنها ماند

آخر از خانه خرابی خود اندر شب کنید  
 دل بران لعل گران مایه چرخون نشود  
 یوسف اندر دهن چاه رود و اسفاه  
 کعبه لرزد و بخود از جمله سپلان تا چند  
 مگر آن طائر فزنده کند باز مدو  
 های آن طائر کوفتانی بیت الحرام است  
 گو کب دولت این کو کبه غر و وقار  
 عیش از خیرگی این وقت با تم ارزو  
 اتفاقست که نیز از همه جمیت است  
 نیک مرد آنگاه در رسم نیاگان گیرد  
 نیست بیدار ازین خصمه و غم هیچ دلی  
 یاد آن خطه آبا که خوانی بغداد  
 رفت آن عهد شد آن عهد که از زیارت  
 میتوان گفت جهان خلعت خیابانیست  
 اگر این شکل کن پرورش از نو یا بد  
 گرازان نانه که از نانی زمین خلعت دگر  
 مدد اسی کو کبه طلوع دایمی خجست بلند  
 با چنان بی رویائی چنین است بلند  
 از زمین باز با فلک رسد این کفت خاک  
 آن زمان هر دو جهان می یک قلب بود  
 آن زمان آن زمان و کین قلم ای معنی سخن

میسندید که این خانه بصحرای ماند  
 که بره خوار تر از خوروه مینا ماند  
 یونس اندر شکم حوت در نیا ماند  
 زیر صد که محن دامن طبعی ماند  
 عزت و حرمت مرغان حرم نامند  
 دور از قافله گشته بیدار ماند  
 حیث کز فتن شریا به شری و اماند  
 روز از تیرگی افوس کس شب را ماند  
 در نه دشوار که این نسخه مجتزا ماند  
 آب مندا که بر سم نیاگان گیرد  
 گل درین گلدان بالاله حمرا ماند  
 داد از ان بلخ کز و داغ بیا ماند  
 خار آن با گل و خارش بیا ماند  
 روز روشن که کنون بلشب بیا ماند  
 برگ بار آرد و باند و طوبی ماند  
 نغمه گل کند این بادیه بیا ماند  
 که در ریات اقبال فلک سا ماند  
 سر فلک سا و قدم بادیه فرسا ماند  
 سیر اگر بر اثر ساک اسرعی ماند  
 در نظر چار جهت چار مصداق ماند  
 دست دل چندان با دانتا ماند

<p>بنده شونده گرت خوش آنرا دوستی بنده است که خرت یصد بند بود است نهش و نگاری جهان نقش بر آب مانا نمیم و نماند بجان هیچ را نی فطرا اینکه نماند ز جان هیچ عزیز گشت موسوم بفریاد غریبانین شمار</p>	<p>رنگار است گر این سلسله بر پا ماند بنده آن نیست که دیگر ز سلسله ماند مگر آن نقش که از سجده سببا ماند بجز این ماند و ماند که جانا ماند همه ماند که خداوند تقاسم ماند اسم باید ز حقیقت بسستی ماند</p>
<p>خمس در منقبت حضرت غوث اعظم رضی الله تعالی عنه</p>	
<p>شاه خوبانی و خوبی بنامی زبید با چنین صدق صفات وفا می زبید</p>	<p>چتر شاهی بسبب از ظل خدای زبید با چنان دمی چنین لعن و تاملی زبید</p>
<p>خط ترا خال ترا حسن ترا می زبید</p>	
<p>تا چو سوز گنجن بیسه خاسته اند تا سراسر اپنی تو روز اول آراسته اند</p>	<p>قدر عنای ترا دیده زخم کاسته اند جانم زبیدی تو از در گهن خواسته اند</p>
<p>خلعت ناز بغیر از تو گرامی زبید</p>	
<p>بسیج منی چو تو از گلشن ایام نیست چون قضا بهر تو تشرف بکارم آست</p>	<p>ز آنکه نخل قدر عنای تو احسن آفرشت جانم زبیدی خوش اندست از اینده آفرشت</p>
<p>خلعت ناز بغیر از تو گرامی زبید</p>	
<p>نور اطلاق چو شد داره پای وجود اسم از پرده توحید تجلی فرمود</p>	<p>حلقه میم ز غم خویش احدی نرود ذات الاهی تو شد مرکز پر کار شود</p>
<p>قطب حق گویت از قبله نامی زبید</p>	
<p>تو رعین نبی دین علی قره عین لطف حق داده سر الهی ازین زمین</p>	<p>منظر خلق حسن مرکز حکیم حسین جلوه گرشه یلیاس تو مجال حسین</p>

این قیامت که بر قد شمامی زبید	
طلعت یوسفی از چهره زیبا داری	خلق احمد دم عیسی کفن موسی داری
آبرو از صدف حضرت زهرا داری	در کیمیا بترج شمان جاداری
همه اوصاف نویان بشمامی زبید	
زیر فرمان تو تا ماه زماهی باشد	خادم درگه تو در غور شاهای باشد
چهره ات منظر انظار آئی باشد	سینه ات مخزن اسرار کیمایی باشد
الاجرم نام تو محبوب خدای زبید	
نقش باپی تو درین آه بگریست	گردن اهل دلا از قدمت طرفت
دست پاکت که درین بو بگریست	ز سید هیچ کس را بقدمگاه تو دست
دستگیر من افتاده ز باپی زبید	
گوش کن گوش فغان من بگریست	تالم از حرص و هوا از زنجیر و ساس
مشو آزرده ز فرمان من این غوغا	و ادخواه آمده ام پیش تو زیبارسا
بر در اهل کرم شور گدای زبید	
ماه و خورشید حسن تو کن کسب ضیا	هست پر نور زانوار خست ارض و سما
کرده دریدول عکس رخ خوتی جا	روشن از تاب جلال بود هر وسرا
هر دو جا جای تو امی بدو جی می زبید	
بروی و آل کرام و جی آبابی عظام	دمم از طرف ناظم بچاره کلام
پیرسان شمام و سحر تازه حیات سلام	خاصه بر چند کریم و می اصحاب کلام
(ناتمام)	

## عرض حال درگاه حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ بحالت بیماری

صبا بجا نیاید چو بصدتک تاز  
 و ہند بارت اگر بندگان آن درگاہ  
 غریب دمی شوق عزیز بی شریک  
 دے دروغ کہ از بخت نارسا رسید  
 زفت راہ حجاز و زنداناقہ شوق  
 جمال کعبہ ندید و طوان خانہ نہ کرد  
 نہ نفس اہنا کشت کرد قربانی  
 حدیث شوق بر فردنایہ کرد ادا  
 ہنوز ہست گرفتار حزن و رنج الم  
 دلش بہت غم جان شکار از عمرت  
 چہ نسبت است شبافروز شمع ابا و  
 ظہور سوز و رون اہنا حاجت نیست  
 چنان ز غارتش جسم نزارے فرسود  
 روان زودیدہ اویل اشکتا کجا  
 اگر نوامی قبولی ازین فواج رسد  
 اگر صلا می حضور می درگاہ تو دہند  
 اگر ز جانب این روضہ باشدش کشتش  
 تو نیک گئی از حال او چہ گویم من

سلام من برسان با ہزار عجز دنیا ز  
 بدہ ز جانب من عرضہ کامی غیرت از  
 زشتہ عمر و دانش ہے نشیب و فراز  
 بدان دیار کہ باشد بہشت نیست بہتان  
 نیافت رہہ حقیقت نعرصہ گاہ مجاز  
 نہ سعی و عمر نہ رمی نہ با نیاز نماز  
 نہ فدائی کہ بران شرح دادہ حکم جواز  
 بہ بندگان تو پوشید کے بودین از  
 ہنوز ہست اسیر ہوا و حرص آرز  
 بود بحالت کینچنگ اسیر جنگل باز  
 کہ روز و شب داد و ستہای سوز و گداز  
 کہ بے فقیلہ دہر روشنی چراغ کار  
 کہ ناخوش نتوان کرد عقدہ ہارا باز  
 ز چشم لطف نگلے بسوی او انداز  
 ز پردہ خودی آید برین چو نمونہ ساز  
 رسد بنزل مقصود پیش از ان آواز  
 چو برگ گاہ نبیال ہوا کند پرواز  
 کہ عمر کوتاہ دی باشد این خسانہ دراز

<p>بخدمت تو چو امروز التجا آورد که از غریب نوازی شوی عزیز نواز</p>	<p>بخدمت تو چو امروز التجا آورد امید هست ز لطف و عنایت کرم</p>
<p>امید هست که در هر وقتی از مهرت بغز و عزت اغزاز می شود ممتاز</p>	
<p>عرض حال دیگر</p>	
<p>لطف تو مرا کن علاج در و بیدر مان ما آگهی از حال زار ظاهر و نهپان ما</p>	<p>ای طیب در و مندان عیسی دوران ما جان ما جانان مای دین مای ایمان ما</p>
<p>یا معین الدین چشتی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را ما معین</p>	
<p>در دل خدام درگاه تو پا دای جامی من گره گیری است من ای من ای دای من</p>	<p>ای درت طجای من ای بنده است ای من در طریق مستقیم آنکه که لغت و پای من</p>
<p>یا معین الدین چشتی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را ما معین</p>	
<p>تشنه مغز ان جهان را تو داغ از بوی تو در و مندان را شقای کامل از داری تو</p>	<p>ایکه هست اکیرا عظم خاک پاک کوی تو روز و شب در جستجوی تشنه کمان جوی تو</p>
<p>یا معین الدین چشتی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را ما معین</p>	
<p>عرشیان در و بند شام و صبح فرش مسکنت فرق ما و آستان دست ما و امانت</p>	<p>ایکه خیل انس و جان در و طول و فنت روز و شب فلک اگر دیش بود پیر امانت</p>
<p>یا معین الدین چشتی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را ما معین</p>	



<p>آنگه از وی مستخرج است اجدید زین از جمال با کمال او منور شرفین</p>	<p>کرد حکم عرض حال خود مراد ارت حسین آفتاب اوج عرفان عین اعیان نور عین</p>
<p>یا معین الدین جیتی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را ما معین</p>	
<p>ده مراتب توان شام با بخت این جوان تا بکے در سینه دل باشد طپان در تن توان</p>	<p>پیر و لگیم ضعیف خسته جان و ناتوان تا کجا از بنو اسبابی خود یا شمشیر توان</p>
<p>یا معین الدین جیتی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را ما معین</p>	
<p>باد لے پر تب و تاب با روانی پر تاب آرزو دارد که گردد بار یا آب سخنا ب</p>	<p>باو فورا اضطراب در با کمال اضطراب بردست آمد عزیز امیدار شمع باب</p>
<p>یا معین الدین جیتی کن اعانت شو معین خسته را لطف تو مرهم تشنه را ما معین</p>	
<p>تفسیر در مدح حضرت شاه موسی الطیحه امیر علیہ موسوم فیض موسوی</p>	
<p>من عیسیٰ من غومی گردید زرق از دوا اتکانش بر خدا و نه عضایش بیگنا میکند فرعونیان اغرق امواج فنا ز بهر ادا دایه دش خاصیت آب بقا با خدای که کرد خدا یکدم نمی گشتی جدا ماتی صورت نگار معنی آلا و لا با حلالے که ز جلالش مدرا حاصل دنیا</p>	<p>ای سبب موسی بنام فراموشی و غمی موسی کش بود تسلیم در ضابطس بحیه گاه رود در موسایان ز نیل بانیل مرام موسی عیسیٰ دے خضر مبارک مقدسے باولایے کرد لایے مع نش غافل گے نقش بند و لپند کار گاه و لا آتہ با کمالی که ز کمالش ماہ کامل فروغ</p>

در شریعت در طاعت کرده حاصل بود شب  
 والی ملک لایحه الخاص رسول  
 در حقیقت غیر حق با هیچ یکا رهنماست  
 تا حجاب ملک فقر و تاج فخری بر سرش  
 بچکلهه بی سپاه و لشکرش خراب آه  
 رسته زنجیر و تازی دو سنگ بدین نفس  
 ذره ناچیز یعنی بنده مسکین عزیز  
 از تو جوید آبرو انیش بود پس رزق  
 آفتاب بوج عرفان مولوی عین القضا  
 کرد ما مورم با این خدمت که گشتم و دیدم  
 صحبت او کمیاب باشد بر ای طالبان  
 سینهاش گنجینه سترغنی است جلی  
 علم ظاهر علم باطن او جویش سندا  
 پایه پختنیم بختین احسان دیت  
 اندرین اشعار گلک من میضایند

گر صفا از مصطفی او گر رضا از تفضی  
 سرگروه اتقیا و اولیاد اصفا  
 حق پرست حق شناس حق دین بین حق  
 شهریار شهر عشق و تنگناش بوری  
 پادشاه بی کلاه دانفش نخل خدا  
 گفته امشیر او فرید و گور آرزو هوا  
 گر بظاہر غایبی میداندا و حاضر  
 از تو میخواهد عا انیش بود پس عا  
 جان نشین و نشینت من آرا می قضا  
 از تنهای خاک درگاهت که هست کون  
 پر تو سیاهی او بهتر بود از سیما  
 مایود آینه کز هر دو سودار و جلا  
 فیض جاری فضل باری است بهر اسوا  
 از مایح سرگروه است خیر اورا  
 گر به فیض موسوی موسوم شد باشد و او

بر دعا این چاره را کردم تمام ای طالبان  
 سایه او باو یارب بر سر ما و شما



قصید تهنیت مشتمل بر فتح یونان بجنوبی و حلقه گبویشان با بعلی امتعالی و خاصن یوسان  
 عثبه علی عالی امیر المومنین و خلقه اسلمین سلطان البحرین و خاقان البربرین خام البحرین  
 الشرفین زادها الله شرفاً السطان عبد الحمید خان غازی خلد بشکره و سلطانه  
 و افاض علی العالمین بره و اجاته

رایت انا فتحا آیت فتح بسین  
 حیرت فرقی حکومت بس فی الی العالمین  
 فوج جبار ترا نموده خربل شد بسین  
 او همت آرد بسیم یونان زمین ز پرنگین  
 هست برامت قرار او را پادشاه پورین  
 دز خلافت خسروان عهد فی خسر بسین  
 از نشان چون پادشاه کرده حق و بسین  
 ز یزدان ترا پیوسته چین در استین  
 گرد او نگت پیا استاده هر کسی نشین  
 چون نگرند ابله این افتاد کسری بخین  
 گوئی این مستح منتهای فتوحا بسین  
 چشم بر دست هر جا هست قفل آه بسین  
 گوش بر آواز دارد بهترین هر کسین  
 مشت سگ عوزان حبیب بشیر عین  
 دل توی از دین دین دوزن پستانگین  
 با گل افتاده مانند گس در انجبین

ای طراز لشکرک آتباع شاه دین  
 هر دست دولت بس هر ختم الانبیا  
 سخن انصار ترا پیوسته نصر لشکر نصیر  
 اشبهت دار و دم گوی فاک در مویجان  
 هست برودت مدار آسما و آسمان  
 ز انحرافت سرکشان عصر فی عصر الیم  
 آسمانین بد که باشد جیبانی در گت  
 نازش فغفور بر چین اهل باشد گت  
 پیش یوانت بر افتاده هر از نشان  
 چون نهند دایمین و او فخری آنچنان  
 گوئی این فتح است ملاح بقا منج  
 حق چو این منتاح دادت نیز و کجا دور  
 وقت آن آمد که کوس کت آرزوش  
 کرد یونان همچو دوزان شمشیری بر کت م  
 جمله به هر دو فاصرت سرشار بر حین  
 عاقبت این سرکشان انگری از حین

جای حیف است اینک ز شکس خزانان  
 سرکشی شد با جیش لشکرگش در نه نداشت  
 فرج یونان آن طرف از بره کمان نظر  
 کوکب مسعود با منحوس کرد آس قران  
 شیر جبت از کنا م شیر مردان از خيام  
 نعره یاحی ز زنان نغمه چون نه زنان  
 شورش باشی بزوق غوغا قرنا و دوق  
 ابر و باد آورد برق در عدل بر ابر و باد  
 از خلیه نهامی تیز از شکاف تیغ نیز  
 جسم و جان آمد برون آن از تفتک این  
 در رواج از حرب هم شد اقبال لام اله  
 جا گرفته گردمان بر سینه ای دشمنان  
 هند و شیر آو خیمه با هم دیگر چون شهد شیر  
 گردن سبکبارگی استاده بزخون غوارگی  
 کرد چندان دست پارتوستی تکا از مسلم  
 با هتتاب دولت یونان در آمد و قول  
 آفتاب نور سلطان که ظل از یوست  
 هست مشهور اینک نوین در سلف شمشیر  
 قصه کوه بر غنیمت و تنها آمد و راز  
 زان هنرمیت از غنیمت شد نصیبان  
 بنده آزاد کو از بند فرمان بکشند

سرکشی کردند از امر امیر المومنین  
 هیچ سزای سزای مال جمع اهل کین  
 آن چو صاحبان مال این چو صاحب بین  
 موکب منصور با مقهور شد با هر قورین  
 تیر بیرون از کمان تیر انگن از کین  
 بر یونان هر زمان آن بین آن این  
 بر شد از میدان کین تا آسمان سپهرین  
 تو ب تیر ب فگند تا ثابت بجا از همدین  
 هر صاحب این شد هر تیر این  
 دست تیغ آمد برون این از تیر این  
 در یونان از ضرب هم در ناله با ما از زمین  
 خنجری در دست ای سر خنجری اندر زمین  
 شوره شمشیر خیمه با هم دیگر چون در طین  
 دشمنان از بارگی افتاده اند را کین  
 که کتابت گشت مثل دست کراما کین  
 از اخطا گفت هر کین احب الالفین  
 تا ف چون بر بنان هم آمو هم آموین  
 حالیا بیم که شد غرقاب سبیل آموین  
 پوست از شیر این کشید همه ز ربه پوستین  
 تیغ خنجری در دست و مغز جل و سر زین  
 مر سزای او همین است مکافاتش همین

می شود و در دیگر اوقات از لوح اعتبار  
 و او این گشته گمان اخو طیبی روزگار  
 لطف انازم که با این کارزار و کردوکار  
 بر چنان مهر و معرفت و مباحصه حسابا  
 این تلمطمها که دیدند آن مهر خست دگان  
 شد عیان و جلین آنار غنا جامی معنا  
 گشت شاد از عداقت که صید و گریه  
 نغمه خوان مرغ خوش اکتا ز سید زهرین  
 خاک قسطنطنیه از جوش بهار خرمی  
 شاد و خرم دستان و تازه در دستان  
 تهینت غمان تهینت که گشت بیل انگ  
 داورادین پسر اسلطان دین دادگر  
 عرصه هندوستان برین دستان خردستان  
 راند بر خصم ادهم از دم و غیر از لکنه  
 چشم و یوان شد سپید از لوله قمشان  
 این به تقدیر آن شمشیر این چه آفرین چه کرد  
 اجرت این خدمت آن باشد که گوی پیش  
 آیکه از آرایش عهدی ز رخسایت  
 روشن است از کمکشان و گویند آن با  
 مرغ ز دینے باب تاب آید در نظر  
 هست این از رنگ هم برنگ آن خرم رود

از اتفاق و محبت گوی شود گردون نشین  
 عاقبت سودا شکن صفت من گن گن  
 ملک شد این که فاتح داد امان و مشایین  
 بر چنین لطف و فتوت آفرین آفرین  
 خسته را کنگبین شد رسته را اما معین  
 شد بلند از خلق او امر چنین حاجت معین  
 کرد جا در همه احوال گریات و گریه  
 گلشنان باد بهاری آید از بهر گل زمین  
 یک خیابان زمین شد یک خیابان یا معین  
 دوستان از دوزخین دوستان از فردین  
 چنگ ز آهنگ ز شد بار بار امتین  
 قهرمان خشک و تر فرمان دایمی در زمین  
 دوستان دستان بر اسی مستح شاه زمین  
 این بشیر زبان آدینت آن با تیغ کین  
 روز و دوان غد سیاه از خانه شیر بر این  
 تر ز با نیا بهین مرفقا نیا بهین  
 آفرین صد فرین بر کله معنی آفرین  
 هست گیتی گردن و گوش عروس نازین  
 شاخ ز زمین از کف گاو زمین د برین  
 هر سر آن شاخ ز زمین هر طرف کاهی زمین  
 بیت پیش و کشتا و نشین چون نقش زمین

<p>چیدہ خوانی کہ گیر دیہوزان مکہ چین کن دُعا اکنون کہ آیین سکندریع لاسین آن زجیح اولین این اوسر حار پین</p>	<p>اگر تضرع در قوائی رفت دکالے درد چند لانی امی عزیز از ترنباہناخدی تا مہ نوضو نشان غور شد تار تو نشان</p>
<p>چتر مر و تیغ قہر ت سایہ کستر در جہان آن بفرق سلین این بفرق مشرکین</p>	

قصیدہ تہنیت و مسعود شہیار کامگار سراج الملکہ الدین بہر بی محبتی احمدیہ الشہ خان  
بادشاہ دولت اوداد افغانستان خلد اللہ ملک و سلطانہ

سہری در سپرے یا جانے در جہان آمد  
کلیم از طور سینا یا سج از آسمان آمد  
فریڈنی در افغان بادش کاویان آمد  
زمین زیر نگین و آسمان ز پیران آمد  
بہارے بر سر ہر خار و خار اگلشان آمد  
صلائے فتح باب از درگہ پیر مغان آمد  
عجب کز باختر امر و ز سوسے خادران آمد  
خوش آمد خوشتر آمد شاد آمد شادان آمد  
چنان چون باد نوروزی کجا و گلستان آمد  
کنایت تابکے آخر کہ بہان و فلان آمد  
امیر المومنین یعنی حبیب اللہ خان آمد  
چہ قرآن حافظ ایمان و عزز مومنان آمد  
سجل با مہر مہر حسن تہم شہسبران آمد

جہازدارے تبر عظم ہندوستان آمد  
ز شمشیرش بدینیا کجانبخشی بدطلونی  
منوچہرے جہان افروز با پھر نور شد  
کبک مہر سلیمان شہو اپا مال جولانش  
سحابے در رہ ہر شک ز گرم گہر ریزے  
صدائے کامیابی از لب ساغر بگوش آید  
مدام از شرق سوسے غرب آید آفتاب تا  
نشاط آمد آبدین کہ از ہر سو بگوش آید  
کے آمد روز فیروزی چہ ابدال افروزی  
الا امی نکتہ سنج نکتہ پرواز سخن پرورد  
سراج ملت دین آفتاب مطلع مکین  
وجودش آیت رحمان چہ کون جزوی از قرآن  
سلیمان فراولی الامر کے کہ توجیح جلال او

خود از بهر کلاهش گاه زر گاه چاه گم کرد  
جهان گیر جهان دار و جهان بخش جهان پرور  
سرو و خسیل سرداران که در تاب تب هوجا  
آهنگن گیر و شیر افکن سپیدای که در میدان  
ز بس رُوح و سنان و نیزه لشکر گاه او باشد  
بفوج جان نثاران فاه برش بود نازم  
ببا و قهر او که گر آن گاه سبک باشد  
دستانه بود میدان مشق لشکرش گویا  
لوا می سر بلند آسمان سائش بود خطه  
بهم حکمتش هر کوه که بوزر همبرسته  
نگاه منبشیل فرا اگر قنادرش برسیا بانی  
ز بس شد سبز و خرم اکبر آباد از قدم او  
فضائل تلخ گنج در دوضه گوهر شار آن  
سوئے مسجد چو از بهر ناز آمد مؤذن را  
بهر کوبسته اندامین و هر سو بافته زمین  
فلک کے پیران چنین همان تواند شد  
چرخ منبج مغل و فرخنده برے هست این نسل

مه از بهر سپاسش که سپر گاه کسان آمد  
جوان دولت جوان همت جوان طالع جوان آمد  
بس نظر حبیب کرد کارش سا لبان آمد  
به بر حفظ خدایش بهتر از سیر بیان آمد  
نیتانے که پراز کجهان شیر زبان آمد  
که جان در آستین از مشوق سر بر آستان آمد  
بیا و حلم او گاه سبک گوه گران آمد  
که هر ریح و سنان شهنشاه بر لوک زبان آمد  
که بر مے شرط کردا درین باغ آشیان آمد  
از شهید نصفتش نوشین بدن نوشیران آمد  
عبارش هر مرمه و چشم غزالان سره دان آمد  
بے گلگشت آن گویی که خود باغ جهان آمد  
بخیمش دُرّة التاج عمارات جهان آمد  
تعالی شانہ اللہ اکبر بر زبان آمد  
که همان عزیزی قیصر هندوستان آمد  
که یکے خالد یک بڑه اش سبب ان آمد  
که ناهید از فلکین چاه لب لبخوان آمد

مطلع ثانی

جایین میمانے کاین چنین پیش میزبان آمد  
ازین سونائے قیصر از آنسو صاحب کشور  
دو و همیشه دان افزا هم گردید بزم آرا

سبارک میزبانے کاین چنین پیش میمان آمد  
بیا سعیدین را بنگر بیک منزل قرمان آمد  
دو خورشید جهان پایعنان اندر عنان آمد

ز بخت و اتفاق است این بفاق اتحاد آرس  
 و دول چین شیشه دیما نه یک جان بقلب شد  
 ازین صدق صفا آرایش کون کان باشد  
 الا ای شهریار شهر بر شهر گبستی  
 خوشا گاهه که شاه چو توبره جلوه کرده  
 عزیز آورده از بهر شارت گبستی از گبهر  
 نه آن گوهر که گیر درنگ از خوشه بودن  
 رگ ابرو زردی که سخامیت هست کلک او  
 بجز این گنج گوهر اسخ آسان که از بهر  
 بیم وزر اگر نجی مراد نم بیند زاید  
 عیار من بسج از قدراتی تافت رخو خا  
 نه در این ذره ناپخته نخواهد نسیم اما  
 عروسان معانی را که کلکم موکشان آرد  
 در حقی طرفه نبشانه ام در باغ اوصاف  
 بهوی این دست گل که از باغ دیگر باشد  
 ز تکرار قوافی لذت دیگر شود حاصل  
 دعای من بسکیم اکنون ملائک میکنند آمین  
 صبحی میکنند از ساغر خورشید تا دوران

دو دولت متفق شد یارو عالم تو امان آمد  
 دو تن از یک ضیاء چون مهر بر روشن روان آمد  
 دزین مهر وفا همایش جان در جان آمد  
 که صیت دولتت آذینه گوش نشان آمد  
 خوشا ماهی که لهی چو تو همان همان آمد  
 که به از گنج باد آورد گنج شاهان آمد  
 بل آن گوهر که کانش در فضای امکان آمد  
 که مانند کفت شام و سحر گوهر نشان آمد  
 بصیخ روان در ستم این گنج ان آمد  
 هوا خواه خود خمیازه پستان آمد  
 که گاهه همچو من هم پله کوه گران آمد  
 ز راه هر بان امیدوار همسرخوان آمد  
 ز هر سطر این زمین آئینه دار ککشان آمد  
 که هر یک میوه زان غنای است میوان آمد  
 نبوش این ساغر ملکه که از در معان آمد  
 ازین قند مکرر علی شیوه بیان آمد  
 اجابت چشم در راه دعایت این زمان آمد  
 صبحی کان دوان بخش دوان از جان آمد

شهنشاه سز از جاست نهان من خوش انعامت  
 جهان باد ای کجاست که تو خلقی کا مران آمد



قصیدہ مطبوعہ اورنگ حضور سی و تہذیب جلوس منشی حنی حضور پور نظام الملک  
 نظام الدولہ آصف جاہ نواب میر محبوب علی خان بہار فتح جنگ الی ایات خیر آباد  
 خلد اللہ علیہ و سلطنتہ کہ ہم از ہر صرح تاریخ جلوس ۱۳۰۱ ہجری برمی آید۔

۱۳۰۱	نقش مرادِ عرش شانہ بہدِ حا یگشتہ نازل آید کہ سب دعا زمین نقش نو جوانیت نے دلکشا طالع شدہ ستارہ چہ نیکو بہدِ ما سرور دآفتاب سی از مطلع صفا حقا کہ حق بکرز انیک گرفتہ جا داوا از ادب صدا کہ علی عرش استوی زان ہر زلف ویش کا بیدی لبتی گلبارنگ نام ظلہا می زند حسنا قربان آن جلوس چشمہ نشین ما کسب سلع کر و شب روز بر سنا نمی پرورد بجان گمراہ لعل با چرا افزودوزان نوید دل دیدہ راضیا گیتی بآن نوید نوے سزنا طنا ساتی فتح کش و نئے مطرب کشد نما	نازم بکجک قادر نقش آفرین دلا دیدی چہ نقش ناز بکسی نشاد اند گویا نواز نازہ نشیب سے را آورد از مشرق تنگدہ بزیر صفادین ہند آسمان عزت جاہ است نہیں سبب پرگار دہر رولہہ بکاش اگر چہ لیک با سے شد آن سادہ نشین کز فکرتک باشد با وجہ سندر کا شمس نے الہند گلہام دولت آمدت یاد گیشوس گشتہ روان فزا بلہ شرکہ جلوس ناہید بس بشوق ہمین جشن نیربان طالبہ مہرودہ با تیار را داد اگر آمد ازین بہار بجان دین سرور عالم ازین امید بود انیساط بخش ہر کس تباہے ز نوش دین عہد با بلر د
------	---	---

بر لب صفت بجز زمین ناله می کند	۱۳۰۱ حاسد که غمزه دام از او همچون قف
آرے بر انبساط دلیر است نالو این	کامد زبان با بواب تنیت سرا
زیب کنیم لب سپاس نظام باز	از بس گز ان نظام بود ملک بانا
از ما ثنا بیاید از خواجه دلبری	کز بنده میح آید از دست او سخا
آکنون که دست او در گنجینه پاکشود	بشاس باطل اینک حال آمده خلا
وانگه که ز رفتن دگر ما پیش آید	قارون کج گوی هر روز می شود گدا
صفحه نماید خائنه و چون که گاه وجود	خالی بود از ان برقم از نقط عطا
هنر گل برآه دود لطفش شود نهال	هر کس میان قلوبم جودش کند شنا
خور از نوال بچید روز مرام او	بر خوان او با بل جهان در مهر صلا
باش دلال لبه عیش روز زانی	زیبیم گلشن لطفش طرب فزا
در شرمه ز تانگی عدل می بود	با دهر همیشه دزان صحیح تا مسا
از عدل او بدان که پنجه گاه دهر	با هم بگاومیش بود شیر آشتا
لطفش ازین حقیر نازی بهر دیار	نامی شد چو از کشش گاه که با
شرح دلیریش چه بد ساز گلک کس	کو تاب کوی توان ز کجا زور و کویا
زان رو که رای او شد آئینه دار و مهر	گویی که رفت دلتی حاتم جهان نما
نقد بلجی دکن بهر بار گاه او	بل مهند نیز برد لبش شوق الحبا
مقتودندی آمده با خوبی و کرم	مطلوب مندی آید به موجب خوش لقا
ز پید زین کند بسا فخر از علو	از بس گرفته عالم از درد خلق و بها
بر نام خود چو سکه زن آید ز درگاه	ماه و خور آید از سپه او نقره و طلا
با هر دین کن سخن از عهد کسری	جای که مصحف است چو گوین از او سخا
در عهد می دران چو اشراف را بود	عهدش کرد دیده رونق از او دین مصفا

۱۳۰	صافی آفتاب کجا شعری از کجا کاش روایت بدولت محبوب کبریا ببر سر بود چو سایه این سایه خدا ای آئینه آفتاب زهرت بود سها چون صبح کاژیب مدہ امروز بے بقا بکشا و گل چو باہ نیم درت قبا زود از دوز و صدق دین آستان بیا خو ایتیم دین قصیدہ گوئی کہ حسیبا صح تو بایدیم کہ سفود حشمہ بعتا شد زنده گوئی انوری آئینہ بشتا بیکرہ بزربنج شنجش گران ہبسا نازد ہی کہ باید ازین ہرخوان صفا ہم کلک نامہ ہم بدیضا دہم عصا ارزنگ ہبتال اگر گوید از صفا بہمینت گواہ و بدلت ہم او گوا تفہیم عیسوی بود طرز دکشا فرسنگ حال شاہی داورنگ بادشا اکون نام می کنم این قصہ بروعا تا جرحہ جمع آب بجزیرہ از سما اعدائے تو بکام زہر چشمہ فنا	ہر شعر کامیاب نگہ دیدہ ز اسم آن از نام او چو بہت عیان کبریا و نشان خلفے نشود بسایہ ام آسودہ دامن آیا نگہ بلطبت باہین ذرہ ہم کنی ای آفتاب اوج بہرت کہ مدعی دارد اُمید آئینہ وان درو بدین خوش آئینہ زود آید از آئینہ نون خوش آن زمان بود کہ ہم از غرناز و جاہ امروز کا بے فتنہ در آید میان حجبے ہر جا کہ وصف لعل تو می آورد غیر ز در نطق آن کلیم توشا ہجان سے وز ہر مہر خانے چون میدہی باد باشد کلیم وی چو درت طور آمدہ ببینی درین قصیدہ ز بہر او درست ہر مصرعے بسال جلوست گواہ بس اعداد ہبتال چو باہو کنی شریک ہر بیت از ان جلوس کاہین نشان دہ آسودہ غمی غم سے ز سخن جان کجا و لیک تا دانہ دانہ تا کہ بے آورد نمو اجاب تو دہام ز جام مرادست
-----	--	---

قصید در تہنیت صحت با سعادت حضور نور نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ  
 نواب میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ ظفر الملک والی ریاست حیدرآباد خلد اللہ سلطنتہ  
 الیوم التناؤد کہ از ہر شعر چہار تا پنج برسی دیدگی از مصرع اول دوم از مصرع ثانی و  
 سیم از حرف منقوطہ نہر و مصرع و چہام از حرف غیر منقوطہ نہر و مصرع

<p>۱۳۰۸          طرب باید بکن شکر و سپاس داد و مینان          خود از احکام حق آید بوسی کہ سرب آن آب          با مراد بگو آصف زرنج جان نجات او دید          بہ بے باکی بے گویا نگہ کردست سوسنی شہ          چمن گروزگارین گل بر این گل آید آن بلبل          ہم او شاہی ست داد آموز ہم ماہے سما آرا          بچند اللہ از این موسم کہ آمد چنین صحت ہم          شدہ صحت با وحل تو گوئی جلوہ آن دارد          جہانے با و داد اورا سراسر بہن باطاش          علو آستانش ہم سپہ آمد بجا ہودا و          چہ گردن چہ زحل انہم نبرانش ہم آہنم          ہم اد مرچود را آصف عزیزش باوح واصف          ہوسے آن بر قدم بر آن گیسو بردیش ہم          بدہر الحن نماید راسی اور عتہ ہار احل          محبوب خدا ہم نام ہم بہر ہوسے شے</p>	<p>بگلش زینس از ماہی باشد یوسف از خزان          ز لطف مے با بر ہم کہ گلزار شد نیران          بچند اللہ بناگہ رستہ قرح از ورطہ طوفان          بگلش دیدہ عہد ازین ہرم بود صیران          زمین باشد فلک او جہان تن آمد آن بہ جان          ہم او ہر سے ست دل فرود ہم دسائے نیران          دکن را نوشدہ دیگر ہیا از طرب سامان          بر آمد از سحاب ید رہبان آراسہ تابان          بود ہر یک زرنج امین شدہ از خود اوشادان          بطوف در آتش ہرم دو دین گنبد گردان          بکلم او بود گوئی کیے خادم دگر در بان          عزیز است قانی و آصف آمدہ قان          سمن آبا دسر آزاوہ سنبل شاد و گل شادان          مدھے از خدا یاد کہ مشکھا کن آسان          سبدرک صحت این باد از بہر آصف گیہان</p>
---	---

# قطعه در مدح هر بانس نواب شاه جهان بیگم صاحبہ سریر آرائے

## رایت بھوپال

نازم کزین سہ عقدہ ہایون بجا رسو  
 از فرخی عمدہ در فسخدگی ہمد  
 تہانہ ز خاکست بہت بہت شہت  
 پیانہ بلور و صراحی ز زنگار  
 ہر صلحے بطرز وادائے ترانہ زن  
 ناہید را براہ خوشی و دن کہت بود  
 از تہنیت سرائی مرغان باغ و راغ  
 در وجد سار و ساری کبک تہرہست  
 کیسوی کبک خرا مان ترانہ زن  
 از چہیت باغ و راغ معطر زمین برس  
 خوش گفت و دلفیت پے سال آنکہ گفت  
 دین چند دانہ گوہر کیت کہ سفنتہ ام  
 شاہجان کہ ماہ جانست مہرا و  
 ہست او کلاہ دار و بود فرغ از کلاہ  
 خان ختن نخوان نولش ذکیفہ خوار  
 تانی را بچہ بود از پاک دہنی  
 او تاجدار و تاج محل پائے تخت او  
 گر خود بہفت پردہ مقیمست چن بصر

محکم نظام سلسلہ چار گوہر است  
 ہر کو کیے کہ جلوہ کند سدا کبر است  
 ہر معرفت ہفت چرخ ہم از ہفت اختر است  
 ماند بر و تشک کہ حریت سکندر است  
 ہر بلبلے برگ و نولے نواگر است  
 خورد شیر را بنرم طربکے پیافر است  
 ہوش ملک پرید و گوش فلک کہ است  
 در قص ساج و سنبل و سر و صنوبر است  
 کیسوی ز نگاہ کہ با پی گوہر است  
 بنگر بسوی لاکہ کہ عودش بچہر است  
 این عقدہ بنبقہ عفت گوہر است  
 پیوستہ چشم و خستہ برگوش در است  
 چشم و چراغ اختر و شمع خاورد است  
 گاہش سپہر نطل آہنیش افسر است  
 خاتون خاورش کینیزی فرخورد است  
 وزیر و ان اول صحابہ کبر است  
 وان پائے تخت سجدا کہ بہفت رات  
 اما سیر و لٹش این بہفت نظر است

همدش بسیتش ازش بجای خویش  
 کنه خداوشان خد است ذات او  
 یا آنکست منظر تار پاک او  
 بگذر ز فکر جتیش ایدل که حضرتش  
 از گوهرش چه شرح دهیم باز جوهرش  
 بلیقیس اقدار که در بارگاه او  
 هر کس که بار یافته چون مدد او  
 نامش هفت حرف گشت شش هفت  
 هم روز و شب دوس جا پا ز خویش  
 آسوده است در کف رفتش جهان  
 باند شعبه بمانش آگش فلک  
 تا تاثیر خلق اوست که آرنده بار  
 از پر تو عدالت و نصفت عیب ان  
 نازم بشهر و شهر ناپیش که در نظر  
 هم شرح را روانی هم شرح را دلج  
 شد خوار طاق کسری و تخت خسری  
 هر باده نوش تائب خائب نامی نوش  
 هر قطعه است بلکه گهر خیز هر کان  
 آیش تباب قطعه الماس آبدار  
 بگو پال تال جامع هزار و نعمت است  
 آسوده از فرایش و کاهش بود نام

چون آسمان که در او سار مجبور است  
 پیدای یعنی آمد و پنهان بظاہر است  
 هم پرده پوش برکش هم خود شتر است  
 مانده بخانه ایت که بی وزن در است  
 آئینه ایت کائینه دار سکندر است  
 هر کس می ز تخت سلیمان فراز است  
 از یاکتیده منوه گرش خفیه بر سر است  
 پیدایست گرش بزنگین معنی کسور است  
 هم مهر و منوره وزن دیوار و منظر است  
 مانند کودکی که در آغوش مادر است  
 اگر شب هزار چشم سحر گاه اعدا است  
 آهوی مده است و گر آهوی است  
 گر روز و شب بملکت او برابر است  
 مانند نوح و موس که گونی ببحر است  
 هم شهر یازمین و هم شهر دین و است  
 از بکه زیب زینت محراب منبر است  
 هر خرده پوش گوش بر آینه کبر است  
 گونی و کان جوهری و کان گوهر است  
 خاکش در حال بوده با قوت لحر است  
 بگو پال جنب است اگر تال کور است  
 ماه اندرین دیار بخورشید مهر است

او آسمان قدر دزیرش بود چو بدر  
 اما مدار آن بر قطب است دوز و قطب  
 آن ماه چارده اگر این مهر نیم وز  
 ز انخوان باد قار و ز خانان دزگار  
 تیارگان سوار و ثوابت پیادگان  
 شیرش بزیر نفی پیمان بدوشن  
 از بزه تا بزه همه خورد و بروداد  
 در پرسی از عطار و از خدش نشان  
 سجد ز بسکه اهل سخن با نبر چو چرخ  
 اسی آنکه با نوال جلال تو در جهان  
 تو در زمانه شاه جهانی و سن کلیم  
 نئی ز نخت قلب و معیار مرا نسیج  
 از زنده گوهر و بتو از ان همی هم  
 و روح خود مدان گهر فتانیم عجب  
 سحر و دودانه گوهر از حق بود بکام  
 چون مایه و ز فیض دو گنجر بوده ام  
 شکر حق و سپاس قیام سرشته ام  
 شیرم بکام هست که دندان کم سپید  
 مکرار قافیة همه از شان مصحف است  
 وحی است وحی آنچه که می جویش از لب  
 او در دل است هر سخن کان دل بود

بدر یک صدر انجمن خلیل اختر است  
 خطی است اتحاد که صدق محور است  
 آن سواد صفاست گر این سواد کبر است  
 هر نزل مرقع اشکال دیگر است  
 بهرام قلعه دارد سپهر لشکر است  
 عقرب بکن ساحل چون زاشن در بر است  
 مه تا با همیشه همه در شصت اندر است  
 آن خود خیز نیست بلکه فتر است  
 پیوسته در تراز واد خود زار است  
 هم پایه معنی است نه هم سنگ بنجر است  
 سنجید نم نسیم وز رام در زوخر است  
 طبع گهر شناس تو معیار سبزر است  
 حاسد اگر گران شمار و سبک سراسر است  
 در جوهان ز وجود تو ام پرز گوهر است  
 صد گنج گوهرم ز تو در دامن اندر است  
 این گونه و دشانیم ای رازین در است  
 صد شکر اینیکه هر چه بشیر و شکر است  
 شکر بجام زانکه لشکر م زبان ترا است  
 مانند آیتی که نزدش مکر است  
 قائل خدا خدایان آن چنین تو در است  
 گر نیست از خدا ز کرمی سخنور است

ایمان ای بهشت فیض که لطف عظیم تو  
شود تر زبان بشکر که کثر شدت عطا  
بس کار نامه بن که چو علوی صحیفه با  
منشور جاهت است که چون صحف مجید  
این هدیه کان به پیشگیت پیش کرده ام  
در معنی از دور گر ان ما لگی و قدر  
نی خواهش ز رونه تنگے گوهرم  
لعل دگر بجلبے عرض هست الغرض  
در شکر انیکه ذات تو با این صفات پاک  
در سلک بندگان خود سازندک  
اکفون که داد خواجیم جاگری تو  
باشد عزیز بنده در گاه دولتت  
لا بلکه بندگیت بود بندگی حق  
یعنی سبحانص اولی الامر کم است  
دست دعائے من که لواسی نظر بود  
دست مرا بگیر که دست دعای من  
شخصم قلم و لیت که هموریش تبیت  
وصف تو بر لب است دعای تو بر زبان  
باش دعای تو بحقیقت دعای خلقت  
کون و مکان ز عدل شمان که روشن است

از تپشنگان جگر تفته کو خراست  
نصم تو ابر و ثمره آید اش تر است  
فسوخ و نحو و سوتجربگی بر است  
محفوظا در مخالفت زبان بر است  
هر چند با جمال و جلال محقر است  
بهتر زیاج کشور از تاج قیصر است  
رنگ فکته بهترم از زوز لور است  
در معنی اینچو فخریت گوهر است  
از بندگان خاص حق بند پرور است  
کان حج در گمراه از اهل جوهر است  
صد با نوم کینزک صد خواجچه چاکر است  
فایغ ز بندگی خداوند اکبر است  
دین دعوت حق که نبوتش ز حضرت  
فرمان بندگی که ز دارای اور است  
بر هر چه هست همچو پید الله نظر است  
تعویذ باز و تو ز هر قننه و شر است  
هر خطه عطف ز تو دوری مقرر است  
یا د تو در دل است الهوی تو در سر است  
کاسودگی خلق بعدت مصور است  
جان و جان زمر همان تاکه اور است

یارب که رومی شاه جهان یاد در جهان  
ما و جهان که چشم جهان زان منور است



## قصیدہ در مدح سلطان عالم و احد علی شاه

ز بسکه بست قناد است صفت این خرگاه  
 هجوم کرده چنان غم بدهر که تشنگی  
 نه تاب رفتن پیش و نه پایی بشتن  
 بود بجزرگ جنگ فلک وجود من  
 بر روزگار بود از حواش انبوهی  
 زمانه جام ز غم کند لبالب پیچ  
 اگر هست گلستان قدم نهم گامی  
 در مدح خاک گلبه که پیچم چون مار  
 سیاه کاری گردون زیر کفان پرس  
 آگسازان همه سو برق فتنه بار دوزن  
 ز و هر جان بسلاست نمی توان بردن  
 بزور عهدہ براکے توان شدن از زود  
 بنروق کفر نه ز نار بر میان دارم  
 خورم همیشه ز رخساره های زهر خان  
 ز سبزه خط نو خیز یاری شوم  
 دلم چه سود دادا چونیت حکم شناس  
 تو خود لباس سیکن برگ خوش و کس  
 فتان ز چرخ که تیغ خفا می زنگین است  
 غلط گویم و بتان نمی کنم دارم  
 شبی که بود بطلت فزون تر از تو گور

بوقت فتن بیرن از ان شوند دو تاه  
 ز لب نفس نتوان شد برن ز دیده نگاه  
 شاه ایم بیک پایی چون الف در راه  
 چنانکه جسم کسی در فشار تنگ قباہ  
 چنانکه در دل انفسوگان ز غصه و آہ  
 بمن بطنی بگوید بنوش و بسم الله  
 دگر بسوی کستان گذر کنم ناگاہ  
 همد رنگ خنجر می شود چون کاه  
 کردیدہ اش ششاید ز تو گشت روشن چاہ  
 به بنیہ روز نه گیرم نجس در خرگاه  
 که شیراز عجب است چاہ اندر راه  
 بسین که رسم دستان نشادہ اندر چاہ  
 کمر عشق تبار بستہ ام خدمت گاہ  
 همان فریب که از هر کس خلیل الله  
 کلیم آنچه شنیدست از زبان گیاه  
 طیبی با چه گنہ چون مرض بود جاکہ  
 مدار چشم که پوشد با تم تو سیاه  
 ز خون عاشق گاہی ز خون لب گاہ  
 بدین مقاله ز شیرین کو کم کن و گواہ  
 شبی که بود سپه ز ز فردا لگناہ

<p>حریف پندیده داغ سیاه جلوه ماه      که تیره دودی دارد شیرازه پاهراه      شهاب ناقباز آنسو حیرت زین سواه      سرم خباک رسید چو نقش پا در راه      بنا ز بسته میان بفرسته کلاه      گنجه بدو نگرستم گنجه بجانب ماه      بگر می که سیندر حیدر آتش گاه      بخشم حین کج بین کرد گفت داو پناه      نوامی تو همه ساز و تو وقت ناله آه      بدرگی که ز خاکش منورست جباه      روم چگونه بدست تهنی بان درگاه      و گز تخمه پرسی بس است حدت شاه      بر آمد از دل ناگه فتاد در افواه</p>	<p>مثال اشک رخ زنگیان ستاره نو      چنان نمود کواکب میان تازی      فلک ستاره بدان من زنگ کجیب      دلم ز غصه شکسته چو جامه از رنگ      که ناگرفت در آمد ز در پر بر روی      ز جلوه رخ او در تحیر افتادم      کشیدم آه از جای غولش برستم      بنا ز دست مرا برگرفت و گفت ایوس      شراب تو به صاف و تو مست دومی درو      بسا و یاس ز سر کن که ره برست کنم      بگفتش تو خود انصاف کن بر می خدای      بگفت گر طلبی زریه نثار آنجاست      فرو شدم ز تحیر خویش کاین مطلع</p>
<p>مزمین آمده تلخ شمی تبارک شاه      چنانکه باشد تشریف بر سر الله</p>	
<p>بر آورد ز زمین که راه بس چن گاه      کند کردن شیران شود دوم رو باه      شکوف نیست که روید زبان بریده گیاه      بجای آب بر آرد یوسف از چاه      ندید فتنه بجز چشم پار جای پناه      ستاده اند که سر بر دوش چشم بر راه</p>	<p>شبه قومی دل واجد علی که طاقت اد      بود می که بود شهنش بهم لبتش      بگفتن که بود منزه زار اسرارش      بمنزل که بود کاوان جنش راه      ز دار و گیر نبش بعرضه عالم      بشوق حلقه فتر کش آهوان حرم</p>

نگاه و تاب سبخ او کلیم و مشعل طوز  
 چو باوند بزیر شمع آسمان کفت خاک  
 سپهر و تاب بگاهش ترنج و کزک تیز  
 بگناه چون پیشیند چرخ پا انداز  
 وجود حاتم طائی بجنب جود او  
 کعب عطا شن بجام شراب می ماند  
 همین بست نه داد و سخا دگرش هست  
 به تیز گامی خوش سبک و شن نازم  
 نشانده برد جهان استینش هم  
 سمش سربخ و کفل فریضیان لغز  
 ز لبکه بیکر او همچو جان لطیف آمد  
 بگو طوری تجلی هرا نکسی که ندید  
 پر در بزم گمش رنگ از رخ بهرام  
 چه بزم هفت فلک خنده زمینانش  
 شاه چارتر هو شان ز هر زمین  
 تمام ذره نواز و تمام هر رست  
 پیاله نوش نه از اباده بل زستی حسن  
 جهان چنین جهان با جان تعالی  
 تو آفتاب جهانی و آفتاب آرم  
 قریب است که آلی در جنبگاه شود  
 شما هم که وجودم چو خاک نشسته است

خیال جلوه که او خلیل و آتش گاه  
 چو برق تهرستش دو کون مشت گیاه  
 جهان و جلوه تیغش کتان بر توماه  
 بسر حواج گزار و ز عرش مسند گاه  
 چنان بود که کنار محیط با شد چاه  
 که می کند یو خالی نمایدش صداه  
 هزار دست دگر از اشاره هائی نگاه  
 که گفت عمر سفر در زمان او کوتاه  
 زده هفت فلک نشیت با سش صدره  
 جبین کشاده و بالش در از دم کوتاه  
 توان گذشت افلاک چون شنیده نگاه  
 بگو که بگر بر نشیت خوش جلوه شاه  
 شود به بزم گمش زهر را در اش راه  
 چه بزم هفت چین پیش از مشت گیاه  
 نشسته شاه میان چه چو در کوکب ماه  
 تمام غصه گداز و تمام عیش سپاه  
 ردا بدوش از زهد بل زلف سیاه  
 شه این چنین پرستندگان چنان خداه  
 همیشه عود نماید نه دیرینه نگاه  
 خرابه که ز بهر تو هست ما تم نگاه  
 شما تویی که کفت جودت است ابر سیاه

<p>بگو با بر که بار دهم بکشته من  عطا شخص تو مضمون در محرم  به بجزوگان که پراگندگی دهکت تو  بر زرم زرم که فردوسی نظامی من  تویی که نقش وجود در تو شام و بحر  سخم که بر درین صدر سلام عجز آلود  ز وصف تست که شرم رسید شهری  عزیز بس کن تن زن که از دلج بشه  شنامی شاه کجا فکرا رسات کجا  فرو به بند دولتی سخن که وقت دعا  همیشه تا که منقش بود صحیفه باغ  دل مجبش خندان چو غنچه گل باد</p>	<p>ببین بجا که آر دو تمام مهر گیاه  کرم بذات تو مدغم چو لام در انوار  ز رو که که فراهم کست ترقی خواه  بجنگ و جشن که سنگد ز فریدون شاه  بر ندقیضه خاقان پلے نون بجابه  رسد ز خط نثران چه شاکه چه بچاه  زوح تست که نام فتاد در افواه  ز هند صیت کلاست رسید تا بهره  حذر که بام بلند است ز دیوان کوتاه  فراکشی دوست مهر تخریبی خواه  بهاره تا که مبدر نماید این خرگاه  تن عدیش سجان چو صوت دیبانه</p>
<p>قصیده کشمیرت نظیر</p>	
<p>شاه انجم چو شود انجم آرای حمل  آن گدازد بتالے که ز آتش شمش  گرم گرم آهن خود سنج در آتش کند  آن چو میشی که به بنیدن شیرانی دو  شب ند بر محک غنیشین از بهر عیار  تخن شب بکه شود فاسد ناقص بینی  ر دوزر ابا همه به زرمی اقبال کلام</p>	<p>شب بخورے کند روز فرزند نقل  وین فرزند بجالے که ز روغن شعل  نرم نرم آینه ز خویش ز نداین صیقل  وان چو شیر که ز خون برے ایشل  ر دوز چندانکه گدازد ز خالص دل  صوت زنگی بر صر ز نقصان خلل  دولت روز فرزند صوت اقبال</p>

وقت آنست که قاوره زینج بربنگ  
 برف را پنجه غورشید نشردست گلو  
 آن زرو سیدن گل داشته آتش نیبا  
 بیضه از هم بشکافد که رسوخ بگذار  
 از درودشت فراچید ساط قاسم  
 بارش باغ بود در عن آتش باثر  
 دسته در دسته پاصین چه نشیب چه فراز  
 چون گل اموز نگین بلباس ز فرحت  
 شمع فالوس گریبان می امرد گل است  
 آن در مدرسه سید سبق جامی را  
 ریش قاضی کف باده پرن پیش است  
 قلمش شیشه می صبحکاشد بالینر  
 بلبل از گل مترصد کند گوش بهوش  
 چشم بر کمرست و رحمت باده فروش  
 گروهی ابر بهاری بچمن می بارد  
 گل ز خلوتگه بر شاخ کشیدت سر  
 پنجه هاگشته خانی دوم دوشیدن شیر  
 خامه صنع بشجرت مگر آلودست  
 جلوه گرد در دل سالک بود انوار خدا  
 سوزانستش از فخر کند اسمیات  
 ماهی هر کس ازین بحر بدم آورده

وقت آنست که خرگاه کشد گل بر تل  
 خاک انشته ایام کشادست کحل  
 دین ز جوشیدن مل نایفه مینایه نعل  
 طوطی از بیضه برکاید که مدینه ز تل  
 بر تر و خشک فرو رفته بساط نخل  
 آتش و موم بود بر فشقاق بق عمل  
 نشسته در نشسته شقاق چپایان چیل  
 تو بتورق برداشته هر کس چو نعل  
 هر کرا بود حسیلغ تبه دامن منتقل  
 این زمان جامی حرمت صراحی نعل  
 فرق صوفی به از دست حرفیان کشید کحل  
 نغمه ناله نه سخی علی خیر عسل  
 گل ز بلبل بتمنی که غزل بعد نعل  
 زاهد آید سو میخانه بلیغ نقد عمل  
 می شود رنگ گل ولاله روان در نخل  
 پیناله که برآمد کعب موسی ز نعل  
 لاله و گل بود از نسخ شش حدی عمل  
 کز گل ولاله نهاده دو نقطه بر نعل  
 یا بود عکس گل ولاله که افتاد نعل  
 کابر دیافته از خاک و حضرت نعل  
 من هم انداخته شصت و سه از نعل نعل

بسکه این قطعه نمودن همه مضمون خیر است  
 از حدی خوانی مرغان هر کوه عالم  
 در چنان ره بتناالی چنین باز هشت  
 چون نشی که گذارش بسمن زارفتد  
 گاه از حمله او مویه کنان شیر فلک  
 گاه از خوشه پر نیش بی می جو بدین  
 گاه مائل شده بر برش جو اعمال ترفیع  
 مرکز قله هر کوه که گشتم دیدم  
 هر تنگ که بدل دیشتم از غایت قسب  
 پرده های همه فلک بر ویم شده باز  
 شتری را بسند فتوی مسکن  
 دید و خندید و بسنجیدین دو چه داد  
 گفتم این فضل نیز در بجوی در کشیر  
 گفتم آخر تو خود الصاف بقا که هنر  
 گفت تا حال تو هم سخت گشتناسی  
 گر بنیان خرد علم و هنر را سنجی  
 رسید این کفه ز راه کسی تا فلک  
 علم اگر روز ترقی به منزل آرد  
 جام درد دست جم آنکه که موافق بخرد  
 گفتم آخر چه کند یابن عاری ز خرد  
 گفتم اینک من قاضی فیضیت برش

میتوان رفت ز هر گوشه رباعی مغزل  
 آسمان در ره کشمیکت رقص جل  
 رسیان باز صراط آدم از طول اعل  
 بر سر زوی گام خزانده کستل  
 گاه از صیخه اد نوحه زنان جدی وصل  
 گاه از اختر تابانش شدی خمی کفیل  
 گاه نازل شد از چرخ چو دخی منزل  
 در جهان ایشال دو نقطه زیر جسل  
 عرضه دادم همه در حضرت حق عزوجل  
 عقد های همه جرم بچشم شده حل  
 وزیرش دفتر احکام عطار در پستل  
 شد فضل باناد و بیران اجل  
 گفت آرخ که فضولی تو دو کسیر کل  
 طبق لعل و گهر مست نه مشت خردل  
 که دهی نسبت معقول بسوی اهل  
 درد گر گفته نمی کان جو اهر مشل  
 باشد آن کفه بلان گرانجی جسل  
 کوه را کاه نماید بر بر این دل  
 هر درد دست سلیمان چو مرافق اجل  
 گفت باشخص کند آنچه که دیبا و حل  
 گفتم اینک من قاضی فیضیت برش

گفت نبویں چہ از ننگ مضامین غزل  
گفتش آسہ کجا داد اجازت بر حل  
گفتش پیش کہ گفتا بر سعور ازل  
کہ بار دہمہ بر فریح امید و امل  
گفت آندم کہ سخن میزد از علم و عمل  
گفت آندم کہ زد تیغ کبت بر حبل  
گفت زیش چو بود رخسار تندرست کل  
کہ ز دست کرش عقدہ گوہر شد حل  
غلبہ تبت کہ مسکن بوش در غنظل  
توسنش چین تہران از ننگ درشت حل  
کور را ہر چہ باشد ز چرخ و مثل  
کہ از دنازہ شود رخ جریہ حنظل

گفت بجناسی چہ بر ننگ معانی و ہنر  
گفتش خامہ کجا کرد اشارت بدیر  
گفتش نامہ مرتبہ گفتا کہ بسیر  
گفتم آن کسیت بو گفت سحاب فیض  
گفتم آن ایر کہ آید گہر افشانی  
گفتش برق دشنام کے از می تابہ  
گفتش سایہ منگن کے بس کہہ شود  
چشمہ جو دو کرم بحر سخا و بخشش  
آئندہ در کاخ جلالش فلک مرسیر  
ناوکش چون کبان دلہ در رخسار ہما  
علم و فضلش ز کجا تیرہ سوادن ز کجا  
مطلح نو کم انشا و باہنگ خطاب

اسی جهان را نشود عقدہ تو صیف نعل

در جهان ہست وجود تو جان محسب

سر و آزاد ترا ہر دو جان عبد قل  
یا بود سر و زان چین علم و عمل  
میل سر است گزودید بینا کحل  
زلف آویز بہ رخسار صندک حل  
زلف در پای کشان لیلی مخون کحل  
شزہ شیرے نبستان بنان کردہ کحل  
دست پردہ دستور شناسان اعل

حلقہ زلف ترا ہفت فلک حلقہ گوش  
خامہ نے در گفت ایست فیض طفر  
رگبارست کرد کشت تناسیل  
ننگ آئینہ بکا نور بصدر طرز و ادا  
نامہ ہر گام نشان آہو لیلی اتشال  
شاہبازے بدست شہان ساختہ جا  
مغز مضمون نگر می طار دست آموزے

<p>علم را است مجردش باین کوشش          که برگام فرو میروش پا به دحل          گوش کن گوش که گویم بطریق محل          که نکرند تجاوزه بره از بیج قبل          دین دگر مشعله افروز شبتان ازل          کوزی لجا که بیجانه دهد دل ازل          قالم انکاره حال است نه تیرنگ جل          نشود دامن بر چیده ماستعمل          با ده راه خلیه است ز آمیزش خل          کاخچه ریزد ز لب من همه سیرت عمل          گر شکر ارشد قافیه باستعمل          بگذرا ز خویش ستایی که نغیثی بوجل          نوش با نیش بود تا که بهم دست لعل</p>	<p>عقل است نهادش بجز این مفتاح          مگر از شوق کفش گشته سیت مدام          داورا قدر ثنا سا بتوعرضی دارم          عرفی و انور می این راه نگو پیوند          آن یک مسئله آموز دبستان هنر          من که در بار چنین جنس عزیز می دارم          نشان می که پی کنی است این قائل          دل چو بر خاست دنیا نکن در پیش ز          می گریزد ز ترش لونی دونا ن طبعیم          سزدار شهیر چو بل گس ان گردد          بکنی عیب که زمین به چو انعام است          بلکه آهسته عمری از این چنین است چاه          با ده بانته بود تا که بهم شیر و شکر</p>
<p>سر اجابتی سرشار ترا ز جام شراب          تن اعلی تو سوراخ ترا ز شان جل</p>	
<p>قصید در مدح عالیجناب گور ز خزل بهادر ملک مهند</p>	
<p>با خاک برابر شده چون سایه پستگر          شد کعبه دوزن همه دوزخی کبوتر          کافور مظفر شد بر غارت عنبر          بے بدنته کرد از سیسی عود میکند</p>	<p>بر سپنج برین چون علم افزانت میکند          گردید کلغ سیسی طعمه شاهین          آورد بتا شیر مشک ختنی نخت          بے دلوور سن لیسے از چاه برآمد</p>



خاتون حسن ناز کنان جلوه گر آمد  
 ترکانه بر آمدت چینی دشن شیب  
 از رفتن تاریخی شب وز عیان شد  
 سلارنخه از حمله شرق آمد پیرن  
 گراز خم نیل آب سیه رنجیه دوران  
 آن مے که بود صاف تر از هر چه خورا  
 آن مے که زند گل بگیان فلک دی  
 آن مے که بود رنگ ز پیرین گل  
 آن مے که شود بخت از دیو نورس  
 آن مے که کند رنگ خساره یاقوت  
 آن گوهر یاقوت فلک کرده فراهم  
 آن داور حجاب که در زیم که او  
 از عجلت جویش عجبیست که گردد  
 با سوخته بختان سیهومی عتابش  
 برگشتن این قوم ز فرمان خداوند  
 در کشتن و کشتن چه تفاوت برقم نیست  
 پندار که این سوخته بختان صفت تیغ  
 جز باد نبوه مکفیش عاقبت کار  
 گر خجلیت بسیار ندارد چه گردون  
 ترسم که ز خجلیت بشود آب بریزد  
 دین منخ فوج بخش که رود او جهان را

با حسن خدا داد نه بایاره و پر گر  
 چون طره آینه رخان کرد پس سر  
 زان سا که ز لبتر دن خطا چهره دلبر  
 لیلای دخی ارشد بد از محل اخضر  
 می یافت بدل جیح سیه کاسه بیاض  
 آن مے که بود پاک تر از چشمه کوثر  
 آن مے که مه نو کوش گدی بیاض  
 آن مے که بود سره کش دیده صبر  
 آن مے که دخیل کن اوطب تر  
 آن مے که دهد پر تو آن آب گوهر  
 آرد به نثار سر نواب گورنر  
 گردیدن افلاک بود گردش ساغر  
 هر قطره نیسان بصدق ناشده گوهر  
 آن کرد که باخار خشک میکند آذر  
 از طالع برگشته خود بود معتبر  
 برگشتن شان فرت از ان کلک مقدر  
 بگداخته زان شعله که سر بر زده از سر  
 گر خواهش باد می گل داخته صرصر  
 بر کرده خود هست پشیمان دنگون سر  
 زین گردش بجای می صا دشدا از ختر  
 افزایش آتش شد آرزوش ز اور

آن اهل جهان اشد فتوحی ده عشرت  
 با جلوه خورشید بر فاده مقابل  
 اثر زده این عید مبارک گلستان  
 زمین نشو و نما می که جهان از تو بماند  
 ز اقامت نعم گشته جهان مایه شاه  
 سر فرشته استاد بطرف لب جبه  
 همچند اگر تیرگی آینه به داشت  
 آن بزم که بر هم زده بود فلک کن  
 آن مرغ نوازان که لعل بجز است  
 آن غم زده کمال شک بدامن به شیب  
 آن پیر کهن سال که از ساد مژای  
 هم خازنه بر کرده و هم و همه بار و  
 با قامت خم دیده به گام تماشا  
 آنکس که سر عجز برین بار که آورد  
 و آنکس که بگردن کشتی افراخته سرا  
 خار یک خراشید کف پای نگار  
 بیمار جگر خسته دو خواست بر لبی  
 شد مرتبه دولت و آئین عدالت  
 وقت است که از فرط خوشی باز نگنجد  
 هم از ره عشرت دل دیوانه مارا  
 ای نصرت و اقبال از آن دی منور

دین جشن خوشی از طرب گفته نو اگر  
 در بزم خوشی مهدی و شیشه و ساغر  
 مصروف نعل گیری هم سر و صنبور  
 سنبل شود از لطف هواد و مجمر  
 ز انواع گل و لاله زمین دل قلندر  
 بر خاست غباری اگر از جنبش صرص  
 شد از اثر پر تو خورشید منور  
 میخانه شد از کثرت پایه و ساغر  
 هم اجر خزان یافت که گردید نو اگر  
 امروز بدل یافته گنجینه که هر  
 سید است کفش عاز را نگشتر کند  
 همدوش بر خویش گرفتت بزبور  
 و بچپ ز آید ز حسنم ابر و دلبر  
 اکنون ز سر رتبه بگردن شد همسر  
 صد پایه قارون بزین رفته فرد تر  
 تاراج لکه کوب ستوران شده کیسر  
 نطوم زبان لبه امان بایت ز داد  
 بالاتر و افزون تر دنیو تر و بهتر  
 بود و گل و گل در چمن و باوه ساغر  
 شد سلسله چنابن هوس مطلع دیگر  
 پیداست هر آینه چو از آینه جوهر

آنجا که روی با رخ چون گل تپاش  
 شع از پله پرواگی بزم جمالت  
 صد مایه ز همانی خوان تو بخانان  
 بجاست بدویان تو جادادان همیشه  
 در نامه فضلت بود حرف فضولی  
 شمشیر تو یکپایه ز مرخ منسرت  
 کان چار حروف آمد و پنج در سیت  
 شمشیر بدین مایه زانی توان گفت  
 یک مصرع و صد سنی ز گین تپاش  
 هنگام فرودن دافراستن تو  
 و انگاه که اندر جبهه خیم در آید  
 رهوار فلک سیر در آری چه جولان  
 در سپنج ندن با تن خوی کرده تو گوی  
 آن رخس یک پای و سبک تاز که نکست  
 گرساغر لبریز بود بر کف راکب  
 در کجرتنگ آمد و بر باد عقابے  
 در دیده تن خود صفت خسته توان فرست  
 در تیز روی برده سبن پای ز دستش  
 از خوبی این عهد عجب نیست که از دهر  
 شد مونس هندی و غنی از جود تو چندان  
 جای که دهی تاب سکون مضطر با ترا

از نقش کعب پای مد دیده چه عجب  
 نبود عجب اروام ز پروانه کند پر  
 صد پایه ز در بانی قصر تو به قصر  
 زیباست بدر بان تو سنجیدن سخن  
 در خامه جا بهت بچکد لفظ محقر  
 گو هست بخانصیت و اعداد برابر  
 بکشاده از ان پنج دم سر که شش در  
 موجبیت که خواست از بچ کعب داور  
 یک سطر می طو مار جو شیت لجه هر  
 گردیده پر ماهی و در نبال اختر  
 گویند که شد منزل این پنج دو سپهر  
 ز هزار گردش ز سد کس خنود  
 گردنده سپهری بود حسب لوله اختر  
 افتاد گرش بجهت تپا چه کبوتر  
 یک جرمه زیزد بر خاک ز ساغر  
 بر خاک بلنگ آمد و در نار سمندر  
 گراه بود تنگ ساز ز زن گوهر  
 در چرخ زدن کرده دش مروضه بر سر  
 بر خیزد اگر فتنه شود قامت لبر  
 کان سحر ز گوهر کند آن صنم از زر  
 سیاه کند عریذ باشکله آذر

<p>باشیر محال آمده آینه شش شکر زیب که کث در زینت صاحب کشور چون خال برج یار بود امن در آفر دو نشین شیرست همانا زب زب</p>	<p>آنجا که شوی مانع نزدیک استیار و آنجا که در مخزن انعام شانی گر سایه حفظ تو بود بر سر اسپند از پیر فلک مقصد علی تو حبتن</p>
---	--

قصید در مدح هنر از نو القیظت گوزر مشن صاحب در صو متجد آگرواد

<p>آفتاب عالم آرایش هنر از مشن است بیون بصیر در خیم دول در سینه جان تن است هر کلام و کشتانی او کلید مخزن است بر سر این ملک ذات او بجای می کرن است آسان بهر بنارش هم گهر در دا من است رهنمای سهران گردیده هر جار هنر است آستان مشن است آستین مشن است وز نیم لطف او هر گلزین گلشن است ارغوان هم گوش بر آواز او این ارغوان است تکیه گاه او فضای قلب هر موزن است این دعا از من اجابت از خدای و این است هر چه بختد حق بسنن حسن و سخن است زانکه او گوهر شناس قدردان هر فن است قیصر بند و ستان دشهر یار لندن است ربع مسکون را نطل رافت او مسکن است جاودان با تندر نشان ملک ملت این است</p>	<p>آنکه از وی خیم مردم جرم انجم روشن است داور بنیاد دانی که ذاتش در جهان هر پیام جان فرامی او نوید دولت است سرفراز و سر بلند از مقدم او شد او در نی همین هر گلزمین باشد گل افشان در رهش نظم و نطق عهد او نازم که در صحرا و کوه ما من بگو و مسلمان مخزن لعل و گهر از شمیم خلق او هر خشک مغزے تر دماغ نی همین گل در سماع از لغزه بلبل بود گر چه هر کرمی نشین را پای نگاه بر تراست پایگاه بهر او خواهدیم بالاتر ازین با چنین احسان عالم و با چنان حسن نظام سفته ام این چند گوهر در شنایش امی عزیز نائب جم پایگاه جابج خشم که او هست ذات با صفاتش سایه یزدان پاک یار باین شاهنشده و این نائب جم پایگه</p>
---	---

قصیدہ در مدح نواب سر آسمان جاہ بہادر وزیر عظمیٰ مملکت آصفیہ آبا و اجداد کن

متانہ سپیکے صجدم بانامہ یار آمدہ  
 گیتی نما جام از کجا دارد باین غم بی جلا  
 ہیر از سحاب مدد ظلمت نین خداز نظر  
 آہم بگو تا ہم مورنگم برے در سبو  
 گل از چین لعل از دین گوہر وای صین  
 باشد تفاوت سرسبز از مضر تا کفغان گر  
 مکتوب یار باد فائزینہ با صدق و صفا  
 آن خاندانہ گوہر نشان مفتاح گنج نشاگان  
 از چشم زخم این آن سپو درین پرن  
 آن نامہ بر قطرہ زن آن سایہ پیش خیم من  
 خوش نامہ گوہر نشان آبدوسی سوزان  
 از ہر بانی آیتے فرست ہر و لفتے  
 یا حقہ بر بستہ سر آورد یک ہ سپر  
 نے حقہ باد دیگران بل شقہ دولت نشان  
 آن قطعہ شعری ضیاء شمشیری از صفا  
 سرخوش دل اندر تاج جام ہم بر بادہ شد  
 ہوش خرد بکار شد ہر دوش یکا رشد  
 ساتی بدہ می از سبوانی بزرگ گفتگو  
 بیگانہ از خویش ادیانہ دلش را  
 لعاش چو کبریز نہ نقطش حلاوت میز شد

ساغر بکف گہنی کہ ہم از دیر خار آمدہ  
 آئینہ جانان نماز بہر دیدار آمدہ  
 ماہ از افق خندہ گوہر روشن خلتا آمدہ  
 بے آرزو بجے سحر کیبا ہر ہر حیا آمدہ  
 بواز سمن مشک از ختن نافہ ز تانار آمدہ  
 جذبہ لیجا را نگر یوسف ببار آمدہ  
 زان آئینہ گوئی مرا طوطی بگفتار آمدہ  
 وین نامہ ضربت نشان مرات انوار آمدہ  
 این جز جان ارم نہان کیا غمخوار آمدہ  
 از ابر پدین پرن گوئی پدیدار آمدہ  
 یا آنکہ موجی بر کران از بخوار آمدہ  
 یا آنکہ ابر رحمتے سومی گنگار آمدہ  
 زان حقہ عقدی گہر در سنگ نلہار آمدہ  
 یا حقہ عنبر نشان حن طبع عطار آمدہ  
 نسی پارہ مصحف با گوئی زداوار آمدہ  
 ساتی چو خود شہزادہ شد بہا بہ شہوار آمدہ  
 دست دلم از کار شد ساتی چو در کار آمدہ  
 چنگے بزن بطرب گہ یار آمدہ یار آمدہ  
 حبس من درویش را سلطان خریدار آمدہ  
 طبعش چو گوہر زین کلکتس گہر یار آمدہ

در خدمت فلک خم با این چه چشم  
 شیدا بودش لای اوصاف چه سبب برای او  
 ز کسینی اطیش سبب چیران آن از رنگین  
 سلطان شیرالدین ان سره شدون آن  
 امی که نظمت به اساک گسرت انصفا  
 عمر سیت لب پر بته ام از شر گوی اتم ام  
 نه لذتے از نه مر لے رغبته بامے مرا  
 لکین بامرت زیند شد صوفی صافی درون  
 خون گردید از بس محصل گلهامی بود گل  
 امرت بود فوق الادب بهت دل که طلب  
 آخر بے حزن عمل انشا کردم عن نال

در حضرتش دارا و جم چون من پستار آمده  
 طبع بلاغت امی و معیار اشعار آمده  
 این هست نقش و نشین و ان نقش دیوار آمده  
 رای نیشتر جهان خورشید الوار آمده  
 پیادرت کان برداد باشتی ز خردار آمده  
 آرزو دختتم از ان دیده خونبار آمده  
 اموزنی از کس مر از نیگار انکار آمده  
 ناچار دل غم گشت غم سپایه منشار آمده  
 جان عزیز خسته دل انکار انکار آمده  
 در سلک تحریرا ز طربین چند اشعار آمده  
 کامم پرازد و عمل و لغت مختار آمده

قصیده در تهنیت غسل جناب راجه صاحب جمالیه آریاد

اچشم بدو در رای جمالت آیت کبری بنور  
 گرد در آوز صحت ذات جمعیت داشت  
 در نصیب دشمنان چندے کدر بوده  
 آنچه میدانت بو غنچه آن خود بود جاہ  
 دور فرور وین رسید و سر دشمنان از دے  
 از و نور فرخی هر نزلے بیت اشرف  
 گل کند از رخ خیرتی بسکه جاری گشت خیر  
 پائے کوبان بر زمین از عشرت لگن می خوش  
 عقد پروین چرخ آورد وین سلک گهر

مصحف فضلی و مصحف را بود صحت ضرور  
 آن پریشانی شده منوخ چون حکم زبور  
 منت ایزد که از آئینه شادان نگرد  
 و آنچه می پنداشت مومنی لایق خود بود نور  
 یا و نور روزی وزید و تخم شد و در بود  
 و ز طهور سر خوشی هر خانه بیت السور  
 سر کش از بلغ سویی بسکه ساری است سور  
 دست افشان بر هو ازبال جنبانی طهور  
 بهر اشیاء و شارات هر یک از نزدیک دور

<p>آسمان گش چو من آه عطار چون تو بود نقش صد و صد شمار از پانی دفع شرور</p>	<p>زین زمین این سماوی نامه انگر گه هست کردش تخریر چون با صد داد و محمد خلوص</p>
<p>هم دعای دولت است و هم آیه تهنیت دیدۀ بد دور از تو چشم اعدا باد کور ۱۳۵ - ۱۳۶</p>	
<p>قصید در مدح تشریف آوری خانوالا بق علیخان صاحب در سال اسبانی و خانوالا ملک از حیدرآباد در لکهنو</p>	
<p>خلق دارد لعل و گوهر لعل و گوهر آب تاب دین دهد اعلی داد دنی را از فضل خود نصاب وان بوی خود هفته ماه را در مشک ناب وان یک در فیه انجم ز چهرش رنگ آب بهر کباب مرکب این امید و دعدی شتاب داغ از ان خلد اعتبار باغ ازین بنو قباب هر این در پریان و چهره آن اندر حباب این چو کوثر آن چو آذر این بو عنب غلاب واکند نفل در هر مخزن این بهر ثواب آن رود در قرآب این رود در تصر خواب وین دود سرنگ یک گنگ در در جناب صدی آن یک شیر و صد آهوش صد شیر غاب دین بچین عیش او صد لولی احمد ثیاب عسکر آن مسکینه رجم شیاطین از شهاب</p>	<p>هست روشن اینک از فیض و روشن آفتاب آن دهد نیمان و عمان از نبل خود زکوة آن ز روی خود گرفته راه را در سپه خام این یک در جهو مردم زهرش آب رنگ هم عنان موکب آن سیر فصل بهار شلخ از ان گل در کنار کلخ ازین از نگار هر این بر بگمان و تهر آن بر بهر مان این چو جنت آن چو دوزخ این فیض آن چو غلاب می شود هر لب هر بوس آن از روی موم چون بر ند قیرگون بر روی گیتی بر کشند آن بهفت از رنگ یک سرنگ اندر در جلوه ماهنی از انبخت است ماه این را بدام آن بزم سوراو یک زهره از هر لباس لشکر این موی قلب سلاطین از سه سام</p>

<p>آن بود مصروف در تغییر اطراف جهان          زان فلک پراخترست زمین پرگوهرست          آن کند سیردوشش منزل بلبل از درنگ          از حل تا حوت از آن منزل منزل بهره در          از وصول آن بود رج حل را عزو جاه          یعنی آن لائق علیجان کفش بود صبح و سنا          آن که هست از بس سرفرازی والا گوهره          هم بود سردار بزم و هم بود سالار جنگ</p>	<p>وین بود مشغوف در تمییر و لهامی خراب          زان ثمر نیکو است زمین بزم پرشده ناب          وین کند گشت دو صد محفل بانه از شتاب          وز دکن تا کهنه زمین ده بده شکامیاب          و ز زول این بود موتی محل آفتاب          آفتاب اندر عنان ماه تابان در کباب          تلج فرق آسمان و خاکپائے بو تراب          هم بود مختار ملک هم بود مالک کتاب</p>
--	---

مصحح سال در دوش از سرفروش آمد بگوش  
 صحیح دولت جلوه کرد و لکھنؤ شکامیاب  
 ۱۳۰۳

نظم روز تقسیم انعام در کیننگ کالج ۱۴ آبربر ۱۸۸۶ مطابق ۱۳۰۴ شمسی

<p>در این عهد مبارک میدیچ ساله دارائی          چه دارائی و دانائی کند مشاغلگی هردم          رعایا پروری موقوفه انبش پروری باشد          ز روی همزانی داری شاهه این مجلس          ازین انجسم که هر یک تیر و بیج شرت آمد          ز سه بخت شخه دولت که آمد عدل این داور          تواند کرد صفش بے زبانان زبان آور          هنر آموز این کالج محیطه هست که بنفیش          ز تنها انگریزی فارسی نازی که هر علی</p>	<p>ترقی کرد علم و فضل و عقل و فهم و دانائی          عروس هر رازید که می نازد بر عنائی          بود برداشل فزائی مدارد دولت افزائی          که گشت انجم فوز این انجمن در جلوه فرمائی          زمین چون همسان هفت شاد از فطریائی          او در اتا بد پلایه بخش از ملک پیرائی          تواند داد لطفش تا توانان را توانائی          کند هر قطره در یائے دهر دریا گهر زائی          ازین دارالعلوم آمد علم در عالم آرائی</p>
--	--



بیل سرسره گو یا سرسره سانی میکند اینجا که روشن شد سوادین هر یک یافت بیستالی

الهی صاحب این مجلس ارکان این مجلس  
بکام از دور جام مهر دور سپنج نیانی

ایضا

کان مروت آمده بجز سخاوت آمده چشم مروت که عین عنایت آمده ماهی دولتش نصیب ماه لطافت آمده خاک ره جناب او کل بصیرت آمده روشن از وجهان شمع سعادت آمده کالج از وصف گرفت این خردت آمده دست کرم کشود او مخزن همت آمده صاحب با جودش است اینک بخت آمده بدر جمال صد بن بهر صدارت آمده خیل تار و صف بصفت مجربت آمده کش کیش و چین چمن با همه زهت آمده قلزم علم و اتمل منبع حکمت آمده بیل داستان سواد بر سر حجت آمده بر لب بن دعای تو وقت حاجت آمده	اناسب دولت آمده صاحب خجسته آمد صاحب خیل و چشم خیمه جو و الهام مهر جلالش بدست مهر سپهرت و دیده دوران بیابا و هر همه کاسیال عدل از وعیان شد و ظلم از زمان شده علم و نبر با گرفت چشم خرمندیا گرفت آب گهر فرود او حسن نهر نمود او ملک فرود مشعل است ظلم زدی امضی است جاه و جلال قدیمین قدر کمال بهین هر و همه از طهرت نازل منزل شرف سرو و صنوبر و سمن سعدی لاله سترن سیرا کبر جمل گال لقب پندیل سرد سرد و سپید انگلین سایه گستر چند نم نشای تو که ز ته دل برای تو
--	--

ایضا

کاین مدسه در عالم از جلم حلم آمد یک چرخ مریه پر دین از خیل چشم آمد	بین دادگر عظم با جاه و حشر آمد یک باغ گل و نرسین از راه کشکین
---	--

<p>یم پیش نگاہ او ناپسیر چو تم آمد  سرسبز آود از و چون باغ ارم آمد  و صفش زرقم خارج معیار حکم آمد  اقلیم علوم ایجاد تحت تسلط آمد  علم و هنر و دولت به هفت بهم آمد  هر خامه گهر فشان چون دست کرد آمد  باشناخت و با سنیار از کلک دست آمد</p>	<p>جم بر سر راه او خم قامت جاہ او  می ده که سر آمدی طوار خزان شد  از نافت این کالج شد نقد ہنر لاج  آثار نجوم اینجا پیدا ز قوم اینجا  دانشوری و فطنت انادلی و فطرت  ہر نامہ ہنر عنوان سربانیہ بحر و کان  ہر حلقہ این پر کار گوی کہ فاک کردار</p>
<p>این داوردورانش این مجلس اراکانش  آباد کہ فیضانش عام ستاعم آمد</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>کہ زیب و زگار و زینت کون مکان آمد  بیال لے ملک کینک ہو کب شیران آمد  غریب خوانی کن لے بیل کہ گل در بوستان آمد  رسید از راہ ہمانے کہ خود او میزبان آمد  شہیم بوستان وقت شام دوستان آمد  چراغ خانہ ہرودہ ہر حسان آمد  ز کسار ابر آذاری ہوس بوستان آمد  پئے تیمار بخوران مسیح از آسمان آمد  کہ با صد غرورشان کہ نشینی نہ نشان آمد  او دہشدا با ہمت دم کہ عجاوون آمد  خوشا آن گلزمین کاخا ہمار بخندان آمد</p>	<p>نوید عشرت افزا از زمین و آسمان آمد  بنازلے چرخ کا کینک آفتاب طلوع شد  پُر افشانی کن لے قمری کہ در آست گلشن را  بیارامی فلک غمانی بگیلرز مطنخش نانے  مشام دوستان خوشیم بوستان باشد  فروع طلوع ہریدہ و ہر دل نمایان شد  ہوا سردوزین خرم مبارکبادستان را  بیلری مابین حرمان زندہ شو علی غایت کینک  فلک نقش مراد ہر کسی بنشاندر بر کرسی  زمین لکھنؤ خرم کہ دید از نو نوی اسپسیم  خوشا آن باغ کش ہر گل بخار شد خندان</p>

شود شاداب باغی کا پختنش باغبان باشد  
 چرمی پرسی فلان آمد که بهمان فاش میگویی  
 بود آمد ز شور آمد آمد هر که اینجا  
 بگولفتند طرلسر فطو لائل آفتاب کسا  
 نیازم شوکت شان آکه آورد در جانب  
 منور کرد ملک مغرب و ملک شمالی را  
 شمول این دو کشور چون قران اختران آس  
 ز عدس گرگ میش افتاده هم بهادی هم بستر  
 بودا کیستی کیسای عسرت اخلاقی  
 بهدش خوابگاه فتنه چشم دلبان باشد  
 شود خود روشن این یعنی که این روی و این خو

بود آباد فرسے کاین جنبش مرزبان آمد  
 همان خود آنچه از عمر می تناداشت آن آمد  
 چو پر شدت کلام آمد کجا آمد چنان آمد  
 عنان از باختر گرداند و سوزی خاوران آمد  
 جهانش در رکاب آسمانش زیر ان آمد  
 چراغ نرم این آمد فروغ نجات آن آمد  
 لشکر آمد که اینک دانی صاحب قران آمد  
 بهدش از و طوطی همدم و هم آشیان آمد  
 پیشش رفت گرسدله پیری ز جوان آمد  
 بدورش تکیه گاه خواب چشم پاسبان آمد  
 باخم هزتابان و بر دم هر بان آمد

## ترکیب

مشتمل بر پسا سگزاری قدوم مینت ازوم نذوة العلماء در کهنه و تخریک خان بهادر  
 جناب منشی اطهر علی صاحب و خان بهادر جناب پوهری نصرت علی صاحب گارتنر فتنه

یارب این نرم دل افروز چه نظر آمد  
 هر کرامی نگرم غیرت خورشید بعد  
 هر یک از ذهن و ذکا عقل مجسم یابی  
 هر یک از علم و عمل و عده آموز بود

که سپرے ز فرادانی اختر آمد  
 هر کجای گذرم روش خاور آمد  
 هر یک از قد و دهبار روح مصد آمد  
 هر یک از دین و دول مانده گستر آمد

<p>هر کی که وقت بیان معدن گوهر آمد  دولت قصیره و صولت قیصر آمد  بیج دانی ز چه این خان منور آمد  از چه این بار که افراسخه از سر آمد  از چه این راغ پر از لاله ابر آمد  گل بیخ آمد و لیک از ده دیگر آمد  فرودین با علم سرود صنوبر آمد  وقت آرایش سجاده و منبر آمد  اطلبوا العلم اشارت ز بهیبر آمد  علم نخلی است که پر از رطب تر آمد  دان رطب موجب سرمایه شکر آمد  علم شهره است درش حید و هند آمد  وے خوشا آنکه درین شهر ازین در آمد</p>	<p>هر کی که گاه سخن منبع دریا باشد  باعث رونق این امد درین فرخ آمد  بیج دانی ز چه این بزم مرتب گشته  از چه این کار که آراسته از نوباشد  از چه این باغ پر از زگس شمشاد بینی  بدل از دیده فرود آمده این تاز خیال  فرودین با خشم دینور و دیندار رسید  عهد آراستن مسند و دیبیم گذشت  بله اسی اهل طلب از ته دل گوش کنید  علم بجز است که پر از گهر شوار است  آن گهر باعث پیرایه افسر گردد  علم نهری است لبش منبع کوثر باشد  لے خوشا آنکه درین نهر نشادر گردد</p>
---	--

چشم بد دور فراهم شده اند اهل علوم  
یا درین بزم فرود آمده از چرخ نجوم

<p>حسنت یک طاق اطاقش نبود این نطق  این چه قال است مقال است چه بوق سبک  اندرین عرصه دگر ناطقه بر بسته نطق  روز نوروز که ساطع شده نور با شراق  همه آفاق منور کند از نور و شاق  همه صاحب بصران و همه روشن احدق</p>	<p>دین چه ایوان نفع و چه وثاق است بوق  این چه حال است محال است چه گفت است بوق  اندرین پرده دگر سامنه سر کرده سماع  شام شد بام که لامع شده شمع اقبال  پر تو طلعت این صبح و فروغ این شمع  همه والا نظران و همه عالی منظر</p>
---	--

<p>نطق شان نشان غسل از پے ارباب مذاق          چون الف لام که باشد نپے استنراق          زود باشد که زوایند زبل رنگ نفاق          ماه امر زمان یا بد از آزار محساق          که سیکه زان دور شید است کی دیگر عاق          بیوط این مترصد بصعود آن شناق          یا بد مرتبه کامل انبی و قوا ت          دسته در دسته صحف بر سر طاق طاق          بود که زمین نغمه بر قصد گلستان اوراق          از حدی خو انیم امر ز به آهنگ عراق</p>	<p>حرن شان ضرب مثل از پے صحاب مثال          جان جمله افراد کمالات عسوم          زود باشد که زبایند زرخ رنگ حسد          مهر امروز مصون ماند از آزار دال          دانش و هبل و طفل اند درین فرخ عهد          مهر و کین هست درین دور دو کلب گوئی          نیست دور از اثر تربیت آب و هوا          بود که امروز چون گلده است بهیسی هر جا          بود که زمین مژده بیالده نیستان اطلام          بهنجو بختی حجاز آمده در رقص ملک</p>
<p>بر فلک خیل ملک نوبت شادی زده اند          کز بهم آمدن ندوه منادی زده اند</p>	
<p>عالم از ما علم از ما قلم از ما باشد          روم تا شام عرب تا حرم از ما باشد          در عجم هبیت شیرا حرم از ما باشد          هم عنایت بصنوف امم از ما باشد          با هم آراش شیر و غنم از ما باشد          بخت اسکندر می جام جم از ما باشد          هم توانین عمل منتظم از ما باشد          چار آئینه دستخ دو دم از ما باشد          از گدایک طلب دهنه نهم از ما باشد</p>	<p>فانش گوئیم که حکم و حکم از ما باشد          شرق تا غرب بآنل تا ابد از ما آ مد          در عرب رایت علم ادب از ما علم است          هم رعایت بالون ملل از ما مرعی          با هم آئینش شیر و شکر از ما یابی          سینه آئینه صفا دیده جهان بین داریم          هم اساتین دول مرتفع از ما آ مد          حفظ یزدانی داماد سماوی داریم          از خدا صد کرم دیک طلب از ما آ مد</p>

<p>ای خوشا هجرت ما خوشتر از آن مژدن ما      ماه و مهریم و سیه تا به سپید از با هست      گوهر روی زمین باش پراز قنیه و بشر      نیست ما را سر تر صیغ کلاه و و همیم      سر نوشت من وقت است همه صفحه خاک      آنچه با ما کند و کرده از سخت بود</p>	<p>هم حرم حرم و هم ارم از با باشد      رونق شامگه و طبع م از با باشد      دارا لامن حرم عشت م از با باشد      ورنه لعل و گهر کان و هم از با باشد      اندرین راه سرست هر قدم از با باشد      آنچه بر ما رود و رفت هم از با باشد</p>
<p>می کند دیو دیری گریه بنادانی ما      رفت آه از کف ما مهر سلیمانی ما</p>	
<p>چشم بدور که از گردش چشمی دقار      جمعی از پرده غیبک مده شمع بر کف      سبزه می روید و گل بوید و بسبل گوید      می خلد در دل مرغان غزلچون از رشک      گر چنین نشود نمانی کن این تازه نهال      بو که این گلبن نو خیز شود گلزار      آب این چشمه جاری برود تا پنجاب      لکهنو یافته خوش برگ و نوانی از نو      نیست یک بلبل رنگین سخنی همچو عزیز      نافه نای زمین نغمه این باغ بود      کانیور است مگر کان سعادت کرده      چشم دارم که کند بند سولای روشن      داعی ندوه بود قدوه ارباب هم</p>	<p>طلح غنچه بیک چشم زدن شد بیدار      روز روشن شده از روشنی آن شب تار      نو بهار آمده اس سال نکوتر از یاد      مصرع تازه که بر نوک زبان دارد خار      هست امید که تا سال دیگر آرد بار      گردید گیون بود ابر به ساری در کار      فیض این ابر بهاری برسد تا به بهار      مژده ای لکنو یان مژده بهار است بهار      ورنه در باغ بود مرغ لدا سنج هزار      بو که این نغمه بر باد صبا تا به تار      گوهری زاد که شد رونق بهر شهر دیار      گر همین شام و صبح هست درین لیل هزار      ز بده اهل کرم عسسه همه جمع احوار</p>

مشتی اطهر علی است آنکه نیا ریم آسش خانه پیراسته آراسته خوانے از نزل هست حق ناصر و حامیش درین کار اہم	بر زبان تا کہ نشویم زبان را صد بار خان خانان بود و آمدہ خود خوان سالار نصرت از جانب یزدان بودش از انصار
یار باین نندہ داین ناوی این بادی باد شاد تا یوم تناد این ازار باب عناد	
محمسن بر غزل حامی علی الرحمتہ	
راہ خلاص از چہنم آرزوست سیر نضای و طعم آرزوست	رخنہ بزندان تم آرزوست باز ہوا می حسینم آرزوست
جلوہ سرو و سمنم آرزوست	
کردین بند و نصیحت چہن کار عاقبت از کردہ شدم نرسار	از می و بیخانیہ گرفتہ کنار تو بز مے کردم و آمد بہار
ساقی تو بہ شگنم آرزوست	
دل ز کجا دین ہمہ ذوق حضور موسی عمران و کجا کویہ طور	فترہ و انگاہ متناسمی ہور من کیم و زہم تو لیکن ز دور
دیدن آن اسمنم آرزوست	
کردہ بیت الحزقم تا مستیم قارنسم از حبت ناز و نیم	ہجرتیخ ست دل از سمنم دو نیم نگہت گل را چہ کیم ای نیم
بومی ازان پیر ہم آرزوست	
فصل بہار است و زمان بختاب محبوب شخنہ و قاضی بختاب	بلبل و گل ہر دو مستی خراب شیشہ شراب است و شب مانتاب

در بنام گلب تم آرزوست	
بے لب تو بادہ باغرباد	بے لبخ تو دیده نورسباد
زیستم بے تو میسر سباد	بے سود امی تو ام سر سباد
بے تو اگر زیستم آرزوست	
مهر سکوت از لب خود برکش	ای بکلامت دم عیسیٰ زندا
پیشش اگر نیت بگو ناسزا	گرد هنت هست نموشی چرا
گرد هنت یک سختم آرزوست	
چون زعدن درو حقیق از لیلین	بیش بها هست سخن زان هین
همچو مگو جامی از ان لب سخن	پیش عزیز اینهمه دم بر مزین
کاین سخنان زان دهم آرزوست	
<b>قطعه رسیدیوان شهنزاده مرزا فریدون متدر</b>	
به تشریف شریف خاص سلطان	بنام ایزد مشرق گشتم امروز
چه تشریف آسمان انجم افشان	چه تشریف آفتاب عالم افروز
چه تشریف اعتبار هر سخندان	چه تشریف افتخار هر سخن سنج
زدیوان نگاهه خاصم خاصه دیوان	بخود می زید بمن نازش که آمد
بود چشم و سپر رخ معدن دکان	چه دیوان کز فروغ گوهر خویش
چه دیوان کز صفات عرفان	چه دیوان از ضیا صبح حقیق
چه دیوان یک قلم تصویر جانان	چه دیوان سر سبر انگاره ناز
چه دیوان یک خیابان سینبلستان	چه دیوان یک گلستان لبخوان نزار



<p>عیان مسج رم وحشی غزالان  زول آیه رحمت نرزدان  کلام ابن خاقان ابن خاقان  بصدر قدر همچون بدر تابان  جمال اوسادت راست برلم  جهان جان و هم جان جهان بان  بیاض سلطنت سر و خرامان  نرخ او نور چشم ماه کنعان  بروی ماه گیسوی پریشان  درفش این بود گلک نریشان  ازین ست از در افلاک ترسان  عزیز آمد ثنا خوانش صبحان</p>	<p>ز انداز خرام گلک مشکین  بور و داین مقدس نامه باشد  بله خاقان تسلیم سخن هست  فریدون قدر روشن صدر گامد  جلال او شجاعت بر ادبیل است  توان عالم دهم جان عالم  بیزم معدلت شمع شب افروز  لب او آبروی چشمه نخصر  بود از چشم آیات جاهش  فریدون گردش کاویان دشت  اگر او انبی سخاک را گشت  به وقت و به ساعت به مردم</p>
<p>الهی تا سکون باشد زمین را  بکاشش سپرخ گردان باد گردان</p>	
<p>ویا چه داتانی که آغا صاحب گاشته است</p>	
<p>کشاییده حسن آب و گل است  زبازرا بگفتن توان می دهد  نفس راه از گنج باد آور است  بهر بود و نابود بود از دست  صلا بر سر خوان نعمت دهد</p>	<p>سپاسه که لوح طلسم دل است  سپاسه که ذوق بیان می دهد  سپاسه که گنجینه گوهر است  سپاسه که دادار خنود از دست  سپاسه که کام حلاوت دهد</p>

سپاسی که رنگین از دگفتگوست  
 خدارا سزاوار و در خور بود  
 شد این نه سرار چه بهشت از د  
 زوار و می هوشی که در کار کرد  
 بدان گونه بست این طلسم گشت  
 ز بس هر کس از فیضش انعام یافت  
 ملک را با کلیل سر بر فراز  
 نوازش ساز مناجاتیان  
 غمش داد و دلدادگان می دهد  
 شبتانیان بنیش افروز از د  
 زمین تا زمان بنده فرمان او  
 نوازش نیفتد بجزینے نیاز  
 به و خورشور خایم داد انحصار  
 محمد که از نام او نقش بست  
 ز به و نشین نقش مانی فریب  
 گرامی تر از هر گران سایه  
 چراغی که تا محفل افروز شد  
 بود زه خواری ز خویش خلیل

نفس با که گلدرت رنگ پوست  
 که روزی ده و بنده پرور بود  
 بهر پرده نیز نگار رفت از د  
 بساخته کن خاک بیدار کرد  
 که کس خورد بر تری نیار گرفت  
 اسکندر گر آئینه جم جام یافت  
 ملک را تپیل جان تازه ساز  
 نمک پاش ز حشم خراباتیان  
 بر د دل شوخی و جان می دهد  
 دبستانیان دانش آموز از د  
 سمک تا سما جمله از آن او  
 بخود باشت از بی نیازیش ناز  
 با خلاص کرد از عقوبت خلاص  
 درین خانه نقش و نگار کیست  
 هم اورنگ نیب هم ارژنگ نیب  
 بلندی گرا تر ز مهر پایه  
 شب تیره روشن تر از درخش  
 آگس ران آن شهر حسب بر تپیل

عزیز آورد از ره سوز و ساز  
 خدارا نماز و نبی را نیاز

خاتمه سفرنامه مولانا شاه محمد حسین الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

<p>براہ خداوند بیت الحرام          برون کرد زان خانہ بیگانه را          ہمہ بستہ احرام آن بارگاہ          آن بارگاہ روز و شب و بطوان          فلک ناقہ گرد و ملکاتہ ران          نشین گہ خاص سلطان دین          سخن رانم از رہ نوردان حق          صلائے ولا بر ملا می زخم          دسے رہنشاہ و درویش را          بعلم و عمل شاہ ملک شہود          بسیرت دمانیدگاہ زنگل          کہ بود آفتابے میان نجوم          طریقت از طرفہ آوازہ نیت          بوجد آمدے عرش از آوازاد          نو اسخ اسرار بچون شدے          نگنجید در جامہ از بس طرب          گذشت از تر و خشک از بخور بر          دل دیداش را پراز نور کرد          کہ همان آن خون و آنخاگشت          بہائے اہل ایسان زدند</p>	<p>مختین شود خامہ ام تیزگام          خلیاش بنا کرد آن خانہ را          چہ زاوش چہ زاور چہ ہر چہ باہ          فلک تا ملک قاف تاحد قاف          از بیجا شوم سوے شرب بوان          کہ آن بقتہ شہرے بوژہ نشین          ازان پس و م راہ مردان حق          و م از ادلیائے خدامی زخم          کہ گم کردہ در راہ او خویش را          خصوصاً محمد حسین آتکہ بود          بصورت ربو و حی ل از اہل دل          بکسب ضیائے اہل علوم          شریعت از رونقے تازہ نیت          ردے سؤق چون زخمہ بر سازاد          بتار نفس زخمہ زن چون شدے          چو بر بست احرام ملک عرب          بچشم زدو بال خشک تر          سیاہی چو آن خانہ از دور کرد          خوشا آنکہ این مفتخوان در نوشت          صلائے کہ بر خوان الوان زدند</p>
--	--

لب لب بود لیک و در دیده اشک  
 چو داد اشک دیده را شست و شو  
 وضو تازه کرد و زمان تازه کرد  
 مشرف بطرف حرم آمد او  
 بصد شوق و زوشت صبح و شام  
 ز سعی صفای زده گوئی که دے  
 بسوے منارفت با جان ریش  
 پس از حج ازان خط شدره سپار  
 ز با و صبا ناته رهوار تر  
 بران محله بست و در نشست  
 ز دے هرفس شوق بزاقه باگ  
 در ابا حدی خوان شدی هم نوا  
 یکا یک بره کار دان او فتاد  
 ز بانگ حدی خوانی آن محل  
 بهر چشمه سائے فرود آمدند  
 دران بحر موج کشتی شکن  
 چه غم کشتی راز موج و هوا  
 تو گوئی که بے بادویے باوان  
 چو او در وضه پاک از دور دید  
 ازان روضه گل چید شیداغ باغ  
 در آشفنگی خاطرش گشت جمع

چرا شک بجوان بران برد شک  
 تو گوئی که کردی بزرم وضو  
 بشکرا گهی زبان تازه کرد  
 ز طوف حرم محرم آمد او  
 ادا کرد ارکان حج را تمام  
 بیکبار کونین را کرد طے  
 که شد فارغ از کشتن نفس خویش  
 سوئے خاک شرب چو باد بهار  
 ز یک خرد تیز رفت رتر  
 چو بنیست طی کرد بالا و پست  
 که باشد رنگ ندرین لاله تنگ  
 که اینجا خموشی بود ناروا  
 روار و کون و مکان او فتاد  
 برقص آمدے چون حمل هر جیل  
 بکام از سرود درود آمدند  
 چو کشتی شد بختیش قطره نن  
 اگر ناخدا شنس بود با خدا  
 شد نداز مساکن سفائن دان  
 تجلی چو موسی ازان طور دید  
 وزان بوستان تازه و مرد ماغ  
 چو پروانه می گشت برگرد شمع

اگر شام در بام چون ماه و بود  
 ز بس توشه از خوان نعمت گرفت  
 سفرنامه خویش تحریر کرد  
 سفرنامه هر چند باشد بنام  
 پرست از نکات علوم و فنون  
 سوادش علم و عمل حاویست  
 بیاضش بود صبح عید نظیر  
 منا جاتی نندازد بکام  
 بود هر ورق پرده ساز عشق  
 بهر سطر خطی نندازد از نهان  
 کسی را که عالی بود فنونش  
 درینا که آن ره بر ره نورد  
 که از لکنه سوئے اجیر رفت  
 مگر جذب شاه چشتی لقب  
 در آن بقیه روزی بزم سماع  
 نوازن نوا سنج قدوس بود  
 بوجد آمد از قول قوال او  
 سخن چون ز قید رهای شفت  
 با زادی بیش شد کار بند  
 بیک دم زدن جان بجان رسید  
 بدریا بود باز گشت آب را

به نظاره کردی نظر کسب نور  
 بر حجت سوهند رخصت گرفت  
 بره انخبر روداد تصویر کرد  
 یعنی بود رخصت راه انام  
 بود شرح مجموعه کاف و نون  
 تو گوئی که تفسیر بیضا دیست  
 سوادش شب قدر هر پدید در  
 خراباتیان را از دمی بجام  
 که خیزد از و نغمه راز عشق  
 ز هر نقطه صد نکته باشد عیان  
 محیطیست پس رن هر حرفش  
 سفرنامه نبوشت مغمود کوی کرد  
 پے خاکبوس در میر رفت  
 سو خود کشیدش ز ملک عرب  
 که صاحب دلان داشتند اجتماع  
 که در رقص گیتی چو طایر بود  
 که سرخوش شد از نشئه حال او  
 مگر ز همان گفته را گفت رخصت  
 رها کرد خود را ازین چار بند  
 که یوسف ز زندان کبکان رسید  
 بجان جهان جان بیتاب را

اگر کسی بخت اسیران خویش  
 بزندانان گرفتار دوست  
 بازاده کز ره اختصار  
 که فردا دهی رستگاری مرا  
 عزیز می که بخشیده جانش  
 گر آزادم و گرا سیر تو ام  
 عزیز از تو چیز می ندارم عزیز  
 اگر گوهر جان نشار تو باد  
 به بخشای هر لحظه جانای دگر  
 کنم ختم این نامه را بر دعا

بوارسته بند آئین و کیش  
 که گردند آزاد از قید پرست  
 شود خود گرفتار و خود رستگار  
 نسازی گرفتار خواری مرا  
 نگه دار از خواری و ذلتش  
 بهر حال فرمان پذیر تو ام  
 جان از تو و جان ز آن تو نیز  
 و گر نقد دل هم بجا بر تو باد  
 که در جان نشاران شوم نامور  
 دعا از من است قبول از خدا

خدا یا بخت نبی ماست  
 که بر قول ایمان کنی خائمه



# مشوی دیدیضا

که هر بیت آن ذوق بحرین ذوق افیتین مع اجتناس است بلکه  
 اکثر ابیاش سه سه چار چار تا فیه دار و بعضی سرپاچی <sup>مقفی</sup>  
 و سجع است و منقوط و غیر منقوط و فوق النقط و تحت النقط و قلب مستوی  
 و حسن تعلیل <sup>استنباع</sup> و غیره

<p>نام تو هست آن سر نشور          وی رستم از نال تو غنا نگار          بر در توحید تو آرد کتاب          می کند این سله مطی لسان <sup>دانش گرانیزه</sup>          در اصل این مرحله کامل برید          نشانه او عیسی و مهر مری است          در دم فیضان تو سرست یم          لائق اوصاف از آن است          جیبر از جام تو بیدار نشان</p>	<p>ای که ز تو اندر سر نشور          ای که سلم از حال تو معنا نگار          گر تو سر خمید تو دارد کتاب          می تند این بسله ارطلسان          بشکل این بسله منزل برید          در بین این نخله تر مری است          از بیم احسان تو سرستیم          لائق اوصاف از انصاف است          اینمه از نام تو پیدا نشان</p>
--	---

می شود الطاف تو زان می زیاد  
 بهره دراز نام تو بی مرز بان  
 درک در احوال تو آن سوی طن  
 رانده درگاه تو فرمان بران  
 فر تو بر کافر تو دره تاب  
 منظر انظار تو در صاحب دار  
 وز بر تو شهرت هر شهر دار  
 خاشه میدان تو باشه پرست  
 آتش آب از دم خنجر برود  
 بر در خرگاه تو دروازه  
 بنده فرمان بر پر کار تست  
 ده که شکر آمده در خور بشیر  
 آتش نور آیتی از مهر تست  
 جو شش آن داشته تسکین بشیر  
 محرم ایوان تو طوف آن کند  
 پر ز تو اندر خنجر افلاک نیل  
 قلبش از احکام تو برگشت چون  
 بر رخ افتاد ازان خوشه چین  
 کاروی از باد فر آبی شده  
 آمده بر فرج او آفت آب  
 آتش مهرت بود آن بازید

می رود اوصاف تو آن کی زیاد  
 مزرع انعام تو بی مزر بان  
 در گره اجلال تو آن سوی طن  
 بنده فرگاه تو فرمان بران  
 دره خاک در تو دره تاب  
 منظر انوار تو هر صاحب دار  
 از در تو حاجت هر شه روا  
 باشه پیران تو باشه پرست  
 خنجر تو خنجر خنجر برود  
 نه فلک از جا به تو دروازه  
 هر یک از اینان بر پر کار تست  
 اشک من از عفو تو گیر بشیر  
 مهر تو هم رایسته از مهر تست  
 آب یک آری در شیرین و شور  
 ز نرم فیضان تو طرفان کند  
 جاری از احسان تو خاک نیل  
 خاک از انعام تو زر گشت چون  
 کادمه از گلشن جان خوشه چین  
 نارسی از آن خاک در آبی شده  
 هر که از او تافته روان تاب  
 یافته از لطف تو جان بازید



فیض تو بس هست این رهبران نسبت تو نامه جائز بشر باشد از ایران تو کوته کنند	تقریرت بست بر این رهبران قادر مطلق تو عاجز بشر انس و جن از شان ترا آنگند
---	--

### خطاب بحضرت باری با عجز و زاری

<p>ای شیخ زیبای تو در دلبری جایی تو اندر دل ما هست بس عکس تو در دیده تردیده است شعشع دل از روی تو بر کرده ایم دادی شوق همه المین است راه تو خوابیده و بیدار تو ما همه در راه تو نازیده ایم طاعتی از ما بتور مینده است پر تو تا بر من ما مور هست در بر یک نیکی ماده و سه بغیش از اکسیر تو شد قلب من فکر تو بس طاعت هر روزه ام یاد تو چون خواشش بخون کند پیش تو را ز کلمه آئینه هست گشته دل از صد مکر نینگ خور از شب هر روز اکثر و بیارفت</p>	<p>ذاتت از اندیشه باطل بری کلمه ما منزل ماهت و بس مردم جنبان شره بر دیدت جمله سراز کوی تو بر کرده ایم موسی آن باریه رای من است جایی تو هر دیده و بیدار تو بنده درگاه تو تا زنده ایم رحمتی از باب تو شمی بنده است دانه کش از خرمن باور هست میکنی این نامه را زده تو والله تدبیر تو شد قلب من ذکر تو بس شربت پر زده ام خاطر من کا هوش شب خون کند صیقلی آخردلم آئینه هست شیننده این میکده بر سنگ خورد محل بس باورد بس پلر رفت</p>
---	--

<p>ناقه ام از قله تنها فتاد          می شود از محل ماره بسیار          کشته تا مار ابد از رحمت آب          دولت علم ده و هم درک فن          تشنه لب از هرب جو یا عزیز          سر تو در محسن در جان او          در ره احمد قدم از سر دشمن</p>	<p>دور از این حمله تنها فتاد          توشه وزاد دل آگه سپار          رشته مار ابد از رحم تاب          تا شود او داغ عنم در کفن          بر در تو آمده جو یا عزیز          نی در از دست نه در جح آن او          توشه ملک قدم از سر دشمن          از سر زنا</p>
<p>در نعمت سرور عالم صلی الله علیه و سلم</p>	
<p>مشغلی از سوز دل آرام بدست          طاقت رفتن نه و منزل در آرز          باوی ما حاوی راه هتای          چشمم با می رود از خویش تن          از در باغ آمده فرخنده باد          بومی گل آورده از آن کو شمال          عشق بر آنست که میگوید دست          آمد او جان پی تو کریم خواست          در دل آورد دل آرام را          صدق دل اظهار کن ایمان بیار          ادبش و شاهد حق بنشین          وعده او محکم و هم عهد او</p>	<p>رهروی اندر شب تا رم بدست          همه من بهدم من دل در آرز          حاوی ما حاوی راه هتای          غارت خجالت شود از خویش تن          غنچه دماهمه درخت ده باد          غصه دغم خورده از آن کو شمال          دیده در آنست که میگوید دست          در دل از جانی تعظیم خواست          داده آورد دل آرام را          نقد خود ایشار کن ای جان بیار          همسر او آمده کس پس نشین          محرم او همدم و هم عهد او</p>

<p>اشهد ان بود از شاه دین          ابجد بی جیم ابد القاب و          یک قلم آن از بر در سینه بود          مرصع زویا فته هر رسل آن          توشه عقبا یم و هم زاد م اوست          نقد دو کون یا فته چون رونما          ناطقه طوطی شکر خان بود          حوضه او حبت عشاق بس          الخدر امی بخیر از دور باش</p>	<p>مخضر دین مستند از شاه دین          احمد بی سیم احد القاب او          علم وی از دفتر در دست نبود          مرسله بند آمده بر مرسلان          بیشتر از عالم و هم زاد م اوست          از پس پرده شده چون رونما          تا که خود این آئینه در خانه بود          روضه او حبت عشاق بس          خادم آن روضه و فرور باش</p>
---	--

سراج معراج

<p>طالع بیدار از او ماه خواست          روشن از او طلعت نور روز بود          نور از او ماه و خورشید و خورشید          از نظر آن اختر رخشان شده          شد رخ او آئینه از زهر          چون نگه از دیده و از تن دلان          از تنگ او دیده بد دور باد          دایره بردارنده مرکب جهان          یکسره از سده مراد بر درخت          نیست بر این شربت و شک لیس نیه</p>	<p>نیم شب از خواب که آن شاه خواست          شب گویا که کثرت ضویر روز بود          حله صد نور بر آن دو خورشید          جلوه گرانگه بر رخس آن شده          جانب حق داشته چون روز طلع          گشت از این نسل و کن و کن          در ره او آمده فرود باد          یک تنگ او کرده طاعتی جهان          همرو او مانده گرا و بر درخت          رفته در این صوت و شکل امی سنیفه</p>
---	--

<p>بخیرد آنکس که ازین منکرست          دیده او دیده ازان درکشاید          راه نه آفلاک بر او بازگشت</p>	<p>منکر و اندر ره دین منکرست          دیده و گردیده ازان درکشاید          پاک شد و پاک ترا و بازگشت</p>
<p>بسبیل خطاب در آنجناب</p>	
<p>ای نبی امی ابی امی فدک          ای دل و جان زان تو ایان ما          بر لب جو جا بودار سرد را          نام تو طه بس و حسم بس          نه نخل از روی تو یاری تست          جان و دل از فکر تو برشم خورد          گریه جو یائے تو نیسان بود          بیخ تو روشن شد از اوانم بدر          رونق هر شکده بالایت برد          طبعم از افضال تو خرمن درود          و انیم از بیل هند و عتقان          بخشی از اخلاص از انام بخش          لطف تو بر ما شده تا سالیان</p>	<p>وی ابی امی نبی اتی فدک          وی همه ستران تو ایما نما          جای تو در دیده ترس ترا          یاد بر هر یکس و جا میس          اینمه نیر وی تو یاری است          کام و لب از ذکر تو ز فرم خورد          ناله شیدای تو نیسان بود          دست تو شکسته از او جام بدر          بیری هر شکده بالایت برد          بر تو بر آل تو از من درود          دامنم از چگل هندوستان          یابد از آن خاص و از آن عام بخش          خواسته از سایه ما سایه بان</p>
<p>ساخته تا سایه تو با عسریز          آمده همپایه طو با عسریز</p>	

### مستی خوش نوالی در ذکر ساقی و نالی

نالئی از آن زمزمه کا نجح خورد  
 زهره از این طاق بر فلک بزیر  
 ساقی و هم باقی دوران ماست  
 تا که در این میگذره باقی رو نیست  
 بر سر میدان سرگردون کشته  
 پرده صد لطفنه بر تن تن  
 از لب او آن همه مفرزمت  
 یک تنه بر غنچه در زخمه زن  
 غالیه سا آده تا تارا ازا و  
 از نیش افزون شده بنیائیم  
 بر سر آن ملک باقی نیست

ساقی از آن تجمجه کان بجم خورد  
 خوشه از این تاک در فلک بزیر  
 ساقی ما ساقی دوران ماست  
 کشتی ما جانب ساقی رو نیست  
 از کف او ساغر گردن کشته  
 نالی ما گر تنه در تن تنم کلان  
 و مدغمه گر همه وز زمزمست  
 زمزمه زین دهنه در بنخ زن  
 زمزمه ز آده تا تارا ازا و  
 گر قره پر خون شده بے نایم  
 هر که مر این نالی و ساقیش است

### ذکر اهل شیرازی مصنف سحر حلال و سبب تالیف این قیل و مقال

گر چه دورنگی دود بینی نزا د  
 نقش دورنگ و در داز رنگ ما  
 بانئی فن مرصع کز و سنان  
 در کعب او معجز و سحر حلال  
 دیدیم هم آن نام هم آن نامه دید  
 طالب آن هر همه جاد و ستان

ساقی از آن ساغر چینی نزا د  
 صیقل آن می برد از رنگ ما  
 اهل من نبع فترو سنان  
 جادو او جادو سحر حلال  
 دیده مانا هم آن آینه دید  
 معجزه خوان گر همه جاد و ستان

برای مصنف سحر حلال

شعر ترا درد خوش اندر دو بگر  
 از بیم او تازه بر آ مدور دو  
 قافیه شد در سخن تنگ  
 اهل اراد اهل در آن کار بود  
 لیک بد آ مدس از احباب تافت  
 رشته تابیده او تا نستم  
 پنجام آن زلف دو تا شان کرد  
 او که گل افشان شده بز نام جم  
 کرد گراو در غور جسم آفرین  
 هست گراو مونس میخوار جسم  
 کی دم از اسکندر کی میز نم  
 نی بر سر خیزد و شتان مرا  
 کی سخن از کیسه دیاجی ز نم  
 با سخن ار کتر از او حساستم  
 حاجت در آ مده هر مصرعے  
 بهیده گو بس کند از لان تا  
 موشده در دیده او تا نستم  
 یا در ما دا ویر ما صفر دست  
 کلم از این معرکه صد گوی برد  
 نشا هم دشنام من صوبه است  
 چیده ام از فکر خویش آن سبط

منبع صد سخن زن گو هر دو بگر  
 وز دم او نغمه و آ مد دور دو  
 هم ره قید و در تاسیس تنگ  
 مشکل ماسل در انکار بود  
 تا حسم از شمشیر این با تافت  
 چرخه تا بیده او تا نستم  
 رنجام آن زلف دو تا شان کرد  
 گل کسند از نامه من جام جم  
 تازک ما در جم آفرین  
 من خود از آن مجلس می خار جم  
 کی ز دم این ساغر کی میز نم  
 دل شده خود رنج و دستان مرا  
 نعره یا محی دیاجی ز نم  
 باره محکم ترا از او حساستم  
 تیغ دوسر آ مده هر مصرعے  
 کلک دوسر دم زند از لان تا  
 زان سبب این زلف دو تا نستم  
 سرور ما حیدر ما صفر دست  
 بل حد از خاطر بد گوی برد  
 در کف من خائمه منصوبه است  
 یافته بیگانه و خویش انبساط

خاطر من غرقه در شطرنج یافت  
 ز ورق خود را ند بر این رود بار  
 کشتی مانا نه بی ناسخ را  
 رفته ام از مدرسه لایه ای هو  
 شست می از گریه خون باسین  
 دامن دل تا قره تردیده ام  
 وز غم من بلبیل و گلزار شد  
 بلبلی آرست در آواز چه ما  
 گل کند از نامه من یا سمن  
 دوخته از نامه من درود  
 چانه من نغمه آهنگ است  
 پیشه من یافته مرا این دکان  
 صیرفی امی دل شود اندیشه کن  
 سیم در زاینک سرو ترکان است  
 بادیه نایب بدم آهسته تم  
 می شود از خجالت وستی تا گل آب  
 بشه ما هست پر از هند و شیر  
 آتش و آهست در اینجا بسین  
 مطلع سعدین ازین ما بجز است  
 رود و سوسه است این کلخ در  
 نکته هر سود در این درج بسین

خاطر من خرقه در شطرنج یافت  
 هر که در انگند در این رود بار  
 حافظ این غمزه بینا خند را  
 حقه چشم شده تا باهی هو  
 خوانده آن دل شده چون باسین  
 غمی غم با مزه تردیده ام  
 خاتم از اشک گل و گلزار شد  
 گل همه تن گوشش بر آواز ما  
 اگر چکد از خامه من یا سمن  
 نغمه از نامه من درود  
 خامه من ز نغمه آهنگ است  
 پیشه من کافه مرا این دکان  
 کان دو کون آن من از تیشه کن  
 لعل و در آن کیه در کان است  
 آتش و آبی بدم آهسته تم  
 سیم آهسته می با گلاب  
 شیشه ما هست پر از هند و شیر  
 بادیه نایب در این جام بسین  
 مجمع بحرین ازین آه بجز است  
 سیه و درنگ است در این شاخ در  
 خامه من سود بر این درج بسین

## حکایت

ساقی از آن باده حیرت فرا  
 آینه از سپیکر آن جام کن  
 گوش کن از بیل رنگین نغم  
 مه دوشی از زمره سپیکر آن  
 هفتاد هفتاد ماه از آن شاه رخ  
 در سر هر کس سودا بخت او  
 رخ چو آن سنبل ترا بدوش  
 روکش صفر آمده بیشک <sup>دلت</sup> بان  
 خانه هر قابل او اوصاف تر  
 کن سوهر و مه لو رو کنون  
 چهره اولاد دل آرا کلام  
 خواهر وزن مادر و باش معبود  
 دل همه چون ساخته خون بیزیش  
 چون ره صبرش زده از دهن جرح  
 رخصت از آن منزل برانه یافت  
 بی بی روز نیه نان آن حبلا  
 غمزه او غمزه شهر آمده  
 شد سبک خیز بر صفت گران  
 غمزه صفت مکرده اگر گشت

مستی دل داده حیرت فرا  
 روشن از آن گوهر انجام کن  
 قصه عیش و طرب آگین نه غم  
 در ره او هر که دلت سبک بان  
 یافته هر شاهی از آن شاه رخ  
 هر همه سوداگر سودا سے او  
 چون رگ ابر آمده هر بروش  
 خوبی حشش شده از یک ده آن  
 چشمه حیوان بل از اوصاف تر  
 نور سخن آن رو برش برون  
 زلف بر آن لاله حمرا که لام  
 مسکنی اما در دایش نبود  
 سینه او داشته خون بیزیش  
 جانب شهرش شده از دهن جرح  
 کلفت از آن مردل برانه یافت  
 شقی آئینه جان آن حبلا  
 رونق هر ذره شهر آمده  
 سرخوش در صفت گران  
 هر دم محرم شود شاگرد گشت



جان و دل از دوا همه پراختاد  
 رنگ شد از صیقل او آب بشد  
 بر محک او یافته زر و می خویش  
 شینه دل گشت از آن دست خورد  
 این همه برگ و ثمر آن خسته داد  
 کرد دل آزرده کوزا مشکار  
 ظاهر او خسته افکار شد  
 شد دل آن غمزه عمده تر  
 دشنه حیرت زده دید آنچه دید  
 پر تو معنا همه حاصل شد دست  
 کلبه اش آمد می آرمی دود  
 شربت نوشینه دل صاف شد  
 بیدل و مضطر روی آینه زار  
 سرکش از طاعت او سرکش  
 بان سو سرختمه در آتش نهان  
 خوار در این خانه استازت  
 ساخته هر سوخته را در پرست  
 طالب کین مالک دنیا شد  
 پاک شوای خاک که تو زرتوی  
 تو پس افزایش داغ جان  
 زشتی طلت پی زینت چنین

در سر کار آنمه پرداختاد  
 سنگ شد از صیقل او آب بشد  
 دید بر آن آئینه در روی خویش  
 ناوکی از دست خود آن مست خورد  
 آب کز آب جگر آن خسته داد  
 نور شد از پرده نور آشکار  
 خاطر او بسته افکار شد  
 هم تره تر آینه هم دیده تر  
 تشنه حیرت زده دید آنچه دید  
 ره دور عنا شده دهل بدست  
 رنگ دل از آئینه داری زدود  
 کلفت آئینه دل صاف شد  
 از رخ او گر شوای آئینه زار  
 سرکش از طاعت او سرکش  
 چشمه آبی در آتش نهان  
 دین که در این درنگ استازت  
 سوختن آموخته آذر پرست  
 صاحب دین مالک دنیا شد  
 خاک شوای پاک که تو زرتوی  
 هر تو که ایش بلغ جان  
 زینت جنت پی زینت چنین

<p>بنگری از جز من و جز ما صفا  دعوت فرج ما کد را ریشنبوی  نختم توجز کثرت اعداد نیست  تفرقه جمعیت اعداد دان  طبع تو در این دوشهش در شده  پرده و وحدت بود اینجا دونه</p>	<p>از من و ما تن زن و خدا صفا  نغمه از نغمه تریشنبوی  جامع جمعیت اعداد نیست  داشته تمییز اعداد دان  بهر تو مرا این دوشهش در شده  گرده کثرت بود این جا دونه</p>
--	--

### حکایت

<p>ساقی از آن مستی نخوت نکین  عینکِ وحدت بود آن جام بین  اخوئی احوالی این گونه هست  خواجهاش آواز و در پیش است  گفت در این قصر این طاق هست  رو بسا آن شیشه در آورم  ابرو او چون شد با طاق حضرت  آمد و گفت آورم آیا که دم  گفت که مگن برخ اندر شکن  بشکن و هم بکن از آن هر یک  چون سخن از تنگ بر آن گوش خورد  در تنگ و تا ز آمده سنگی بکف  آمد و آن شیشه پر می شکست</p>	<p>رونق تر دست کثرت نکین  دید و راز وی شود انجام بین  بر رخس از خالی می این گونه هست  بنده فرمان بر سر پیش خاست  شیشه صهبا و مر آن طاق هست  تا که از آن به سر در آورم  دید و می یافته آن طاق حضرت  دانه تو میخوای از او یا که دم  روی کی اسی بیدل مضطرب نکین  فرسه سنگی زن از آن برد و یک  وز لب بشکر شکن آن نوش خورد  گفت بلب آورده در گنجی بکف  بت شکن او گشته در این کی شکست</p>
---	---

<p>بعد از آن دیدن زان دو کی      تازه از آن گلگده سنبلش شد      بهره تو گر خود می و گردونی است      خود شکن آن بت شکن آمد در است      همتی اسی آرش خمیر شکن      در شکن این شفته و شکن نهار      رخنه در این باره تن در شکن      کز در اخلاص هر آن کوشکست      بر در او جیم تو در برده هست      خیز و رو این پرده هسته بزرگ      طفلی و استاد تو گردان فلک      حاقلی از صورت گردون مترس      سر بر آن پرده باز گیریت</p>	<p>یافت از آن نغمه نه جان بوی کی      چید از آن گل که دزد و سنبلش شد      دور تر ای راه ردا از هر دایست      رایج از آن سکه زن آمد دست      باره ات از بارش خمی بر شکن      تا مدد حاجیب تو روشن نهار      طنطنه چون نغمه تن در شکن      منزل او خاص در آن کوشکست      ذات دی از اسم تو در برده هست      تا شوی از پرده هسته بزرگ      کت کند او صورت طفلان فلک      کوهه ترش آمده همچون مترس      عقل بر آن پرده بازی گیریت</p>
---	--

## حکایت

<p>ساقی از اندیشه آن نیشه باز      نیشه افلاک در آورد پرخ      فرقه از مردم بازی گران      شعبه در کیمه و پارگیس مان      بر در نشه مشغله آرا شده      طرفه آن شعبه آرا سپرد</p>	<p>بند کن از شیشه اندیشه باز      ریشه ادراک بر آورد پرخ      قیمت شان مردم بازی گران      آمده باریسه و باریسمان      روشن از آن مشغله آرا شده      کودک وزن هر همه نشه لاسپرد</p>
--	---

گفت که جمع آمده سر در هوا  
منکه دم از داورد دیوان زخم  
آیم از این رزگه ارزنده ام  
میکند از پورش شان کشته ام  
صبر بر این کشته و کشتار شاه  
خاک هم آب آذرا از آن تو باد  
شفقت انداخته پس در هوا  
داد سر از لطمه زد یکیشش  
باز شد این رشته گر آن باز شد  
یا فتنه زان رشته کش آن رشته تاب  
جاده ره مبدی آن عمر سزار  
چون ره آن مرحله بایت و ا  
پس زره آن نمود در اندام کرد  
خواست هم تیغ و هم از شه سپر  
در صف جنگ آمده با صد غرض  
از نم خون گشت پس از دیر گاه  
حمله اش آویزش نمودند  
خورد در آن معرکه بس سخت سخت  
ر سخته آن پایی که آن دست گاه  
خسته زخم تفته هم هم سرشش  
از دامن آورد یک انبار خار  
جمع و منته یعنی آفتاب ۱۲

ق

شکر دیو از ره شرور هوا  
بکینه بر لشکر دیوان زخم  
بنده و از لطف نشه ارزنده ام  
میکند از شورش شان کشته ام  
رحم بر این کشته و کشتار شاه  
این صدف این گوهر از آن تو باد  
شد ز کف آن فاخته بس در هوا  
داشته در قبضه خود یکیشش  
نسه چرخش مگر آفتاب شد  
جاده خود ساختش آن رشته تاب  
رشته پاشیدی آن مرغ زار  
زان شد همسلسله با استوا  
جای خود آن مرغ در آن نام کرد  
بر خط آن رشته شد اوره سپر  
ناوک شان را شده تا خود غرض  
آن درودر که همه پنجسره گاه  
بارش دم ریشش نم رود شد  
نخیش اعضا همه پس سخت سخت  
یا فتنه آن پای که آن دست گاه  
شدش آفتاب زخم هم سرشش  
گل شده در حسرت آن بار خوار

چون دل و جان سوخته هند زن  
 دل بر آن آذر پروانه شد  
 پر تو علوی کده بالایش تافت  
 آتش او کان زده بود اشتغال  
 داشته پادوره فدودر هوا  
 منتشر آن سلسله میویان شدند  
 فتنه از آن راج بر آورد دو  
 سوز داز آن غصه چه صندل چه چوب  
 گفت آن کر غم دهم چون گذشت  
 آمده با صد شد مد رفته باز  
 کرده اند صفت در بار شاه  
 کامی نمی از بحر تو همچون محیط  
 خنجر کین آخته خون رختیم  
 صرصر من چون شده ناورد گرد  
 زاده جان بازده انبازده  
 پرده شده از راز بر انداخته  
 زن زن آتش زن آتش زن  
 هر همه گریان شده با پایت  
 گفت ای این با غلط آن با غلط  
 می شود از روی تو هر آشکار  
 زهره هم اینجا دهم این جا به است

آتشی افروخته هند زن او  
 شده همه خاکستر پروانه شد  
 کو همه آتش شده بالایش تافت  
 گوش زدا از تنوشده زودش تقال  
 زن شده در آتش دستور هوا  
 هر همه چون سلسله میویان شدند  
 دو حله آن بلخ بر آورد دو  
 نال داز آن قصه چه صندل چه چوب  
 گوش کن اینم دوسم چون گذشت  
 بر خط آن رفته که خود رفته باز  
 ریخته در بکت در بار شاه  
 فیض تو بر دجله و همچون محیط  
 بر سرشان تاخته چون رختیم  
 آتش از آب بر آورد گرد  
 داده مان بازده آن بازده  
 باز و شهبازیر انداخته  
 زن در کلخن زن در خوش زن  
 هر همه نالان شده با پایت  
 خود غلط اینها غلط آنها غلط  
 کرده دو گیسوی تو هر آشکار  
 شاه هم اریش هم این جا به است

همسر من گر بود آن پیش شاه  
 بگو که از آه هم کچه گل میکند  
 آه من از خانه اش آرد بدو  
 پس بسم او نعره و فریاد کرد  
 ناگهی آن گم شده پیداشده  
 بر در شهر از توجیه جان بوسه زد  
 هر موی اندازه حرفت گرفت  
 کرد پس آبادش از جودش  
 نیک در این طرفه تر افاندهش  
 نقش نو آراسته دستان بنگار  
 آمده این داقه بر ناس پند  
 هند از این پند از این شد باو  
 صورتش آینه اشکال هر  
 فاتح این مستلوه محکم حرم  
 هست گر این غمگده زیبا طلسم  
 پرده در افتاده مرا این پرده باز  
 هر خط زرضی که تو جوئی ز چرخ  
 بر سر هر رشته در در اینج  
 هست مر آن رشته بیجان کند  
 آمده هر رشته بیجانش مار  
 دهنه و بازوی تو کاین سان دهد

میکند این سوخته جان پیش آه  
 گل کند آن هم که چه گل میکند  
 آه من از کشمکش آرد بدو  
 وز زن با فرقه دستریاد کرد  
 وز رخ او گلگده بیداشده  
 غنچه اش ار گل شده زان بوزد  
 هر موی از کثرت حیرت گرفت  
 زان همه داد و پیش افزودشان  
 میوه ما آمده مرخانه رس  
 یافته ناخواسته دست آن بنگار  
 شد دل هر کس در بر ناس پند  
 خرم و خرسند از این بند باد  
 یاد ز رو نمیند اشکال هر  
 کم خرد آن کاین سخن او کم خرد  
 رو کن امی غمزه ز می ماطل سم  
 پرده خلق و در کین کرده باز  
 رشته آویخته گوی ز چرخ  
 خود بودار رشته در در اینج  
 رسته از او مردم دوران کند  
 دشمن جان ست نه بیجان شمار  
 لشکر انجم بی کین سان دهد

<p>خون تو آن شمره این شمره شیر عاقبت از حربه قهری کشد کم کنی ای مائل این ملک کمال</p>	<p>گرده گردان در دین شمره غیر اولت از جذب مهری کشد بشمیری ارحاصل این ملک مال</p>
---	--

در خدمت نیای بد نهاد و جمع بتوحید اتحاد

<p>سلطنت آن نیست جز این بکشد مائل این مهر که در دام مات با غم و هم کشته این کشت زار می نویی ارطالبا اوگر کسه خون دهد او خواها را این کسی با می دهد آغشته خون آردت یا هم آویخته دان باس بس بل همه تن صورت پرویز نیست نیست جز این یک تره دران می قط در این دشت در آخر چرا یک جو تک خرمن جو از بسین دست با رنیه تان گا خورد بهر تو شد پسته وستان شیر دشنه آزار تو در جنگ دست خون خورد از پیکر تو کم آن دل مننه امی تشنه بر این کوی است</p>	<p>مملکت آن چیست جز این بکشد حاصل این مزرعه در دامات حسرت دغم کشته این کشت زار سرکشی از جانب اوگر کسه نیست جز آسار چه در این کباب حرص بر اوگر سنجون آردت آردش آمیخته دان با سیوس سفره پر نعمت پرویز نیست نیست جز این یک تره دران می تره و بزغال اش اندر سپهر سنبله آبتن جو از بسین حاصل این مزرعه کان گا خورد کودکی و دنده و دندان شیر افعی خو نحرار تو خر جنگ دست کرده زه از بهر تو محکم کمان مائل دلوی و مر این کوی است</p>
---	---

فی دہاد آگهی از ما هست  
 پله میزان بودار قلب سنج  
 توشه از آن دمی میزان <sup>مست</sup>  
 باوہ از او خواهی و در سرخار  
 مسکن انجم شده ہر ہفت چرخ  
 این شب روز اضی ابلن بدان  
 حملہ پستم کشد آن از پتہ ہا  
 آہ از این ہفتہ در این ہفت خوان  
 ہفتہ و صد ہفتہ از اینگونہ رفت  
 چشم رود از چشم تو ہم کی رود  
 خلقی از این منزل این کوچہ رفت  
 باقی وہم منتقل الذات اوست  
 جنبش دوری ہمہ اسار است  
 هست بر این بارہ فیروزہ ماہ  
 عقدہ امروزہ و دمی داشت  
 کیتی و چیت مر این چیت آن  
 زادہ خاک اینہہ خاک نژاد  
 در بر ہر مرغ دو صد مرغ زار  
 زیر دل آزار بہ از صد ہزار  
 اینہہ یک شوبہ از کار اوست  
 آب کی بست از او صد جاب

فی تو فلسی گی از ما هست  
 دشمن جان خود و ہر قلب سنج  
 خوشہ از آن دمی <sup>مست</sup> ان مے  
 الحدرای چشم تو بر سرخ مار  
 دشمن مردم شدہ ہر ہفت چرخ  
 بستہ دل از سادگی احمق بدان  
 این اگر از دم کشد آن از دہا  
 و آنچه از آن رفتہ بر این ہفت خان  
 دورہ آن رفتہ از این کوزہ رفت  
 لیک دمی از دیدہ ہم کی رود <sup>مرا دینا</sup>  
 لیک از این مغل این کوچہ رفت  
 ساتی دہم را وقت لذات اوست  
 گردش تو دمی ہمہ آتار است  
 صاحب گوارہ سی روزہ ماہ  
 عقل از این مرحلہ دیوانہ شد  
 چیت ہم از کیت مر این چیت آن  
 بوجہ پاک اینہہ خاکینہ زاد  
 در بر ہر مرغ دو صد مرغ زار  
 زار سی ہزار بہ از صد ہزار  
 اینہہ یک حبہ از کار اوست  
 لچہ حب بست از او صد جاب



حبه حب ازل اجاب است

کار حق الحق شده زین باب است

### حکایت

ساقی از افشوده ناک آبی آر  
پس سو هر عامی دهر خاص بجز  
مردمی از اصحاب هم ارباب صیق  
در کعبت او کز کرم آن گور بود  
در بر آن یار که بودش روان  
او لئا او شکر بر آن هدیه کرد  
او هم از نینان ره اعطانود  
همچنین آن تحفه ارشاد بار  
نار صاحب دل او لی رسید  
حبه حب ازل این بار داد  
خوش نماز آن غوره اخلاص است  
هر که شد او پیرد این مخلصان  
باعث بهبود تو بخشش وجود

کامده در پرده خاک آبیار  
تا برد از دوحه احلاص بر  
صا و قم از دمی ز نم ارباب صیق  
خوشه ز خرم و هم انگور بود  
هدیه او داشته زدوش روان  
پس سو یار دیگر آن هدیه کرد  
جانب یار دیگر اصدانود  
هدیه یاران شده هفتاد بار  
در حدس منزل آولی رسید  
نعمت نعم النبل این بار داد  
خوش اثر آن سوره اخلاص است  
آمده از پر تو دین مخلص آن  
یا فته از جود تو ارزش وجود

### خاتمه

ساقی از آن ساغر دور سپین  
بر همه کس پیش کن این جام را  
بگذرد از این هر همه تن نون عزیز  
مستم دستت غور پس این  
نجیبر از خویش کن این جام را  
نشمری این ز فرسه طنز اعزیز

راه بر این معدن سر بسته به  
 نظم غرض آن کیوه گنج دانست  
 جنس تو کاسد شده بی قدر دان  
 طالب جوهر خرمی اینجا که هست  
 خامه تو خاتم <sup>دستان</sup> دستان شده  
 از کف تو کاین گل معنا سگفت  
 رامی تو ناگه پیدایش نمود  
 دست تو زمین خند مزچیده به  
 شاد از انشا تو شد شاخ شاخ  
 یافتی از محنت درنج این ترنج  
 هر رومی از قافیه دار دخلان  
 مختلف اعراب گرا مدروی  
 بنگه دار با صوره زیر دوزیر  
 هر سو این دازه گردیدست  
 از در این باغ و آسب خواه  
 در سر تو گرسیر <sup>راستی</sup> گلچینی است  
 از در این سیکه جامی طلب  
 لاله و نسیرین بر اند کیشار  
 تشنه لب آئی دم آبی کیش  
 از پی این خرمی افزا هشت  
 آنقدر تشنگین دم این گلزمین

دوری از این مخزن سر بسته به  
 اور بود آن ناسره نچ رود است  
 وز کف حاسد شده بی قدر دان  
 طالب جوهر خرمی اینجا که هست  
 خامه <sup>دستان</sup> بی خاتم دست آن شده  
 افکرت رنگین گل رعناش گفت  
 نامش از آن ره پیدایش نمود  
 طبع تو زان حسرم وبالیده به  
 سینه حساو تو شد شاخ شاخ  
 رنج تو شد دولت گنج ایت رنج  
 معجزه باشد که بر آرد خلات  
 ششمی از تفرقه آن خود روی  
 نیست در این دازه زیر وزیر  
 دیدنی اسی با صره گردیدست  
 چاره هر رنج و هر آسب خواه  
 تشنگی این ساغر بل صینی است  
 بر سر این مانده جامی طلب  
 چشمه فیضی نگر از هر کیشار  
 خاطرت از در طه تابی کیش  
 روضه خلد آدم دحو ایش  
 هست پراز نانه چین گل زمین

خاک پراز سوزی دود سوز باد  
یارب از او دیده بد دور باد

## شعری بدیه این

بنای بنای پست و بالا  
ز دهر سکون بشقه خاک  
وین شقه پراز شقائق او  
کز نهنگ سده مهره در جام  
شد عقده کثابناخن روز  
روشن کن روز روزه داران  
مصباح زجا چه تاب مشکوٰۃ  
گلگون روی لاله رویان  
هم گردن علویان ازو خم  
آنگسده نهایی کبر از افلاک  
شش سوگردان هفت مردان  
یاران بخواب رفته یار  
آوازه کوس پرخوشان  
دیوار بر آر مال اطفال  
دندان ده نیز مزد دندان

مایم و شنای او تعالی  
گردنده چو پیر ساخت افلاک  
آن حقه پراز حقائق او  
شد شهره شهر یاریش عام  
از کار جهان ظلمت اندوز  
گلخن کن چون جیفه خواران  
مرآت نظر فروز ذرات  
مرغوله موسی شک مویان  
هم خاک ذیل از دگر م  
بر عرش نماده پای خاک  
هر هفت نسای هفت گردان  
بر بستر خار و بن عسار  
آویزه گوش حق نپوشان  
کشی مشکنی به شخوه در حال  
قوت ده جان و قوت انسان

در جام تو آفتاب از من  
 کور و بینا و ماه و خورشید  
 چشم مست چراغ هر کس را  
 هر ذره لبر او سخن بسز  
 عالم که پراز بدائع اوست  
 فرما و تراشش تیش را و  
 شکرش شکر فرشتگان است  
 و صفش نه مجال گفتگو است  
 اندر قدمش قدم بلد نیست  
 پیش از همه است بود و بیک  
 دارد حرمش بلند اساسی  
 انداخته دست بر دشیطان  
 آتش شده غول ره مغان را  
 هند و زده باده بر لب گنگ  
 بت گردل سنگ می خراشد  
 ای خاک برین فراست بنگ  
 مومن سو کعبه رانده محمل  
 هر کس زهونش کیش است  
 وین کیش کیش بجز هوش است  
 صد سال زمانه گر سر آید  
 اندیش بر راه او بود گنگ

در کام تو شه ناپ از من  
 زود داشته جمله چشم اسید  
 باغ مست و بهار هر نفس را  
 هر صعوه بیاد او شب آویز  
 پیکر کده حسن باغ اوست  
 مجنون آهوی بیشتر او  
 ز خمش نمک برشتگان است  
 او هست بدان صفت که اوست  
 ملکیت وسیع و بیج حد نیست  
 ہیچت شمار اول از یک  
 کاخ از سد صدر شناسی  
 در ششدر همزه سخن انان  
 در داده تمام خانسان را  
 غافل که ز دست شیشه بنگ  
 از دست خود او خداتر است  
 آتش است او که خواهد از سنگ  
 اما ز خدای خانه غافل  
 هر یک بخمال خویش خوش است  
 سر رشته بت هیچکس نیست  
 حارث از صد کی بر آید  
 میدان وسیع بر خرد تنگ

<p>گر مردی متدم ز سر کن کاین بس انگشت ره نانی</p>	<p>بر خیز عزیز و راه سر کن بسم الله کن بره گران</p>
<p>پیش آمدن اولین مرحله و صفت سبله</p>	
<p>از سبله یافت بال پرواز یا کنگر عرش اعظم است این اینک من و خصم گوئی و سیلان صد گنج کشاد اگر کشیدیم انگشت اشاره سوی قرآن بناوده کلید بر در گنج پس از ره معنی اندول آبی کز تو در گران بر ند در بار بیرون آید گسر بدامان مشقی بیرون در فشانند شود دره معلسان گسرخ</p>	<p>هر مرغ بیان که کرد پر باز بام حرم مکرم است این از سبله کرده ام چو چوگان هم تیغ من است و هم کلیدم هست از ید قدرتش نمایان نازم عطاسی او که بیرنج بر درار کلید و گنج بکشامی ان مایه ازان حسرتانه بردار هر کس که ز بارگاه سلطان چون شکر عطا شگون بلند تو نیز که یافتی چنین گنج</p>
<p>گمراهی خائمه دوزبان و صفت قرآن</p>	
<p>هر گنج هزار عتد گوهر آودیه گوش اصفا هست ایک باغ و هزار عنده لبش ایک مائده و هزار احسان</p>	<p>سی گنج بیک حسرتانه اندر هر گوهر آن پراز صفا هست ایک خطبه و عائله خطیبش یک روضه در دود و حد گشتان</p>

<p>خوش رنگ بجلوه هر گل او  مکنی مدنی بگفت گویشش  ابریت شرر نشان گمبار  نقد هر کس که قابل دست  زد ملک زمانه حاصل  هر هفت سخن غمیش هفت  آز آکه بود بسینه اندر  بر حسل چو داعی بنبر  گویا دشمنش پر زوش است  قرآن مجید وحسلی بر نور  سند خوش جاگزین او خوش  پیدا است ز اهل عرش تا فرش  معراج بود با وج طاقش  اعراب بهشت مفلحون است  در سایه اش از گناه بگریز  دشمن تبصرش ز بون است  این گنج روان چو تیا است</p>	<p>خوش ز مزمزه هفت بلبل او  هندی عجمی با رز ویش  آن از بے خصم و این پے یار  این پوست دلمی دل دوست  هفت استلیم اند هفت منزل  نی همچو عروس زیر زلفیت  بحریت بیک سفینه اندر  آورده سخن ز خلد و کوش  نور بصرد بهار گوش است  گو یا که کلیم هست بر طور  خاتم خوش دم کلیم او خوش  کالز سمن استومی علی العرش  وز رحل اولی مخچه بر اقس  انعام انفال مومنون است  کاین پس بے توبه دست آویز  کاندر کف لکاظنون است  باسمه ام سز و خطاب است</p>
<p>خطاب بسم الله و جمع بان بارگاه</p>	
<p>ای موج نخت بحر عرفان  بر سفره اگر گدا او گریه</p>	<p>ومی جسر عبور هفت عمان  ادل ز تو گشته چاشنی گیر</p>

<p>         کتب ز تومی شود گلستان          ز ازل همه تب و تاب گردد          شاید که شود دوا می هر درد          درج دهنش تومی کشائی          باشد که اسم اعظمی تو          کیش چشم بره بود زمانه          آرزوش سحله از صفات است          گویی که نماند هم عیانست          مجنون نگر در پرده عساری          طالب نگر بدلی ضیایش          چون ماو شتاق بیهوش است          یا دل چه شنید الله اشدر          کان رفت فرد بیفز جا نم          آد بخیه دامن صبا را          کشتی با مان زور طه آمد          گرداب زیج و تاب روح است          دریا خوش دینز رهروانش          شد غرقه هر آنکه گشت غافل          یک موج از دونه آسمان است          عالم تم عین دلر با هست          آخردل هست چون شکسید       </p>	<p>         بس غنچه که گردد از تو خندان          از باد تو آتش آب گردد          آبی که ز باد تو شود سرد          هر کس که کند سخن سرائی          بس نام خدا <sup>منظسی</sup> تو          شد مردم حقیقت آن یگانه          ذات تو که سحله گاه ذاتست          سر که حجاب از کتان است          بیلی که نهفته در عساری          گو هست بیام عرش جایش          بر اهل نظر حجاب بیج است          تا دیده چه دید الله اشدر          تا نام که رفت بر ز بانم          دل یافته بومی آشنار          صد شکر که باد شرطه آمد          جو و لیست وجود عشق نوح است          زورق دل و شمشیر چپادش          تسلیم درضا بود دو ساحل          وحدت که محیط بیکر است          طوفان کرشمه داد است          هر چیز بخویش می فرسید       </p>
--	---

این جدول و جگه بر بسط اند  
 آن غمزه که کرد گل در آغاز  
 بلبل شد و گل و سپید خاک  
 هر غنچه در او دود و گلستان  
 زه کرده کمان کمان کمان  
 تا یار کرا بجان آید  
 یک ساقی و صد نهر ار ساغر  
 یک جلوه کجا کجا به سیم  
 ذاتیست که گر لب زد گریست  
 آن زیرک مرغ بلخ رضوان  
 از دست خلیل بت شکستن  
 فرعون و غرور پادشائی  
 وز دست طفل خانه پرورد  
 ناگاه بخواب رخ نمودن  
 آن جلوه و آن نظاره کردن  
 رفتن در پای ناقه از دست  
 بانگ ستیزه ساز کردن  
 ایام بهار و جوش لاله  
 رازی در گوش دو میدان  
 لعل و در دکیه لیلیان  
 دریا دستان و العطش گومی

گر جمع شوند خود محیط اند  
 از زگس مست شوخ طناز  
 سست آمد و خوشه سز و از کاک  
 هر قطره در او نهر ار طوفان  
 آراسته هر کین مکانی  
 یا تیر که بر نشانه آید  
 یک ناظر و صد نهر ار منظر  
 یک دیده که اگر آب سیم  
 از خویش بخویش جلوه گریست  
 وان داده و دام مکر شیطان  
 برگردن بت بچید بستن  
 در شاهی دعوی خدائی  
 غرقاب شدن بر آمدن کرد  
 وز دیده زدست دل ربودن  
 وان دست و ترنج پایه کردن  
 گشتن از چشم ابوان مست  
 راهی بود دست باز کردن  
 بلبل بے صبر و منع ناله  
 پیش از گفتن زبان بریدن  
 اشک غم و کاسه میتمان  
 صحراگردان و آب در جوی



<p>این جملہ دہرچہ از صفاست مخروش عزیز ازین سخنسا این درد گوی بہ ناصبوران افسانہ عشق و خاطر خوش نی نی ز کسے چرا ہر اسم با باگ لبند راز نہ گویم دیرست کہ گردم اندرین دیر با خاطر خوش درین چہنہا باغ ست شراب چون نوشیم گل بیند کس چرا بچیند از گل بگذر کہ چینی ہست برقی کہ نظر فروز موسی است خاکے تو و خاک خود مجالست عالم ہہ عین عالم آراست ہر شی کہ جانناٹ بسینی</p>	<p>حرفے ز کرشمہ ہامی ذاتست خامش کہ خوش است تن زونہا آئینہ مدہ بہت کوران ہستار کہ ہست موم و آتش گویم ز خدا خدا ہستنا سم می گویم فاش مبار گویم اما اثرے نیایم از غیر با خوش نشستہ ایم تنہا نوشیم و دگر چرا بچوشیم چشمے دار دچرا نہ بیند می بینم انچہ دیدنی ہست امروز چراغ خانہ ہاست در نہ شب فردز آفتاب است گرداب و حباب موج دریاست آئینہ حسن ذات بسینی</p>
<p>سرمدیش و آئینہ آفرینش</p>	
<p>آن تشنہ موج جلوہ خویش از جوش ہوائے خود پرستی بر خاست کفی و آسمان شد افروخت چو شمعہا با فلاک</p>	<p>میخواست نہادن آئینہ پیش آبے آمد بجوے ہستی نشست کفی و خاک از ان شد میوخت ز رشک آن دل خاک</p>

<p>آب بحر و بهار برخواست آباد همه زمین و ایران از عرش برین گذشت اجتش وز رشک باننش بود اشک</p>	<p>طوفان ز تنور گرم برخاست دین طرفه که شد ز جوش طوفان چون ببله زمین گرفت جوش آکنون بزین فلک بود رشک</p>
<p>تکمیل این احوال تفصیل این احوال</p>	
<p>کزنگ دلی نیا مژنگ کش سینه ز آه و ناله شد چاک ور هست بخاک با دو اصل دل را از کف دهند بر ایچ در بردن دل چه بید رنگ است شدا ز دل خاک کعبه بنیاد آمد ما بین او ز بسینی در کعبه خاص ره نمی یافت دانست بنگ شیشه بشکست خود خانه خدا فرود آمد گلپانگ ز عطسه زد و دماغش شد گل شکرش بشکر و مساز بحر رحمت بچوش آمد مردود زمانه گشت مردود یعنی هذا خلیفة الارض</p>	<p>سنگین جگری بخاک ز چنگ بر بود چنان دل از کف خاک در دهر که مباد سیدل زین ست که در جهان پرینچ مژگان کسے که تیز چنگ است القصه ز دست صنع و ایجاد ابلیس ز راه دور بسینی هر چند بهر طرف همی کافت ز در شکرش با امتحان دست پس روح دران وجود آمد گل کرد بهار جان ز باغش و اگر نسیم غنچه راز چون شکر شکر فروش آمد مسعود یگانه گشت مسعود شد علم نهان همه بر عرض</p>

<p>چون کرد ز خوشه تو نشه خویش      بشکست بچو شمر عدل بسته      افتاد برون ازان گلستان      از مشرم گناه شد تنش آب      آخر که خلاص ازان بلا یافت      زان روی حق آبرویش افزود</p>	<p>زان کوشک شد ز گوشه خویش      رنگ رخ خویش تن شکسته      چون شاخ خزان رسیده بیان      میداد چکیدنش به سیلاب      از دولت نام مصطفی یافت      کان گوهر پاک را صفت بود</p>
---	---

پرده کشائی ظهور سمری جلوه افروز نور محمدی

<p>آن پرده نشین محبت راز      شمس بی انجمن همی خواست      در دسر عشق باختر داشت      بگذید بهر پارو نور      در سجده زیر عرش بانداو      هر جامی که ادن سازی کرد      از پر تو آن سهیل عطش      آن روز او ظیفه کردند      یونس را اندران سظلت      هم نار خلیل گلشن از وی      منت ز حفاظتش سراسر      در پشت پدر بامست او      بر نیت فدیة قرعه افتاد</p>	<p>میخواست که پرده را کند باز      پر دانه او شدن همی خواست      از خویش چه خویش ساختن داشت      پس کرد به بندگیش مامور      بر کرسی نقش خود نشانداو      آن جامی بچویش نازی کرد      شد رنگ پذیرا و ایم آدم      کان گوهر بے با سپیدند      شد شمع فروز از هدایت      هم چشم کلیم روشن از وی      بر گردن ابن ابن آذر      بس هست دلیل هست او      آنکه که بصد رسید اعدا و</p>
--	---

<p>سرور سرسجده خداداشت در کفم ازل خستانه کرده ابر کرم ابره لفاشش از هفت ستاره سپکیش ساخت شده می هفت همه عداو دفتر که های پاری سوخت زان هست هنوز سینه اش چاک پنج آیه اقراء ابجدش تحت تشریف گلیم پوشی او را ممتاز خطاب و انحر آ مد کعبه شده چار باش او این راز بدیده در نهان نیست بگرفت احد سرش در آغوش اسمه محمود و حادث است او</p>	<p>در ملک وجود تا سر افراشت روشنسته و موسی شان کرده ایمن ز گزند کار و نانش ایزد بجفا نطقش به پروخت از هر خد از عهد مسداو عالم که بیارسانی افروخت شد خامه چو رانده کف پاک جبریل امین بدرس پروخت حق داده ز گرمجوشی او را سیراب عطای کوفت آ مد فتح که ز چالش او در احمد سیم در میان نیست چون دید محمدش شد از هوش الحق مشهور و شاهد است او</p>
<p>خطاب جناب حدیث به جمع بحضرت نبوت</p>	
<p>هفت آیه نگار لوح افلاک روشن شده راز این شبستان تاریخ ظهور مصطفی است شنگرت کتاب او شفقت یافت ترتیب شد از دوازده فصل</p>	<p>اسی لوح تراش تخمه خاک بر ابجد خوان این دبستان این روضه که با همه صفاهست گردون که بیاض و ورق انیت این نسخه هفت باب در صل</p>

هر باب ازین درق کتابت  
 کثان سواد این شبستان  
 حلال دقات و نکات او  
 از فروغ کاشف کان  
 صاحب سیری ز بس اداوت  
 کیوان که زد و دوده را زد  
 زان دوده که تیر از حل یافت  
 بهرام که جنگ نامه خوان شد  
 اندوخته مشتری سعادت  
 نسر طائر همی کند سیر  
 یک مکتب و صد هزار کودک  
 ترسان همه از نگاه تیز اند  
 لرزند بخویش یک یک شان  
 این جمله اگر چه بس گرفت است  
 کن گفتی و گشت کان بدیدار  
 امی نقش نگار نامس کن  
 دل را بهوس نخواه غناک  
 هر گام این طالع یا هم  
 عالم از پیچ و تاب هر دم  
 از بسکه زمانه رخنه کرد است  
 رسد که زد دست درد غم تنگ است

هر فصل ازین کتاب بابیت  
 شد علم آموز این دبستان  
 و صاف صفات کائنات او  
 آئینه شرح هر گستان  
 از ویافته خلعت خلافت  
 اگر فت از ان سواد با سود  
 هم نامه و خامه در بل یافت  
 ناهید نفوق چاهه خوان شد  
 از سخنر کیمیا سعادت  
 در سخن نظم منطق الطیر  
 در کار بزرگ لیک کوچک  
 ز استاد همیشه میگردد  
 ترند که میکند فلک شان  
 یک سطر سواد آن در نیت  
 بس گوهر از ان بدیدار  
 پاک از دل من سواد شک کن  
 این لوح ز حرف سوکن پاک  
 چون خامه در فلک سجده هم  
 چون خط شکسته هست در هم  
 دل نیت کتاب کرم خود است  
 آخر دل هست این نه سنگ است

شکن که بیاد تست محفوظ

پند شکسته لوح محفوظ

## طے مراحل در وادی دل

دل کعبه فیض مطبق آمد  
 و می زرع فضا می داد می او  
 بنده حرام اگر گدایش  
 آنکه که رود ز خود مراقب  
 نایقه زانومی و سر عاری  
 لا توشه قطع راه باشد  
 دار و بشمار جاده جاده  
 هم چاره و هم ره می که اور است  
 پنهان پنجهان که گویش بیج  
 نی راست فرج ز دست و بال  
 نزدیک و بعید و سهل و مشکل  
 از چو یک ضرب هرانش  
 و ز زیر بی نوامی پنهان  
 احرام گذشتن است از خویش  
 بستردن موز سرگذشتن  
 رفع و سواس رمی شیطان  
 سعی است دو کون در نوشتن  
 حاصل چو شود طوان خانه

حق است که منظر حق آمد  
 عشق است عصای هادی او  
 خرق عادت بود در ایش  
 گو یک شود بخویش را کب  
 مژگان پرده است بر عاری  
 اثبات فرودگاه باشد  
 چون دست گرم همه کشاده  
 با صدق و صفاست نقش اور است  
 پیدانه چنانکه نیست پر پیچ  
 نی بیم سر و نه ترس کالا  
 یک گام نی و هزار منزل  
 در شورش کوس کاروانش  
 باشد جرسش همیشه نالان  
 میقات فگندست سر پیش  
 فدی است فدا بشوق گشتن  
 صبح حید است نور عرفان  
 طوف است بگرد خویش گشتن  
 از شکر و ثنا بود دد گانه

لبیک زنان بگویت آیم

صد شکر که باز سویت آیم

احرام حریم خالق کائنات بسبیل مناجات

وسی قبله را استان جالت  
 و می زنگ زدای روسیا بان  
 من در سفر و راقیام است  
 قصر آمده فرض بر مسافر  
 و ز تو که رحیم و مهربان تر  
 زین بعد مران ز پیش خویشم  
 دامن ته کوه دارم از غم  
 این تیغ تمام زنگ خورد است  
 از حال منت مگر خبر نیست  
 و ز نیست غمت حرام بادا  
 یعنی که بدوز دیده آ از  
 عابد بهوامی خلد مسرور  
 خواهم ز تو بس ترا در گریح  
 بکفادر جلوه را که مایتم  
 بیگانه به نیمه شب نیاید  
 مایتم و گدائی در تو  
 گوین بود ته نگیسنم  
 و ز ملک سخن خراج من پس

ای کعبه جاودان و صالت  
 ای قبله نامی کج نگاهان  
 من در گذر و ترا مقام است  
 بگذر که بطاعتیم تا صر  
 از من که صغیف و ناتوان تر  
 زین بیش مخواه سینه رشیم  
 جان هست بزیر بارم از غم  
 غم آه مرا ز کار برد است  
 در گریه تک در آه افزینست  
 غم مونس من مدام بادا  
 زخم کهن مرار فوساز  
 زاهد بنا ز طالب حور  
 اینها همه هست سرسبز تیغ  
 از شوق سو تو هر شب آیم  
 در بسته بر آشنانثاید  
 هستیم چو سایه پر در تو  
 نقش در تست بر جسمینم  
 از خاک در تو تلج من پس

## سگالش بر احوال خود

دار اب لقب میکند رستم  
 طغرای نگین هو العسزیم  
 فوق العرش است مسکن من  
 که عرش بفرش او فتادم  
 در تحت تری که بر تریا  
 ترسم که بفلک بدوزخ  
 مانند گیا پیچ بر آسج  
 پیدا است که قلب خوک کونج است  
 آسے ہمہ آردش سبوس است

من آئینہ دار گو ہرستم  
 کلک دوزبان ست تیغ تیزم  
 تحت العرش ست مخزن من  
 پا لغزچہ فتنہ دست دادم  
 تازین سپہم کجا شود جبا  
 چون پایہ زد بانست برنج  
 دنیا کو ہیت راہ پیسج  
 این کونج کہن بخش کونج است  
 این آس روان کھن فوس است

## خطاب نفس خود

دل را بنذامی جان بے فز  
 دزدیدہ سہا ط کردہ باز  
 کردار تو بد دروغ گفتار  
 دان ندلہ گو کہ راست گو یان  
 دان چیز بخور کہ عین بلع است  
 زان روی کہے خوش است بانے  
 بابانگ بلبند می سزاید  
 خوش باش کہ ہست نیست ہستی

ای گرسنہ دوزان شب دوز  
 طبخ ہوا و سفرہ چین آز  
 شرب تو حرام داکل مردار  
 آن کار بکن کہ نیک غویان  
 آن بادہ نبوش کان سلاج است  
 شوہدم نے چو میخوری سے  
 نے کزدم غویش جان فزاید  
 در عشق بکوش و می پرستی



<p>نے شمع رہ نیا ساز باشد  در زمزمہ نے آفرین است  آہ از زمزم تراہ العنبر  آخر چونیم نے نوازم</p>	<p>نے خامہ مشق راز باشد  نے نغمہ تر در آستین است  من کم نیم از نے تہی منتر  اکنون کہ بود بسازم</p>
--	--

اظہار عشق حقیقی

<p>وی پردہ کشای بستہ رازان  کاہنگ شکست دل پسندی  نازیم بہ بے نیازی تو  در آتش از تو ژند خوانان  مرغوب تو شعبہ شبانی  دساز دل شکستہ ام کن  یا گوش بنہ بزاری من  یا پردہ بر انگن از رخ خویش  خود را بنامی و امتحان کن  دل را چہ گنہ کہ خاک گردد  تا در دمر آکنہ قیاس او  بندار کہ موسی ست بر طور  شایان تو پرس جو می مانیت  گر نیست از موسی از عصا است  بگذر کن ادب گذشتہ کام</p>	<p>امی سادہ شکستہ سازان  دہا شکنی بردستی  شادیم بحبان نوازی تو  سرگرم تو آتشین بیابان  موسی تو نحو خوش بیانی  از زخمہ عشق خستہ ام کن  یا چارہ ز حسم کاری من  اندک صبرے باین دلہ اش  اندازہ طاقت و توان کن  کوہ از نظر تو خاک گردد  بنامی کیے بہ پارسا رو  لطفے کن و جلوہ گر شود  گو ہدی منت سزا نیست  از بہر سخن بہا ہا ہست  از بادہ عشق در خارم</p>
---	--

عمریست که در رهت خرابم  
 زمین گونه که با تو همزبانم  
 پر از می وصل تست کاسم  
 مستم که تو میدهی شرابم  
 آن نئے که تو خورده بین هم  
 سرست شراب سردم کن  
 بگذار که خامه ام شب داج <sup>بیان مویج</sup>  
 آن شب که سواد روشنی بود  
 همزلف سواد او شب قدر  
 شب بود سواد دیده حور  
 نورشید سیه خانه زادش  
 عرش از ره سرخوشی دران بود  
 هم نافه شب بشک سائی  
 کونین شگفته چون چمن بود  
 آسوده بطور در نشیمن  
 هر سوی چو شاهان طنناز  
 هم یاسمن از سپهر در جوش  
 کز درگه خاص خاص درگاه  
 ز وحلقه بدر چو زخمه بر چنگ  
 بکشد زبان که خواب تا چند  
 ز دیر در گوش حلقه آواز

نگذارم اگر ترا بسیا بم  
 پندار که من جهان شبانم  
 کز خویش ترانی شناسم  
 سوزم که تو می کنی کبابم  
 وانگه تمام اجسمن هم  
 سرشار غم محسوم کن  
 متان رود براه معراج  
 عالم چو شگفته گلشنی بود  
 هم چشم ستارگان آن بدر  
 بل چشم و چراغ لعله طور  
 مه هندوک جش نژادش  
 پوشیده ز فخر برقع نور  
 هم ناف زمین بنا ف زائی  
 تا سدره بهار موج زن بود  
 از انده دام ودانه این  
 مرغی اولی اجنحه به پرواز  
 هم خاک برهنه یاسمن پوش  
 بر درگه شنه رسید ناگاه  
 با حلقه در شده هم آهنگ  
 اسی چشم براه تو خداوند  
 واگشت در کرشمه آواز

<p> پیام وصال گوش کرده  برخاست و خویش ایبار است  بعیت چو بدست او وضو یافت  انگه که ز سبده سر بر داشت  رائض ز ریاض بهت جنت  در آخور نه فلک یگانه  در خرقة حبیل چو خورته ابر  لعین لب و هم زمردین سُم  کو چک و هنی منسرخ بالی  مانند عروس شوندیده  در معرض نادانچو خوبان  حق داده ز داغ ران فرغش  کودک حرکات و هم چون رُوس  از شوق برهنه پا دوان تر  تا دم زنی از فلک بدر بود  خور آده شانه کش دمش را  چون شاه دو کون چابین داشت  مه بود سیاه پوشش راهش  ناهید زیم رنگ در باخت  از آهن نعل آن سبک گام  زادش زده پوسه در شتابش </p>	<p> پیانہ رشوق نوش کرده  آراستہ شد چنانکہ دل خواست  سر حشمیہ کوثر آبرویافت  سجادہ گذاشت جادہ برداشت  آوردہ براق برق سرعت  ارجل برش المین زمانہ  در برق ابر برق بے صبر  منکین دم و نیز عنبرین دم  کوتاہ دی در از یالی  تنگش بکنار در کشیدہ  گیسو بدہن گرفت بر تضان  بر دل ز غم حبیب داغش  با حمد شباب در تگاپوسے  وز وہم جریدہ در روان تر  گویکہ دعاسی با اثر بود  مہ شد فوہ نگین سمش را  زان چارہبت پتنگین داشت  وین سبز قباکتان ماہش  دن را بدرید و مقننہ ساخت  بر بست طرف ز تیغ بہرام  شد خاتم نمرادر کابشش </p>
--	--

کیوان بفرود غردشانش  
 از جستن پایہ پایہ او  
 پاکز پئے قطع رہ فراداشت  
 ہر سومی ملک کشیدہ صفہا  
 کر دند و داع ہر ہانش  
 زان پایہ نہاد پا برفرف  
 نشنید بجز شنیدنی او  
 بگذاشت ہمہ زمینہ راہ  
 و اماند چور فرفش زرقار  
 طے کردہ برہ حجابسا را  
 چون پایہ جہات از میان رفت  
 فی جرات آنکہ پانہد پیش  
 زمین سوز تخر انٹا رے  
 زمین روشدہ راہ بستہ بر ہوش  
 زان سوئے کشاد اگر نبودے  
 زان جاکششی کہ بی بجان برد  
 در کئی بے جہت رسید او  
 ہم شاہد حسن باہم سرناز  
 شدناز و نیاز را یک آہنگ  
 فرقی بیان نساند باقی  
 در حضرت ساقی محبت

نسوب چو شد بداغ ریش  
 در رہ نفتاد سایہ او  
 در نفی دو کون شکل لاداشت  
 افزوختہ شمعہا بکھنسا  
 او ماندہ و عزم لامکانش  
 شد دست بدست ہمچو مصحف  
 نے دید بغیر دیدنی او  
 خود نیز نساند تا بدر گاہ  
 افتاد بیائے شوق این کار  
 برداشت ز رخ نقابہا را  
 حیرت زدہ تا کجا تو ان رفت  
 نے راہ چنانکہ رفتی از خویش  
 زان سوز درنگ اضطرارے  
 زان سوئے کشادہ شفق آغوش  
 این عقدہ بستہ چون کٹوے  
 تا حجلہ گم آستین کشان برد  
 وان زمزم معرفت کشید او  
 ہم حجلہ وصل باہم ساز  
 امکان و وجوب گشت یک رنگ  
 میخوار کہ وہ کہ بود ساقی  
 می خوردہ ہسم دمی امت

<p>کورفت وزفت کس زیادش زان گونه که رفت باز آمد آورد ده پله جهانیان نیز هم داده باد لیا سی دین گنج</p>	<p>نازم بومناق و اتحادش کارش همه چون باز آمد گردیده بعرضیان عطاریز هم گشته بانبیا گرسنج</p>
<p>غاشیه داری خامه بر سبیل خطاب آنجناب</p>	
<p>جان بخش جهانیان مجور باز آمده جان رفته در تن اسی رانده ز خاک تابا خاک کاوردی ازان ریاض خرم توازی وصل گشته سرور بکشای گل بدامن سنگن بت بسکن و کفر برهن را آتشکده با بد سبیلاب چون ز رخ زردشتیان بود یعنی که دو کون را بهم زن کاینده فروشمان ادرنگ صبحت بلال را ندا کن برخیز که دیو در ستیز است نگر یزدو دیو تا زیزی تخت از تو و تاج از تو بتان</p>	<p>اسی آمدن تو از ره دور شد چشم زمانه باز روشن یک ره گزری باین لچک یک نغمه ازان بکار من هم خلقه ز حسب دانی تو مخور بنام رخ داین خمار بسکن بسکن سر زلف پرشکن را غوی کرده بچهره زو شباب هنگامه زرد هشت کن سرو دستی بدوزلف نغمه بزم زن برخیز و بنبر آ آ هنگ از چهره خود نقاب و اکن برخیز که ملک فتنه خیزست نشیند فتنه تا نخیز می ملک از تو و بیج از تو بتان</p>

وقت است که رستخیز خیزد  
 رگهای زمین کشیده گردد  
 بر خیز که رستخیز رخاست  
 شاه است ز خود حیل گداهم  
 بر خیز و بسوی خاکیان بپس  
 مانند نسیم نو بهاران  
 که ز خویش فرزندید گانند  
 یک ره گذرے سو سفر کن  
 خط بر سر حرم جمله در کش  
 آبشامی لب اسی شفیع است  
 وقت است که هر چه باز جویی  
 دارم ز تو چشم یک نگاهت  
 از مهر تو هست چون سترش  
 از لطف تو که سواد آورد

وین سقف آهن ز هم بریزد  
 افلاک ز هم دریده گردد  
 هر کس ز زمین برهنه تر خاست  
 در مانده بخویش انبیا هم  
 از خلوت خاک امتی گوے  
 بگذر بصف گنا هگار ان  
 یعنی که خزان رسیدگانند  
 بر سوخته اختران نظر کن  
 دست همه را بگیر و برکش  
 تا باز شود در شفاعت  
 بنشد تو حق که خوب روئی  
 اسی جان عزیز خاک اهت  
 بے شبه برند در بهشتش  
 افسانه شوق بر نگار د

### بیان آغاز سخن سمری نامه نگاری بخیرت سید ابراهیم صلوات الله علیه

شد ذوق سخن چو شمع راهم  
 عشق آمد و خضر راه من شد  
 هم قصر و ریح ز پا در آورد  
 از مدرسه عقل نکته میراند  
 و انگشت ز ماه تابناهی

زان یافته روشنی نگاهم  
 بر عرش فردگاه من شد  
 هم دلق ریاز سر بر آورد  
 عشق آمد و آن ورق گرداند  
 دیدم که گدائی است شاهمی

کائینه من ز زنگ شد پاک  
 کاینجا شده جل نفی و اثبات  
 برداشته مهر از سسری گنج  
 شد قطره محیط و موج زنگشت  
 شد گوهر تاج یا در گوش  
 زار و ه منومی گریستم  
 خون خوردم و نقش تازه بستم  
 پیرایه گرفت در دوسه روز  
 بگذاخت دماغ من ز تنها  
 زد عطسه و حشقی و هانم  
 صحرا بطوان گویم آمد  
 ز ندانی کلبه خودم کرد  
 وین درد از آن زیاده تر بود  
 خاص از بی بو اوس سبادا  
 می سوخت بتم ز ناله سرد  
 چون خانه پر شراره و دود  
 همرنگ بجال رو سے زنگی  
 چون چشم غراب نسر طائر  
 پیراهن تنگ را در پیدے  
 و ز ناله گکے گمتد کردم  
 چون دود چراغ کشته بر لب

روداد چنان صفای اوراک  
 از مدرسه برد در خرابات  
 کرد او سخن مرا گهر سنج  
 دل چشمه فیض از سخن گشت  
 هر قطره کزین محیط زد جوش  
 روزی بی نشومی گریستم  
 ما خویش بگویند شستم  
 آن سپیکر نازین دل افروز  
 چون دود چراغ خورده شبا  
 ناگاه بنگ خورد ایا نم  
 سیلاب جنون بسویم آمد  
 خود رفتگی مقدم کرد  
 من حسنه و یار بنیخبر بود  
 وان درو نصیب کس سبادا  
 القصه شبی ز غایت درد  
 گروون ز شب تاره آموود  
 گو کب بنظر ز تیره سنگی  
 تار یک و تنک بچشم ناظر  
 هر گه که شرار من طپیدے  
 گه دست دعا بلند کردم  
 سوخت نفس ز حدت تب

از هیچ درمی نشد کشادم  
 دل میل طهارت و وضو کرد  
 جان گفت بناله گلو گیر  
 بستم بنماز چون دو تا شد  
 دل سرخوش گلفشانیم کرد  
 گشتم چه پور و ورد بلبل  
 افسانه گل ز بس شغفتم  
 دیدم که روان سبک چو آبم  
 هم قافله بهار گشتم  
 جان ناقه براه دوست میراند  
 ره بود همه ز خار و خس پاک  
 ناگاه ز لطف کردگارم  
 کیوان ایوان و عرش پایه  
 قذیل درش دل فرشته  
 سکان رهش فلک میران  
 خورشید به منظرش ز تنویر  
 پا کرده ز دیده نیش رفتم  
 دیدم که بر آستانه خاص  
 بحر عرفان در استینش  
 طومار و فاعما سر او  
 ملک ملکوت ملک خاشش

آخر سو قبله رو نهادم  
 چشمم ز سرشک برسبو کرد  
 بر خیز که هست وقت بگیر  
 حد سبده بیک نیاز او شد  
 سرست درود خوانیم کرد  
 غلطید نفس بخرمن گل  
 در سایه نو بهار خفتم  
 بر سر شده چتر زن سجالم  
 بر نگهت گل سوار گشتم  
 غوغای نفس حدی همی خواند  
 وزا بر بهار خاک نناک  
 افتاد بدر گه گذارم  
 خورشید فروغ و چرخ سایه  
 پر فانه او دل برشته  
 دربان درش ملک نظیران  
 یک ذره روز تاب شب میر  
 با خاطر خوش ز خویش رفتم  
 اتاده یک ز روی اخلاص  
 ملک وحدت ز نگینش  
 پیرایه صدق جامه او  
 در سلک سلوک اخلاصش



لب گرد سپید چون مرادید  
 پیش آید دم و سلام گفتم  
 فرزند عراق دینی و مشتم  
 دستم بگرفت کام جان داد  
 تاج سر عرش و سقف ادم  
 در پایہ عرشیان رسیدم  
 کاین ز زمرہ از سر و شتم آمد  
 کہ خویش بفرسخی برون آئے  
 جان کرد ز جسم خلع لعلیک  
 چون گشت دست کچلہ کارم  
 بزے کہ غبار آستانش  
 بزے کہ زردوشنی جاوید  
 یکسوی ششمہ جلالان  
 در کسب صفا ز مهر چون ماه  
 آیات صفا خط جبین شان  
 موسی قبسان شوق دیدار  
 دیوانہ وادی دل خویش  
 خوش سیرت خوشحال خوشترس  
 در غزوه عشق خنجر کین  
 بے مئے ہمے پرست گشته  
 بر یاد حق از کن رسالہ

دیدم کہ رسید صبح امید  
 گفتا ز کجا تمام گفتم  
 یعنی کہ غریب شهر عشقم  
 لعلینی بر درم نشان داد  
 برداشتم و بسزنا دم  
 تسبیح سبحان شنیدم  
 دین شردہ گوش ہوشم آمد  
 وانگاہ ز بیرون اندرون آئے  
 دل آمدہ نعرہ زن کہ لبیک  
 وادند بہ بزم خاص بام  
 ریزند بعرش ساکنانش  
 فارغ ز فروغ ماہ و خورشید  
 یکسوی ستادہ نو نہالان  
 در نشو و نما ز ابر چون گاہ  
 دعوات کمال و رنگین شان  
 عیسیٰ نفعان جان بیمار  
 پروانہ ذشع محفل خویش  
 خوش طینت و خوش خصال و خوش خوی  
 از کشتن نفس کردہ رنگین  
 بے بادہ تمام مست گشته  
 نوشیدہ مئے بہر رسالہ

سلطان رسل بسند ناز  
 پیرامن اوستاده جمعه  
 خوبان زمانه دست بسته  
 از هر بن موئی اهل مجلس  
 من هم ز نشاط اندران سوز  
 اما چون گدای روستائی  
 آرزو گوشت چشمه هربانی  
 آمد بیان بزم در گشت  
 برخاستم از مقام خود مست  
 سیراب ز شهد و شیر شستم  
 دادند ز بزم خاص ایاتم  
 چشمم که ز جلوه طرب بسته  
 که شومی بخت خفته امی آه  
 چشمم چون ندید آن بیخ پاک  
 تا حشر بخواب بودم امی کاش  
 زان روز که آن جمال دیدم  
 این دیده که بود جلوه گاش  
 هر شب بهین خیال خوابم  
 و آنگاه که دل بدرو آید  
 امی یوسف حمله گاه خوابم  
 امی دولت زود باز آئی

چون هر سپهر جلوه پرداز  
 پروانه صفت بگرد شمع  
 چون اختر گردیده نشسته  
 در شوق نظاره رسته بگر  
 از بخت رسامی خویش سرور  
 غافل از داب پادشائی  
 ممتاز شدم بهیسانی  
 چون هر مه آفتاب طشت  
 بشستم و شستم از جهان دست  
 خوردم چنانکه سیر شستم  
 نوشیدم و جاق شد ماغم  
 از هر قره ام نگاه رسته  
 بیدار شدم ز خواب ناگاه  
 زد موج سرخک سر باقلاک  
 کاین درو کس نمی شدی تاش  
 یک لحظه بخود نیا رسیدم  
 عمر لبت که است و ابرایش  
 کان دولت رفته باز یابم  
 از شدت شوق می سراید  
 بسنگ که چهار تب و تا بم  
 باز از ده هر جلوه فرمائی

یکره بنگر که چون بگرید  
 یازود بخوان لبوی خوشتم  
 تار یک چو چشم پیر کفان  
 آه از من و آه از فرقت  
 برخاک عزیز هم گدا می  
 بر خیز و عزیز عالمی شو  
 بنگر که چه زار زار ناله  
 داغ تو برد بخویش در خاک  
 آرائش عالم از میان برد  
 چشم از خود و روزگار بندم  
 وز خاک در تو گوشه ام بس

چشمم که مدام خون بگرید  
 یار بر سبلوه آسے پیشتم  
 بے روی تو گشته بزم دوران  
 آه از دل و آه ز اشتیاق  
 یکبار ز راه لطف بارے  
 شد مصر خراب از سرنو  
 دل بے تو که بار بار ناله  
 روزے که عزیز با دل چاک  
 گویند ز رشک ہے فلان مرد  
 یارب ز جهان چو بار بندم  
 از داغ غم تو گوشه ام بس

بر نام تو باد اختتام  
 لبریز ز باد که تو حسابم



مقتضای آنکه از آغاز فتنه جنگ بغاوت تا اختتام صلح فیما بین شهنشاه و سرت  
سلطان و مصلحتاً و تقاضای حالات کارزار سپهری مختصراً درین نسخه مرقوم است

<p>نهر ار آفرین صد نهر ار آفرین از آب به کیش او چه گاو و چه گاو نه اورا نیاز به <sup>سپاه</sup> بخیل و سپاه کران تا کران در پناه و سیت ولی ناکسان را برش بانست سر سر بلند ان نیاز آورش که آرد که دارد سر از وی <sup>آرد</sup> تیغ بلد ز سپهر و بجنبه جهان نه دم بل و دو عالم بهم می زند زین بودش اندیشه آگاه نیست وز و نامی ناقوسیان پر نوا بلی شام آن بوم را بام کرد باب دم تیغ جان تازه ساز بتدبیر کار آزمائے دهد صفت زنده پیلان بهم برزند دهر سایه را پای آفتاب گس را گسرخانه پراغل عجب سینکه بخیرت اجرت دهد بقرش آن بازمانده این</p>	<p>بنام حسد او ندکار آفرین جهان پادشاه خدیوان خدیو نه اورا نگاه بدینیم نگاه ازل تا ابد بارگاه و سیت ورش ابدربان مژگانست شایش سزایان شایش گرش قضایش بر آرد بهر جا که تیغ اگر از جلالش زندهم زبان به کینایش هر که دم می زند خرد را ابدرگاه اورا نیست از کوشش کاوسیان بر صدا به عثمانیان روم را رام کرد رخ غازیان انجمن خانه ساز بشمیر کشور کشائے دهد بگمش ابابیل چون برزند کند قطره را در صدف سینه ناب هول و جان دهد تا بطلاقت دهد اگر چرخ گردان بود زمین</p>
--	---

<p>هم او دست هم او بماند بجای          بهر جا که منزل کنی کوی دست          مرا هست یادش بخورد و بخواب          عزیز از خدا مصطفی را شناخت</p>	<p>که جاویدانست جاوید پاپے          بهر سو که رود آوری وی دست          بروز آفتاب شب با هتاب          چو شناخت او را خدا را شناخت</p>
---	---

در نعت سر عالم صلی الله علیه و سلم

<p>سز و اینک خور اینیاش کم          چه دشو در ستور دستور دان          در شسته رامی برم چون جود          فروزنده خورشید بنده وار          یعنی از رحمت نخست آیتی          ز من تا فلک روشن از دین او          بنیبه شرف داده آدینه را          ز بهر نبوت که بر پشت زد          ز گردان دگردن کسان دین زد          جنبش از غلامی او دانند ار          کنش بر از ایزد بگوثر برات          بود بر ترانه فلک پایه اش          چو از پیشگاه خدا آداو          کسی کا قبا بش بود بر قفا          ولی روز محشر با قبیل او</p>	<p>که دشو در اورا ستایش کم          پیام آورد ایزدی تر جهان          فرستاده راهم فرستم درود          شبانروز شمع ره گردگار          نظام ز دولت سپین راستی          ز آئینه روشن تر آئین او          بهم بر زده دین دیرینه را          بهر سلیمان زد انگشت رد          بیکشت خاکي بجا آورده گرد          به بویش سواد من مشکبار          خضر را ز آب حیاتش نکات          نیفتاد از ان بر زمین سایه اش          سز و گرس از انبیا آداو          رود سایه اش پیش خود و ر قفا          همان سایه باشد بدنبال او</p>
--	---

<p>جهان سایه داد سراپی نور بهرش صلا چار سو میز نم بود بر درم آسمان جبه سا</p>	<p>لی سایه از نور دارد نهور دم از آل اصحاب او میز نم که دارم سرستی یا در مصطفی</p>
---	--

در اظهار شوق و تمنا می ویلی

<p>خوشام نکه من رو بنزل نم فلک ناقه و ناقه ره قهارن شود چو خورشید خا و در مغرب دم نخستین بز فرم و ضوئی کنم بطوفت حرم چون نیاز آورم کنم از در کعبه روسومی اوله بیدار آن روضه شادان شوم بخاک درش کاش خاکم کنند</p>	<p>ابصد شوق بر ناقه محل نسیم ملک ناقه ران محبتی خوان شود ز هندوستان سوخته شیرب دم دل و دیده را سست شوئی کنم بشکرانه آنجا ناز آورم برودل ز کف یا برومی او اگر خار باشم گلستان شوم کز آ لایش خاک باکم کنند</p>
--	--

در عرض حال خود

<p>دلا حاجت از راست کینا طلب در عشق زن رو کشاوی بخواه کسی کز در شان گدای کند من از خاک شان همی خواستم بود دولت از دولت شان مرا نظامی بود بزم اندوز من</p>	<p>دوامی دل از سینر ریشان طلب کشا دار دهر در مردی بخواه بلک سخن پاوشا کنده کند چو افلاک از خاک بر خاستم دهر خواجگی خدمت شان مرا برو آفتاب آتش از سوز من</p>
---	---

من از خاکش آسیر خوشتم  
 سزد که جز آسیر حاکمان کنند  
 بود و گنهنو گنج من گنج مسج  
 بود آنچه در بحر و کان آن ماست  
 هر آن گوهری کش من آرم بخت  
 اگر گوهر از لا مکان آورم  
 خوشا آنکه جادو جان داشت  
 بعالم مرا آدم آورده است  
 بی هست گشیر حجت مرا  
 ازان گلزمین است چنان شوق  
 زمینی چو فردوسم آمد و طن  
 ملقب به داراب در گوهرم  
 بی فیض دارا است جو یاستی  
 عزیزم چو دارنده اهل تینر  
 مرا یوسفی هست در کاروان  
 نشد کس خریدار جنس درش  
 درین خانه تا خم نشین گشته ام  
 ز من رونق می پستی بود  
 چو امر و ز عمر من از چل گذشت  
 هنوزم سردست پیاپی است  
 بر آنم که چون ترکنازی کنم

از تمش چراغی برافروختم  
 ز خاکم جهان را گلستان کنند  
 دهم بی ترازئی بی دست پنج  
 که دریا و کان هم بدانان است  
 ندیدست آلالیشی از صدت  
 و گر گل ز بلخ جان آورم  
 ز کونین دل بر کران داشتم  
 ز دیر منامم جم آورده است  
 بدوزخ در افکنده غربت مرا  
 بود سبز و خرم از ان کلج من  
 که خوانند فردوسیم در سخن  
 که آینه حال اسکندر م  
 که چون طوطیم طبع گو یاستی  
 سزد خوانم از خوشین لاعز زین  
 ندانم که باشد ز لیاپی آن  
 مگر آید از آسمان مشرق  
 فلاطون سبک از بعین گشته ام  
 همین فردو چل ساله مستی بود  
 بی نایه از روی منزل گذشت  
 فرش در پی نعل فرسالی است  
 تبرک فلک گو می بازی کنم

<p>چو داؤد دارم نفسهای گرم  ازان درع سازم که در بر کنم  که هر کس در افتد بر اندازش  پس از هر دران نخست آدم  تکبیل نفس من این بس گواه  کسانی که آیند دنبال من  بجائی خطائے اگر سنگرد  بیاساتی آن آتش تا بتناک  بن ده که از خود بختام دهد</p>	<p>که پولاد در دست من گشته زم  سپس ساز شمشیر و خنجر کنم  وگر سر بر آرد سر انداز نفس  چو دیر آدم زان دست آدم  که ماندم دران بار که دیر گاه  به بنیند قال من و حال من  بود چشمم آنم کزان بگذرند  که باشد چراغ شبستان خاک  پس از مرگ آب حیاتم دهد</p>
---	--

### در تالیف کتاب

<p>کهن آتش پارس ز پیره بود  نه آتش بجای و نه آتش کده  من آردم آن قفل را چون کلید  نگه کرد در تیر گس خیر گس  بهر گوشه خاکسری افتیم  بدان اخگر این آتش از چشم  من تافت تا آن درخنده نور  کنون فال آتش ز بانی زخم  مرا این آتش از آتش دیگر  ز من یافت چنان آتش مده جان</p>	<p>دل و جان گبران بهم افزوده بود  در دیر را نفس محکم زده  در شبته را شد کشادی پدید  در خنجر برقی دران تیر گس  ز بس کافتم اخگری یا فتم  چو افروختم خویش استوختم  بگفتارم آرد و چون نخل <sup>نخل</sup>  بوسی دم لن ترانی زخم  نه از سنگ از تیشه آرزوست  مرا آرد از دانه جادوان</p>
---	--



گو آتش آب حیات است این  
 من آتش پرستی بجان میگیرم  
 گر آید با آتش گرفتن کسی  
 آبی چرخش بر از نور باد  
 مرا آفریدند چون شکر بخت  
 گذارم گرفته بفتیله کشت  
 چرا غم بود روشن از برق طهر  
 بخون جگر تازه دارم دماغ  
 نواشی نومی در سخن میزنم  
 شب تیره در راه تاریک پیش  
 خدم قطره زن تا حد کائنات  
 سرختم سار سخن یا نسیم  
 ولم شاد ازین سال فرخنده شد  
 باندیشه چون سر بز انوسم  
 نم سر بز انومی و با بر سپهر  
 چون سر بچپ قیامی کنم  
 گلی گر بخوابه گلستان دهم  
 گر این نسخه از هم کشائی بوش  
 در آن رود ضعیف باشد که راهی کنی  
 اگر در خماری شرابی خوری  
 هوس گر بخوان دوا دت برد

روان تن کائنات است این  
 بجا کس آتش نهان میکنم  
 برافروزد آتش من خسته  
 وم باد صحرانگه و دور باد  
 بسوزنده آتش نشانی درخت  
 کند خرم آن را نسیم بهشت  
 ای غم پرست از شر آب طهر  
 شدم فارغ از فکر جام ایام  
 پیادیم شراب کهن میزنم  
 برافروزم شمع از سپه خویش  
 در آن تیرگی گنجم آب حیات  
 سگد رطلب کرد من پیوستم  
 باین نامه نو سخن زنده شد  
 ز کونین خود را بسپو نسیم  
 ز نم پشت پا بر سر ماه و مهر  
 در خلد بر خویش دایمی کنم  
 و گر لعل جوی بدخشان دهم  
 در خلدت آید بگوش  
 و گر تشنه کامی که آب خوری  
 نسیم جهان را زیادت برد

<p>برضوان آن وضه خوانی درود          که هر میوه خواهی همیا بود          شد از آب یاری من بنفشاج          سزدگر بگیرد آن برآرم سر          چرا چون خان قلبه رانی کنم          هانا بنشینان میخورند          نی کلک من کمتر از تیر نیست          شوم همچو اسکندر آفاق گیر          بدین فضل این نهر انصاف نیست          بکشور کشانی سکندر شوی          کف خاک برداشت آنم نبرد          شود صبح که بر تو آن شاهگاه          که روزی ازین خاک کن بگیدی          بن ده که از ساز و برگ نسی          در هم تازگی باغ امید را</p>	<p>چو در سایه طوبی آئی فرود          اگر طبع من نخل طوبی بود          بلی هست این سرزمین نخل          کثاوم بخود از در می چون در          چو در پهلوتی پهلوانی کنم          کسانی که زخم بنان میخورند          راه زبان کم ز شمشیر نیست          سزدانیکه من هم بنشیند تیر          خدارا عزیز ایند لاف چیست          گرفتیم که سالار لشکر شوی          سکندر در چه بزاز جهان ببرد          تو آن کن که هرگز کشتی عزم راه          بگیر از جهان آنچه با خود بری          بیاسانی آن تمام بخورد          کنم تازه آئین همیشگی را</p>
<p>خطاب با بهان در جوع بتالش بلکه در مخطبه و کتور یا قمیصر</p>	
<p>برآرای زمین بر فلک ک لرا          سرای خوشه برکش ز هر گوشه          تبارت قناری بکن شراب          که باشی بجام شه نشسته تمام</p>	<p>بارای فلک تازه کن خاک را          بده امی نوشاخ را تو نشسته          بگیر امی که پور از آن خوشه آب          برآمی شراب از ته خم بجام</p>

شهنشاه فرزانه و کتور یا  
 ز عدل وی تسلیم هندستان  
 چون خلقش خدا داده بکش و سیخ  
 نگرید بپندش کسی جز سیاح  
 نه بیداد صرصر رسد بر گل  
 چو از عدل داد دست پریش  
 می عیش دارد جهان بکام  
 فلک مهد جنبان زمین مهادست  
 ز دانش پرده بان عالی مقام  
 چو انجم کی انجم داده ساز  
 گویند که صاحب کلاهی کند  
 بود هند را شاه داد وزیر  
 شهنشاه آرے بود آفتاب  
 بود فیض او دهر را همچو نهر  
 بری هرگان فرنگیش ز  
 فلک درنگا پو بکارومیست  
 نه پیش بهر جا که لشکر کشد  
 زند فوج بحریش آتش آب  
 جهان را سحر تبه پیر کرد  
 هند آسمان ستره پای هند  
 بر انداخته ز بهامی کهن

که آمد شهنشاه ہی اورا سزا  
 بود خرم و سبوحون بوستان  
 چو اقبال او بارگاهش رفیع  
 نماند بدورش ولی جز بایست  
 نه گل شکند خاطر بلبسته  
 بود بر ترانه مهران پایه اش  
 تو گوئی بود در آواز و در جام  
 چو شهزاده و یلذت و یهدادست  
 که کرسی نشیند و منبر بنام  
 بدان میدهد سلطنت را طراز  
 بحکم شهنشاه شاهی کند  
 گر این ماه آن هست مهر میر  
 که هر فرقه راهست از آفتاب  
 که هر شهر دار دازان نهر بهر  
 بخدمت گری بسته پیش کمر  
 کهن سال خدمتگداریست  
 که دارد سر آن که سر بر کشد  
 شود مرغ و ماهی بدریا کباب  
 که تدبیر او کار ستمشیر کرد  
 که در ظل مهرش بود جای هند  
 بر آورده نخل ستم راز بن

<p>نشست آتش فتنه در عهد او      ز بهیری و بهل دوران گذشت      زمینی نه بینی بجز کار و کشت      بهر شهر طسوج مدارس نهاد      بهر جا شفاخانها ساخت      طلبم و گر ساخت از تلگراف      ز شهری بشهری تنیدند تا      هم از باختر تا بخاور زمین      روان گشته کالکهای بخار      پستی دودی بادی مدام      پیمان دیرین ز راه و داد      بهر جامعین و مددگار دست</p>	<p>نوسوزن هند از مرگ شو      زد ختر کشتی ای ایان گذشت      شده هند خرم و چو باغ بهشت      کز ان هنده اگشت روشن شود      که بنیاد و صحت در انداخت      که گر خود ندیدم شرمم کز این      سخن راه راست شد آشکار      پیل و راهها ساخت آهین      جهانی برومی شود ره بسیار      توان رفت از هند تا دم شام      سلطان رومش بود اتحاد      بزور و بزریار و خنجر ارادت</p>
--	--

### فیاضی اهل هند

<p>لی شاه با هر که دارد وفاق      خصوصاً درین عهد فرخنده عهد      بد دولت پژوهی پیر خاستند      بهر شهر و ده مجلس آراسته      که کار آگهان صرف می کنند      سعادت زده حلقه بر هر دری      سوردم گنج ز هندوستان</p>	<p>رعایا کت در بیشتر اتفاق      که بار و میان روس شکست آمد      بنام کسان دانه ساختند      ز هر خرنی دانه نخواستند      بدان خستگان را مدد میکنند      ز هر کشوری شد فراهم زری      روان شد چو برگ گل از بوستان</p>
--	---

## فیاضی نیروج اقبال صد آرای و لنگه بھوپال

<p>ہم از فیض والی بھوپال ہست          درین کار بندگی کہ برد او بکار          جهان بانو بانو بانوان          کلاہش نہ دلیک صاحب کلاہ          بود جائے حیرت کہ این آفتاب          بلی مظهر کردگارست او          سزا نیست کہ باشد مردم نمان          از اقبال این بانو عالمست          زہی بگیم پاک دل پاک ذات          سخا بستی دیش کرین مرز بوم</p>	<p>کہ نرزم از دگشت آمال ہست          نیارم شمردن یکی از ہزار          کہ در خدایتش ہر بند میان          محاشش نہ دلیک مانند ماہ          ہما ز گرفتست خود در حجاب          کہ پنهان دہم آشکارست او          کہ جان جهانست شاہ جهان          کہ در سایہ قدسیہ میگیمست          کہ چون نام خود ہست قدسی صفات          رسیدت فیضش بدریای روم</p>
---	---

## فیاضی حضور پر نور والی پاست پور

<p>زہی بہت والی را پور          درین کار چون بخشش آغاز کرد          ز دنیا ر و در ہم فرستاد گنج          سخا بلی کہ آن گوہر افشان بود          درش کعبہ اہل اُمیدست          بصورت زیوسف بود یادگار          خداوند را باب احسانست</p>	<p>کہ چشم ببار دست او باد و دور          در چارہ بہرستگان باز کرد          کہ بخجیدگان لارہا نذر رنج          کف جود کلب علی خان بود          رخس قبلہ ماہ و خورشید ہست          بمعنی خود او سایہ کردگار          خداوند را بندہ خاص ہست</p>
--	---

<p>که دارد دو عالم زیر گمین      بهر نکته صد گنج گوهر مد      جهانی ست آسوده در سایه اش</p>	<p>که سجده اش روشن است از صبحین      کعب او که داد سخور و هد      بلندست چون گمان پایه اش</p>
<p>فیاضی نواب عالیجاه امیر الملک محمد صدیق حسنین کابری</p>	
<p>که بر روی امید از آب هست      آهین چاکرانش مین سروران      جهانی بود زیر فرمان او      بگوهر فروشی سجانی ننگر      بحکم اعتبار گران پانگان      که بجز پال رار و نقی دیگر است      که گیتی فروز است هم جان فروز      صلائی بگردون گردان نهم</p>	<p>بلی اینمه فیض نواب است      چه نواب سرخیل نام آوران      جهانگیر باشد چو ارجان او      بگاه خموشی محیطیت ذرن      بعلم افتخار گران مانگان      ز خوش نطی حکم این داور است      بیاساتی آن باده فتنه سوز      بسن ده که بر یاد سلطان زهم</p>
<p>خطاب آسمان رجب بح سلطان</p>	
<p>پیرانه سالی جوانه بکن      به پیر و کمان رد کش ترکمان      بشکیر شهباشخون زنان      جهان سوخته نخ برافروخته      شایانگه سری بر کشید بکین      بگو خال و خط شان نگار دیر</p>	<p>الا ای فلک هلو اتی بکن      سبک تر بیاد رقتشونی گران      بشمشیر آتش بجحون زنان      بخون کسان دیده برودخته      سحر کرده خور انمان در کین      چو گرد آید آن فوج آفاق گیر</p>

بز آتش بفرما که از سر خوشی  
 در آتش در افشان بخورشیده  
 بکیوان ره دید بانی پار  
 با سپهری گیر سلام را  
 به سپهری برگزین ماه را  
 که بخت غلامت من چاکرت  
 باین خیل این لشکر بشیار  
 بدینان چون فوج راسان هی  
 عجب نیست که حکم سلطانت  
 شود از تو خوشو چون پادشاه  
 ولیکن همین است راه صواب  
 چو آزاد گردی ز آوارگی  
 درین کهنه سالی و فرسودگی  
 بسبک گوشه در کوشکی جا کنی  
 بهر پایه از سرفرازان چو خویش  
 مگر آنکه روزی ز راه نیاز  
 ز صهرت طبع دارم این داور  
 چون پیش ز من هم گذارش کنی  
 که دارم عزیزتی بهنستان  
 مرا خواججه هست در اچاکرت  
 به تیغ زبان خصم را منسنگ

بده فتوی از بهر شکر کشی  
 دهل جای بر علقبنا هیده  
 که ناید زهند و جز این هیچکار  
 که او هست سالار ایام را  
 پس آنکه خبرده شهنشاه را  
 عددیست همت بلند اخترت  
 که آرد که با تو کند کارزار  
 نشان با چنین شوکت شان هی  
 بخشدت عیسی عثمانیت  
 دلت آنچه میخواهد از وی بخواه  
 که از باطن عالی طلب فتح باب  
 در آنجا فرود آمی از بارگی  
 کنی زندگانی با سودگی  
 جهانی دگر راتا شاکنی  
 به بینی سران را سرگنده پیش  
 با بوس سلطان شوی سرفراز  
 که آنجا مرا نیز یاد آور  
 سپاسنده را هم پارش کنی  
 چو بلبل توانم در بوستان  
 چه چاکر که بهتر ز کی لشکرست  
 باز دمی دل طلب لشکر شکن

<p>ز برجته معنیش ماهی شست  دم راستی هدم را ستان  برون آرد از برق نشان دمار  سمندش و شیر را پیل شند  ترا بنده و خواجه تاشان مرا  که او شد برین درگم ده ناما  رهی را درین بزم راهی هیه  بصدقی که گوی بود در حضور  بر آراز بر این نامه و بر کشا</p>	<p>کلید در دست کلکش بدست  گه داستان رسم داستان  چو بر خشن ندیشه گرد و سوار  خیالش کشد دیور او کند  ترا جان نثار است جانان مرا  از و منی هست بر جان ما  سزدکش چون پایگا هی هیه  نیازی برین در فرستد دور  برین گفته خواهد اگر شه گوا</p>
<p>شایسته خاقان معظم سلطان عبدالمجید خان</p>	
<p>گهی هنر گویش گاه ماه  کجا تیغ خورشید را بر کمر  دلش هست روشن ز نور خدا  بچرخ برین تارک بخت او  که بر تخت عبدالمجید نشست  شدش چای گوی بفرش مجید  ولی در دل عالمی جلبه اوست  کندر فولیک گاه سجد  کن دید بان همین خوا بگاه  بدورش بلند اختر شامیان</p>	<p>مراهبت حیرت با حوال شاه  کجا ماه راهت افسر بسر  کند مه گراز مهر کسب ضیا  بقسطنطنیه پایه تخت او  فلک بهر خدمت کمر حیرت  ملک گفت سال جلوس سعید  با درنگ شاهنشاهی امپی اوست  بود دست خالی ولی وقت جود  همین پاسبان کن خانقاه  ز پشتش قوی پشت اسلامیان</p>



<p>ولی مرکز پنج نوبت بود      که از دین دنیا بود بهره مند      باشد سپهر و بجند زمین      که گاهی گمراه شود که نهنگ      که اشکند شوروی بدربای شور      بوسانیان سایه جبرئیل      یکی باردار و یکی خاردار      وزین خصم را در جگر نیندگ      که ظاهر شود گنج از قلب جنگ      بدست آنچه آرد آبش دهد</p>	<p>درش موج هفت ملت بود      شود کار بند او بوخسور نپند      که تخته چون بر نشیند برین      محیطیست دشمن و صلح و جنگ      نهنگیست تیغش بهنگام زور      بفرعونیان لطمه رود نیل      دودش دو شاخ از زمین و آسمان      هواخواه را از آن بکف بار و برگ      کند گنج ازان صرف تیغ و تیغنگ      سلح میخرد آب و تابش دهد</p>
--	--

### بیان نسب دو دمان آل عثمان

<p>دم از دوده آل عثمان زخم      کسی میدهد از قطره نشان      و لیکن درین گفته بود خلاف      ز آبای شان جد علامی شان      که چون حق بپوش گرفت او قرار      به تسخیر برده که حسرت است      بسی گشته بدست ارخان خنده      در افزایش دین دولت مدام      پدر بر پدر صاحب تاج و تخت</p>	<p>چو من سکه بر نام سلطان زخم      کسی گوید از عیقل سحاق شان      نگارندگان کرده اند خلاف      که عثمان غازیست نیا می شان      بشصده نود بود و نه در شمار      چو عثمان تجنت خلافت است      بسی از نصرا را مسلمان شدند      ازان روز این دوده باشد بگام      ملی بود هر یک بیاری تجنت</p>
--	---

چو بر شتصد پنج و پنجه گذشت  
 سلطان محمد خلافت رسید  
 چو مستظنین آن قیصر ملک دوم  
 بر آشفست سلطان و لشکر کشید  
 پس از ریزد آویز پنجاه روز  
 چنان بر فصلش شده گوله بار  
 در آمد از آن ره سپه تند و تیز  
 بگفت شیخ قیصر بناموس و رنگ  
 سر از دوش قیصر چه پافتاد  
 چو سلطان لوائے نظر بر فراخت  
 سن شتصد بود و پنجاه و هفت  
 از آن روز این گلزمین گشت  
 کنون طوری را که از سروری  
 بودی و چارم از آن بودمان  
 بر آرد فلک گر چه شام و سحر  
 بچشم کسی کو دل آگاه هست  
 بیاساتی آن ساغر لاله رنگ  
 چو نوش آن می پریمکائی کنم

مراد دوم خست مهستی نوشت  
 جهاز از وزیب زینت رسید  
 از سلطان مخالف شد از بخت شوم  
 بقسطظیه شد قیامت بدید  
 نظریافت بر لشکر کینه توز  
 که لشکرش شد فتح با آب مشکار  
 بر آورد و فرستند در سخن  
 بز و خوشیستن با به تیغ و تفتنگ  
 نه سرکنگر قصر کسر افتاد  
 درون رفت و نشست جاگرم ساخت  
 که از دست نصرانی آن ملک رفت  
 بدان روده این ملک روشن است  
 نشانند ند بر بسند قیصری  
 باناد او تا بس اند جهان  
 مه دیگر و آفتاب دگر  
 همان آفتاب و همان ماه هست  
 بمن ده که باشد دل از غم تنگ  
 دل از غم با فسانه خالی کنم

### آغاز داستان قندهار دوم

قرار جهان نیست بر یک قرار

نباشد چو بر یک دوش و زنگار

شب روز خورشید و ماه آورد  
 یکی را نشاندها ہی تخت  
 بگردید چو آ باد سیند کسی  
 مگر بوم سیرت بود چرخ شوم  
 در آزار مردم فلک انجم است  
 سر چاه دوسی در آ و بخیکر  
 هانا که صیاد و بحر و پرست  
 چو زنجور در مهر سر گرم کین  
 کشد ز پاره گاهی بخیج و دلال  
 بتاراج گیتی ز فعل مال است  
 مرا این خم نیلے که دارون بود  
 گذارنده قصه روم و روس  
 که در عهد شاهی عبدالعزیز  
 باطراف بلخار و سرحد سرب  
 هم از بوسته تا بکوه سیاه  
 بیاکرده بنگامه نصرانیان  
 ز حکم شهنشاه سترافستند  
 ولی شاه می کرد از ان در گذر  
 دل افشان سپه شد ز جای  
 سبک هر یک از جای خاستند  
 نشستند و دادند داد مراد

بسی زین سینه سیاه آورد  
 یکی را اند بر تشر خاک رخت  
 بچندد چو ناشاد سیند کسی  
 نمی خواهد آ باد یک مرز بوم  
 خدر کن که این خانه بر کتوم است  
 ولی زهر در آیش آ میخست  
 که نشرش بدام است ماهی نشست  
 بکفت نوش و نوش در آستین  
 بود گاه بهرام گرم فتال  
 شود وزد اگر با سپان فیل است  
 پراز خون چندین فلامون بود  
 چنین زود و ال گذارش بکوس  
 چو شد آتش فتنه در روم تیز  
 بهر سوسه هر یک چه شرق چه غرب  
 نه کوه سیه بلکه کوه گناه  
 که بیداد کردند عثمانیان  
 مکافات آن پیش پایفتند  
 وزان در گذر داشت رانی دگر  
 بچند از شیخ الاسلام راهی  
 نهانی یکی مجلس آراستند  
 بکرسی نشانده نقش مراد

<p>ولی بخیبر زمین که نقشه بر آب          نقش و نگار جهان دل بند          ز دنیا و دولت فاجون ندید          موافق چو تدبیر و تقدر شد          همین بود آرسی مراد جهان          مرادی بچندین دعا خواسته          به تخت پدر جای عبد الحمید          بگو فتنه بنشین که برخاست او          مه و خور زاد رنگ نیلی فتاد          دم فتنه خیل و جالیان          بروزی که صح قیامت مید          فرستاد لشکر پے گوشمال          سران بر سر سرکشان خستند          بیگنا را رانده ببلناریان          ز پولاد شمشیرشان گاه حرب          هنوز این همه فتنه بنیسته بود</p>	<p>کشیدند خواهند از ان فتح باب          که باشد نگارین بخون این پرند          عزیز جهان آخر از جان برید          قرآن گوشه گیر این جهانگیر شد          که این داد گرد داد جهان          بصد آرزو از خدا خواسته          بود سایه حق بپریش مجتهد          فلک پشت خم شو که شده است او          که او پامی بر تخت زرین نهاد          چو عیسی فرود آمد از آسمان          مران آفتاب از افق سرکشید          سر سرکشان تا کند با نال          بیگنا بر سر کارشان خستند          بر آورده دود از تن ناربان          شده خرد چون سر بر پایا سرب          که ناگه بلائی دگر رو نمود</p>
--	---

### حمایت شهنشاه روس بجال سرکشان

<p>شهنشاه روس لگزند بنام          اگر قاق خود قان اقلیم اوست          ز بس تیغ نیزش که خوزیر است</p>	<p>که باشد کبشورستانی مدام          و گرامه آن حلقه میم اوست          بچنگش مگر روح چنگیز است</p>
--	---

ز عمری <sup>لطیفه</sup> کرده چشمی بروم  
 برون سینه گویم آئینه داشت  
 تبرکان شده <sup>لطیفه</sup> در کوه دوشت  
 گهی برابرانان <sup>لطیفه</sup> رنجیست  
 گهی فوج شاه بخار شکست  
 چو دانست که حکم سلطان بوم  
 به بیان شکستن کسبت بست  
 سلطان داشت از ره داور  
 دران خود سر <sup>لطیفه</sup> خود پندش بود  
 اگر خواست از کارشان کرد باز  
 بود چشم <sup>لطیفه</sup> ضیاء بر مرغ بام  
 دیگر نامه <sup>لطیفه</sup> همچو خسترم هشت  
 که از دست ترکان حق ناشناس  
 نه اندر <sup>لطیفه</sup> جگر آستان نی بجوی  
 رسد آه شان تا بچارم سپهر  
 چو باشائی آید در گاه میر  
 دلش در کین نصا را بود  
 در دنیا که با اینهمه زور زار  
 چو ما داد <sup>لطیفه</sup> کثرت کثائی دهم  
 اگر صلح ما را <sup>لطیفه</sup> سبک نیست  
 نه من ملک <sup>لطیفه</sup> خواهم نه دولت مال

ولی امین از <sup>لطیفه</sup> پیش آن مرز بوم  
 ولیکن درونی پراز کینه داشت  
 گهی <sup>لطیفه</sup> چیر گشت و گهی خیره گشت  
 پس از رنجین با هم <sup>لطیفه</sup> پیوسته  
 تو گوئی که خار <sup>لطیفه</sup> انجا شکست  
 کشیدند سر <sup>لطیفه</sup> ز رشوه ستان بوم  
 نه بیان <sup>لطیفه</sup> دل عالمی را شکست  
 که عیسا <sup>لطیفه</sup> لیان براد <sup>لطیفه</sup> خود سر  
 که در سر <sup>لطیفه</sup> سر بلندش بود  
 ولی خود دلش بود در بند از  
 که گر <sup>لطیفه</sup> خیزد از بام افتد بام  
 که بشود <sup>لطیفه</sup> خدایان دیگر نوشت  
 بود جان عیسا <sup>لطیفه</sup> لیان بهر اس  
 نه تابی <sup>لطیفه</sup> بر رخا رشان نی بجوی  
 ولی گوش <sup>لطیفه</sup> ننهد کس از راه مهر  
 نه باشا <sup>لطیفه</sup> بود با <sup>لطیفه</sup> صید گیر  
 شکارش <sup>لطیفه</sup> همه مرغ عیسا بود  
 چنان <sup>لطیفه</sup> مگر و شان چنین <sup>لطیفه</sup> خوا و زار  
 ازین <sup>لطیفه</sup> بندگی شان <sup>لطیفه</sup> الهائی دهم  
 و گر <sup>لطیفه</sup> جنگ ما را <sup>لطیفه</sup> از ان تنگ نیست  
 ولیکن <sup>لطیفه</sup> تبرکان <sup>لطیفه</sup> دهم <sup>لطیفه</sup> گو شمال

اگر بابت عالی نذار و متبول  
 چو دیدن شاهان غمخنده خوی  
 فرشتاد هر یک ز کار آگاهان  
 که در باب عالی فراهم شدند  
 سخن آید از هر روز می در میان  
 که سلطان اگر داد دولت دهد  
 که هم کیش مهم دین ایشان بود  
 پذیرا اگر نیست این داور ی  
 اگر رومیان نیست آید شسیم  
 بر آشفست از رای شان نماند کار  
 اگر چشم یاری مراد است  
 نه پابند ایامی ایامی ما  
 کجا رفت آن عهد میان کجا  
 کجا رفت آن عهد پنجاه و شش  
 ز آئین خود برگردیم ما  
 کشاد آنچه باید ز بسبب کشاد  
 بشش صد قریب است دوران ما  
 جهان جمله زیر وزیر کرده ایم  
 ز ما هر که سرتا بد افسردیم  
 نهد هر که سرشین ششم تلج  
 درین خانه بیگانه را باز نیست

من و گو می میدان اسلامبول  
 که سر ریزده فتنه از چار سوی  
 بنهرت وانا دل کارشوان  
 بکنگاش هم بزم و هدم شدند  
 دلی هر یکی شد برین هیزبان  
 کسی را از اینان حکومت دهد  
 گرانسان بود کار آسان بود  
 ز ما کس نندار و طمع یاوری  
 و گر رویان نیست آید شسیم  
 که ما را بود بس خداوند یار  
 و گر شهر یاری مراد است  
 نه وابسته رای کس رای ما  
 کجا رفت آن دین ایمان کجا  
 کجا آن چاکر چانه درین نش  
 مگر دیم از هر چه کردیم ما  
 بفرمان ما جماعه دادست و داد  
 که این مملکت هست از آن ما  
 بشمشیر این ملک سر کرده ایم  
 نه انفر که خود عاقبت سرود  
 بگیریم ساد و نخواستیم بلج  
 و ر آید مبهود فاعاز نیست

<p>بر آگنده شد آن همه آگین  شود محو آنجم بر آفتاب  که آسان بی کار نتوان گرفت  به نخل آگین میرساند گز بند  بعالم فزوی شود آفتاب  سر خود رساند لعبرش برین  دم کار چاک سوار آمد  کنند افکن جانب دیوروس  که با اندرین ره بسنگ آتش  بگفت حیله جز تیغ و تیرش نبود  بیدان رزم از شبستان نیم  دم جان گزائی ز کز دم فزون  که بست شد بر جهان کاوشک  که رنگ رخ مهر و مهر شکست  که آمد سپه سواران جنگ</p>	<p>ز سلطان شنیدند چون این سخن  بجا ای خود رفت بر کتاب  بماند انگزند ازین در شکست  چه دانست کان تو نهال بلند  چه دانست کان کوکب خانه تاب  چه دانست کان تازه من نشین  چه دانست کاین فوی کار آمده  چه دانست کاسکندر من شکست  دلیکن ازان گفته تنگ آتش  چو از جنگ هرگز گزیرش نبود  بر آمد چو خورشید با عزم عزم  بر آراست فوجی ز آنجم فزون  ازین سوی سلطان آهنگ جنگ  بشکر شکستن کله بر شکست  بهر سو فرستاد فرمان جنگ</p>
<h3>آغاز جنگ دم و روس</h3>	
<p>بخون بخون می ز کف رخسار  بخون کرده پریشانه زندگی  نه پروا نهادن آنها سوختند  که داند که ماهی که آرد بدست  کامیاب ۱۱ بیانی ۱۱ کامیاب ۱۱</p>	<p>دو همیشه لشکر بر آیدتند  دو اسکند از راه ارزندگی  دو شمع از دو سو رخ برافروختند  دو صیاد گوی که آنگنده شست</p>

دو لشکر روان شد بیدان کین  
 در آن بختش دو فوج گران  
 شهنشه چو آماده کار شد  
 یکی داشت لشکر فزون از شمار  
 ز سلطان گمانیکه سرتافتند  
 بدرگاه او در نیاه آمدند  
 چو آنم ز غور شنید رو تافته  
 بدریای دینوب آمد چشاه  
 مرا این شور و غوغا سلطان رسید  
 بجنبید از جا در آن خطار  
 ز ایوان میدان زفت از تکه  
 بعید الکیم از ره سروری  
 که با لشکر <sup>پادشاه</sup> همچو سبیل دمان  
 بفرمان سلطانی آن سپین  
 تو گویی که مشد رهنا جبریل  
 دوید و رسید رسانده باوج  
 گرفتند ترکان چنان او را  
 دو فوج از دو سو گشته سبکاکوش  
 رسیده ز باران تو بے تفنگ  
 برین جنگ آهنگ خنجر گذشت  
 بستند بر آب یکبار پیل  
<sup>رو بیان ۱۲</sup>

بختش در آمد زمان و زمین  
 دو کوه از دو سو گشته گوی روان  
 بیلغار خود هم بلغار شد  
 دیگر سرکنان را بخود گرفته یار  
 بیا بوس ادروری یافتند  
 شتم کرده و داد خواه آمدند  
 به پیشتر <sup>۱۲</sup> من ماه جایافتند  
 بهای گزفتن چو خشنده ماه  
 که سیلاب سختی بسمان رسید  
 که می داشت چون حق بکز و آرد  
 که کوه است کی جنب از جای کوه  
 اشارت شد از در که قیصری  
 شود سوی دریا چو دریا روان  
 بدینوب چون ابر شد قطره زن  
 که موسی روان شد سور و میل  
 ز صحرا بدر احصاری ز فوج  
 که دلتنگ شد زن شهنشاه را  
 دو دریای آتش در آمد بچوش  
 ز صحرا <sup>۱۲</sup> دلتنگ زد دریا ننگ  
 که پیر فلک آن ورق در نوشت  
 بیلاب از بند بسیار پیل



سبک بسته آن حبر آهن سپاه  
 فرو بسته روینیه نهمها بر آب  
 بر پرتاب تیرا همین تیرها  
 بدم آن عمارت پایان رسید  
 بتوب عراذه بخیل دستور  
 ازین سو خدنگی و سنگی بخت  
 ندانم که این تازه نیرنگ است  
 در اینجا بود رای رن اود در  
 یعنی از طع افران گشته کور  
 فلک حرفتی طرفه ایجاد کرد  
 و گرایست که سالاران رزمگاه  
 که گرسکر روس دور آورد  
 چنان حمله آرند برومی شتاب  
 ولی مرد پیکار هم وقت کار  
 سپاهی که در طاعتش است اوج  
 کسی را که اقبال شد هم کاب  
 ازان پس چو روسی سپیش رفت  
 چه گویم چهار بر رجا یا گذشت  
 پر برگ گلشنی سوختند  
 نگاه غضب کرده هر سوئے باز  
 اگر کاشکی ره بسازار برد

زرتگان نه شد هیچکس سنگ راه  
 بزنجیر با بسته با هم شتاب  
 بر دور است کرده بتدبیر با  
 قضا گفت ثنوا آسمان شد پدید  
 از رودیان کرده با که عبور  
 نه یک سینه خست نه یک شکست  
 سپه را از جنگ اینهمه تنگ است  
 که بر جای خود هست هر یک بجای  
 که افتاده در گور از صد گور  
 که در جنگ نر کار پولاد کرد  
 بدین حیل و مصلحت داده راه  
 ازان سو بدین سو عبور آورد  
 که یا غرق خون یا شود غرق آب  
 همان میکند کان کند کرد کار  
 نه از فوج همیش بودنی ز موج  
 نه کوشش بود سنگ راه و نآب  
 بهر جا که شد شهر می از طوفان رفت  
 تو گوی ز سر آب دریا گذشت  
 پی دانه حسرت منی سوختند  
 در هر بر رسته هر کس فرآورد  
 ز زن میجر از مرد دستار برد

<p>اگر خارشش کرده ابراج گفت      ستمها با اهل و ستا کرده شان      نه شرم از سب و نه ترس از خدا      بدین ملک گیری چو سیری کنند      خود این ملک است <sup>تواری</sup> و دهند      اگر او را این ست و اگر داد این      بلی پادشاهی شهبانی بود      ز مورمی که با مال دوران شود      ز کشور حیدایان بود باز خواست      بیایاتی آن می که زور آورد      و مادام ازان می بده ساغر م</p>	<p>و اگر مطیع برده چوب کشت      نه بر کس که بر خود جفا کرده شان      نه عار از جفا و نه <sup>بوی ملک</sup> بیم از سزا      بترکان چو از ده گیری کنند      ستم بین که <sup>عیب جزئی</sup> است بترکان نهند      نه دنیا ماند بجا دانه دین      نگهبانے و گله رانی بود      چه دانی جفا بر سلیمان شود      که کار جهان نکردند راست      دماغ جهان را بشور آورد      که با لشکر غم ستیز آوردم</p>
---	---

### مقابله روم و روس در بلونه

<p>درین که در خواهش ملک ختم      کما نهما بخون رختن کرده زخم      هوس سروران آکند با مال      با <sup>الله</sup> و گره بر چین چین فزن      دل پادشاهان بود ریش تر      چو جا بر سخت زرین گشتند      هوس راهبر چون نمرد و شد      کجا تا کجا را از این نشت خاک      انسان</p>	<p>جهانی بود تشنه خون هم      زهر چه از بهر این چند ده      چه سرا رود در سر ملک مال      در کین <sup>الله</sup> فزن فزن بین فزن      که دارند حسن و هوا بیشتر      عجب نیست <sup>تقلید</sup> اگر قصد <sup>الله</sup> پدین گشتند      بسوی فلک رفت مرد و شد      باب آتش سگ تا سماک</p>
--	---

هوس هر کجا دانه خرمن کند  
 گذارش گردانستان <sup>چنگ</sup> سستین  
 که چون رویان هر طرف نختید  
 بر آشفست سلطان ازین اردگیر  
 که سالار عثمان جنگ ز مای  
 بر آراست <sup>بصفت</sup> شکن  
 همه کاروان و قوای شناس  
 همه نوجوانان با هوت پوش  
 بدشمن کنشی جمله صاحب <sup>تات</sup> شکوه  
 بفرستگ <sup>تات</sup> آهنگ ناموس جنگ  
 براه شکار آنهمه درع پوش  
 پیاده سواره چه شیخ و چه شایب  
 پیاده چه آب سواره چه باد  
 بطرز فسون پیشگان وقت کار  
 گهی مهره از کیمه بیرون نهتا  
 سپهبد <sup>تات</sup> هم از شوق روز نرو  
 در ره را نیکنند در برز <sup>تات</sup> جنگ  
 برنش را از <sup>تات</sup> بجز بیان عار بود  
 ازان از سپر کرد و دشمنش کنار  
 سپر را که داغ دل انگاشتی  
 نخستین سو باب عالی تاشمت

بخوابد که پروین بدامن کند  
 بدینگونه نوک قلم کرده تیز  
 بهر حاجت <sup>تات</sup> فتنه انگیزند  
 بفرمود بنوشت فرمان دیر  
 ز ابوان <sup>تات</sup> میدان شورده گرای  
 قشونی ز زکان شمشیر زن  
 چو ایمان خود جمله محکم اساس  
 بنجا کشیدی جامه کش فروش  
 پر از کز <sup>تات</sup> دم و مار مانند کوه  
 سبق برده در جنگ اهل فرنگ  
 چو صیاد پیوسته دامنش بدوش  
 نه آن را شمار و نه این احساب  
 باعدای فوج و باشرار <sup>تات</sup> عدا  
 بیکدست مهره بیکدست مار  
 گهی مار را برهوا سردهند  
 سلح بر تن خوشین است کرد  
 سراپا شده دیده در راه جنگ  
 قز <sup>تات</sup> آگند هم و بر پیش بار بود  
 که نمی بود در سایه <sup>تات</sup> کردگار  
 همه نقطه باطل انگاشتی  
 ابجازات طلب کرده و باریافت

چه بر تابلو تیر از کماندار ماند  
 کمان کرد از راستی تیر را  
 چه خود خواند گارش بر خویش <sup>۱۲</sup> خواند  
 بسی رفت در کار تا در گاه  
 سپس بر کف شاه بیت گرفت  
 بصدق صفایزه کسب نور  
 به نشت <sup>۱۳</sup> مینوی بر آید شتاب  
 در آمد بسوی پلونه دماش  
 حصاری بگردوی از خار هشت  
 کند یک شعله آور از <sup>۱۴</sup> هشت  
 به کوی و بر زن <sup>۱۵</sup> بخت گرفت  
 بهر پایه لشکری را گذاشت  
 بهر انگری از دهها پیکری  
 بهر سوی آن کند تو پی بزرگ  
 چنان تو بها چنین تاب و تب  
 از آله چه پیل و آن پای پیل  
 تو گوئی که در <sup>۱۶</sup> دوزخ تمام  
 شهنش از ان سوی با <sup>۱۷</sup> خزلان  
 ملکوت و گر گوی اسکولوف  
 بسی افسران دگر بے شمار  
 جهان بان و لشکر جهان در جهان

ادب یکقدم پیشتر از ان زماند  
 که بوسید خاک در میر را  
 تو گوئی ز فرشتش <sup>۱۸</sup> بفرشت رساند  
 نیایش در باستان از من شاه  
 زمین را بوسید <sup>۱۹</sup> رخصت گرفت  
 و آمد چو ماه در آمد چو <sup>۲۰</sup> نور  
 چو آب خاک چو بر آفتاب  
 قضا در رکاب <sup>۲۱</sup> قضا در عنان  
 بکیاره حکم تراز باره ساخت  
 یکی کند برگرد آن کند <sup>۲۲</sup> شد  
 نه باسیم و زر بل باهن گرفت  
 بهر لشکری انگری گذاشت  
 بهر آژدها پیکری لشکری  
 چو بالامی چاه از دهانی <sup>۲۳</sup> ترنگ  
 بگردون گردنده راس <sup>۲۴</sup> زنبق  
 که خرطوم پیل <sup>۲۵</sup> بیالامی پیل  
 شده باز بر <sup>۲۶</sup> حاصیان صبح و شام  
 بر آراسته لشکری از <sup>۲۷</sup> یلان  
 با لشکر کشتی بر کشیدند <sup>۲۸</sup> نوب  
 نه صدنی دو صدیل <sup>۲۹</sup> هزاران هزار  
 عنان در عنان و شان در شان

همه نيزه بازان گرو چ فراز  
 بنوک سنان در فلک رخنه گر  
 به پير و سنان جمله خيراوژنان  
 بر آورده از تو بها پيش روی  
 دهن کرده و تو بها همچو غار  
 تو گوئی نهنگان در ياي شور  
 که گوید که تو پاي فعی خفته است  
 زنده نش این اثر و با پیکران  
 ز فلما چو مار و چو سوراخ مار  
 خدایش شب روز آهن بود  
 شود نرم در روده پولا د که  
 شسته دلیران به پشت گره  
 اشارت چنین شد بفرمان شاه  
 که کبارگی بر بلو نه زنده  
 اگر ارمنی بود در حبه بنی  
 قدم بر قدم بر بر کن بخت  
 بهر ترکتازی نشسته زنده  
 نمانده کسی کيفت دم پیش و پس  
 چنان گشته از هر طرف گرم غیر  
 نگر دند در حمله بکدم درنگ  
 گهی خسته بر خاک مانند مار

به بهرام خونخوار سر گرم راز  
 به پير و کمان بر بهر احوال شک  
 چو شیران بر حمله در نیتان  
 یکی آهین با نه از چاروی  
 که از وی بر آید قی و مار  
 گرفتند و بردند آنجا بزور  
 که این فتنه را از او گفته است  
 بشو زنده چون گاه کوه گران  
 در و مهره چو کرم نیش دار  
 که آهن دل و آهن تن بود  
 کند خورده را همچنان باز قی  
 چو چقا ق کش جا بود تفتنگ  
 به اسپاه و اسپهبدان ساه  
 که همچون بلو نه زهم نشسته  
 بر آورده باز وی آه رنی  
 کرد و کمرش کیش صوف بصف  
 بهر ت و خیزی تفتنگی زوند  
 همه همه و بهنگ و منفس  
 که دست از عنان رفته و بازیر  
 سپه زد می با نگ اسه تفتنگ  
 گهی ره گرانیده چون سوسمار

گهی راست که خم چه بزایچه پیر  
 گهی حلقه مانند ماری شده  
 کفل بر کفل گاه با هم جوگر  
 دو صد فیر کردند بر یک نفر  
 ازین سوی ترکان طاعت گزار  
 وضو کرده هر یک بخواب پیش  
 نمازی بخون جاها نشست  
 گهی در رکوع و گهی در سجود  
 یکی گرم سس و یکی در طوان  
 شمرند محراب شمشیر را  
 به پیگار کار کیه تکبیر کرد  
 چنان سوی شمشیر عریان شدند  
 روار و در افتاد در این آن  
 ز بس آتش فرزی دم دروس  
 بدینگونه چندمی در آرزو زیز

گهی چون کمان گاه مانند تیر  
 گهی گرد همچون حصاری شده  
 بی بی هم روان گاه مانند مور  
 بر آورده بزم را با هنگام زیر  
 بکار خداوند سگر گرم کار  
 بشوق سجودی سرافکنده پیش  
 دل از مهر آرزوم برخواست  
 گهی در قیام و گهی در نقود  
 یکی ندید گردیده خود در مصان  
 رسانند بر عرش تکبیر را  
 نه شمشیر میگردونی تیر کرد  
 که گوئی هم آغوش شوران شدند  
 یکی در سفر شد یکی در جهان  
 شده رزگه قبله گاه مجوس  
 یکی در کمین و یکی در ستیز

تحریر شهنشاه زار جنگ و پیگار

شهنشاه روزی بمرض سپاه  
 زار در ۱۲  
 زمان در زمان هر طرف گرفت  
 در نیاکه با اینهمه سازد برگ  
 باین یال و گویا این بزدمبار  
 یلونه نه خار است نی بے ستون

ز رخ گاه آمد سو قلب گاه  
 خیمه زدگان  
 کران تا کران صف بصف بدت  
 این تیغ و تیر با این مرغ و ترگ  
 نمی آید از دست تان همچو کار  
 چرا نشسته چون تیشه سر بر تلگون

اگر آن هست آتش شاموچ آب  
 ز طعن شهنشاه و تشنوع وی  
 چو دوارا هر یک مدارا نمود  
 که فردا بیاری اقبال و بخت  
 بنا لید هر یک که تا زنده ایم  
 به بینی که فردا چسای کنیم  
 سهندش قومی دل چو شد از سپاه  
 بیاساتی آن می که هوش آورد  
 بمن ده که تنها بگردون زخم

بکشید کاتش شیند شباب  
 چو شد رنگ شان ز دوزخ پر خوی  
 نهان آنچه بود آسشکارا نمود  
 بکشید در کار و بیگار سخت  
 شه و حکم شه را بجان بنده ایم  
 چه بیگار با بر ملا می کنیم  
 شد از زر که جانب خوابگاه  
 بیک جرعه خوف بپوش آورد  
 بخورشید تابان شب خون زخم

### شبک مدن در زمگاه

چو خاقان چین را جانش زده زیر  
 ازان دل را بعبقان شکفت  
 که اکب درخشان شب تیره بود  
 خزیده بسور اچما رو مور  
 بتیره ز شوریدن آمد خوش  
 شب از تیرگی همچو بیتاره بود  
 فرورفته شمشیرها در نیام  
 و دوشک بر آسود از ترکشاز  
 شد از خواب و خور هر کسی تلکام  
 یکی را ز دل رفته صبر و قرار  
 که فردا چه بر وی کار آورند

بسی لبست چینی آمد اسیر  
 بر می همزه جامی خاقان گرفت  
 چو زنگی که درخنده دندان نمود  
 بر آسوده در آتیاها طیور  
 نقیبان بر آورده هر سو خروش  
 سگان را ز غوغو گلو پاره بود  
 چو شیران بر حمله اندر کشام  
 با ساگه هر یک ز فستریاز  
 که فرما همان آتش باشد بکام  
 نمی برد خوایش درین خطر ار  
 چه سرا که بالامی دار آورند

<p>گرااگند آسمان بر زمین گرا جامه در بر بو نیگون نیایش کنان در انگنده پیش درازست این قصه کوتاه کن درین ظلمت آب حیاتم بده</p>	<p>گرا جامی باشد بالای زمین گرا دست باشد نگارین بخون یکی بود بیدار چون بخت خویش که یارب شهم را سحر گاه کن بصبح شهادت بتر اتم بده</p>
<p>فخیمانی عثمان پاشا سپه دار سلطان</p>	
<p>بعالم گزشتن علم بر کشید سردند ازین لوح فیزه زنگ چو سیلاب سخت از دو سو خفتند دو ابرسیه در خروش آمده چو سیاره وثابت افزون دم که بیدار بخت شهنشاه روس که بدخواه سلطان خور و گوشتال کز و خون ترکان در آمد بچوش که اسی مرد میدان بیدان در آ که در سینه دها از ان می طپید که باشد کلید در سنج تیغ نگرده نهان نعلی و نی شسته ری یلان چون نهنگان بخون گشته فرق بپرداز چون گاه کوه آمده جهان را پراز فتنه دشور کرد</p>	<p>چو فنور چین سر ز خاور کشید نه آن ز گلهای آیدونی پیکنگ دو شکر بهم دیگر آمیختند دو در یاسی آتش بچوش آمده چه رومی چه روسی دو شکر بهم خرد نشید از هر طرف طلب کوس دهل زن بزی هیل زود وال برون آمد از ناخچی ترکی خروش در آمد بهر زه درانی در ا ز هر سو جرس ناله های کشید نقیبان بهر سو خروشان چو میغ بیدان دو دیدند از چار سوی خرو نشید رعد و درخشد برق صف زنده پیلان ستوه آمده ز هر سوی روسی سپه زور کرد</p>



روان پیش پیش از دپاسکی  
 پس تو پیرفت هر یک دیر  
 عنان بر عنان و فصل بر فصل  
 رفت اگر ده خالی در پدم  
 بدین رسم و ره پیش می ناختند  
 قضاگر کسی را ز پای نشاند  
 فلک بانگ نبرد که بان پیشتر  
 رسیدند پیرامن رومیستان  
 ز بس گو له در قلب گاه افتاد  
 بیکبارگی مسکرتین در گرفت  
 باین در گرفتن که دلگیر بود  
 دل از دست دادند تیر افغان  
 شهنشاهی بچو شاهی چو خنده هور  
 نظر کرد در طالع رؤس و دم  
 چو دیدایک رومی گشت پست  
 گهی دستها بر سرین نیزی  
 سپه آن طرف گو امامی فکند  
 بنازم که ناخورده می ست شد  
 پسر افسری شاه را برگرفت  
 ولی غافل از خبت فرزند نال  
 سپهسالار عثمان جنگ آزماي

چو انبوه کژدم ز پس لشکری  
 چو رود به که باشد بدنبال شیر  
 شان بر شان و فصل بر فصل  
 چو اهل کرم کیسه پر درم  
 بهر دو اوصد مهره می باختند  
 قدر دیگری را بجایش رساند  
 سپه پیشتر می شد و پیشتر  
 بگیرند ما دامن رومیان  
 هر اسی بترکی سپاه افتاد  
 زمین تا بچرخ برین در گرفت  
 گرفته مزن کان ز تقدیر بود  
 که گردند <sup>خورد</sup> پناه توی چون کمان  
 یکت دور بینی دیدی ز دور  
 فراز رسد همچو اهل نجوم  
 برو لشکر رومیان یافت دست  
 گهی پایا بر زمین میزدی  
 نه اینجا کله بر هوا می فکند  
 گو مست شد بلکه از دست شد  
 که رومی همین هجومه در گرفت  
 که <sup>کله</sup> زود آید برین از دبال  
 خردمند دانا دل تیز را می

محطی و چون کوه آتش بپوش  
 نترسید از پشت گرمی بخت  
 یکی جامه سنج در بر کشید  
 دو گانه ادا کرد و بگریست زار  
 نوح از عجز بالید بر خاک پاک  
 سپه مقدسی کشت او مقتدا  
 نیایش کنان با رخ تابناک  
 ندانم بکوشش چو تمشیر گفت  
 ز حاجت شاه شاه شد بر کین  
 سرانش شه پیرفته او هر چه گفت  
 بپوشید و تپتی بر مگاور بز و  
 گه در یار و گه در یمن  
 سمنش که می گشت در کوه و در  
 دگر بازده بر شد بر رخسار و گ  
 ز بس بود اینهم بر فدا چست  
 بر آمد و گر بر هیون سوم  
 بدم اختری بود و بنا که دار  
 بسم پیکل هنگران میزد و  
 در خنده رخشی چو آرز گشت  
 ز بهر چنین تو سن شاه هوار  
 سپید چو پریش آرم یافت

نهنگی بکفت از دمانی بدوش  
 که در آوار سست و سیلاب سخت  
 چو خورشید از شفق بر کشید  
 سپه هم شد از گریه ایشل شکبار  
 کلید در دست خستی بنجاک  
 سپید دعا کرد و اجابت خدا  
 چو تمشیر برداشت سر از خاک  
 که بر خاست از جای و بگریست  
 بر عجبی که بالای سب خطیب  
 نه گوهر که گوش جهانی بسفت  
 گه در ازل بود که در ابد  
 گه بر سپهر و گه بر زمین  
 ز بس تیز رفت از جهان در گذشت  
 در خشان و در خشی حامل بر  
 روان شد پس اهورا نخست  
 که طاقوس دم بود و لولا و هم  
 کزان روس ایزد شد روزگار  
 که بر آهنگین سپکران میزد  
 که شیر آخورا و سوز و هیور آب  
 با بایت آری چنین <sup>شاه</sup> سوار  
 فلک را بفرمان خود در ام یافت  
 یعنی آب

بدان فحشی آمد سو فوج موس  
 قضا شد گمان و قدر گشت تیر  
 گه بر صف است دیدی که فیر  
 گه بر بیان بانگ بر زد که بس  
 اگر آمد لغتت دلاسا نمود  
 گهی بر صف زنده پیلان دلیر  
 بسکوی بر اہم با تیغ و ترکش  
 بہر حملہ قلب لشکر شکست  
 بسکوی دشت میل بہنزد  
 بسکوی غالبی از راه زور  
 سواری ز روسی سپہ شد دید  
 یکی نیزہ می داشت غالب پشت  
 چنان بر ہوایش بود از سمند  
 چو بر نیزہ مروگران ساق بود  
 دلیران کہ بر تو سپہ سختند  
 ز دمی ہر کی خویش با پرشان  
 خدنگ و سنان خوردہ بر یکدگر  
 بترکی سپہ بانگ بر زد نقیب  
 ز ہر سوی ترکان بخو خوارگی  
 می بیند ز دبر ایسرا لیں بسیار  
 دو لشکر در آسخت چون اردنور  
 بہر طمطم طومسانی آسختند

کہ داما در حجلہ گاہ عروس  
 زمین گفت با فلک گفت زیر  
 گے جانب چپ دیدی کہ سپر  
 گہی بر صف پیش آمدی کہ پس  
 عیار سہنر آشکارا نمود  
 شہی حملہ آورد چو بر گلہ شیر  
 بداندیش آکرده دعوت برگ  
 کہ تہا بر اہم آذر شکست  
 بخندق شدہ سنگ ماہ عبور  
 چو مغلوب زد کہ غالب رسید  
 بنافش سپر دور آذر پشت  
 کہ افغان ز روسی سپہ شد بلند  
 مگو نیزہ کان نخل تروق بود  
 چو موران ہارسی در آسختند  
 چو بر شعلہ شمع پروانگان  
 بدوتی کہ اہل ہوس نشکر  
 کہ نصر من اشدر مستخ قریب  
 شدہ حملہ آورد سیکبارگی  
 پیادہ بر آوردہ گرد از سوار  
 دو دور یا یکی شد چہ شیرین چہ شور  
 بہر بے برقی ہی آسختند

ولی اختر روز میان گشت بست  
 نشد هیچ منصوبه سودمند  
 سواری که محبت پناه نجات  
 هر آنکس که می تافتی روزین  
 دل از دست دادند تو پل فلکان  
 کس از دست آن تیرستان بست  
 بهر سوز آسید آن باد سخت  
 ز بس گرد بر ترک جوشن زدند  
 یکی ناله سر کرد دیگر تفنگ  
 ز بس گشته شد شیشه از خوب ز  
 از آن تیز و دستان بهنگام کار  
 ز بر گشتگهای محبت زبون  
 در آمد ز پاسر و موزون شان  
 لوای نظف کرده ترکان لبند  
 بشاکس شد از شربت مرگ سیر  
 بسی خانه کان روز بر او شد

که دل رفت از دست از کار دست  
 که بگفت فرزند بسی پل بند  
 اجل اسپیر اندر <sup>بسی</sup> که مات <sup>بسی</sup>  
 تفک نیز وی تفت بریش <sup>بسی</sup> حین  
 ولیکن سلامت نبردند جان  
 بجز تیرگان جیت جهان بست  
 سرازتن قتادی چو سیدان <sup>بسی</sup> درخت  
 مگر سکه چون زر باهن زوند  
 گراین مشیت بر سینه زوان <sup>بسی</sup> خنگ  
 نه جا در سقر ماندونی در <sup>بسی</sup> بست  
 چومر دور کابل اجل شرسار  
 شده رای <sup>بسی</sup> و دیان سرگون  
 علم گشته خواره خون شان  
 که شد در جهان <sup>بسی</sup> نام عثمان لبند  
 بشاکس که آن زنده آمد <sup>بسی</sup> اسیر  
 بجز اینکه زندانی آباد شد

مضطرب شدن شهنشاه روس

شهنشاه چون از نظر کوه دید  
 فرور نخت از چشم خمدیده خون  
 در انداخت بر پهره خود نقاب  
 سبک از سر کوه آمد مسرود

که روسی سپه را هنرست رسید  
 دلش خون جگر خون دیده خون  
 جهان تیره شد چون گرفت نقاب  
 بی آفتاب سر کوه بود

<p>چه دانست که هو کند صد شیر همش شست هم رفت باهی دست دلیکن لب از خنده بزار بود</p>	<p>پی صید آه بود در آمد دلیر بماهی گزنتن در فگنده شست سرخ چون گلشن ز عرفان بار بود</p>
<p>خبر دادن عثمان پاشا از فتح تابی سلطان روم</p>	
<p>غنیست دست آمدس حجاب سلطان خرد او پاک از گزان عدو کرد پی گم به بیکار من سز و گزین کفخ و نصرت بند جهانی ز شادی بر آدانه شد مخاطب عثمان غازی شد او که گلگون کسند سیره زرد من دزد و بر من آتش گلستان بخود</p>	<p>سپه دار عثمان چو شد فتحیاب بسر رشته تلک اوق از مضان که اقبال سلطان چو شد بار من و مهرت کسی را که عزت دهند از ان فرده سلطان چو گل ناز شد ز بس لائق سرفرازی شد او بیاساتی آن دار و در دین بن ده که دل شاد و خندان شود</p>
<p>خالی شدن بلو نه از عثمان پاشا</p>	
<p>که که لعل و که خیزد آتش ز رنگ یکی می بجام و یکی خون بجام یکی را دهد جامی اندر خلافت سگان را بشیران در آرد بشور گل از خار می بنید آزارها بسی مرغ زیرک در آرد بلام نه آزار ده که گو گرفتار نیست ز زندان بر آرد با یوان برد</p>	<p>چه نیزنگ دار و جهان دورنگ ز نمخانه چسب رخ بجا ده فام یکی را بود یامی اندر رکاب و ده گرگ را پنجه صید گور خان را بود روز بازارها کند مشق صید گنی صبح و شام دلی نیست گزومی آزار نیست اکی یوسفی را بزندان برد</p>

گهی صلح را جنگ گردد سبب  
 ز خونریزی آسایش آرد پدید  
 کنایش بید آرد از بستگی  
 گزارنده سرگذشت نخست  
 که چون خورد روی زوی نکست  
 برابر و گره زد بکین سخن استن  
 ز شهروده و دشت در بحر و بر  
 بجای کسی از اهل شکر نماند  
 زوی پویه چندانکه بیک نظر  
 چه گاه و سپهر چه گاه زمین  
 هوا آنقدر گرم شد از هجوم  
 ز انبوه فوج یار و یمن  
 شد از بسکه در عرصه گاه و بند  
 گل از خاک جائی میدن بیفتا  
 و گر کرده گرد و بلبلونه هجوم  
 ز یک سوی و سی سبب بصف  
 به بستند بر رویان راه راه  
 از ان گشته بر رویان کاتنگ  
 نه باره و حیدانکه به برصاف  
 تهی کیسها گشته از کازتوس  
 نه از خوردنی ماند در عورتشان

بود آرد تلخ تیار تب  
 شود خون چو فاسد بیاید کشند  
 کند کار به مرهم جگر خستگی  
 چنین می گزارد سخن ادرست  
 بجنگ لکزدند کمر باز بست  
 بفرمود شکر بر آراستن  
 شده لشکری جمع بجد و دهر  
 و گر ماند جز پیر لاغر نماند  
 نشد ه شهر جز به تیغ و سپهر  
 ارا به کشتن بدیدان کین  
 که بگداختی سنگ مانند موم  
 نیاید برون دست از آستین  
 زمین پر ز گردان هوا پر ز گرد  
 خم از ابر راه چکیدن نیافت  
 ستیوه از هجوم آمد آن مرزوم  
 کلندار رومانیه یک طرف  
 گرفتند از هر طرف ماه را  
 که آخر شد و جمله سالان جنگ  
 کند روز کی چند دیگر گفت  
 و لیکن پرازد شود سر باج کوس  
 دلی همچنان زوزنا و زردشان

زنا خوردن از جان خود گشته سیر  
 نشد هیچکس بیدل از مخطنان  
 هتی از علف آمد آن عرصه گاه  
 سپیدار عثمان چو این حال دید  
 یکی با سران سپه شد دوچار  
 که در وقت طوفان دیلا سخت  
 شدن غرقه در آب تنج و نشان  
 شود بخت اگر یار چون جبرئیل  
 بهر سو گم حمله با این سیاه  
 بسی رفت ز شیو گفت شفت  
 نماند چو در پرده آواز کوس  
 ازان حلقه آمد برون چون نظر  
 شنشاه چون زان خبر دار شد  
 بر آراشت فوجی بزرین جرس  
 جناحی بر آرد با صد خروش  
 ز فرج عین و گرد و یسار  
 به پرتاب تیرنی ز هر یک طرف  
 بهر پای لشکر بی حساب  
 بدینال هر توپ از بهر کار  
 از آن سوی رومی سپه در تپ  
 ز توپ و تفنگ نچه در کار بود

بخون خوردن بدگالان دیر  
 که خوردند بر سینه زخم نشان  
 ستوران چون کوه گشته بوجاه  
 بیکباره آتش جیش بر تیغ  
 چنین کرد و از نهان آشکار  
 ازین ورطه برون توان برد  
 بود بهتر از مرگ بی آب نشان  
 و هر کوه چه در راه مار و نیل  
 اگر کوه باشد توان کرد راه  
 پذیرنده پذیرفت و گونید گفت  
 شد آنگه ازین حال جابوس مس  
 دوید و رسید و رساند این خبر  
 تو گوئی که از خواب بیدار شد  
 چو هفت آسمان تو بخوبین پس  
 چو دیوار اسکندرا ز هفت جوش  
 کشیده چو در گنگ محکم حصار  
 کشیده بدینال هم چند صفت  
 بهر گام تویی بعد آبت تاب  
 بسکیو سپاده بسکیو سوار  
 چو بر صید در لاج و تیهو عقاب  
 بسی از راه که پر بار بود

هم آن ناکه مجروح بودند و زار  
 گرفتند و بروند همراه خویش  
 چنان آمدند از یلونه بیرون  
 بروسی جناح آن چنان تاختند  
 شده برهم از بسکه میدان کین  
 ز بس تیر و ناخج و دامم زدند  
 نه از تو پنبی دنی از تفنگ  
 نه هر مورخ چای گذشته چنان  
 چه بر قلب و سی در آفتابست  
 یکی ساعفه سرز ساقه کشید  
 در آید سپید ز بالای زمین  
 فلک گر چه است کند او را ز پای  
 چو دیدند نام آوران در سران  
 نمودند هر یک کزین ترک تاز  
 برین گفته هر یک بجار آمده  
 بناگاه جاسوس آگاه کرد  
 چو از ماتی یافت بجای ما  
 ندیرا نباشد اگر تال من  
 که ناگاه آن فتنه هم رونمود  
 لگو لشکر از هر کس را آمده  
 فرور نخت بروسی از هر کنار

و گر رخت و اسباب بسیار  
 سپه از پس تو با پیش پیش  
 که از هر دو مو شد روان خمی خون  
 که پیشیان را پس انداختند  
 یکتا گشت ای سرشار حسین  
 چو شترگان چه صفها که بر هم زدند  
 نه از او دوازده تنی از پلنگ  
 که از هفت خون رستم داستان  
 به پیکار ساقه کشادند دست  
 بیان سپه در عثمان رسید  
 تو گوئی فتاد آسمان بر زمین  
 و لیکن چو پایش نشد دل بجایی  
 که از پا در آمد سر سروران  
 بسوی یلونه توان رفت باز  
 ستیزه گستان زه سار آمده  
 که نیگاه تاراج بدخواه کرد  
 درون رفت و شمشیر بجای ما  
 در لشکر اینک بنبال من  
 بر آگنده شد هر طرف بچو رود  
 که از سپه ترا که بار آمده  
 بیست ده بده صد بصد بجزار



که شمشیر نامد برون از نیام  
 ز پیکار بر نقطه شد کار تنگ  
 بدانش دران کار شد کار بند  
 که فرزانهگی عین مردانگیست  
 ره سبیل نتوان گرفتن بخش  
 نه جنگ است بلکه تنگ و تنگ  
 بود خون حلقه بگردن مرا  
 نه شب خواب و نه صبح کرده نهار  
 همان به که خود را به دشمن دهم  
 ازان به که دیران جهانی شود  
 بجز صلح اصلاح دیگر ندید  
 که با سختی طالع نشاید ستیز  
 نظر بر نشان باز و پیکان بست  
 در هزار هر دو سوگت باز  
 چو شیری که آید بنزد یک شیر  
 که منت بجان جهانی نهاد  
 که کاهیده بودند مانند کاه  
 غلامان روسی طبقها بگفت  
 گرفتند و خوردند و گشتند سیر  
 کشیدند هم آه و هم آب سرد  
 بدان خورد و نوش را مانند نشان

خیابان فوج روسی نمود از دحام  
 شد آن فوج پر کار میلن جنگ  
 عثمان <sup>بنام</sup> از فرزانه هوشمند  
 بنمود گفت کاین منت فرزانهگیست  
 نه سپید سراد حکم تقدیر کس  
 بجای که سودی نباشد جنگ  
 چه حاصل که بهنگام مردن مرا  
 خصوصاً کسانیکه از وقت کار  
 چرا لشکر را بخشند دهم <sup>جنگ</sup>  
 گر آرزو ده دل خسته جانی شود  
 بهر حال چون جنگ بهتر ندید  
 تبرکان زد با انگ بس تند تیز  
 کشیدند یک یک ز پیکار دست  
 دو لشکر بر آسود از ترکت از  
 سپهبد روسی در آمد لیر  
 بدو تیغ خود داد عثمان زاده  
 بهاری از خواست بهر سپاه  
 دو دیدند در فتنه از هر طرف  
 کباب تر دانان گرد و پیر  
 شکم شد پراز خورد و دل ز درد  
 ز بس گرم و سردی دید نشان

فرستاد گردون چار اسپ شاه  
 روان شد سپه<sup>شاهان</sup> براه نیاز  
 شهنشاه بستود و بنواختش  
 بدست خودش داد شمشیر را  
 نشد بر کسی آشکار آن همت  
 چو این دولت تازه شاه یافت  
 سپه<sup>شاهان</sup> آرد رانیز همراه بر د  
 بر آند دانشوران یک قلم  
 میانجی بیاید همانا چنین  
 چو صفرا<sup>سپه</sup> سوای هم جمع بود  
 سپس داد آردی نو نیت<sup>سپه</sup>

که شد اختر روم را جلوه گاه  
 بیا بوش شاه آمده سرفراز  
 بگری زر جاگه ساختش  
 که شمشیر زید چنین شیر را  
 شهنشه چه گفت او چو از شهنشفت  
 سبزه تنگه شاد و خرمن تانفت  
 که دور آن بدو این امانت پرد  
 که او کرد در صلاح اصلاح هم  
 که کنگست صفرا<sup>سپه</sup> کنگست کنگین  
 قضا<sup>سپه</sup> یافت اندام اول کشود  
 که تحلیل شد در دیر نه<sup>سپه</sup>

بقیه حال بعد از خالی شدن بلوچه و صلح با هم

کجا فرستم از عرصه کارزار  
 سخن باز راغم ازان پای لفر  
 که روسی سپه چون بلوچه گرفت  
 بفتوح<sup>سپه</sup> سلیمان در آمدست  
 ز شکا شهاب شب بردن آمده  
 رعایای قارص<sup>سپه</sup> میل کینه داشت  
 بهرجای آورده روی هجوم<sup>سپه</sup>  
 خشک در ره و میان کس نخت  
 بهر جا که روی سپه داشت جا

که باشد هنوزم بدن عرصه کار  
 برون آورد کلکم از پوست منبر  
 جهان صورت باز گونه گرفت  
 که هر سلیمانیش شد ز دست  
 ولی کس چه دانند که چون آمده  
 که مختار با شاک داشت و گذاشت  
 چه در ارض<sup>سپه</sup> دوم چه در زمزم  
 بجز باد کس خاک میدان نه حجت<sup>سپه</sup>  
 آن یای مردی نمیفشرد پای<sup>سپه</sup>

سردگاری

ز هر منزلی جنگ کرده رفت  
 ندانم خود این مصلحت بوشان  
 بیخ خرد هست اینجا چه بیخ  
 بر اندازد هر کس قیاسی نمود  
 ولیکن شود اینقدر آشکار  
 بهم بخت و طالع چو ساز شد  
 بسر زشته <sup>پارچه</sup> تلگراف از دوسو  
 دو قیصر هم <sup>پارچه</sup> تهر بان آمدند  
 فرستاد هر یک میان خویش  
 سخن چوین طراز گذارش گرفت  
 سران از نگارش چو پرداختند  
 چو من خود نمودم بمیلان جنگ  
 که خواهر شدن بعد ازین بودند

ندانم چهار پس رده رفت  
 که سلطان بدینگونه فرمودشان  
 گفتار هر روزه گوئی بیخ  
 که دانند که در پرده پنهان چه بود  
 که بر صلح و اصلاح افتاد کار  
 ره آشتی از دوسو باز شد  
 بختیش در آمد رنگ گفتگو  
 سخنها بے در میان آمدند  
 که ظاهر کند از پنهان خویش  
 گذارش نشود نگارش گرفت  
 مسجلی بمهر و نشان ساختند  
 چه گویم که باشد چه تاوان جنگ  
 که آسمان میرساند گزند

رخصت گرفتن عثمان پاشا از شهنشاه روس آمدن در رم

شهنشاه در این میان نیست کم  
 همان ماهی کش در آید شبست  
 چو او کار بائے جهان کرد است  
 بناچار دستوری بار داد  
 نوازش بے کرد در کار او  
 ز بس شاد و خرم سپیدار شد  
 سر عزت او بگردون رسید

که بخییر او دارد اندازد نرم  
 بناچار با بست دادن زد است  
 همان داد خود از او بازخواست  
 که رخصت بثمان سپیدار داد  
 نمود آنچه آمد سرا و اراد  
 سہی سرد او شاخ پر بار شد  
 که پا بوس خدمت بجا آوردید

<p>سوردم آمدان مرز بوم      دگر آب رفته بجو آمده      همه فوج بحری بگاه سلام      گروهی بهر سو پندیره شدند      سپاهم بطیل و در آ آمده      خلک ایچم آورد و بهر نشار      چو از مرکب دودی آمد فرود      نخستین پیا پوس سلطان رسید      مه و مهر را داغ بر دل نهاد      لگو بوسه تمنای اخلاص بود      جهاندار از بیکه شد شادمان      بهر نترلی کوش نوبت زدند      بهر خانه بز می بر آراستند      چو حاصل بترکان شد آسودگ      چو شمشیر هارت اندر نیام      بیاساتی آن می که مستی بود      بمن ده که جامی پرازی کتم</p>	<p>بهر سوی کرده هجوم ایل روم      لگو آب جو آ پرو آمده      سگ ناساز و صلائی بیام      کو اکب بنظاره خیره شدند      نوازندگان در نوا آمده      هو الاله و گل بره کرد بار      روان گشت گونی که در پای جود      بی قطره آخر بمان رسید      که سلطان به پیشانیش بوسه داد      که تمنای عثمانی خاص بود      جهان نیز شد از سر نو جوان      بهر محلی ساز عشرت زدند      براه شگری زهره را خواستند      بیاسود کلکم ز فر شو دگ      کشیدم زبان من هم آخر پیام      نه مستی که از خود پرستی بود      که طوبیما را ندوه را طی کتم</p>
---	--

### خاتمه کتاب

زبان در کش و تثن این از چون بخند  
 رگ ابراز در دشتانی گذشت

الای سخن سخن دانش پسند  
 علم از ره نکته رانی گذشت

زبان آوری تا کجا بیدریغ  
 عنان در کش واهی بر ارش من  
 کمان را مکن زه که نخچیر نیست  
 چه گویم که شرم ازین گفته باد  
 هنوزم بترکش دوصد تیر است  
 هنوزم بود همچنان تیغ تیر  
 زبان تا بگفتار شد رام ما  
 من این داستا را که لثم نگار  
 ز اخبارها آنچه اندو خستم  
 ز تقدیم و تاخیر بر من بگیر  
 چه پذیرفت این نظم از من نظام  
 چه خود نام این نامه بقصر است  
 مرا این داستا را که خوانیم ما  
 ز ارتزنگ نقش و نگار عزیز  
 ببالش نوشت این چنین کلک من  
 هزار دوصد تیر تیغ و نو  
 امیدم چنان هست از کردگار  
 بود آرزویم ز درگاه او  
 بیاساتی آن باد و نشین

ستیزه نباید چو شد کند تیغ  
 درین عرصه خود را بر آتش من  
 نه نخچیر در حبه یک تیر نیست  
 بنا گفته عذرم پذیرفته باد  
 جهان بر زهر گون نخچیر است  
 هنوزم جهان دستگاه ستیز  
 چه نخچیر کان نیست در دام ما  
 هانا زبانی بود یادگار  
 سواد دل افروز از دستم  
 گز و نیست اهل سخن را گزیر  
 بنام آوردم بر آورده نام  
 اگر قلب آن میسختی بهتر است  
 بماند ز ما دُنس انیم ما  
 همین بس بود یادگار عزیز  
 کزین نامه افزود قدر سخن  
 که دادم درین نامه و او خرد  
 که باشم بر ایش مدام استوار  
 که روی تو نگردانم از راه او  
 که ماندست باقی ز دور سپین

بن ده که تاراج هوشم کند  
 بتاراج هوشم خموشم کند

# فِی التَّشْرِیحاتِ

## ثنوی یدبینا

کہ ہر بیت آن ذو بحرین ذو قافیہ میں مع الجہنیم سے یکے کے بعد سر پہ مطوی کسوف یا موقوف متعلق متعلق فاعلن یا فاعلات دوم رمل محدود یا مقصور فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلات بلکہ اکثر ایسا تسک سے لگا لگا رکھا گیا و قافیہ دار و بعضے سراپا متعلق و سمیع سے قطع نظر ازین صنائع و بدائع صنعت منقطع و منقوطہ و غیر منقوطہ و فوق التقاطعات و تحت النقاط و قلب ثنوی و حسن تعلیل و استنباع و غیرہ از احسان فصاحت و لطافت بلاغت نیز ایراد یافتہ کہ پر تو سے ازین مثال در عالم مثال بر طبع کسی نہمانندہ چونکہ ہم حقائق این ثنوی دو قافیہ این نقش نوی موقوف بہ توفیق تجانیس بود اسدا ضبط آن درین جہد دل لازم نمود :-

شمار	اقسام تجانیس	تقریبات	مثال کہ اکثر ہم ازین ثنوی است
۱	تجنیس تام مائل	در متجانس وقوع و عدد ہیأت و ترتیب متفق و معنی مختلف بود	شور شور - روان روان
۲	تجنیس تام مستوفی	در عدد و ہیأت و ترتیب متفق و در نوع مختلف بود	زوی زوی - کد کد ار
۳	تجنیس مرکب نام تشابہ	در تجنیس متحد الکتابت مرکب باشد یا مفرد مرکب	بالات بالات - کمت کمت
۴	تجنیس مرکب نام مفرد	در لفظ مختلف الکتابت مرکب باشد یا مفرد مرکب	دبری دلبری - طبلسان طبلان
۵	تجنیس مرکب مختلف	متفق الحروف و الترتیب و مختلف الکتابت و التلفظ	از اضان - ازان صامت
۶	تجنیس مرقو	در لفظ مرکب از کلمہ و جز و غیر مستقل کلمہ دیگر	نور آبتی - رایتی
۷	تجنیس صوتی	در لفظ متحد التلفظ کہ در یکے حرفے کتب غیر لفظی باشد	جامہ بین - جامین
۸	تجنیس محض	در لفظ از حروف غیر منقوطہ متحد الکتابت و مختلف الحروف	حرم حرم - درواہم درواہم
۹	تجنیس ناقص متوج	در اول یکے از دو متجانس حرف زائد باشد	سراسر - جود وجود
۱۰	تجنیس ناقص متوسط	در وسط یکے از دو لفظ حرفے زائد بود	برق برق - دراز دراز
۱۱	تجنیس ناقص مطون	در آخر یکے از دو متجانس حرفے زائد باشد	بسل بسله - موی موی

۱۲	تجنیس ناقص مذکور	در آخر کلمه زائد و لفظ دو یا سه حرف زائد باشد	بم یکن - زای نو آیین
۱۳	تجنیس مضارع	حروف هر دو متجانس متقارب المخرج بود	بادی حادی - راه راج
۱۴	تجنیس قلب کل	از قلب حروف لفظی علی الترتیب لفظی دیگر حاصل شود	نشخ حقت - رام مار
۱۵	تجنیس قلب بعض	از قلب حروف غیر مرتب لفظی دیگر حاصل آید	مرحوم محروم - قمر رستم
۱۶	تجنیس جماع	آنچه در آن قلب بعض و حصر نه زائد بود	آزر - آرزو
۱۷	تجنیس مقلوب مجع	قلب لفظ اول مصرعی یا بیتی لفظ آخر آن واقع شود	مار زلف ادولم را کرد رام
۱۸	تجنیس مقلوب ستوی	از قلب حروف مصرعی یا بیتی علی الترتیب همان مصرع یا بیت بر آید	ویده مانامه هم آن آسم دید
۱۹	تجنیس مزدوج	در تجانس در یک مصرع با اسم متصل باشد	خنجر تو خنجر سنجر برد - احمد احمد
۲۰	تجنیس خطی تصحیف	در لفظ متحد الخط و مختلف اللفظ مرکب از تمام متوط یا بعض بود	بیم نم - پید نشان بیدان نشان
۲۱	تجنیس اشتقاق	در لفظ از یک ماده حروف مشتق باشد	شکیب - شکیب
۲۲	تجنیس شبیه اشتقاق	در لفظ متشابه از ماده مختلف مشتق باشد	کشد - کشاید
۲۳	تجنیس اشاره	جایست لفظی با اشاره حاصل شود نه از لفظ	ریش بوسی با سم خود را شنیدند
۲۴	تجنیس متحد جنس	در هر کجی از دو تجانس در تجنيس مختلف باشد	بوزر نورز - تو با طوبا
۲۵	تجنیس مرصع	از کلمات مصرعی متحد اللفظ و الکتابت معنی دیگر حاصل شود	طالب جوهر خری اینجا که هست
۲۶	تجنیس لاجز مثال	سوائے حرف اول همه حروف متجانس باشند	روضه حوضه - زرگاه درگاه
۲۷	تجنیس لاجز اجوف	سوائے حرف درمیانی همه حروف متجانس بودند	قصر - قصر
۲۸	تجنیس لاجز ناقص	سوائے حرف اخیر همه حروف متجانس باشند	آزار - آزاد

تشریحات

۱۵۰. **ا** حرف ندا جناب کبر یا منادی سر بالفتح فرق در اس معروضه و معنی نکر و خیال در دو قوت و بیخ گوش و فوق و زبده و خلاصه و خالص و بالضم یعنی شراجه که از برنج سازند و نوع از قصب باشد شبیه با غشکات، شور و پاد بود لکن و کلام و لذت معروضه و آشوب و غوغا و فریاد و عشق و جنون و سعی و کوشش و درین کلمات و مشتق و پاکیزه ساخته و ناسه رومی کفر پذیر باشد پس این زمینی شور را در نه معنی سر مذکور ضرب دهند در یک مصرع باشند و یک معنی بقیع لغت بر محل صحیح جلوه نماید مثلاً فرزان پادشاهی درین شعر و با تجنيس مرکب و مفروق است و تا فایده انفس و سر تجنيس زائد حاصل آنکه سر را عشقت در تابست زانست زمین

با آنکه سرم که عنوان کتاب وجود دست از سواد سوادیت آرا یافته و سر بر نامه از نامت تاج پیرانشی دارد و  
 ۱۵۰ بدانکه این شعر تمام شغفی مسجع است و بیخ قافیہ دارد و معنا بر عایت قافیہ رعنا بالک نوشته شد معنا نگار هم ظاهر است  
 اے نگار زده منی نگار رخسار نقش و کنایه از مستوق رعنا دورنگ خال نقطه سیاه و برد یابی حاصل آن کلمه مخالف  
 معرفت تومی نگار دورقم از خال تو جلوه مستوق رعنا دارد از خال مراد زینت هست یا برد سیاه باعتبار سواد  
 مکتبه لفظا ر قم و رعنا نگار و دو خال دارد یعنی دو نقطه دارد و نیز این شعر مضمون لوح و قلم ظاهری کند یا از قلم  
 قلم مصنف مراد است و رعنا نگار همین شموی که باعتبار او و بحر رعنائی اے دورنگی دارد

۱۵۱ این شعر تمام متغی و مسجع است و بیخ قافیہ دارد و در آخر تجنیس مرکب مفروق سرخیال و آغاز تجمید حمد کردن  
 تاب طاقت و رونق و فروغ حاصل آنکه اگر چه آغاز کتاب از حمد و ثنائے تست لیکن طاقت بیان تو حیدر تو  
 که دارد و هر گاه تو حیدر دانه شود تجمید نیز دانه شود -

۱۵۲ این شعر هم چهار قافیہ دارد و در آخر تجنیس مرکب تام مفروق بسمله بسم الله گفتن طلیسان بیخ اول و کسر لام  
 چار لسان زبان این مسئله کنایه از حمد یا کتاب حاصل این مسئله را زبان طے میتوانند کرد و بیخ طایفه بسم الله  
 طلیسان مرحمت بر سر کشد و پیدا است که هر چه نیز بسم الی شروع کرده شود با تام رسد نسبت طلیسان بسم الله  
 که بر سر بر نامه باشد ظاهر است -

۱۵۳ بسل با بسمله تجنیس زائد منزل بریدن قطع منزل کردن و اصل رسنده این مرحله کنایه از حمد بر بیخ قاصد  
 این شعر چهار قافیہ دارد و حاصل هر که دل خسته بسم الله است و اصل هست بریدی کامل است چه کمال بر روی منزل  
 رسیدن است و پیدا است که هر چه با بسم الی شروع کرده شود با تام رسد -

۱۵۴ بن بیخ این غلظه بسم الله ربی غاص لم در یا عیسیه دریم و نخای صنعت مراعات النظیر حاصل زیر این درخت  
 در یا بیست که هر یک از صالحین و صالحات تشنه آذنت اے طالب آنکه کلمه بن مراد آخر بسم الله است که حکیم  
 ویم دران واقع است -

۱۵۵ یم نم صنعت تصحیف و تجنیس خطی حاصل از ر با ے احسان تو سر بخوشم و در یا یم از فیضان تو سر است  
 مستی در یا باعتبار شور و گف و توج ظاهر

۱۵۶ رائی شراب صاف معرون و شراب این شعر تمام متغی و مسجع است صامت و انصاف تجنیس زائد و طرفه صنعت بین  
 این که هر دو مصرع سوا ے حرف را و لام متحد در حروف و مختلف در کلمات است حاصل اینکه در یا ے رحم تو  
 بنفایت صاف است با ین سبب صاف مرجمت تو ای شراب مرحمت تو در خور تو صیفت است

۱۵۷ نشان علامت و فرمان حاصل اینکه این همه بگفتا که گفته شد از بسم الله بگفت نام تو ظاهر شده ما بیا نشان



بشیر اند یا این همه نام و نشان مراد دنیا و اینها

۱۵۱ (۱) بان کلمه تنبیه زیاد و مخفف از یاد یعنی زائد حاصل نماند تو باعث از یاد و محتمل است ۱۲  
 (۲) مزبان زمیندار و گه بان زمین بی مزبهار در آخر تخمین مرکب متشابه است حاصل مزرب الغام تو  
 بی گه بان است اسبج مرغ نادر هر یک از و متمتع می شود و زبان از نام تو بهره ایست و بشیر اولد تهاے  
 فراوانی یا بد سکه سوطرف و سے بدو یائے اضافت حاصل درگاه اجلال تو بر تر از دم و گمان است  
 و دخل در احوال تو بدگمانی است و تنبیه بدگمانی پشیمانی است سکه زبان بر مطیع فرمان بر بضم با قاطع  
 فرمان فرگاه یعنی حضرت حاصل فرمان بران قبول دنا فرمانان مردود درگاه تواند سده و دره بالضم و  
 تشدید را در کلان تاب طاقت و بچیدگی و آب در وقت و دره کسرو تشدید را تا زیاده فرشتوکت و نشان  
 و رفعت و نور ذره و دره صفت تخمین خطی فرکان تخمین زائد دره بضم و کسره تخمین محسنه  
 تا تخمین تام حاصل هر ذره را است تاب گوهر دار و یا هر که خاک راه تو شد قیمتی پیدا کرد و فر تو بر کاران  
 حکم تا زیاده دارد سکه جداره دیوار این شو تمام مقصود و مسجع است در آخر تخمین مرکب متشابه حاصل  
 هر ظل بعد منظر است بلکه در دیوار منظور نظر است سکه باشد جانور سگی کاری پرمان فرمان خاشنه  
 خاشاک ای باشد حکم تو صاحب سپهر است یعنی حکم تو قویست و خاشنه راه تو بال باشد دار دایه ادنی از تو  
 قوت اعلی دار داین شو تمام مقصود و مسجع در آخر تخمین مرکب مفروق است باشد و خاشنه تخمین لاحق است  
 سکه خنجر گلو سنجرام با دشناے دم نفس دهنون دم تیغ و دم آب گویند خنجر تخمین خطی و با سنج خاس لاحق  
 برو بضم و نفع تخمین محرن آب و آتش متقابل حاصل تو آن تمامی که قهرمان از امتیو میازی و آتش غضبیت  
 آب خنجر را هم میوزد سکه بر کار ظلم نقاشی و دایره حلقه بضم و انا و عیار بر گوشه و کنار هر شے حاصل از جاه تو  
 در آسمان رو دم و حیرت افتاد و سلیق ایستاد بر کار و بر کار تخمین محسنه مرکب است و این در آسمان پر کار است  
 که بدست قوت تو میگردد و در هر یک مطیع است بشیر نشارت دهنده تشکر استاره از عفو دشیر از اشک  
 حاصل گر بین از بخش تو مزده مید هر چنانکه تشکر دینو دشیر است عفو لازم گر بین است رایت علم مهر محبت  
 و آفتاب آیت نشان و علامت حاصل قهر تو هم در حقیقت محبت است و آفتاب جلال و جمال تو آتش و نور  
 هر دو دار و قایقه اول تخمین مزود و دم نام مائل تهر و مهر آتش نورلف و دشیر مرتب سکه شیرین و دشور  
 اثبات مهر و قهر حاصل مهر تو اندک شیرین باعث تسکین است دهر تو چون آب شور سبب شورش سکه محرم  
 بضم احرام کننده و نفع را زردان حاصل چون محرم طوفان خانه تو میکند زرم فیض تو بیسوسند یا چون  
 محرم جوش زرم فیض می بیند از غایت و جدیگر و می قصد سکه نیل در ریایه صر و رنگ حاصل

۱۵۱

احسان توهم برخاک نیل را بسیل دهم خم افلاک را بر ازیل کرد سکه خاک کنا به از آدم قلب ناسرود و دل چارقانیه هست آخر تخمیس تام مائل یعنی هرگاه آدم از انعام تو کامل شد دلش از احکام تو چرا بر گزید که از بهشت خوشه چید اے گندم خورد در بر رویش شکن افتاد اے آثار لال ظاهر شد سکه ناری کنا به از ایس خاک مراد آدم آبی انکار کننده با دفر نوزن دادگر مکافات کار آبی شدن تباہ شدن این شعر جامع عناصر است حاصل البیس سجدہ خاک نکرده بباداش آن تباہ شد سکه تاقیہ بیسے گردا خنده این شعر تشبیل است اے هر که از در گردانکب در حق او آتش شود اے رحمت بوسے رحمت گرد و لاله با یزید از اولیاست حاصل احراز از لطف تو سر در و اشار از قهر تو مقهور هستند

صف ۱۵۲

سکه مصرع اول تعلق مصرع اول شعر بالا و مصرع ثانی متعلق مصرع ثانی سکه هر چند تو قادرستی اما نسبت تو بشکر کردن خلف ادب است سکه شان حال و شوکت حاصل ایوان جلال تو رفیع مرتگی تمام کس ندارد سکه کلبه استعاره از دل تاه مراد محبوب مطلوب سکه بر در گس ان تشبیه مروه جنبانی مزرگان ظاهر فاعل دیدن و جنبانیدن مزرگان حاصل بخشش مزرگان در حقیقت مروه جنبان نیست بر دے کلکس و شمشیر چشم جلوه دار و سکه بر کردن روشن گردانیدن و بلند نمودن و سر بلند شمع روشن سکه راه خوابیده راه پوشیده خفی و از خانه خوابیده و بیدار تضاد سکه تازنده از تانمن یعنی دنده و تازنده دیگر تباہے تو قتیئہ غائبه اے تا وقتیکه زنده باشم سکه زنی طرف تمام شعر صبح و صغی است زینبده وزی بنده تخمیس مرکب مفروق حاصل طاعت از ادا و تعانیت می زبید سکه بر کبر و تشبیه احسان و نیکی نامو امر کرده شده مو ر موعود تخمیس مرکب تشابست حاصل مادا ایسکه فیض احسان تو برین فرمان بردار جاری باشد هر کس زانکس از فیض استفیض گرد و قائده بردار و سکه نامرہ زرقاب ده دہی بزین لای کالیس بیس فیض این آیه کریمه است من جاء باحسنة فله عشر انسا لهما سکه تخمیس حاصل قلبت دل زلفنا لیس سکه روزه یوم و صوم تمام شعر مقفے و صبح است سکه ششخون حمله وقت شب حاصل دریا و تو کج خون میگیم از غم کاهیدگی شب است نازتعب سکه گل کبر کنا به از جم خاکی یا سرشت آینه موعود و بمعنی ظاهر حاصل بر تو روشن است که درونم مکه رحمت پس بائیند دل صیقلی کن سکه خورد گشتن ریزه شدن شیشه استعاره از دل و سنگ استعاره از صدمه سکه بسیار رفت اے بسیار گذشت از ایام ، سکه ناند کنا به از مرکب عمر و دان یا وجود سکه ره سپار رودنده راه سپار از مراد سپردن تو شش زار و ایام و اعمال سکه این شعر تمام مقفے و صبح است و تخریخ حرف سوائے کاف و واء حاصل کنسته ایمانم خرم در شسته آتالم حکم کن سکه عزیز اسمی اسماء الہی و تخلص مصنف جو یا جوینده

صف ۱۵۳

۱۵۳

۵۰ درج بضم بندی و بیضا شب تار کنایه از ظلمت مواصی است و در هر دو سے بد است  
 سے نازیبا و نامناسب است ۵۱ در از طویل و مرکب از و را ذکر بعضی خصوص است درین خصوصت  
 فوق النطاق است ۵۲ حادی صمدی کننده و صمدی آنکه وقت را ندن شتر سار با نان اشعار سے میخوانند  
 راه طریق در اصطلاح موسیقی نغمه آیین شوتر تمام معنی است و هم صنعت عکس دارد و متحد الحروف باختلاف  
 حاکم حطی در هاسے ہوز و این نغم را جناس لفظی گویند و صنعت تحت النطاق نیز دارد و حاصل دل ناخود حادی  
 و خود صمدی خوان و خود ناقه و ناقه دران است غرض اظهار شوق باشد ۵۳ شبنم کنایه از دل خویش  
 مرکب از غم و شبنم ضمیر و بعضی خود حاصل در راه لغت از نخلت آب میشود ۵۴ در باغ کنایه از  
 جناب الہی فرخنده با کنایه از حضرت رسالت آب و شگفتگی بچشم متعلق بہ بادست ۵۵ با دشمنان کنایه از  
 جناب رسول صلوات حاصل جناب رسالت صلوات فرود رحمت از حضرت احدیت آورده ۵۶ حاصل این شعر آنکه  
 عشق دوست میگوید اما در نظر غم و صاحب نظران نورین نور اللہ است کہ مضمون این بیت بجز ملاحظہ  
 و شهودی شمرست ۵۷ خواست بر او خواهش کرد و بے داؤ از خامتن ۵۸ دل آرام سے آرام دل  
 کنایه از عشق زده آورده در مغان فاعل دادن دل است و دره آورده مفعول و بالعکس هم می تواند حاصل  
 شوق دل عشاق دل آرام را اے محبوب گوینم را آورده این شعر در صنعت مقطعه الحروف و غیر موقوف است  
 ۵۹ ایثار کردن صرف کردن یا کنایه از جناب رسالت ۶۰ نبی قرآن مجید بنماہد گواہ حاصل  
 او نبی بر حق است و گواہ نبوت او قرآن بس است و از اولین و آخرین کسی ہمپایہ او نیست  
 کلمہ عمد و بیان در زمان وقت ہمہ مراد از اصحاب این شعر هم صنفت غیر منقوطه دارد -

۱۵۴

۶۱ حضرت سید قاضی آشفندان کنایه از آشفندان محمد رسول اللہ صلوات علیہم و آلہم و سلم گویان ۶۲ احمد بے بیم  
 احمد و بن بچنین ابجد بے بیم اہد کہ اگر جمیم از ابجد جدا کنند ابدی ماند مراد از ان علم ببری است  
 کہ علم از لی را ہم بر لالت تضمینی مضمون است و این حدیث شریف بدالات مطابقی بران منطبق علی علم و اللہ  
 والاخرین حاصل چون این خطاب و القاب با عطا شد تشریح علم ابدی ہم کہ خصیصہ حدیث از لی است  
 با در محنت گشت اگر باری القاب را ساکن خوانند معنی آنکه او احمد بے بیم القاب بود و این اختلافی در ہے را  
 غلو گویند چنانچہ حافظ شیرازی گفته صلح کار کجا و من خراب کجا بے بین تغات رہ از کجاست تا کجا  
 القاب بعضی افکندن و الوام ۶۳ از بر حفظ و یاد حاصل عیش ناز سفینہ بلکہ در سفینہ بود ۶۴ در شمار زبانیہ  
 و آنچه بدوس دهند ۶۵ فکر خاکشگر خوار طوطی و فکر و آئینہ مراعات نظر ۶۶ جنت باغ و باغ بضم پسر  
 حوضہ انچه مشابہ بچوض باشد و نیز حوضہ بزانا حیرت دور باش نیزہ یا کبریا مشتابان نیزہ کنایه از بادبانش

۱۵۴

۱۵۴ حله پیرا بر ذریعہ حاصل ہوا ہم ازان شب نورانی کسب نور کردہ ہے رخش مراد براق  
 رخش رخشان چھینس منزل طلہ ہر محبت و آفتاب حاصل ہوا بقدم خود منور فرمود طلہ روان بخت  
 یعنی جان و نفس ناطق کہ ہمیشہ در حرکت فکرے جاری دروان دروان باشد ایجا بیان بیان سرعت براق  
 طلہ دائرہ بردائرہ درجہ بدرجہ جهان بالفتح عالم دروزگار و درین معنی بالکسر جمع آمدہ زیراکہ عالم نیا در پس  
 ناپائدار و محض بے ثبات است گویا کہ ہوسے فنا چندہ است و لطیف عدم و دندہ و مرکب جہان نیز بکسر جمع  
 یعنی براق جہانندہ درین صورت جہان جہان چھینس نام مائل باشد طلہ ہمرہ مراد جبریل و خیر مراد  
 سد رہ تکیئتہ تہا رخت بردن رفتن تہا مناسب درخت اسے تہا اورفت طلہ سفیدہ کیسندہ و بیوقوف  
 شک لیس فیہ شک نیست دران در آخر و تا چھینس مرکب پنج قافیہ است -

۱۵۵

۱۵۵ حله منکر کسراف انکار کنندہ و فتح آن بدوزشت طلہ کشا و تھیاب طلہ بازگشت داشتہ یعنی برگزیدہ  
 ۱۵۵ حله امی بیایے نسبت ناخواندہ وامی بیایے کلمہ ما درین آبی امی فداک اسے پرودا درین فداکے تو  
 این شعر صنعت عکس پنج قافیہ دارد طلہ آن یعنی بلک کے سرد را بالف ندا ہے بر ہم خوردن اسے  
 بر ہم شدن ہے نیشان مراد ابر نیسان و بمعنی مانند نے طلہ جنگ بدر از غزوات است بدو شہر  
 ایجا مراد شوق القراءت مجزہ باشد طلہ آلات اسے قد تو لالت نام بت بترق علم و نشان کہ بقامت تیشہ ہند  
 حاصل لائے نصرت تو رونق و بترق بتکہہ برد بلکہ بنائے کفر بکنند تمام شعر معنی و سجع است طلہ درود  
 بالکسر ماضی از درودن و بضمین صلواتہ طلہ ستان برائے کثرت آید و امر از شدن طلہ بخش مراد چھینس  
 و حصہ طلہ بان درختے خوشبو حاصل تا سایہ پرورد لطف توشدہ ام بان از سایہ ما متفاضلہ میکند طلہ ستان  
 موافقت کردن طوبی و درخت ہستی کہ دران میدہاے گوناگون و خوشبو ہاست و ایجا رعایت قافیہ باالف نوشتہ شدہ  
 ۱۵۶ حله حجرہ قدح چو ہیں و کاسہ سر طلہ این تاک داین طاق آسمان زیر پائین و آواز پشت خوشہ مراد برج سنبیلہ  
 ترجمہ اسے ساتی از قدحے کہ درخور بزرگان است سنبیلہ از آسمان بر زمین نگیں و اسے مطرب از نوا سیک کہ انجم را  
 میگیز نہرہ را فرود آرنی افلاکیان را ہم بستہ و بوجد آریا آنکہ من مضایع عالی کن ساتی و نانی کنایا از حضرت  
 و مرشد این ہر دو شعر قطع بندست و حجت ندا محدودہ طلہ تہا درتن زمزمہ مطربان طلہ و در تہا ہر پنج  
 زیر لب خوانند زمزم یعنی زمزمہ دچاہ زمزم حاصل نواے مطرب و پذیریرت و زمزمہ انش عظمت مہرم دارد  
 ہے این و خمر مراد دنیا اسے صرف نغمہ شو و از دنیا ہیچ گوے غالیہ خوشبو تار ملکہ از چین حاصل  
 از انفاس اوست کہ تا ما مطرب است کہ نائی نوازندہ نے ملکت یعنی ملک ہے شرا و صل از رنگ مرقع مانی  
 ترجمہ اسے ساتی اگرچہ شہر حقیقت دورنگی و دہینی نمی آید و اگر صیقل و رنگ من دور نماید ہر کسندہ از مرقع من نقش

۱۵۶

۱۵۴

نقش دو رنگ ظاهر میشود و این دو رنگی عین گیرنگی است که دو را یکدیگر کن است و این اشارت بر دو بحر است  
دو دور یا در یک کوزه نمودن سه سحر حلال معروف و نام ثنوی اہلی شیرازی سلسلہ آسم سیاهی دید آخر یعنی بصر  
آن نام و آن نامہ مراد ثنوی سحر حلال حاصل من ہم آن نامہ را دیدیم و بصر ہم سے چشم و خرد ہم دید و حقیقت  
اہم با سہمی است اسے اگر چہ سحرست اما سجزہ باید گفت کہ طالب آن دستا ند نہ دستمان چہ سجزہ انبیا  
بر لے کا فران بود آمد رین شعر ہر صریح صفت قلب تہوی دار دینے چون از سرد گیر خوانند جان مصرع باشد

۱۵۵

سلسلہ دو بحر اول عروضی دو دور یا سلسلہ تم دریا رود دریا و جو سے و نام ساز سے سلسلہ قافیہ  
تنگ شدن متعجب شدن قید و تاسیس از حروف قافیہ است حاصل اہلی لائق این کار بود و مارا انکار بہتر بود  
از ان کہ کار سے ہن شکل است سلسلہ پنجمہ بر تاقن غالب آمدن سے زلف و دما با اعتبار و دو بحر اول و قافیہ  
شاد مہر و کف حاصل بغایت کشش و کوشش رفت کہ این ثنوی سر انجام یافت سے گل نام مستورق  
و ہم نام عاشق کہ تھہ آہنہ در سحر حلال است سے آفرین توصیف و مرجہا ہم آفرین خالق سے کے معنی  
سروف و نام پادشاہ ہے کہ کیان اولاد از ہستند حاصل من قصہ پادشاہی گویم سے داستان نام پر رسم  
و نغمہ داستان سے حی قبیلہ لیسے دہی وحی از اسمائے الہی سے ساختن موافقت کردن آہرہ قلعہ خورد  
حاصل اگر چہ من مختصر گفتہ ام اما از اہلی خوشتر گفتہ ام سے حاجب در بان صرع یک تخمہ از دو تخمہ در نصف بیت  
سلسلہ لافنا گنایہ از لافنے الاغٹے الخ سے مورد دیدہ افتادن ضرر چشم است نغم اے انتم زلف و دو دور  
سیاہ و سپید با بقا رود بحر حاصل آراش این زلف و دو دور ثنوی سبب کوری حاصل است سے  
گو سے بزن سبقت بردن سے شننا من اے کتاب من صورت ہر جہد از رنگ منصورہ اصطلاحے از شطرنج  
و تہ میرے کہ در امر سے کند سے بساط فرس شطرنج خویش بھنے خود و ضد بیگانہ

۱۵۸

سلسلہ خاطر شطرنج باز شطردر یا این ہر اشارت شعر اصطلاحات شطرنج است و خود ستانی شاعرانہ  
سلسلہ رود دریا بار جل رود بار دریا سے بینا خدا خدای بصیر سے حد و حلقہ چشم حرف اتشبیہ حلقہ چشم  
ہای دہوی دوم غوغائے مستان حاصل تا محو ہوا اللہ شدہ ام از در سے گذشتہ اے انہذا نش گذشتہ برینش  
فانز گشتہ ام سے سابق گذشتہ حاصل ہر کہ چون تحصیل علوم باطنی کرد علوم ظاہری فراموش کرد  
سے تلخی اے تلخی عشق بسیار با مزہ یا نہ ام کہ دل و دیدہ ہر دور را مستغرق شدہ می گیریم سے او ایمنے آواز  
اے گل بلبل ہر دوست نغمہ است سے گل کردن ظاہر شدن حاصل اگر خار من جہت نگار ثنوی نامہ من  
یا سمن زار شود سے دوحہ و رشت دیدن بھنے نغم و ستن سے زخمہ ضرب آہن گزرا آرایندہ آہن  
چامہ غزل حاصل کلک من بر نہ آہن اے اثر کندہ در دل ہنسن است سے این دوکان مراد دو بحر

۱۵۸ سلاہ بیشہ کنا یہ از قلم این ہر شہر شہر فی سبوح است کن یعنی شو امر الکی و امر از کردن گان کون کن صحت شفقان، پیداست کہ گوہر از گان ہر شہر و تبر بر آرد چون امر الی شد کن ہمہ معدنیات کونی پیدا شدہ نہ مگو یہ کہ از امر الکی گان دو کون اسے شنوی ذو بحرین ملکین شدہ است و زر و قترہ خالص بر آورد ہمیں صیرنی آن اسے قدر وان آن شو سلاہ گان معدن و گان در اصل کہ آن بعضے ملک ہلہ نشینہ و بیشہ مراد این کتاب شہد و غیر و نہد شیر کہ بعضے پنگ داسدست اشارت بدو بحرود و قافیہ و مضامین آن سلاہ آتش و آب کنا یہ از ضدین زمین روشن و ظاہر کلاہ تاب جو جویندہ تاب سلاہ شلخ در در زائد و در آخر دروازہ سلاہ سودا ضی سودن است و بعضے فائدہ

۱۵۹ سلاہ حیرت فزا فزاینده حیرت و امر سلاہ کہ در خورد و کلان بیک قاصد ماہ را بیک فلک گویند مناسب مس پیکران مسہ و مہ تختیں محرف حاصل کہ در مطالب ادب و بند سلاہ تافن رخ روشن کردن و شاہ رخ اصطلاح شطرنج رخ نام امر ہر حاصل ہر ماہچہ از و شرمندہ و ہر شاہچہ از و مات بود این شرم منفعی مسیح است یافتہ تانہ شاہ با صنعت جناس لاحق سلاہ سودا معروف نام غلطی ہ صفر نقطہ و بعضے خالی و از نقطہ یک وہی گرد سلاہ رور با نقاب دابر و را با ماہ توشیہ دادہ حاصل آنکہ آن روز و ریح است ہر ابرو گردانوں است نکتہ اینکہ حرف نون اول نورست و نیز ابرو را بہ نور تشبیہ ہند سلاہ چہرہ ادب بیک لالہ است و بالائے او زلف مثل لام است و لام را بزلتش تشبیہ میدہند سلاہ باب یعنی پدر و یعنی در مسکن بے در و باب مراد ویران و خراب سلاہ خون بیز خون ریز حاصل دل او را بے زری خون کردن سلاہ جوع کہ سنگی حاصل تلاش روزی از دہ بشہ رفت سلاہ جلا بقیع ترک وطن کردن و کسب زود و رنگ حاصل از و برانہ خود رفت و جلا سے وطن جلا سے آئینہ حالش شد و اشارہ بران کہ بہتہ صیقل اختیار نمود چنانچہ بعد ازین روشن گرد و سلاہ غرہ بہنم دتشد یہ را سپیدی پیشانی و سپید قوم و اول روز ماہ باشد شہر اول بعضے ماہ دوم بعضے دبار حاصل آنکہ بشہ آمد سلاہ سرگران بودن طول بودن سبک و گران صفت تضاد است سلاہ گشت یعنی گردید و بعضے شد

۱۶۰ سلاہ برداختن بشوئیل شدن و صاف دخالی کردن حاصل در کار صیقل بشوئیل و مصروف شد سلاہ آئینہ شد اسے روشن شد این شہر مکتفی و مسیح تمام است حساس سنگ را کہ از جلا آئینہ ساخت خود را شناخت و رنگ حقیقت برد ظاہر شد سلاہ رو سے از فلزات است حاصل رو سے خود در آئینہ دیدہ ہا از جو گرفت سلاہ دست دیدہ یعنی قسم است خورد گشتن ریزہ شدن و شکستن حاصل آنکہ ہر تیر نگاہ خود گشت سلاہ شہر زخمی و زخم خورد و استخوان رخت حاصل تخمے را کہ بخون جگر پرورہ بودہ و آن ہمہ رنگ تکرار کہ شیشہ دل شکست

۱۹۰

در بگ حقیقت بر وفا هر شد و اصل گردید سه نور روشنی در پنج مغز مراد از آن آینه یادل که سحر زده  
 متحیر زده آخر بیضه ماضی دید با ضعیفی و یعنی بصیر آنچه دید اسه هر چه دید دیگر آنیکه آن دید چه دید بود که دشمنه  
 حیرت زد حاصل آنکه از حسن مجازی حقیقی رسید سه بدوست در اصل با دوست باشد که صافی مغز خواب  
 آینه زار شدن نهایت روشن شدن و تحیر شدن نرا ضعیف الله حاصل از جمالش دیده روشن کن و از  
 طاعتش سر بیخ یا آنکه سر از او بیخ که بیدارش فائز شوی این شعوط و صنعت دارد و فائز الله تو خود چینه هستی  
 اے عقیقت خود برین الله انا کتاب آتش پرستان است الله آذر پرست آتش پرست الله مالک دنیا و  
 نام بزرگه و صاحب زر حاصل مالک دنیا و صاحب دین باشد و صاحب دینا و صاحب دین نیست بلکه طالب  
 کبر است بنوعی حدیث کتبه الله علی عبده الیدینیا الله ابو ذر نام صحابی جاهل اگر خود را خاک کنی ز روشوی  
 و اگر پاک کنی بو ذر شوی و مرتبه ثانی پاک شدن بو ذر تو ز تخمبیس بصفت و مغزلی الله جان کب سرباغ نفتح دل  
 شاه زمین یعنی زمینت و تاد در برائے خطاب این متعلق بالاست حاصل آنکه اگر آیش جنت برائے تست و  
 تو آرایش دینی که در حقیقت بیخ دل است مشغول هستی مقام افسوس است برین فلان که در این مشغول است و او را  
 سه ما من خودی تن زدن خاموش شدن سه شنیدن یعنی گوش کردن شنیدن این دو شعر مضمون

۱۹۱

دع ما کور و فضا صفا دار د سه خصم انج درین اشعار بحث توحید است حاصل اعدا دشمن است چه در لفظ  
 اعدا و اعدا موجود است سه دوشش نقوش کعبین ذبیر دوشش می باشد ششده رخا نه نزدست کعبون  
 مهره در او اند بند شود حاصل طبع تو در دوسه در رفته اے مستغرق شده بصیقت این دوسه برائے تو شنیده  
 نرو شده که در بند افتاده المرض شمار کثرت تر از وحدت در را فکنده است سه گره خاکه تصویر حاصل  
 دوئی عجاب است سه نخوت نشکن غرور شکنده و شکن دوم امر اے بشکن و در هر دو تنجیس نام مستوی  
 سه احوال در دین اینگونه یعنی پنجین دین رنگ احوال تنجیس به اشتقاق است سه آوا یعنی آواز  
 حاصل خواهر او را طلب کرد و او بر خاست سه طاق محراب و ضد حجت حاصل خواهر گفت که نشسته شراب  
 که طاق هست از طاق بیار سه جفت شدن مقابل شدن ابر و طاق و جفت مناسب حاصل چون  
 احوال بر طاق دو چار شد یک خیشه را دوشسته یافت الله دان مراد از اهان شیشه صلی و ام مراد شیشه دوم  
 که فریب نظر بود سه گفت که منگن اے خواهر گفت که طول شود و یک را بشکن و در هر دو تنجیس نام مستوی  
 سه قرع سنگی الخ رنگ زون را بقرع استعاره کرده در دیک مناسب آن چه در دیک و داخل را گویند  
 چنانچه ششش ذبیر دیک مراد از مردن دوم و اسپین الله گوش خود زن شنیدن شکر شکن شیرین گفتار  
 گوش و نوش تنجیس تبدیل الله کف لب آوین علامت جویندن بکنه کف لب اے بسبب کس لب او کف لبش بگین شده

۱۶۱ ۱۶۲  
 ۱۰۰ حاصل شد شیشہ شکستن در حق او بخت گزینی عجیب و درین مطلع و آگاه شد و هر دو شکستین نام متشابه  
 ۱۰۰ بود یک یعنی اندک بودگان براسے تصنیف است حاصل ازان دو یکے را شکست پس بیج کے را ندید بلکہ وہم  
 ہم ازان نامند ۱۰۰ و درینش شد اے و درین ادرنت ۱۰۰ ایست امر از استادن هر دو را در خوبی و خوبی  
 ۱۰۰ درست ضد شکستہ در اوان راست و اشرنی ۱۰۰ آرش نام پہلوانے بارہ قلمہ خوبی عرق ایچنا  
 تخریب نفس کشی و ترغیب ترک خودیست ۱۰۰ اے این شیشہ خودی و پندار نہا شکستن و ج چیز خودان  
 نہا یعنی روز حاصل نہا شکستن زمین است کہ این شیشہ شکن تاسپیدہ صبح امید بدیدار و دشمن ہنسا  
 مراد سپیدی ہواے آنکہ پیرشوی ترک خودکن ۱۰۰ کہ در اصل کہ او بود حاصل ہر کہ این بارہ را شکست  
 مقامش و قصص کل تصور عالم علومیت ۱۰۰ پدرا مراد در بدن و شیح پیردن حاصل حاصل و جسم تست  
 و حجاب ذات ہم تست ۱۰۰ فلک آسمان و چو بے کہ بظلمان را بدان تا دیب کند ۱۰۰ ترس خوف  
 و امر از ترسیدن و با غم پسر مترس صورتیست کہ مزارعان بزع جانوران نصب کند حاصل و با غافل ہستی  
 چو از فلک می ترسی کہ شکل مترس ہنترن خوف و ترس دار و یعنی بیجاست ۱۰۰ شیشہ باز شعبہ باز  
 مراد ازان قصص الی کہ شیشہ فلک شیشہ بازی اوست یا مراد ہمان اصول کہ شیشہ را شکستہ  
 ۱۰۰ بچرخ آوردن بدو آوردن حاصل ادراک را تباش مضماین بلند فلک سان ۱۰۰ پائین مان  
 باشد پیرس دلسلطنت فرانس رسیدہ رسیدہ ریمان و کیشعبہ بازان را می باشد ۱۰۰ آرا  
 جمع راے مشغول و متعلی تخمین خطی رہ سپردن طے کردن لے مشغول بازی در حضور شد و کو کوک  
 وزن خود و بشاہ حوالہ کرد

۱۶۳  
 ۱۰۰ سرد ہوا سرد و در حلیص ۱۰۰ دیوان بکان نشست شاہان و دارالعدالت و جمع دیو کینہ تنہا  
 ۱۰۰ یورش حملہ میکنند کاف کشتہ کیر کشت ۱۰۰ کشتار عمل مذبح این دو و قطعہ بند دست  
 میگورید کہ اگر زندہ بندہ ام و اگر کشتہ شوم اے شاہ برزن و زرن زمین رحم کن ۱۰۰ آن یعنی ملک  
 صدق و گوہر زن و فرزند ۱۰۰ شفقہ و دگرچی لولہ از رشتہ کہ بربری کہہ خوانند و ہندی لگڑی باشد  
 ۱۰۰ یکسر تمام حاصل شفقہ را انداخت و یک سر او بدست گرفته بود ۱۰۰ باز جانور شکاری و کشادہ  
 نسرہ گرس و شکلی از اشکال آسمان انبار شریک حاصل شفقہ کہ مثل باز پرواز آمد و آسمان رسید  
 درشتہ و آشت ۱۰۰ تاب یافتہ اے تابیدہ شدہ رشتہ تاب تابندہ رشتہ کنایہ از شعبہ باز جاہدہ راہ  
 ۱۰۰ آن مرغزار کنایہ از عالم بالا ہست رشتہ باعلتیست استوا خطے بر آسمان این ہر دو خود تشریح ہست  
 ۱۰۰ آن مراد شعبہ باز زرہ را ہر دوام تشبیہ است حاصل زرہ پوشیدہ ۱۰۰ رہ پسرہ رونہ



۱۶۳

حاصل از بار شاه تیغ و سپر گرفته روانه شد و آخر تخمین تبدیل سلاخه غرض معروض و معنی بدست  
الغرض با دیوان جنگ کرده بدین ایشان گشت و غرض غرض تخمین تام مماثل سلاخه گاه بر اے  
ظرف زمان و مکان آید و در گاه تخمین ناقص بنیل سلاخه رود در یا نمرد و پادشاهے کافر که بر هوا  
بذریعه کرگسان بجنگ رفته بود حاصل بعد از دیرے خون بسیار بارید نمرد و دم رود و تخمین که مختلف  
که در حرکت و کتابت مختلف در نوع حروف موافق است سلاخه تحت نام سلاخه تحت تخت یعنی پاره پاره  
و تخمین تخمین ضمیر فصل مضان اے اعضائے اور تحت حاصل از اعضائے شنبه باز گاهے دست و  
گاہے پاره زمین ریخت سلاخه با گداز تیره و تنگ گاه قدرت یعنی در لیلین آن مرتبه قدرت یافت که از دست و پائے  
ریخته او ظاهرنه شد

۱۶۴

سلاخه هند و زن هند و یعنی هند و کش سلاخه شو بهنم یعنی شوهر تعالی یعنی بیا این هر سه شعر  
بیان سوختن زن است سلاخه سلسله مویان پیچیده مویان و مویان یعنی نالان و سلسله زنجیر حاصل آگه  
آن همه زمان ازین واقعه بریشان و نالان شدند سلاخه راغ صحراے دامن کوه و در غنزار  
و در بر آوردن تباہ کردن بر آوردن نژاد کردن سلاخه عود جو به شوخو و نام سازے مندلی  
نام سازے مندلی و مندلی تخمین تبدیل و عود و تخمین تام مماثل سلاخه شسته باز از بنیل شنبه باز  
باز آمد اے برگشت سلاخه محیط در ایے شور و حااط کند تخمین تام مماثل سلاخه آتش کشیدن زنجیر و چو آن  
تخمین تصحیف سلاخه در این شعر اجتماع عناصر است سلاخه مان ضمیر صریح محکم یعنی با که برائے قافیہ بیان  
مع النون آورده و انبار شریک کتابه از زن سلاخه شهباز مراد از شنبه باز حاصل پادشاه حال گذشته  
ظاهر کرد و او در مانده شد سلاخه اے از اصوات است و صفت گریه و ناله در آخر مصرع  
علامت صبح اے با گریه و ناله حاصل هم از آتش از فوختن و سوختن آن زن که مست خم عشق بود  
نالان و در بیان شدند سلاخه اے شنبه باز گفت این ناله و فریاد به خطاست و مصرع ثانی تکرار  
گفت که اینها و آنها همه غلط است و بیوده این با اینها و آن با آنها تخمین مرکب تام مفروق سلاخه  
از روعے تو خطاب بیاد شاه تمه کنایه از زن حاصل گفت که از تو محبت ظاهر است تو او را گرفت  
سلاخه زهره ماه جام کنایه از زن جامه و جام تخمین ناقص مطرف

۱۶۵

سلاخه پیش شاه و پیش آه تخمین مرکب مختلف است سلاخه بو که یعنی شاید که و امید که کچه گل کردن  
را ز فاش کردن سلاخه بدر اے بر در و یعنی بیرون سلاخه بازه و فریادشان و شوکت سلاخه از تیر جان  
اے بر غبت غنچه او اے و بان ادکل شد اے باز شد و گفته گوید حاصل آن زن از زمین پاره کرد و بوسه و بوسه

۱۷۵

تجنیس ناقص متوسطه مگر بزرگ و ثانی لفتح معرون حرفت پیشه گرفتن بر صورت حاصل  
 هر که ازان شده میخشد حرفت و حیرت تجنیس طبعی بلاحق که شان ضمیر جمع و شوکت  
 رس امر از رسیدن خاتمه رس آنچه در خانه بچته شود و پیداست که میوه از آفتاب بچته شود  
 مصنف گوید که میوه من از دیگرے مستفیض نگشته است درس زین تجنیس نام تنوینی که دستان نگار  
 داستان نگار نگار خفا و نقش ناخفته بے خواهش ضله کننده در بنا پیر و جوان بر ناس پسند  
 و بر ناسپند تجنیس مرکب مختلف الله بند باو بالکسر و لفتح بمعنی نصیحت و پند و نند نام بلکه در پسند  
 باو آخر مصرع دعایه تجنیس نام ماثله اشکال لفتح صور تما و کسر دشواری و زرد و زینیه قلمه حکم  
 حاصل این تنوینی از اشکالات است سله خرد که عقل و تبحر مضارع خریدن حاصل نیز خداست  
 آنکه طالب این نباشد سله نمکده و غمزده تجنیس لاحق احرف زبیا طلسم وزی باطل اسم هر دو  
 ترکیب و البصفت تجنیس مرکب صوتی سله هر خط فرضی یعنی خط موموم که حکما یک سر آن  
 بمشرق و سر دیگر مغرب بمقابله دایره معدل النهار بر وسط زمین فرض کنند و معدل النهار  
 دایره است که تصویف فلک نماید از مشرق تا مغرب پس زمین بمقابل این خط از جایکه قطع شود  
 بهای خط استواست چرخ آسمان و اگر برشته تافتن که آن را چرخه گویند سله در و او بخفته  
 حاصل این خطوط مثل شیتماست که از چرخه آویران است بران دل بند اگر چه سلک گوهر هم باشد  
 که قابل اعتماد نیست بلکه بعد ازین بگوید که کند و انسی بدان و دشمن جان بشمار سله در سبه دادن  
 فریب دادن این سان این چنین سان دادن لشکر عرض کردن لشکر

۱۷۶

سله شرزه صفت شیر شیر و دم یعنی لبن سله کشت فروع و اصطلاح از شطرنج لفظیک دو  
 براسه تحقیر است سله مات در باصتن بازی شطرنج حاصل دنیا کشتی پیش نیست و سلطنتش  
 غیر از صدمه طاقت نیست که حاصل آن مرگ و مائل آنهم گرفتار بچهره مرگ است سله این آسیا  
 مراد آسمان آسی غمناک حاصل این آسیا جز آب هیچ ندارد و اگر آب هم می خواهم بجائے آب  
 خون می دهد سله آرد از آوردن و دم غله سوده حاصل اگر روزی هم سید به شتبت میدهد  
 سله شبوس نخاله هندی بهوسی باس خوب و عذاب بوس سختی و احتیاج و حاجت که سوهه مائزه  
 پرور و لقب ضرور پرورین غربال تشبیه آسمان به غربال باعتبار که کوب سله بره بچه گو سپند  
 در رج حل تره بهتری داینها مراد برج سنبله خان مخفف خانه درین تمام اشعار بیان برج فلکی است  
 و ناموافت آنها سله چرا از چریدن و بچسبیدن بچهره پرور و زغال که حمل و جدی طرزه اینکه انیاد چریدن بوده و اینجا

۱۶۶

تقطر افتاده است سله سنبله خوشه و نام برجه جوزا نام برجه و بیخه جوزا بنده حاصل آنکه نتیجه خوب  
نمیدهد نکته در لفظ جوزا یک جو هست النرض آسمان آبتن بجز فربست و گندم ناهو فروش  
سله گاه معروف و برج نور و ذرگا و خوردن تلف شدن سله دنده استخوان پهلوی دنده  
دندان و بسته پستان تخمیش شب اشتقاق حاصل تو طفل نادانی که زهر را نوش و حرام را حلال نمیدارد  
سله کمان معروف و برج قوس زه کردن کمان کشیدن کمان سله دلو معروف و نام برجه  
کوتهی مخفف کوتاهی و اصل دیگر کوتهی که اوتهی بوده -

۱۶۷

سله ماهیت حقیقت هر چیز دور آفریننده ماهی خود و ماهی برج حوت سله میسران ترازو  
و نام برج قلب ناسره و دل سنجیدن لازم ترازو و حاصل میزان را با میزان می که دشمن تست  
سله در غمیر راجع با آسمان حاصل همه از ملک فلک است سله حاصل شراب از و نخواه که شرب  
ما سرخ است سله هر هفت چرخ سماوات بعد هر هفت آراسته سله از دها معروف و نیکه از  
کواکب و با زیرکی کشد کشد تخمیش شب اشتقاق چهل رسته باید که این از دها بازیر کند و مصرغ نانی آن  
اشاره برستم و این اشاره با از دها معلوم است که رستم هفت خوان از دها راکشته بود یک هفته  
هفت روز هفت خوان و هفت خانه دنیا و ما فیها که هفت آسمان و هفت زمین دار و این اشعار  
سیر و درمی ذات کائنات است حاصل بسیار هفت رفت و بازی آید و می رود و جم و کس نام  
پادشاهان حاصل این دان همه از پیش نظر بود لیکن عین ذات برگزانه عین صاحب نظر نه رود  
سله چیتان لغز این دان اشاره دنیا و ما فیها یا اشاره با مرز و دی که در شعر اول است سله  
بوجه پچم مرغ خاکینه بیهی مرغ خاکه را بوجه استعاره کرده است و خایمان را بجا کینه حاصل  
از خاک نهد این همه چیز با عجب است سله مرغزار سبزه زار و بضم مرغ نالان تخمیف حاصل  
زبیه صنایع که در مرغزار چندین مرغ و خر و گوسفند اند در بال هر مرغی چندین نقوش و آغوش  
سله زرد آواز پست ضد هزار لک هزار بل درین شعر تخمیش نام شامل و زار و شب اشتقاق جمع است  
سله بته و از حاصل این همه گفته شد اند که از صنایع صنایع است آذکار از کار تخمیش صنایع  
سله حب بضم دوستی و لقمه دان

۱۶۸

سله کار راست شدن درست شدن کار و این هر دو شعر مضمون وحدت و محبت است  
یعنی کار حق از محبت راست شود و محبت مخصوص احباب اے خاصان او است سله آبیار  
آب رساننده پرده خاک درون حناک یا بطون انسان سله بر امر از بردن

و یعنی شرد و درخت بزرگ را گویند سکه از دوسه اے اگر از ذکر او در صدق زعم راست است  
 سکه گور بودن سبقت بردن سله روان جان در و نمده حاصل آن خوشه را پیش بارے که مثل  
 جان عزیزش بود فرستاد سکه ۷ به کردن به فرستادن در آخر تجنیس تام حاصل سله ره نمون  
 ره نمائی کردن نمود و مصرع ثانی یعنی کوهه تخمه ارشاد باره به دیکه که هدایت نموده اوست باره در آخر  
 یعنی مرتبه سله اولی اول یعنی نخست و ثانی یعنی یعنی بهتر حاصل آن تخمه پیش هر که رسید نزد دوستی  
 فرستاد و بعد نوبت نهاد پیش همان صحابی که اول به فرستاده بود رسید لاله مضمون این شعر  
 جبهت ازل الخ ظاهر گشت سله غوره انکو رخام در این صفت فوق النقا است و مقطفه و مسجع  
 سله این مخلصان مراد از تابعین و تبع تابعین سله تن زدن خاموش شدن حاصل اے عزیز  
 خاموش شو این گفتار با بیوده بدان که این را ز گو یا مخزن اسرار است و آن بر تبه و سرتبه بهتر  
 سله یکسره تمام روان صفت گنج است ناسره قلب رنج روان رنج روح سله بقدر دان  
 قدر ناشناس و آن در آخر امر از دانشتن سله درین شو طرفه صفتی بکار زفته که متحد الکلمات  
 و متنق الحدوت مختلف المعنی است و این چنین صفت را که بینه الفاذا یک مصرع بر اے حصول  
 معنی دیگر مگر خواننده شود تجنیس مصرع ناسند حاصل بهر خوسے که اینجا هست طالب جو هست  
 اما طالب جو هر خرنده کسے نیست اے بلے هنری رواج دارد سله خاتم بکسر تا ختم کنند ده  
 و انگشتری درین معنی یعنی تا هم آید مصنف مخاطب بخود است که خامه تو داستان را  
 ختم کرده این خامه در دست بجای خاتم است اے باعث زینت است یا اینکه ازین  
 خامه و نامہ صاحب قلم دستم شده سله معنا تنگت در عناش گفت تجنیس مرفو سله  
 یدریضا نمودن کرامت و اعجاز نمودن حاصل چون راعے تو یدریضا نمود لاجرم همان نام  
 نهاد که اسم با مسے است و نیز خریف غالب سحر حلال است سله اینت یعنی ز چه حاصل  
 این ترنج اے ثنوی بخت و رنج یافته و خوشاینج که سبب حصول دولت و گنج است، ترنج  
 در رنج تجنیس ناقص توجه سله روی حرفے که قافیہ بران تمام شود و خلاص معروف و درخت  
 حاصل اگر روی و قافیہ بجای مخالف باشد از لطائف شمار کن خود روی اے خود رانی  
 سله زیر و زبر کسره و فتحه و معنی پائین و بالا دائره آنکه ارکان عروض در او نگارند حاصل اگر  
 اختلاف حرکت دوسه دیده شود درین محل محل نخل نباید شمره مقصود مصنف آنکه اگر چنان اختلافات  
 میوب است اما علیچے که اظهار آن کرده شود عیب نباشد بنا بران عذر کرده سولے این اساتذہ ہم

۱۶۹ گفتمہ اندھا فظ صلاح کار کجا و من خراب کجا: یہین تفاوت رہ از کجاست تا کجا، و سعدی  
 قافیہ اسپ کب بیگے اموجہ آور دے کے ہذا القیاس سے این شعر تام مقفے و مسجع است  
 جائے طلب و جامی طلب نہیں مرکب تام متشابہ سے کنار بالکسر اغوش بالفتح طرف حاصل تفریح  
 کن و تفریح از و حاصل سباز

۱۷۰ سہ سوری نام گلے سور حشی باد ہوا و در آخر دعائیہ سور و سوری تخمین ناقص مطرف باد یاد  
 تخمین نام حاصل آئی از عین الکمال اسدان آن از مصون امون از جی نیک محمد آلہ الاطہار و صحیحہ الاخبار

# فِي التَّشْرِيحَاتِ قِيَصَر

۱۹۵ صفحہ کیات  
 سہ باید دانست کہ کار آفرین اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آفرینندہ کار درین سورت بیت  
 ذوقا نیتین مشتکل بر صنعت تخمین تام باشد کہ آفرین آخر ہر دو مصرع متحد اللفظ و مختلف المعنی  
 واقع شدہ سہ بہان پادشاہ خدیوان خدیو ترکیب است لیس پادشاہ بہان خدیو خدیوان  
 بحذف عاطف کہ صفت بعد صفت است و خدیو بمعنی پادشاہ بزرگ و قوی سے ارا بمعنی گردن  
 ہندی گاڑی و گیو بر وزن دیونام پس گو در ز کہ پلوان ایرانی بود و در گاؤ و گیدو تعال حیوان ناطق  
 و غیر ناطق است یعنی حیوان و انسان ہر دو عکس گردن نہادہ اند سے دہیم بر وزن نظم تاج مرصع  
 پادشاہان و تخت و چتر و چار بالش گاہ بمعنی کرسی زرین و تخت پادشاہان سے اسے ہر کہ در دلش  
 مضمون توحید را سخ است و در ظاہر باطن او منطوق وحدۃ الوجود وائق ہر دو عالم بر ایکے دانند  
 یا فانی شمارد و مفہوم مصرع ثانی رکن اول کلمہ توحید و مصرع اول جزو ثانی آن واقع شدہ کہ لا الہ  
 بر نفی تاملی ماسوے العدد لالت کند و دلول الا اللہ اثبات وحدت اوست

۱۹۵ هکله رسم ولایت است که پناز و گندنا و تیره برخوان می چویند یعنی براسه بوس کنه پناش نفسا نیست ندوم پناز را که بدست بدویش از حدیث شریفه ثابت است رسائیده دگلس شهر را از غذائے لطیف شیرین کام گردانیده که در همان مدح عمل هر دو آیت قرآنی باطنی اعتبار حاصل آنکه بکلمه انبیاء است لطیفین و الطیبات اللطیفین ذی روح و غیر ذی روح و نیک و بد هر که هر چه در نور است همه ای اند

۱۹۶ هکله مصرع اول موافق آیه کریمه لیسوا لکم السموات الارض و ما بینهما و مصرع ثانی مطابق فانما قولوا نعم وجه الله یعنی چون طاعت کنی ما را و ما را میگردانم و آنچه هست که بر رسول او در و در قسم که سجود بوی در دو طاعت خدا بدون عیب است احمد مجتبی سوسه نداده و هکله یعنی ذات مبارک آنحضرت چنان بر پیش آن آقا است که وقت نشیب هم از جلوه اش عالم مستفیض باشد بخلاف غیر خود خدا آسمانی که در نشیب عالم از و فیضیاب نبود و شب لغز و زکات است از دفع سیاهی ظلمت که در ذات آنحضرت است بشوین با اعتبار نهائی آورده که آیت بعضی نشان و علامت که آیت رحمت و ما را رساند که از رحمت عالمین در شان اوست و حاصل بیت آنکه وجود و وجود آنحضرت صلعم و حقیقت پیش از همه مخلوقات است و در کتب شریفه در نهما بعد عام انبیا گردیده است یعنی وجود را بر شنبه که در نه کتان بود دست شسته و انضام وجود از اجزاء نشانی است و این دلیل بطلان رسم قدیم باستند و هکله یعنی سبب امر نبوت که آنحضرت با او است یعنی بود و در پیشمان را که در اجزاء و حکومت دنیوی باشد ترک نموده و مشابعت در انکشت و در هر نظام بود در انجا است که آنحضرت صلعم فرمودند که اگر جاه دنیوی از خداست بجز آنکه البته حال میگشت لیکن از خداست انجی سلطان عند السلام شرم می دارم و آن اینکه آیه که هر که برتبت بی ملکا الا یعنی لا حد من بعدی مثل اشاره است آیه که برو ما نیست از رحمت و لکن ادرسی یعنی قیمت شدت جنگ بد آنحضرت مشتبه رنگه بر نه با بجانب توحیح کفار و گندند خاکش در دیده هر کافر سید و فلکس کافر گردید هکله مناسبت لب و کوفت و آب حیات و حضرت ظاهر است برات حضرت و کاغذیکه براسه دادن چه سحر بر کعبه نوشته و هند و آب حیات کنایه از آب دینی آن ظاهر و در اشاره با آنکه آنحضرت را برات بر عطاسه حوض که در او نشسته و آن سوره کوفت است در هرگاه کسی بر دلت بره مدارا که کوفت برود واجب گردد و هکله یعنی آفتاب از آفتاب بر نشیب آنحضرت بود سایر که در او از انبیا باشد پیش از او چون فرادای قیامت آنحضرت را و بسوسه همان آفتاب گفته لامحاله سایه بر تظا باشد

۱۹۷ هکله جاری بر وزن جبر سرود که شتر بان چه بود بر اینو تا شتر بان است شده جالاک و سکر و جگر و هکله خواجگی یعنی وزیری و صاحبیت و اینجاست که حضرت معصومین و علام را مردان خواجگی بر این زمین

۱۹۸ هکله مخفی نام شهر نظامی علیه الرحمه و در شرح مراد از هند و شان باعتبار که مثل شان زمین است همان دان من هکله کلخ قصر و کونک است چه که اصل خاندان انبیا و اجداد حضرت صفت از زمین هکله شربت از آن سبب فریخ از او ساز و برگ شریک شربت هکله زمین جو سردم مراد از گلزمین کشتی است و در اب لقب حضرت معصومین هکله کنایه از زاده از ابراهیم و یحیی و مرزا کارمان بیک شخص بود یا که بر و برادر حضرت علی کیم بودانی و کشتی بود نه از این هکله شریک شربت که شاهرود و امام السب کیم را

۱۹۸ باہم قسمت کر کے ایک ہیجان مضاہبتیں راقم نے لکھی ہوئی تھی۔ اس کے بعد وہ باقیہ ویت نامیت ظاہر لکھ کر اپنے ہاٹھ دست دارند

دو روز آخر صبح تا آٹھ بجے حضرت مصنف سے ملا۔ یوسفی باعتبار حسن مضمون مراد از کتاب سے واز از لہجہ

مراہ خریار و ملاہ دری زبانست از مہنت زبان فارسی کہ بدرہ گویہ مقبول سے چہ زبانہ سابق و رہا

کہ نہ روستا نیاں زبان اقلی بود چون این زبان مخلوط زبان دیگر نہد لہذا تصحیح خوانند ملاہ مشہور و بعضی

خریبار و نام تارہ کہ بر فلک مشہور سے است۔ خریدار بعض مضمون عالی از عالم بالائی آید مشاہدہ کہ کتابت صحیح سے

کہ جو این مظلوموں سے ہمیں ہر کسی در غم ہر گاہ کہ شہت نامہ از ان ہو سبب و سبب است اسر خرم حکم بہ در غار کہ ہے

نما نہد پس حضرت مصنف بیگویند کہ میں درین خانہ سے در دنیا یک چہ را ہیئت کہ در مشاہدہ مظلوموں و المشرکوں سے ہم

و مقرب سے کہ انسان را بعد من پہل مال عقل کامل حاصل شود ملاہ سے سستی مراد از سخن سبھی کہ ہماں مزد

پہل مالہ را ہیئت تواند بود چنانچہ مصنف غلام بیگویند کہ عمر از پہل گذشت پہل پہنچ رہا ہے چہ بے نامہ کہ

اسے ہوز و ہوش پنج سے و روز سنبل کہ سیم و عددش چہل سے است اشارہ بہین پہل پہنچ سال با مشاہدہ

۱۹۹ ملاہ کہ ان جہتی آتش بہستان و مراد از اتحاد امانیاں سے و این تمہید بے فرد سبھی جن در میان کسا دانست

سے یعنی حضرت مصنف غلام بر شاہراہ از کلام وسید و ایشان را ملکہ از ہر باب سخن گفتن حاصل گردید ملاہ

این آتش از خود ہم یعنی این انسانہ کاہ از رگہ روز ہم گفتن سے جو میں اسے حکم میں نہ ہو تا انسانہ کہ ہم

ملاہ کہ حضرت مصنف غلام سے فرمایند چنانکہ شیخ طبرانی از قول اوزار حق تعالی یعنی کہ آید چنان جلد و سخن معانی

مراگہ با نودہ سے ملاہ آتش نہد کہ تہ خوش بیان و فصاحت و لسانی و حق این ترانی ہے سخن یعنی قرانی

کہ چنانچہ بعضی جو سستی آید و سبھی از ہی آید ہرگز آید و مراد از این جواب انوار الیہ الیہ الیہ الیہ

حضرت سوس علیہ السلام کہ فرمودہ ہو و درج الہی النور الیک سبھی سے پروردگار نے انوار الیہ الیہ الیہ الیہ

سوس سے حاصل از سوس ہر شاہراہ سوس و سوس و سوس کہ در کائنات و اراہ العالم ملاہ از کہ سخن مراد از کلام

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۱۰۱

۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴

سه مراد از این کین پارسی یعنی صدر عدالت شاهی و هر کج کلین شوری آثر از زبان آنگری می برگویند  
 که فرنگیست تخمین و سکون ثانی و سکراف فارسی و یایه جمول و سین علامه نام و شرف از سیاسی که در کج سیاسی  
 بود و کین و پسر است سه یعنی کسم سروت سنی شدن زبان نمود که از قدیم الایام در ایشان بهاری بود  
 و از آنجا بدست می دانستند اکنون بر قوت شده و این کسم را کبیرا آتش فتنه نمودن خلیع مناسبه است  
 پیش از این اسی بر اسی جمع دولت شخص آن چه بود و میرین بپخته چنین آمده و در آنه ساختن آنکه از بر تحصیل از  
 بر کاغذی شکل دانه کشند و در آن اسامی استخوانی غنیمت بر شکار خود در عرفان آن را چنده گویند که ای از بر جلی  
 اندک اندک ز چنده تحصیل نموده بر اسی رفاهیت اراکلی و علاج خستگان عساکر دولت مملکت نمایند فرستاده  
 سیاه چنان با نانو تکسیت و آب است اسی بانو جهان و بانو یعنی بی بی و خانان خانان و عروس و بانو بانوان  
 از بیله هر دو در بیان و زبیره غنیم اول دستخ ثانی و ثالث نام ساره معروف که جاسی او بر فلک سوس مست لیکن  
 ناسبان لیکن ثانی استعمال کنند و نیز نام نرس که بر روت داند روت شیفته او بر دند و بیست اول و سکون ثانی  
 پیشتر حسن و غمیری و آرایش سه کلاجه نه آو اشاره بر انست که همه وجه بقضائے اوزام میسان افوست  
 ظاهر کلاه نار و لیکن با اعتبار حکمرانی و جهان بینی در حقیقت صاحب کلاه مست و سنی صحرای ثانی بر زمین قیاس است  
 سه حق بر سه اعراب هم یعنی کاستن ماه و اندک اسی کن از شرب بانو و هم باشد یعنی سرد و از آنرا که در آن  
 ایام ماه ناپدید می شود سه آید دانست که جناب قدس سیکم جده مادری یعنی مادر و مادر و حرام است  
 سه فیض پینه پیار شدن آب رود چنانکه از اطراف بر زرد و تخمین آب و دیگر بسیار و دانش شدن خیر و

اینجا رسید نش بدر یایه روح نهایت مناسب است وارده سه

۲۰۵

سه خصوصاً درین زمان از کمال قدر دانی صعود و ارا اقبال بجهت ال بجا ارا با باین اقبال و کمال است  
 و امر با حروف سنی عن الملک جناب که باید در آن دیار دار و ساثر شاد قشون بختین لفظ ترکیست حیثیت  
 بدون واد است که داو بر اسی انهار و صمد در ترکی می نویسد فارسیان اکثر تشون را با او سرو و خوانند یعنی  
 غوغی گر آن و نشکر یار و اینچام از او کاب است سه شکر کبیر کز آن در شب پیش از صبح و لب را ز نیم شب و  
 شبیرین بر یک تخمیه که از اشباع کسر با سه سوره پیوسته اگر جنابین غلاب قیاس است مگر با بخل و اشار  
 نقاش بسیار آمد چنانچه قرض نیست در بعض اشعار این لفظ بدون یایه تھانی لیکن بایه سوختن و  
 مدافق قیاس آمده یعنی شرب بوقت شب پیمان بر شستن یا شستن و نقل کردن فوج دشمن در اسکندریه  
 هر جا بیستین جنگ و قتال آمده سه دیده بر دوخته است طبع آن کرده و این اشعار در صفت آن لشکر  
 است که مراد از آن کواکب باشد و همان سوخته باعتبار بر او شده انقلاب که از اشیرات کواکب بود یعنی از

آتش زدن در عالم پاره نمود و شرب کرده  
 خطه و دیگر شیب و از صبح تا دینار پانجامی سرگشته که در آتش کرده بود و علم بعد و در میان شمشیر و در شب و در  
 که در میان است اسب را نیز در حقیقت از آن گویند که از آن می رود و پیشتر و نشان از آنکه در آنجا می آید از علم آنکه  
 و در هر رات با ... بر خط و در آن کین اندر سامان بر آن کواکب یا که در نیم از کواکب بر آن کواکب در خط



۲۰۶

۱۰۰ سپید بفتح باء و جهر و هم آن است مخصوص با کتب بلخستان و بیست و سه ساله که سردار و تعداد و بشکرا شد  
چهره بیضی خراوند و صاحب واسه سبزه و لشکر بود و موسی آن مقید است و بهرام نام تار و سرخ شرح رنگ  
بر فلک بیخ که از ترک فلک و جلوه فلک نیز گویند سه ساله بیست و سه روز و شش و سلاخ جنگ و سامان و سر انجام  
و عرض لشکر و نمان و داده هر یک بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله که نام  
مصنف علامه خواجہ عزیز الدین شمس بر عمر و بیست و سه ساله خواجہ بیضی مالک و خداوند و در دوران نقاب

۲۰۷

سادات است ۱۰۰ بر جسته بیست و سه ساله است و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
کفر بیضی سبزی فیاض از غیب بخاطر صد ساله شمس است الفتح قلابیکر بران باهی شکار کفد و آن است بیست  
باشه سرخ ۱۰۰ پهل بند نام یکی از ضعیف بیاضی و آن بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
و در پاره اند تا این هر سه تریست و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
چپ در است قلعه سه در بی که بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
پادشاه چرام که گاهی باعتبار حلال آفتاب و گویم و گاه و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
آفتاب شمشیر بر سر مار دو و دو و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
کهن خانقا مراد بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
یعنی مدح خادم آخرین است ۱۰۰ بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله

۲۰۸

۱۰۰ دوده آل عثمان است خانان اولاد سلطان عثمان و اولاد سلطان علاء الدین بلخی که ششیم امیر لشکر الملقب  
بچنان غازی بود و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
سلطنت نمود و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
علیه السلام که سلطانین روم از او بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
از نسل او بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
آمد سکونت اختیار کرد و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
هر روز بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
سال در گذشت ۱۰۰ ساله است سلطانین روم از او بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله

۲۰۹

بعد وفات سلطان محمد بنان او را بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
یک سال سلطنت نمود و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
دوازده پادشاه را گرفت و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
۱۰۰ سلطانین روم بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
محمد خان بران حکم جهاد داد و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
آتش بداران تاخت آورد و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله  
زنج شاهی و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله و بیست و سه ساله

تا این واقعه است و در نتیجه تصور شد و هفت بار فتوح گشت که تیسر بجهت فلک است که در مرده او را چاک نموده بر آید چون اول پادشاهان قیصر که استخوان نام داشت اینچنین بوجود آمده بود اما از آن روز هر پادشاه روم را تیسری گویند و قیصر روم اول کیش فلاسفر و مهندسان و پهلوانان حضرت عیسی علیه السلام زبیب عیسوی تحول کرده قیصرانی شده بود و اکنون بر شکست سلطانین قیصر روم از زمان سلطان محمد خان الی یومنا بر این مشرف برین سپاس الله الحمد لله رب العالمین

۲۰۹

مراد از سپاه دنیا است و در نون حرفت که بدان آب از سپاه کشند و نام برج فلک که سخی و دانی آفتاب در آن است و اینجا بیان عداوت آسمانست هرگز که میز او هرگز در براند و معنی نظر در آن شکلیست بر فلک بصورت گرس که بجانب شمال بر آن باشد از منطقه البروج و از اعتقاد بنیگرمید و از این مراد است باشد و آن نام برج دو دهم فلک است که بصورت ماهی واقع شده و نماز مشتری است و حضرت مصنف آسمان را که جانوران خشکی و تری هر دو دار یعنی گرس و ماهی در آن است صیاد مجر و تیسر نموده الله تعالی که افلاطون که بموجب وصیت او در خم کلان نهم نموده در فارس نماز در شهر است. سکه از بنابر فلک به و از سرب سرویه و از هر سنگ هرزگی پناه از بسند بر سینه با ز کوه سیاه جبل اشور است سکه کاف تعلیم یعنی عیسا بیان باغواست حکام هم زبیب از آن عذر نموده که بزخم خود راست بود که در میان ایالات اسلام پیشه علم و علم را اختیار نمودند و حال آنکه امر باغواست بود

۲۱۰

بر نطفه تین چادر بر رویتش که در هر تیغ سکه خرد میخیزد ریزه ریزه و سرب با هم نطفه است که بصورتی آنک و بندی سینه خوانند الله اسپاه بکسر اول و با بعضی و فارسی هر دو درست یعنی فتوح و نقل انبوه و سرب سرویه را گویند که فوج سرویه را سپاه یعنی سنگ هم آمده و ایراد این لفظ بقابل دشمن ترفیع است فایده مراد از صیاد شاه دروس و مراد از مرغ بام وال سرویه بگرم و شمشیر و خیزد کنایه از آزادی ایشان و بام افتد اشاره باوریدن ایشان بر او تفسیر خود فایده سکه آب در کجک داشتند بی های و منطس بودن سکه باشد طائر شکاری که چک ترا باز و سرب آن باشد است سکه مرغ پیس و مرغ سنج شیره و خفاش و از آن می گویند که چون عیسی علیه السلام خواست که مرغ بازند و صورت مرغ مرتب ساخته نفس در میدیدند بعد از حق تعالی زنده شد لیکن چون مقدس از پیش ساخته بود نم برد بعد از آن حق تعالی مرغی بجهت بصورت پیدا کرده و مراد اینجا همان است که هستند

۲۱۱

سکه کنیاش لفظ ترکی است یعنی شورت و علاج برسی سکه از هر درسی که از هر بابی قسم سکه عمر و پناه و شش مراد از عدد و بیانی است که در میان دول ستم یعنی روم دروس و انگلیسند و زانس و در دنیا و اسرار ۱۸۵۶ مقام پیرس واقع شده بود سکه چک و چانه بود عطف چک نمک اسفل زرخ و چانه یعنی زتن کنایه از قابلیت و استعداد و بیخلاف و گزاف و پوچ گویی هم آمده و لفظ چک یعنی محض و قابل و حد چیزه است و ریش یعنی موی زرخ مردان معروف و شش با لقمه یعنی نمک و شمار چکر مردان را هر دو سبب اعتبار عزت میشود لهذا از ریش نش نشان و شوکت

۲۱۲

۲۱۳

واعتبار در بزرگی مراد گیرند من قبل اطلاق السبب علی السبب ۱۱ یعنی از عهد سلطنت سلطان عثمان خان کشته بود  
تا زمانه جلوس باک شکر که بجزی است با نصد و نود و چهار سال گذشت ۱۲ ساله ساور آشور و بعضی باج و خراج  
و حصه و بهره و طلائے خالص و باج یعنی زر کے کہ بادشاہ غالب از شویب گیر

۳۱۳

۱۳ مراد از شمال سلطان عبدالحمید خان ۱۴ مراد از نخل کهنه شاه رومس ۱۵ اسکنده رفاقوس  
اے اسکندر بن بلقیس و این مرکب است از لفظ فیلق یعنی لشکر و از لفظ رومس یعنی امیر یا حاکم یا سر لشکر و  
اسکنده نام پادشاهی مشهور در روم و بعضی او را زوالقرین می نامند که چون زوالقرین امیر کبیر که حضرت زین العابدین  
بودند در دست و بعضی گویند که او فریدون بود و او را زوالقرین نامید

۳۱۵

۱۶ کسی که یعنی الی غاوت و با بوس او اسے سبب القناتی و چون در پیشگاه رومیان باستان سلطان را  
مراتب عالیه و مبالغه کثیره حاصل باشد سکه نماند است که از آن سکه نوریه شاد با سکه نوریه نخل شوند  
و در نور قرمز رخشان باشد و مراد از انجم باغبان و از خورشید سلطان روم و از راه شهنشاه رومس است  
۱۷ پیران در مورد باقی است مطابق رسیدی و در برهان بالکثیره است به قول لفظم هم چرا که حضرت  
پیران است و در سراج پیران بالفتح بر وزن پیران بنیسه گزیده اگر چه چیزه سکه آن پیران اشاده  
بجید الکرم پادشاست و دلچین یکی از القاب رسم دستان ۱۸ نظره زن بینه و نده و تیز رشتار  
و تشبیه ابر برآه او خیل مناسب اتاده

۳۱۶

۱۹ رومیه نمنا مراد از پیراهے رومین ۲۰ عراده نوعی از آلات جنگ تلمه گیری و آن آستین باشد که بک  
تراز بختی که بدان سنگ بر ختم اندازند ۲۱ کاسک نام توپ است بر دوازده زار و کتک زار و روس  
۲۲ تشوئے بیاضه قطعی اے لشکر عظیم ۲۳ پراز کریم و مراد از سلح ۲۴ فرسنگ یعنی عقل و ارب  
و اندازه هر چیز نگا داشتن ۲۵ آهنگ بطنه لشکر و شتاب و جیل و طرز در خوش کنش و قصد و غیره اوده  
و ادا و سرود و مقام و کان و قانون و قاعده و این همه معانی در چهار دست باشد ۲۶ بر بیان کسب سله  
صحبیه جامه که رسم در جنگ می پوشید و آن پستین بود از پوست خیمه شتر زده که او را در کوه شام رسم  
کشته بود و بیاضه منتش روی را نیز گویند ۲۷ پر تاب تیر فاسله تیر و مراد از کمانها و سندان

۳۱۹

۲۸ خواندگار یعنی صاحب امر و صاحب زمان که خفت خداوند گارست و زود اهل ایران لقب  
سلطان روم و اینجا بمن مراد باشد ۲۹ قضا و قدر هر دو معنی و در دگر عثمانی پادشاه و در آنکه  
سطیح و فراز را راه زیر که در اوده این معنی شایسته ترک است و اما اسن المشرکین فاعلم ۳۰ کسه آور  
بضم کاف عربی یعنی وانا و حکیم و پهلوان ۳۱ کند مندر بر وزن نقش بند عمارت کن و او هم بنظر  
۳۲ از با پیر گناه از علم و توپ ۳۳ راس و ذی ۳۴ از لفظ ابو منصفه که کلاه بود و آن کلاه  
نامیده است که در کتب فارسی را راس گویند و در کتب عربی را کلاه گویند و در کتب فارسی را کلاه  
سلطه ای که در کتب عربی را کلاه گویند و در کتب فارسی را کلاه گویند و در کتب فارسی را کلاه  
پس سبب از خردم علی بر پشت پیل نهاد و اس است که در کتب فارسی را کلاه گویند و در کتب فارسی را کلاه

۲۱۹ جنرالان فوج و سپه است بلکه نون شور و غوغای که از کثرت مردم خیزد و آواز و فریاد کن سگ  
 هم گفته اند چه هرگاه سگ بانگ زند و فریاد کند گویند سگ می نود پس لطف توفیق این لفظ را سه  
 ۲۲۰ سخن پوشیده نیست سه مراد از اضی و مار گول و دو دو باروت است سه رود مراد از ان نزل  
 و بند اقی و توپ است و مراد از می کردن سر شدن گلوله باشد  
 ۲۲۱ سله یا سینه کردن و باز درستی حیوانات و گویا بل بنجه نمود و گز آهنین و تخت و پروان یا پینه  
 بدست و شان و شوکت و قدر و قاست و بلندی و نوحا هنگی و شکوه و عظمت سله بیستون نام کسب  
 که فرما و تکلم برین از تینگی نای کند به دوران تنگ نما کرده که تا از ان راه جو سه شریک در ان می آید  
 و بعد از آن سله که در باد تینگی شریک آن که را گنجه بر در زنده بود و بین اقولی است  
 ۲۲۲ سه سنان چین کنایه از آفتاب و حبش کنایه از شب و مراد از جنت چینی ستارگان یعنی در آن شرف  
 و شب آمد سه شب را از تینگی تشبیه داده چرا که ستارگان وقت شب و رخشند باشند همچنان  
 وقت خنده و ندان زنگی می نماید سه سیره یعنی طبل و کوس و نقاره و دهل سه بسته پاره  
 پیوسته که در نظر است و میباید و بلا و آفت و دشون و غول بیابانی یعنی سگان از دیدن این  
 شکل میباید فرغ و غایب و سه گنایم آرا مگاه بهانم و چراگاه  
 ۲۲۳ سه آنگ مراد از ستارگان و یک زنگ مراد از ماه سه مراد از زنگ سیاه شب است  
 سه از درون کم یعنی چون که فوج بر روی نسبت لشکر می کم بود و اندک آنرا کواکب سیاره که حرکت نمود  
 ستارگان یا ستاره و او که در دستها از جهت اندک یعنی تر عطار و زهره و شمس و مریخ و مشتری زحل  
 و فوج و سپه با اعتبار کثرت ثوابت که ستارگان غیر متحرک اند تعبیر نموده که در شمار بیست ستاره اند  
 ۲۲۴ سه سفل که نقل برین بر سرین و کفل یعنی پاست که بدان چارهاست ستارگان کرده بران سوار شوند و نقل  
 نقل از آن بر دست کسی از بند و ق خاره و سه کوسه یعنی بر چه جوره پلیست قانم که بر قله کوه بلند  
 راسته طایفه جنگ فوج ساخته بودند سه مراد از حال فوج در دم و در حال فرار زهره و در صدد  
 اسیه بالای سه در صدد نشین چو تیره که بر بلندی هفت صد گز بر قله کوه بلند سازند و همچنان بران  
 نشسته پس سه شبها و دور بهنای کلان حمل بر چ کواکب در اقامت میکنند سه در اخبار میوه شد  
 گمان وقت آنسری آمده شهنشاه بر سوار کمال شادمانی در کنار گرفته از زمین بر داشت و گفت که  
 فوج روی مانند ماه در گرفت آنست که شرف شد و گمان برد که پلوتیج گوید سه مراد از ماه فوج که است  
 که در بادا سلفه فوج رویه تصور شد بود  
 ۲۲۵ سلسله سینه از پشت گرفته است بر دگاری و تقویت بخت خود میسرید سه دیوار است است  
 بر قله کوه نیست و سیلاب نیست اسه فوج رویه مثل سیلاب نند آمده سه استاده شد بر کسب ای سوار  
 بر اسب شد و کسب ایله از کاب است یعنی سلفه محروف که سوار دران پاسه نند سه سرائش اسه  
 و گمان از آنست که شهنشاه بادشاه مثل غلبت و ضایع و ابراهیم بی که ندرین هر عثمانی باشد که کمال تقویت بود

۲۲۵

۱۵۰۰ سے بفتح کلمہ تشبیه کہ برائے آگاہانیدن و خبردار گردانیدن در مقام تمدید و تخیلین و در جزایر و کاف و الفح  
و کاف فارسی اسپ تیز رو دین ترکیب است از تکلم یعنی دو دین و از او صدیقه امر الله بیک لقمه با سب  
فارسی و تائے فوقانی پیدا و بیضه خالیست یعنی مطرقة آهنگران و زرگران کہ ہندی انرا تہوڑا می گویند  
۱۵۰۰ آذر شیب لقم کاف فارسی یعنی آتش چہندہ کہ عبارت از برق است دام آتش خاصہ چون  
آہیشہ آتش آن شعلہ زن بود لہذا با سبم برق مسمی گردید ۱۵۰۰ میرا آخر بیضے دار و غہ اصطلح و بیور اسپ  
بکمر بائے موحدہ و بائے جمول و فتح و اولقب مسمی کاک چہ بیور بیضے دہ ہزار است چون صغاک مالک دہ ہزار  
اسپ خاصہ بود لہذا باین لقب لقب گردید

۲۲۶

۱۵۰۰ یعنی صنف پیلان نوی الجشہ را کمال شجاعت و بہاوری کلمہ کہ سپندان شمر دہ و دانش شیر حکم کرے  
تشبیه پیلان نظر حقارت با گلہ مناسب ہے یعنی پراہیم ہے کہ نام افسرین از فوج ترکان بود و دعوت  
کردن برائے ابراہیم خیلے ملائم ۱۵۰۰ ترگ بالفح کلاہ خود یعنی کلاہ آہنی کہ در روز جنگ بر سر نہند  
و بعضی مغز خوانند ۱۵۰۰ و ذوق دان و ختمت در جزیرہ مسخر شہین یعنی کہ بار و میوہ آن بصورت  
آدمی و حیوانات دیگر نیز می باشد و از ان صورتها صد ہائے عجیب و غریب بر می آید و سخن می کنند  
و جواب میدہند و چون از درخت بختند یا بچینند دیگر آواز نہ دہند و سخن نگویند

۲۲۷

۱۵۰۰ درین جنگ تعداد قتلین رو سیہ از اخبارات معلوم شد کہ نوزدہ ہزار شش و پنجاه و شش سپاہ و  
۱۵۰۰ صد افسر بود کہ یعنی دو میدان جنگ از ہجوم پہلوانان آنقدر بجائے تنگ شدہ بود کہ گل از

۲۲۸

تھا کہ میدان یعنی سر بر آوردن نمی توانست و بچینین ہوا آچنان بر آید کہ گشتہ بود قطرہ آب کجا زابر  
بر زمین نمی ریخت کہ گرد و حائل بودہ کلمہ در روانیہ یعنی شاہزادہ چارلس والی روانیہ

۲۳۰

۱۵۰۰ بر آراستہ آہ چنانکہ ہفت آسمان از زمین جوس کہ عبارت از ستارہ است در پے پے یکدیگر  
شہنشاہ روس ہم صفہائے فوج را با آراستگی تمام یکے بعد دیگرے بحسب نظام قائم نمود ۱۵۰۰ جناح  
سقدہ لشکر یعنی فوج پیشین کہ از اول میگوشند ۱۵۰۰ دیوار اسکندریہ یعنی سد کنندہی و ہفت جوش

۲۳۱

و ہفت قلوات ہم آہنچہ کہ آرا از دہات گویند و آن بجاہت حکم باشد و آن مغت غوانہ است و در  
و نقرہ و مس و حبت و آہن و استرہ و آرزیز شہ و در کنگہ ہا کسرام قلعدہ و دوران بنا ہواد از استیا  
۱۵۰۰ در آج نوس از مرغان رنگین چون تدر و تہو طائریست کہ چاکہ راز کہ با و این طائر مخصوص

۲۳۲

و لایت است و در ہندوستان پیدا می شود و در کتاب بالفصیح مرغ شکاری سیاہ رنگ  
۱۵۰۰ باید دانست کہ اگر چہ در جنگہائے حال تیر شکاری کہ بولہ آرزو سہم خوانند می شود و مگر جابلیکہ در کتاب

۲۳۳

بچھان علی لفظ تیر واقع شدہ مراد از ان گلولہ توپ و ہندوق بانند چنانکہ در ہزارہ قاطع از لایت و بچھ  
معنی تیر چہین مستفاد میشود و من استطلع علیہ فلیزج الیہ تا بیخ بقدریم ہم فارسی رخاہ ہم تیرے باشد کہ  
سپاہیان بر پہلو سے زمین بندند و بیضے نیزہ و شاخہ نیزہ خود ۱۵۰۰ حاتم یعنی صفت سپین لہذا کلمہ

۲۳۴

بسیاق عثمان باشارید ۱۵۰۰ بنگاہ و بنگاہ انہم جاست رشتہ و اسباب و جنگی از ہزاران پلوتہ

# فِي التَّوَارِيخِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱ قطعہ تاریخ خانقاہ قادری کہ راجہ جنگ بہا در نانا پنا بنا کرد

صاحب اعجاز و جاہ طالبین پر وی  
واقف از انہاں از رو بنیش وری  
داد و گر دوں خیام شہر بنام آوری  
شیر فلک کز وہ زیر شہر است او جری  
دست چو ابر بطیر وقت سخا گسری  
را حلہ میں خشاہ شوق کند رہبری  
کوہ و دریا بنا کند قص چو کلب وری  
جلوہ کند چون نجوم با تخری خادری  
نوبت جلیاں زند غفلتہ دین وری  
جائے بریں دطلب گر طلبی برتری

بانی این خانقاہ بندہ در گاہ شاہ  
خادم غوث بہاں سرور خیل بہاں  
راجہ عالی مقام جنگ بہا در بنام  
شیر نگار دلیہ شیر سنگس شیر گیر  
روسے چومر منیر ماہ از دستینر  
از در این خانقاہ تا ملکوت است راہ  
نغمہ چو بر بطاز زندنے نہ در تن تند  
جمع ہایوں قدم آدر و این جا ہجوم  
سکہ چون عرفاں زند طمنہ بشا ہاں زند  
صبح و سار و زو شب باش طلبگار بہ

گفت ملک ناگماں صرع تعمیر آں  
منزل حقانیان خانقاہ قادری

دیگر

۲

بنیاد کرد خانقاہ عرش پالگاہ

بانی خیر جنگ بہا در محب غوث

<p>هست او خدا گان جهان جهانیان          جانش با تقدیر فراتر از آسمان          گیرد همیشه دست ز پا و فتادگان          این خانقاه روضه از باغ واد است          در سوم ریح دوم کمان بهار دست          هر خار را بنوک زبان لا شریک له          اینچا چو جمله است خیم معرفت بچوش          خاص آن زمان که بچوش ز باره طهو          خاص آن زمان که منزل روئندان شود          هنگام چوش حال بقوال دوریت</p>	<p>در زندگان خاص خداوندین پناه          تا با انکسار سر در تر ز خاک راه          از پیر دست گیر خیاں یافت تنگاه          گل چید آنکه آمده از صدق داد خواه          خیزد گیاه از گلن روید گل از گیاه          هر غنچه را کشاده دهن ذکر لا اله          جامے بیار و تا خط بغدادی بجواه          سبوحیاں کنند صبحی صبحگاه          پیر گرد و دوازده کوب رنخنده خانقاه          اگر شتری رداد بد و مهر و سه کلاه</p>	
<p>شذیبت بر کتاب این طاق در دواق          بنیاد خانقاه ملک سجدہ گاہ شاہ  <small>۱۸ ۱۳</small></p>		
<p>تاریخ قیامت یحییٰ خان لدنو مجید بر ایم خان شریف لدنو بہا کہ ہر چہ اصح تاریخیت</p>		
<p>۳</p>	<p>بسن کی بولے گل شہ گستان یعقوب          بہر سال فیت وے از فلک بگوش آید  <small>۱۲ ۸۱ ۱۲ ۸۱</small></p>	<p>و امیبت آہ ز جوان یعقوب          گم ز دیو یوسف گشت ناگمان یعقوب  <small>۱۲ ۸۱ ۱۲ ۸۱</small></p>
<p>۴</p>	<p>قطرہ تاریخ عقد ثانی شیخ حافظ محمد صغریٰ تعلقہ از گزاردہ ضلع گونہ</p>	
<p>صغریٰ آن حافظ قرآن کہ وجودش          در ساعت سعود و ہود ہر آن مساعد          گزرت بنا گاہ بچینے زینیش</p>	<p>خود مصحف خوبی بود از پاک روانی          شد منقاد فیض خدا کثرت ثانی          شد تعبیه بر خاتم اول یانی</p>	

<p>نقش دوم الحق که ز اولی بود اولی بار که بود وفق و فلق بیابان شان</p>	<p>گرا ز کیف بسزاد و در از خامسه مانی تارست و بسمل بودن الفاظ و معانی</p>
<p>خوش گفت و گمر سفت عزیز انگیز گفت گوئی بود این عقد ز آیات شانی ۱۳۱۳ هـ</p>	
<p>تاریخ دیگر</p>	
<p>از دواج ثنائی اصغر علی او بود و خورشید بر ج اقتدار چون که باشد از صنایع از دواج</p>	<p>هم ز تاثیرات سعد اکبر است از بے خورشید ما به و خورشید است بهر او تکرار خود لازم تر است</p>
<p>از امور اکبر است اما بسال میوان گفت از دواج اصغر است ۱۳۱۳ هـ</p>	
<p>تاریخ روز بروز عزیز حاجی عظیم اسم الدین در آبو بعد حج با دیگر روز لکنو قطعه تاریخ و روز بروز عزیز حاجی عظیم اسم الدین در آبو بعد حج با دیگر روز لکنو که بر سر تاریخ است و جمله شهر اول و بعد آن و جمله و بخش شانی نیز تاریخ است</p>	
<p>سپاس باد و در و ان که از حرم شادان عزیزے کو ز صغر شد و از دگر اینجا ۱۲۸۳ هـ</p>	<p>زینے پاک طینت صاف باطن با ایمان نگار تاش و از جلوه و کعبه احزان ۱۲۸۳ هـ</p>
<p>قطعه تاریخ وفات حافظ سلیمان قدس سره لکنوی مدفون به گوگھاٹ</p>	
<p>در پیما رحلت حافظ سلیمان خود او چون کعبه ساکن بود یک جا شریعت با طریقت جمع در و دش گنجینه اسرار سنی</p>	<p>که آگه بود از اسرار قرآن روان قلبش بطوب کعبه جان چو رنگ و بوئے گل پیا و پنهان ز رخس آئینه انوار عرفان</p>



<p>کہ جن و انس بود اور ابفرماں تورخ را از و بودہ قومی پشت زیارہ نگاہ اہل صدق و ایمان نخواندہ ہبلی چون سلیمان</p>	<p>سلیمان بی ملک مفتی کرد توکل را از و بودہ قومی پشت مزار او بود از غایت فیض بملک فقر گفت الفقیر فخری</p>
<p>توان سنجید ہر سال رحلت کسال پایہ حافظ سلیمان ۱۳۸۹ھ</p>	
	<p>دیگر</p>
<p>بود این تربت پاک سلیمان ۱۳۵۹ھ</p>	<p>بخاک او ندا از غیب آید</p>
	<p>دیگر</p>
<p>ملک آمادہ معانی اوست ظن حق چہر سلیمانی اوست</p>	<p>رفت تاشاہ سلیمان ز جہاں بود شامی کہ با تسلیم بہت</p>
<p>ہست از لوح مزارش پیدا مرقد او رنگ سلیمانی اوست ۱۳۸۹ھ</p>	
<p>مستور و فانی شیرازی و مزار او بر کف قوی کہ ہر مصرع ہر بندہ تارخ نیست مصرع اول تاریخ و تارخ شیرازی و تارخ شیرازی و تارخ شیرازی ۱۳۹۲ھ</p>	
<p>مانندے ہمیشہ بود خامہ در فغان ہر مصرع ز حادہ شہید ہر نشان</p>	<p>دردا کہ کس بد ہر نماز از سخنوران ہر بندہ بہت عقده غمہائے این آن</p>

<p>ہرگز نہ بہر شمس و قمر ہم بود زوال چیزے گوز حال حریفان ذی کمال</p>	<p>۱۲۹۱ ہرے کہ بود بوج شرف اوج ممبرش پر و آنہ کہ سوخت ز سوز تہاں پریش</p>	<p>۱۲۹۰ بابے کہ گاست ماتیم آں پیمبرش شمعے کہ جان گداخت غم آں حیدریش</p>
<p>۱۲۹۲ امروز شمع بزم کد شد چور دئے او شمعے دگر شد ز روج جلوه سوئے او</p>		<p>۱۲۹۲ سال گذشتہ رفت امیساہ چوں بہار الفصلہ بیست و پنج دریں روضہ پائدار</p>
<p>۱۲۹۱ اول شگوفہ دیدہ ام از گلستان رود زاں بعد آہ ازین کہ شازمان رود</p>	<p>۱۲۹۱ بعد از سہر و شیر شد از باغ روزگار خواند نبوسہ مرغ نو آسج بار بار</p>	<p>۱۲۹۱ ہر یک بہر بود خوش اقبال و خوشحال در عمدت ہدم و ہر دو بہر اہل وصال</p>
<p>۱۲۹۱ پہیم بہار صورت معنی نمودہ اند گوئی بہم دو صبح شہ بیت بودہ اند</p>		<p>۱۲۹۲ گیم دلاکہ از مرثیہ ترست لم کنم وانکہ سیاہی بہم از چشم غم کنم</p>
<p>۱۲۹۱ پہیم دو خامہ یاد کہ در سیر قضا شاکست از جان الف کشیدہ و ہم چاکہ نقش بست</p>	<p>۱۲۹۲ در عرصہ کمال قلم را علم کنم تاریخ این دو واقہ را چون رسم کنم</p>	<p>۱۲۹۲ از بسترہ بہر غم دگر یہ سخن رضواں چو دید این ہمہ پیر ایسن</p>
<p>۱۲۹۲ آں سبز جلہ در بر این لالہ گوں کفن شد در جرد و فتنم و محل ترانہ زن</p>		<p>۱۲۹۲ نشایں قبصر لعل ز بر جد مقام شال ۲ ۱۲۹۲ ۲ ۱۲۹۲ ۲ ۱۲۹۲ ۲</p>

<p>دو خود ہر آنکہ رفت بہ پیش خدا رسید ناگاہ شد ندا کہ باغ از جہا رسید</p>	<p>ہر کس زجاں گذشتت بدار بقا رسید ایں کاروان کہ رفت ندانم کی رسید</p>
<p>گفتم کہ باز گشت سوے خدا راقاب گفتا کہ راز سراپا کے بو تراب <sup>۱۲۹۱ھ</sup></p>	
<p>وین ذہر را کہ جان دودال انگار میکند ہر درد مند غم سزودہ تکرار میکند</p>	<p>ایں نالہ و فغان کہ دل زار میکند از جور و ظلم چرخ مستمگار میکند</p>
<p>ہاے عزیز زوق نزل کمال رفت واے عزیز زوق نزل کمال رفت <sup>۱۲۹۱ھ</sup></p>	
<p>دین از ہنر بنا موری ناما گذشت دین سر نوشت حسن عمل نیک ہی گماشت</p>	<p>آں در سخن بنامہ لواے ہنر داشت آں سر زمین شعر سخن بر نطق داشت <sup>۱۲۹۲ھ</sup></p>
<p>ملک کمال بود <sup>۱۲۹۱ھ</sup> نظم شد دفتر آں <sup>۱۲۹۲ھ</sup> مستحسن بنام اد</p>	
<p>از سایہ خشننگان بہشت نیاز و ناز کاشمیں فی النہار کہ ہر یک زدیہ ریاز</p>	<p>خاموشیے عزیز سخن را کن دراز تا ہذرت محم دہل فروغ راز</p>
<p>در اسن حجاب صفا بودہ مجرب گوئی کہ رو نہفت <sup>۱۲۹۱ھ</sup> مہر در حجاب <sup>۱۲۹۱ھ</sup></p>	
<p>قطعی تاریخ شکار میوں کہ عاشق حسن خان آد کلاں سبھی مہنہت روم کوزو</p>	
<p>دل از خون چنیں سگینی پر خونت صید دل کہ مہر صید بسا ہیونست <sup>۱۲۹۶ھ</sup></p>	<p>کشتن نایق میوں تو گویم چونت بہ بخت ہم کہ در ہم این تاریخ</p>

## تا بیخ فوت عزیزی نور اللہ

تشنہ کام آنکہ چو دست نشانی چہ رفت  
حیف ازین دیدہ کہ از دیدن رفت

دلغ آمدل کم از پیش رخ بچوں سر رفت  
آہ زلال نور کہ از دیدہ من گشت نہاں

## تا بیخ وفات غیبی رفاہ

کارش افتادہ است باغفار  
باقی غیب گفت یا غفار

رفت غفار ستاہ ما ز دمسر  
از برائے دعائے منفردش

## تا بیخ غم غمیزی رونق علی

سرد فرسائے نگارین حال رفت  
حتی نگار شاعر نازک خیال رفت  
تا پیش گاہ یار گداز کلاب رفت  
فریاد ازین درد ز باغ عیال رفت  
یا بونے گل کہ ہمو باوشمال رفت  
رونق علی ز در سقیل و قال رفت  
صد جوئے آبم از عرق افعال رفت  
از چشم من سپر کین دل چہ حال رفت  
وز زندگی چہ نہ چون در مال رفت  
زین آفتاب کہ پیش از زوال رفت  
کمال از ہم گذشت نہاں از مقال رفت

آہ از فلک چہا بسراہل قال رفت  
عالی تبار و ستید والا ترا دمرد  
از پائے تخت سستی فانی بصد نیاز  
رفت انچہ رفت بر سرم از رفتش لے  
عمر عزیز من کہ چو آب روان گذشت  
بہمات گنگ باوزبانے کہ گوید آں  
از جوش گریدر جگر م آب چون نماند  
در لایے خون زہرین مویم زان سپیں  
ایں باجرا شنیدہ ام و زندہ ام ہنوز  
ناویدہ روی شیبہ از دیدہ ہا نہاں  
تہماز رفت دست و دل از کار در عشش

<p>بس دور با گذشت بیسه با همال رفت</p>	<p>از مطلع کمال چو او کو کبیه تفت</p>
<p>تا بیج رعلتش چنگار در جزایں عزیز          آه از زمانه رونق بزم کمال رفت          ۱۳۹۳ هـ</p>	
<p>عزل سلطان عبدالعزیز خان (بجز تخریب) و پادشاهان مراد و محبت و م (بجز تعمیریه)</p>	
<p>بر خاست ز تخت و کشت ناگه خود را          کردند فدای سراسر ادا دُز را          ۱۳۹۳ هـ</p>	<p>۱۵ سلطان عبدالعزیز از حکم قضا          بنشاندم ادرابجایش چو خدا</p>
<p>۱۶ قطعه تاریخ عقد حافظ نظام الدین صاحب</p>	
<p>یا که بقیعین سلیمان شاد و خرم آمدند          نغمه خوانان چسبن باز رو با هم آمدند          بد بران مانند پیران مستم آمدند          فوج فوج از دست چون لشکر جم آمدند          موج موج از تشنگ تر با نغمه و مستم آمدند          کفش کفش همچون غلامان با خم و خم آمدند          در کفک بهر نشاء بر گل ز مستم آمدند          پیشوا با صد نوید خیر مقدم آمدند          لاله دُرگس همه با مهر و خاتم آمدند          با کمال راستی صدق و محکم آمدند          در دو کالت هر دو یک از یکت مسلم آمدند          با ن پنداری که خوبان گنگ اکرم آمدند</p>	<p>بلبل گل در چین سنگر که با هم آمدند          شد مرتب م طوبی بلبل گل چون باغ          فاخته چون خرقه پوشان معتراخته          کبک طاووس تدر و تارک سار چکا و          یاسین نرسین ریحان و سنبل نترن          عمر و بید و صنوبر نار و انجیر و چنار          برگ برگ نخل نخل شاخ و شاخ و کلخ کلخ          سوسن از لبس کبر و از و سبزه از راه نیاز          از پیله تخریر کا بین نامه بر برگ سن          سر و شمشاد چمن چون شاهین عادلین          یک طرف باد شمال و یک طرف با و صبا          گل خوش از ناز یعنی خاشکی عین فصاحت</p>

بلیال مدد و خورشید که خورشید جوش بود  
 قمری حق گوے سرگرم خطابت گرم شد  
 خفته آواز مستری لجه بانگ تدرود  
 پیش ازین نتوان سر و پیش ازین نتوان شود  
 قصه کوه را بچه نفتم جمله الهام است و بس  
 یک قلم آفتاب رنگ آمیزی رنگ است و بود  
 گل بلیال شمع با پروانه و قمری بسود  
 ماه کنعان از کجا جذب زلیخا از کجا  
 واقع و عذرا و شیرین خسرو و لیلی قویس  
 از دوئی بگذر که باشد بخت ایستد فی  
 چون شریعت با محبت جمع میگردد خوش است  
 پروان حکم شرح آرزو محبت پیشه اند  
 بنده و آزاد را بنود گریز از فاکخوا  
 از گدا پادشاه از اولیا تا انبیا  
 خاصه عند طرب حافظ نظام الدین کرد  
 هست او خود حافظ قرآن قرآن حافظش  
 هم بچشم قیاس بیان هر دو از دنیا و دین  
 بکسبیل مایول از دل و اجز او عزیز

بچه گوی عشق با زبان با او بکم آمدند  
 لای با خوش لجه کاندز جبر بهم آمدند  
 چون و در حرف سخن که از کینه بر عم آمدند  
 نیکامی دانند خود و آنکه محرم آمدند  
 اهل دل آسائیس اسرار لهم آمدند  
 کاین همه انواع گوناگون بعالم آمدند  
 جلوه ای حسن عشق است نیکه تو ام آمدند  
 عاقبتش بگر چون هم بزم و همدم آمدند  
 هر کس در سلک عقیده خود مستقیم آمدند  
 یکدل انداخته دودل هر که با هم آمدند  
 خوشتر آن باشد که از سر خوشی در عالم آمدند  
 خاصه خاصانے که از اولاد آدم آمدند  
 هر کس با بندایین زنجیر حکم آمدند  
 تابع این حکم زادم تا با بندم آمدند  
 از دل و اجز طرفه کنی شاد و آب عم آمدند  
 در پناه همه گراز اسیرم عظم آمدند  
 شادمان باشد که هم شاد و خرم آمدند  
 از قرآن نبرد مس بگذر که پیهم آمدند

چون بر آوردم سر از اخصاص و تفنیش سالی  
 مصحف و تفسیر و یدم صحیح با هم آمدند  
 ۱۳۹۱ هـ

۱۷ قطعه تاریخ خطاب شاهنشاهی ملکه معظمه قیصریه

<p>سرخوش ازین شیخ ناخاطر اجاب گشت          قطعه دهند و ستان خطه شاداب گشت          شد گمرازه شرم آب تا چوئے ناب گشت          عرصه دلی بزرگ روکش تلاب گشت          سبزه برئے زمین طلسم کجواب گشت          گوش ملک بزلک گرزب و تاب گشت          ساتی جشید شد با ده همه ناب گشت          هم چو کو اکب بهم در ره متاب گشت          قوس فلک ز انفعال آب چو گرداب گشت          بهر سجو و سراں حلقه چو محراب گشت          هر سر سو بر تنم همبستر ارباب گشت          لیک بے عرض سال مضطر و میناب گشت</p>	<p>فکر که شد کامیاب کون و مکانین خطاب          در نظر دوستان یکسره چون بوستان          از کرم بے حساب در ره ستان شتاب          لاله رخان فرنگ جلوه کنان شیخ و شنگ          فرش گل و یاسمین غیرت دیبا بے سپین          شور و تفنگ و شک شد بهما از سماک          طالع ناپید شد همه خورشید شد          هر یک از اهل تم از برادر زنگ جسم          حلقه صدر از کمال بود به شکل بلال          مرکز هفت آسمان دایره آن کمان          تاریخ طرب می تنم نغمه عشرت زغم          داشت عزیز انفعال در سخن از قبیل و قال</p>
--	---

گفت سرودش پگاه مصرع روشن چو ماه  
 نیرت ایلم جاه هر جاں تاب گشت

۱۸ تاریخ فوت خواجه حسن عشائی در کشمیر

<p>شد خواجه حسن شاه بردن زین گلشن          باد چو حسن شد و باخلاق حسن</p>	<p>در داکه چو بوی گل بیک چشم ندون          تاریخ وفات او ملک گفت بمن</p>
---	--

۱۹ قطعہ تاریخ رسید نسخہ مرسلہ کیمین اللہ لہ بہادر والی ریاست ڈونک

دو شہم آمد خلعتی رعناؤ زنیابے بہا  
سرفراز و سر بلند و سر خوشم کرد از شرف  
از چہ بہر افتخار و اقتدار و اعتبار  
آن بیکین الدولہ کاندہ لہ احسان او  
انہ مدارش رائے باشد سوئین قطب فلک  
صحبتش از اہل قال و اہل حال بل کمال  
چشم او بر جلوہ قرآن و تفسیر حدیث  
از برائے ظالم و مظلوم و در بخورالم  
خلق را از خلق و عیش و نشاط و انبساط  
سرفرازان گردان ظالم و داناں بر گوش  
دل ربا آہن رباؤ کسر با حفظ او  
خلق او با خلق ہمش با من و قمرش خصم  
حرف بدش و صفقتش صیت شہر من بہند  
گر فرنگیس اگر نو شاہہ در سواد بہ بہت  
و دستانش ہنوائے بر لب و چنگ و ریاب  
ای عزیز ای سرفرازے سر بلند شاعران  
خواہ از ابرام خواہ از عاجزی خواہ از نیاز  
در سواد و ظلمت و تاریکی جہل آمدہ

ایں سر روشن نسخہ آمد سر منہ چشم جہان

بہتر از زمین قبایعین کمر ز زمین کلاہ  
گوئی از دور در آمد عزت و اتہال و جاہ  
از کہ از سیر و وزیر و آصف و جم پانگاہ  
مروغ و ماہی و سمند زیکندہ دم شاہ  
وز فروغش رہے آمد المثلث خورشید ماہ  
نیست خالی بیج وقت و بیج عت بیج گاہ  
گوش او بر نعرو کبیر و سبح و صلواہ  
در گوش دار الجزا و دار الامان دار الشفاہ  
و ہر را از لطف او آسائش دہن در قاہ  
سودہ خم کردہ نہادہ گون و فرق و جاہ  
عاطل از جذب است جذب آہن جذب گاہ  
لطف یزدان فضل منان باشد و قہر الہ  
رفتہ تا حد بخارا و سمرقند و ہر راہ  
بندگانش را کینزان و پستار بندہ داہ  
و شنانش ہم زبان نالہ و فریاد و آہ  
روبران در سرفرد کن نشپت خم قامت دو تاہ  
کام دل اندے طلب از ہے بچاؤ ہے بچاہ  
مشعل و شمع و چراغ از بہر ہر گم کردہ راہ

وقف انوار شکار کشت و اماں نگاہ  
۱۲۹۹ھ



قطعه تاریخ تولد بیره مولوی انعام اللہ ابن مولوی ولی اللہ صاحب مروج

<p>۲۰ ہر کسے از بستہ فیاض وار دہرہ ہم خضر آب حیات وہم سکندر آئینہ چرخ ہو رہور نور و نور شریف ظہور تن توان جان توان از جلوہ جان گرفت سرو مینائے زرد ساغر باقوت گل آب رنگ رے رنگین لاله احمر گرفت باغبان روزگار از فیض ابر نو بہار نور چشم مولوی انعام انعام آن کہ ادا</p>	<p>کوہ لعل دہر گوہر سپہ رخ اختر یافتہ ہم سلیمان نمر ہم جمشید ساغر یافتہ دہر گاہ دگاہ شاہ و شاہ افسر یافتہ دیدہ نور و دل سرور از رے دہر یافتہ لالہ جام لعل و زنگس کا سہ زریا یافتہ پہچ و تاب موسے مشکین سنبل تریا یافتہ نور سالی آرزو را بار آور یافتہ یافت فرزندے کہ فرسعود اکبر یافتہ</p>
--	--

بہر سال این عطائے ایزدی ناگہ سروش  
ز دنیا، انعام از حق طرفہ گوہر یافتہ  
۱۲۹۹ھ

قطعه تاریخ دو ہمارا صاحب اکثر در ملی تقیب در بار شاہنشاہی  
و بر پا کردن خیمہ شمال

<p>۲۱ والی کشمیر تادرمزد صلی خیمہ زد مصرعہ تاریخ نصبتش گفت لیل باعزیز ۱۸۶۶ھ</p>	<p>آسمانے طرفہ گوئی کہ عالم گیر شد د صلی از گلکاری آن خطہ کشمیر شد</p>
---	--

قطعه تاریخ وقت غاشق حسین خان لکھنوی رحمۃ اللہ برادر گلستان بی مصنف مروج

<p>۲۲ دردا کہ رفت ناگہ چون بوجے گل زین باغ از یاد دین مرگ خاموش گشت افسوس</p>	<p>سروے کہ دیدن ادباغ و بہارین بود شعبے کہ از رخ اور دشن بر آئین بود</p>
---	--

از صرصر حوادث ناگفتاد از پا  
 زین بوستان بریده و زدوستان رسیده  
 در پیچ و تاب نبل در آتش انجمن گل  
 شمشاد و سورد با هم از بار غم شده جم  
 بے بستر می بالین بر خاک خفته امروز  
 از دست بر و فلج در حسب گاه هستی  
 یکشنبه صیام و بست شرم پس از چاشت  
 بر نفس او ز مسکن تا خواب گاه مدفن  
 پیش از زوال دیده روزه زوال پیتما  
 جان بر لبش سیدن در شوغیش سیدن  
 بر دست حور و غلمان برداشته بجای  
 فارغ لب و دهنش از تلخی و ممرگ  
 رویش نور ایمان در چشم اهل عرفان  
 معراج پایه او این بس که در شب قدر  
 آخر چه کرد گوش او کامر در شد خوش او  
 در بایه هشت جنت و گشت برون او

از آده که سروش آراش چین بود  
 با و بسا رگونی یا آه بوختن بود  
 بر شاخسار بلبل با مرغ باب زن بود  
 گل نیز دلغ ماتم چون لاله و من بود  
 ماسه که نیش خوابش یک باغ یا من بود  
 شش روزه مهره او در شد رخن بود  
 هنگامه رحیل روح روان زن بود  
 برگردم سپوا نجم انبوه مرد و زن بود  
 این آفتاب گونی چون تن گام زن بود  
 هنگامه قراق شیرین و کوه کن بود  
 در زندگی ز صومش مهری که بر دهن بود  
 کاش لبالب شهید جانشین از لبین بود  
 مانند شمع فانوس تابنده در کفن بود  
 در خاک خفت ز خون چرخ گام زن بود  
 شیرین لبی که دوش او هر خطه در سخن بود  
 از بس دوچار چشمش با نور پنجهن بود

تاریقه، از سر جان خواند عزیز گریان

هم عاشق حسین و هم عاشق حسن بود

۱۲۹۹

قطعه تاریخ وفات مولی محمد شاه

مولوی محمد شاه رفت از جهان ناگاه

دل زده شد مانوس مصیبتا نسوس

<p>لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ          سالک سلوک آگاہ پیر سالکان راہ          در جہان دانش شاہ بر سپہ پیش ماہ</p>	<p>محل من علیہا فان کل من علیہا فان          مالک جہان بدل باذل ملائک فضل          بر سر ادب افسر در بر ہنر زیور</p>
--	--

طرز مصرعہ در حال گفتن از برائے سال  
 صاحب بصیرت آہ مولوی محمد شاہ  
 ۱۱۹۹ھ

۲۲ تاریخ وقایع نشی سید علی خان مختار صاحب کبیر

<p>دار داز خون ہنر مند ان سہا این چرخ پیر          در نجات از شہر بند دہری جوئی بمیر          نے ازان باشد گریز دئے ازین آمد گزیر          در رہ سالک بود بسیار ازین بالاد زیر          تو بگرد خویش می بندی حصارے از حیر          رخسہ در دیوار ہستی کن بڑن شو پجو تیر          دخمہ آتش پرستانست این چرخ شیر          ہست ادیم گور و کھنیت گوزن و چرم شیر          عالیے خوردہ دہنوا و ہنوزش معدہ سیر          انوری ماندونہ خاقانی نہ حسان صیر          رفت از جاعلے تنہا نہ از عالم اسیر          آنکہ بود اور در افاضل بے عدل بے نظیر          لکھنؤ بے اور رونق شد چو بے سلطان سریر          طبع او منموں شکار فکر او گردون مسیر</p>	<p>ہاں زیر نگ جہاں غافل مشو گر عاقلی          صبر کن بر تنگی دوران بدل تنگی بیاز          مرگ شوارست از دے زندگی شوار تر          از تر یا اگر فنا دمی در ترے غافل شو          شعلہ خیز و شعلہ ریز است از زمین آسماں          زمین طلسم بے در و وزن اگر خواہی خلاص          تودہ خاک ترے پر از شرار و اخل است          پا بر عبرت نہ درین صحرا کہ کبیر نطق خاک          ہر زمان از خاک خیز و نعرہ ہل من مزید          ہم عجم بے رونق ہست ہم عربے آب رنگ          نے بہلی ذوق ماندونے ہوں دکھنؤ          آنکہ بود او در اماثل بے مثال بے ہاں          پایہ اردو بچہ دش بود بالاتر ز عرش          انشا و نثرہ شار و شعرا و شعرے اشعار</p>
--	---

<p>سکہ زد تا بر زر کمال عیار آن نامور گر چراغ اہل ہند اور شماری دنیویست سرو آزا و گلستان سخن از پائتاد گشت تا خاموش این زگیں لہ از فرط غم</p>	<p>نقش او کرسی نشین شد نام او آفاق گیر زانکہ بود از دوسے سوا و ہند از فرزندش پذیر نالہ شد طوق گلے تمہریاں خوش صغیر پارہ شد مرغان گلشن را گلوازی بس نصیر</p>
<p>گر د چون پرداز رودش حسن خج آمد عزیز ہم صغیر بلبلان سدرہ بود افسوس اسیر ۱۳۹۹ھ</p>	
<p>۲۵ قطعہ تاریخ قصرے کہ خواجہ حسن در حیدر آباد بنا کرد</p>	
<p>ہر بین کہ خواجہ حسن قصر نو بنا فرمود برون آن چو رخ ماہ طلعتان پر نور فضلے او بکشاید بر دورے ز طرب نجوم گرد و شمشیر سے اش ہی گردند بے نیست ز گستاخی سپہر بلند ہر بین بائینہ کارئی آسمانہ او ہر رنگ دبوے خدا داد و ز پور و زینت چہ فرودین و چہ دی کعبہ بہار بود ہر بزم شیشہ و کبکان بلغ تمقہ سنج ز جبار و شیشہ ز فائوس دل فروز مقام بسا با قاتم و سنجاب و شیر قالینش</p>	<p>حسن سعی و بوجہ حسن بہرے حسن در دن آن چو دل پاک طنبتان روشن ہوئے او برابر ایدر دل غبار سخن چنانکہ لشکر پر دانہ گرد و شمع لگن کہ بوسہ بر لب با من ز ندب گاہ سخن کہ بہت منزل پر دین و ہم مقام پرین چونو عروس گرفتست در برش گلشن ہمیشہ طوف حرمیش کند ہم چمن بہ کاخ ارغن و مرغان بشاخ و ستان زن ز تخت و کرسی و میزست دہنشین مسکن ہو و سرباب رہ مردم شکار افکن</p>
<p>ز بام چرخ ملک گفت سال بنیادش بود اطاق چینے رواق خواجہ حسن ۱۳۹۱ھ</p>	

قطعه تاریخ ممبروں کیسلاف کو بزم خیر انہاں دراجہ امیر خیر خان تعلقات محو آب و ضلع سیٹاپور

<p>اے جہان بزخوشی میں ناز از خوش طالی          تو عروس باغ را مشاطہ نصل بہار          باغ را دہ رنگ دبوئے اے سیم فرودین          چہرہ باحمر کنید اے لالہ و گل ارغواں          کوہ دہاموں را گیر اے باد نوروزی بزر          تلج و طوق دیارہ و پر گر زسیم و زر کنید          اے بہار اسال گل کن سرخوشی و خوشی          چائے اے عند لیب انشاء کن در تہنیت          داور ماگشت صد را اے قدر و اقتدار          شد شیر خاص و اسراے از کار آگہی          ساعد دولت سعید الملک، سمو و ازل          اقتدار آخر رساندش بر سر یہ اقتدار          نسلک در ملک والا گوہراں شد گوہر شس          نقتے از دولت بہت بر سعادت یافت دست          شد ز مہر ایزوی تو متبع جاہ اوجہ          تہنیت چوں در غزل سنجی عزیز آفا ذکر د</p>	<p>۲۶ اے فلک برگز خودی گرد از نیک اختر          فاذہ بر رو شمانہ در موکن برائے لہری          راغ را کن شست نشوئے اے سحاب آزدی          دید ہا انور کنید اے مہر ماہ و مشتری          کا قباب امر و شد گرم تلاش زر گری          اے سمن اے نستر اے نگر اے جعفری          اے نہال این باو بار آور ہی و بہتری          نامہ اے خامہ کن انشا بہرحت گستری          سرور ماگشت قدر افزاے صدر و برتری          شد معین راے اہل لر اے از دانشوری          کش لقب آمد امیر الدولہ از نام آزدی          وادوے آخر نشانہش بر سر یہ داری          منتظم در نظم صاحب جوہراں شد جوہری          کش عطار و خامہ داد و مشتری انگری          ہم جو ماہ نیم مسہ با مہر خاوری          غلغل حنت بگذشت از پھر چہتری</p>
<p>عیشیاں گفتند سال این فرائیں با نگاہ          یافتہ در حلقہ کرسی نشیناں مہری</p>	

	<p>قطعه تاریخ وفات مولانا عبدالرزاق قدس سره فرنگی علی</p>	<p>۲۷</p>
<p>کز نگاه فیض او هر ناقصه کامل شده آیتیه بود از هدایت بهر مانا نزل شده دست سائل از نوالش بچ سائل شده وز زبان دکنشایش حل مشکل شده هر کس که کوه دل بهر شرف او صاحب دل شده پیرواں را دست نگاه باطنی حاصل شده ره گراے ملک باقی زمین کهن منزل شده در گرده خاصه لاهوتیان شامل شده بجزر گوهر خیزان گوهر اعلیٰ زین ساحل شده چون تابانچ وصالش طبع من اهل شده</p>	<p>عبدالرزاق آن جنید وقت و شبلی زمان را بیتی بود از سعادت سایه گستر بر جهان چشم امید از جمالش چشمه نور شید گشت از بیان جان فزایش چاره هر بنحور یافت هر کس که چشم لطفش دید صاحب پد گشت دست و بازوے ید الهی نگر کز بیعتش بست<sup>۲۵</sup> و پنجم از صفر روز دوشنبه بعد چاشت از میان فرقه ناسوتیاں آمد بدون ابر در یارین گوهر بینا ازین وادی گذشت رغم دار حضرتش همت طلب کردم عزیز</p>	
	<p>از زبان حال روشن کوشمیع مرقدش نور پاک نور انوار حق واصل شده</p>	
	<p>بشرع و نفی و بسلام و بحلم بخلق نبی حلق را کرد او</p>	<p>۲۸</p>
	<p>رشم زو بسال وصالش عزمینز بر زاق پیوست رزاق آرے</p>	

	<p>۲۹ قطعہ تاریخ طبع نسخہ نحوی تالیف مرزا جہان قد</p>	
<p>آنکہ او جو ہر شناس علم دکان علم ہست ہم بقدر علم ذاتش قدر دان علم ہست نور عین جان عالم نیز جان علم ہست از علو پایہ گوئی آسمان علم ہست کز صفا آئینہ دار عز و شان علم ہست</p>	<p>سیر زاو احد علی شہنژادہ والا گھر ہم ز فرط قدر طغرائش جہان قدر آمدہ در نسب صاحب جہان در حسب صاحب کمال کلب او باشد عطار در رائے او مہر نیر نسخہ در نحو از تالیف او مطبوع شد</p>	
<p>بس ہمین مصداق حالت و ہمین صریح سال او جہان قدر یارب این جہان علم ہست ۱۳۰۸ھ</p>		
	<p>۳۰ قطعہ تاریخ بنائے روضہ جدید مرزا حضرت محمد تقی علیہ السلام</p>	
<p>ز دست عبد الوہاب یافتہ انجام چو نعمت وہی نام او پیام انام شدا ز عمارت این روضہ خیر خیرش عام قریب بہت کہ بوندن از ادب لب بام</p>	<p>ہزار شکر کہ تعمیر این زیارت گاہ عطیہ از لی ذات او باہل جہان ز بسکہ بہت کفش بانیہ مہانیہ خیر علو مرتبہ بنگر کہ ساکنان سپہر</p>	
<p>عزیز صریح سال و حقیقت حال است بنائے نوبہ از تقسیم عرش مقام ۱۳۱۰ھ</p>		
	<p>۳۱ قطعہ تاریخ خانقاہ در گاہ بانسہ شریف ضلع بارہ بکی</p>	
<p>خانقاہے نوباد را این چنین پاکیزہ جاے مسند آراے امارت را جہ فرخندہ راے</p>	<p>حسن ہی عبد و اب است آری انکہ شد ز چہ کسب شرف شد بانئی تعمیر آن</p>	

وصف او نازم کہ باشد سونے نامش رہنمائی	سیکند پوستانال دوزر تصدق بر رسول
<p>گفتم این تمیر عالی چیست از دہانت ندا منزل کسب صفا و جگے مردان خداے</p> <p style="text-align: center;">۱۳۱۰ھ</p>	
	<p style="text-align: right;">۳۲</p> <p style="text-align: center;">دیگر</p>
<p>عجارت شد این جامع نام پناہ کہ ماند بدیر جہان دیر گاہ رخش مہر تابندہ بر سچ جہاہ وندائے رسول و حبیب الم ہم او خادم خاص این بار گاہ</p>	<p>خوشا عبید و تاب کز سہی اد بود بانی آن تصدق رسول کفش ابر بارندہ بحس وجود عقیدت نگر کز تہ دل بود ہم او ہست مخدوم مخصوص ہر</p>
<p>عزیز از پچہ سال نبیا و گنت بناشد زبے اینچہین خانقاہ</p> <p style="text-align: center;">۱۳۱۰ھ</p>	
<p>قطرہ رخ نامولومی محمد کریم ابن کریم لانام محمد کریم قدس سرہ فرنگی عالی گنت</p>	<p style="text-align: right;">۳۳</p>
<p>صاحب لطف خاص و خلق عظیم افضل و اسل دوزکی و نہیم عین اعیان و نور عین نعیم شد باغ نعیم ہم چو نعیم تا کہ ہست این کریم ابن کریم</p>	<p>ذی مکارم مستد اکرم نام اکرم و اعظم و جلیل و عظیم بحسرتخان و دوزر بحسرت علوم گشت دامن کش از نعیم جہان حور و علمان بحیرت افتادند</p>
<p>مشعر سال و حال رضوان گنت بود او گلبنے ز باغ نعیم</p> <p style="text-align: center;">۱۳۱۰ھ</p>	



۳۲ تاریخ وفات میروزیر علی صبا (بطریق تخرجه)

دوش فریاد گوش آمد و گفتم چسب  
هست از مرگ صبا اینکه جدا گشته عزیز  
ناگهان بلبل ز نوحه کنان کرد ندا  
از چین بنه اگل از چشم دایز باغ صبا

۳۵ قطعه تاریخ که خدای پسران حافظ آذگر علی است

بزار شکر گشتند که خدا امسال  
کے نظیر حسین و دو گزنی حسین  
پراغ دوده امید شمع بزم مراد  
ز جوش عیش و طرب شاید رانی گنجد  
ز تاب رنگ گل جوش از غوان گوی  
نموده جلوه بصدنا از شاهان چین  
بنگر سال عروسی بود چو خامه سن  
رشد شناس نیم تار سد بدین مرا رصد  
رداں فرزند دانش گران بها و گهر  
که هر یک بیت بخوبی نظیر یک دیگر  
فرخ دین خود شید و نور چشم قمر  
به دست ساغر دوس در میانه ساغر  
گرفته است هوا باغ دماغ را در زر  
بدستوانه و طوق و پیاره و پرگر  
سزد که هم چو چین ناسه را بدیز یور  
که هر دو ماه قرآن کرد و زادش زاد

گه شتا هم در صبا بود اگر گویم  
پے چنان دو چین ز میدان و گشته

۳۶ قطعه تاریخ میر سیاح خصمصا علی قلعہ آرزو ضلع گونہ

صمصا م علی که منصب داد  
طبع سمیرا تهنیت سرائے  
در حیرت فکر مصرع سال  
از مرحمت خدایے گرفت  
چون مرغ سخن سرائے گرفت  
چون خاطر نکته زایے گرفت

از عرش نذا بفرش آمد بر کرسی عدل جاے بگرفت ۱۳۱۴ھ		
۳۷	تاریخ وفات رجب علی شاہ مجذوب	
خوش از دنیا رجب علی شہ رفت کشش حسن شرط شوق نگر شدہ مجذوب و اصل محبوب	رخش ہمت میں کہ راند کجا اد کجا بود و یا خواند کجا جان کجا رفت و جسم ماند کجا	
خوش رسا وقتا و این مصرع جذبہ اوراد لارساند کجا ۱۲۹۲ھ		
۳۸	قطبہ تاریخ وفات حضرت دوست محمد	
گشت واصل بحق محمد دوست شدہ سال وصالش این مصرع	وصل آرنے را بجز دوست نکوست کہ بیک دم رسید دوست بدوست ۱۳۱۲ھ	
قطبہ تاریخ مسجد کہ چو مہری خلیل الرحمن صاحب القدر و ارضلع باہ شکی در ولی بنا کرد		
۳۹	از بدہ عصر خلیل الرحمن آن کہ دراصل فریدیت و وحید طینتتش صاحب اشفاق عمیم مسجدے ساختہ از راہ خلوص رنجما بردورین کار بے سقف آن ہست پھرے کہ دراد	بندہ خاص خداوند جلیل آنکہ در نسل نجیب ست و نیل سیرتش جامع احلاق جمیل کہ کند حاصل ازان جسہ جزیل گنجا کہ دورین راہ سبیل بستہ دل شمس و قمر چون تبدیل

<p>کند طون حریش جبریل</p>	<p>عزت و عظمت و حرمت بنگر</p>
<p>سال تاریخ بنا گفت عزیز کعبه در هند بنا کرده خلیل ۱۳۱۲</p>	
<p>۴۰</p>	<p>قطعه تاریخ کشته شدن ناصر دین شاه قاجار شاه ایران</p>
<p>شبه کبکله ناصر دین پناه بیاد او از شاه مظلوم خواه ۱۳۱۳</p>	<p>درینا که مقتول شد بگیا ه بطرز بر آورد و از بهر سیرل</p>
<p>۴۱ تاریخ طبع رساله شام امداد مصنفه حضرت ابد الله شاه صاحب مباح</p>	
<p>که تنفیض شود طبع خاص و عام از دے که محسبان حرم راست احترام از دے دل تومی طلبد گزشتان و نام از دے که شهد و شیر به شتم بود بجام از دے که صاف بادۀ عرفان برود بجام از دے که غنچه دلم آمد با بتسام از دے</p>	<p>چه خوش رساله شد از فیض مرتضی خان طبع بیان محرم راز حریم شجاعت عنایت حق داد ادا از دے پندار حلاوت سخن من بهشتیان دانند بجائے نخله این نسخه هست عارف را هوای مصرع تاریخ در سرم پیچید</p>
<p>عزیزه این نجات از صبا شنید که گفت رسد شام امداد در شام از دے ۱۳۱۳</p>	
<p>۴۲</p>	<p>ایضا رساله نشر میم</p>
<p>گلدسته ایست تازه که ربت نوبهار هزاره نغمه برین تر از بخت تبار</p>	<p>این نسخه شکر ن که گرفت رنگ طبع هر نسخه نامش خیر تر از خط خطا</p>

<p>دار و سواد سُرْمَه کی سواد آن در خدمتش تختی از من برائے نسیم رنگ قبول بود بیانم از دگر رفت تفسیر حال سالک راه بردستی پر کار و ارگرد جهان گشت سالما</p>	<p>در دید که بصیرت ارباب روزگار وز روضه قبول شمیم بن مبار کا نفاس من چو باد بهار است مبار که سوئے که گشته ما جبر ازین یار آخر گرفته است به مرکز چون قمر</p>
<p>تاریخ طبع این نجات خوش اے عزیز نشر شمیم نافذات زمین شمار ۱۳۱۲</p>	
<p>۲۳</p>	<p>قطعه تاریخ فوت سپهخواجہ عبدالصمد لکڑ و شمیم بارمولہ کشمیر</p>
<p>ز فتن گل نور سہ صدیقہ باغ متاع زینت گلشن نزان غایت برد نغان کہ محفل عیش و نشاط بر ہم شد</p>	<p>چہ گویم اینکہ چہ بر جان جز واکل رفت کہ رنگ بوز گل بیج و خم زہل رفت زدست ساتی و از دست ساعزل رفت</p>
<p>کنند ز روی الم نوحہ باغبان پئے سال بنال بلبل شیدا کہ از چمن گل رفت ۱۳۱۲</p>	
<p>قطعه تاریخ تولد فرزند سید محمد ادبی خان بہادر ارسلت و اکر کمر بزمہ زراعت</p>	
<p>۲۴</p> <p>جت زاتان محمد ادبی چشم ہر دور کہ دادش ایزد فلک آدر د کو اکب بہ نشار یار ب این تازہ نہال خرم خضر شد راہ منایم کہ بود</p>	<p>کہ بود سید والا گوہر پسر ہر لقا مسہ پیکر خامہ ام ریخت بوطاس گسر بادور خلیل پدر بار آور ہمدیش نام نہادن خوشتر</p>

الفم نام سند اداد نوید  
شد تولد پسرے نام آور  
۱۳۱۴ھ

۲۵ قطعہ تاریخ وفات قاضی حکیم محمد عمر قدس سرہ

صدر ایوان قضا شد رہ پیر  
بدر گہبان صفا شد از نظر  
پیسر و بوبکر مہنام عم  
بر کفش مرقوم از کلک قدر  
دست آویزے بدین سان مستبر  
داشته حکم یدربینا مگر  
این ہمہ آثار و تاثیر د اثر  
در طریقت راہ روہم راہ ہر  
شیخ دقت خود بیتا نون ہنر  
بالف موسی کف او ہم اثر  
ہم عدد یا بند شما زنداگر  
خاک راہش صندل ہر در ہر  
از حلاوت نظم او گنج مشکر  
از نود نہ نام شہیح گسر  
باعزیزش بود اخلاص دگر  
صدر دین و بدر دین ہر دو پسر  
این پسر یارب کہ ما سنہ پسر

حیف صد حیف از قضاے کردگار  
وادرینا در حجاب ناگزیر  
غلیص عثمان زاد لاد علی  
اسم او در خط روشن یکتلم  
در نگو نامی کرا باشد بدہر  
از پئے بطلان سحر سامری  
بودش از فیضان صحبتہا پیر  
در شریعت مقتدے ہم مقتدا  
در حکیمان حاذق و صاحب کمال  
بادم عیسے دم او ہم نفس  
یا ہوا نشانی دو جزوی نام او  
لطفش آمد مرہم خستہ جان  
در سخن سنجی فرید عصر خویش  
کردہ ہجوں سلک نظم مولوی  
گرچہ اصلاحے بہر کس داشت او  
شکر صد شکر اینکہ در عالم گذشت  
بادر دین و دودل عسلم و عمل

<p>یادگار دیگرش کان تنوینست صدر دین گز قره العینست صدر دین شد خواستار قطعه این همه لعل و گهر آوردن ام</p>	<p>دین آن می کند روشن بصر پدر دیش هم بود نور نظر در خصوص فوت آن والا گهر لیک از خون دل و خون جگر</p>
<p>وز سر و سن آمد بگو ششم این ندا یا نت عمر جاودان الحق عمر ۱۳۱۵</p>	
<p>۲۴ قطعه تاریخ سید پادشاه میان حیدرآباد</p>	
<p>معرفت آگاه پیر راه سید پادشاه در شریعت در طریقت بی نظیر و بی حدیل از محرم شانزده روز شنبه بعد شام طالبانش را ز در وقتش صبح و سباح</p>	<p>آنکه بود او نیک صلت نیک سیرت نیک مرد در ریاضت در عبادت بود هم کیت او فرد بر ندای از جانی شد سوسه مرجع ره نورد دید به پراز اشک گرم دسینه پراز آه سرد</p>
<p>انگمان آمد بگو ششم از منادی این ندا پادشاه ملک فقر افسوس اینجا کوچ کرد ۱۳۱۶</p>	
<p>۲۵ تاریخ فوت جمال الدین برادر کلان حکیم خواجہ کمال الدین کهنوی</p>	
<p>رفت آه از نظر جمال الدین والد او بود بهار الدین او که چشم و چراغ حکمت بود دید از دید این و آن بر بست خون شد از غم دل عزیزش</p>	<p>کش دل در دیده بود آئینه دار گوهر بے بسا و معرفت بهار گشته چند چو چشم خود بیمار که بنیلمان دحو گشت دوچار خسته دل تر عزیز چانه نگار</p>

<p>لیک پیش از بہار بست ادبار</p>	<p>گلبنے بود نور سیدہ بہ باغ</p>
<p>نوح خوانست عندلیب بسال گل شد از بوستان بہار ز کار ۱۳۱۴ھ</p>	
<p>ایضا</p>	<p>۴۸</p>
<p>شب تار یک روز صبح مسامت جان گزارا تے و جان فرساست داغ ہر دل چو لالہ ہر مسامت کان جگر گوشہ بہار کجاست تکیہ کا پیش بسا یہ طو باست ۱۳۱۴ھ</p>	<p>رفت از دیدہ تا جمال الدین انہما رفتن و جوان رفتن چاک ہر سینہ ہم چو جیب گلست روضہ خوانان باغ می نالند نفسہ نجان خلد می گویند</p>
<p>چمن آراے ہشت باغ بہشت گفت جایش بچیت الما دست ۱۳۱۴ھ</p>	
<p>دیگر</p>	<p>۴۹</p>
<p>از این آج بہا شد توادار وصال گشت آرے جمال ناگرہ محو جمال گشت ۱۳۱۴ھ</p>	<p>دردا کہ از نظر با ناگرہ جمال دین نیت دیدم دو چشم او باز نہ گام نزع گفتم</p>
<p>قطعیہ تقریبیہ ہر روز نذرانہ منشی میر حسن دکنی کمال نسین نگر ام ضلع لکھنؤ</p>	
<p>دو فرزند دلبند فرخ خصال یکے درتہ الشاج جاہ و جلال نگہدار شان حق زمین الکمال</p>	<p>۵۰ بنام لہ زوار ختنہ گشتند شاد یکے شترۃ العین عمرو علا چو جان مسزیزا نذر نوبہر</p>

<p>مرا این خال رخسار عم است و خال ز پیرایش این دو رعنا نهال دو شمع دل افروز روشن جمال شده تهنیت خوان بصد جمال قال</p>	<p>گر آن آبرو سے اب وجد بود چمن یافت آرایش تازہ سرافراز گل گرفتن شدہ منفی ہرزم و عناد دل بیاع</p>
<p>بطور بر آور دمن نیز چیدم گل از نونسا لان باغ مقال ۱۳۱۴ھ</p>	
<p>۵۱ قطعہ تاریخ مکتبہ نبی نور الحق حیدرآبادی</p>	
<p>خانقاہ تاخانداز اہل صفا مملو شدہ درستان گلستان صحت رنگ پوشدہ سورہ دامن لیل آن رخ گیسو شدہ</p>	<p>گفت نور الحق چو افضان مکتبہ نبی ہر رنگ آنیر نقش و نگار لوح او رو سے خوب او بلا تشبیہ آمد مصنفے</p>
<p>فکر سائنس دشمن ناگہ سروش از آسمان گفت از انوار حق روشن سواد او شدہ ۱۳۱۴ھ</p>	
<p>۵۲ قطعہ تاریخ وفات شہی شرف علی برادر شہی طہری وکیل کتبہ کا کوئی صاحب لکھنؤ</p>	
<p>آن بارگہ رفت ازین کار گاہ مشرقی علی شد بان بارگاہ ۱۳۱۴ھ</p>	<p>۵۲ مشرف بہ شرف عز و شرف تاگ گفت سائنس ز رو سے ادب</p>
<p>۵۳ ایضاً</p>	
<p>خاک راہ سوار ز رفت گردید گوئی با قرب حق مشرف گردید ۱۳۱۴ھ</p>	<p>۵۳ رہو چو آن جہان مشرف گردید تاریخ وصال خود تم گفت سروش</p>



۵۴ قطعه تاریخ وفات شیخ حسین و عید اضحی

چو حیدرین از جهان ره گراشد نداشد غیبش که چون حاج اکنون تضاگشت داعی و لیک گفت او	دل آزرده گشتند که در گمره تو هم خیزد محل به سختی خود نه که احرام درگاه حق از حرم به
---	---

بسالین صوری و معنوی سال فوتش  
نهم بود یکشنبه یوم سه شنبه  
۱۳۱۴

۵۵ قطعه تاریخ وفات شیخ نعمت علی رئیس شاه جهان پور

یک چند ما بدخست که بخور دور و مند کا فلکند بر مزار سپهر برین کند نطقه نصیح یافته گفتار دل پسند آن سر بلند کش اجل آخر ز پا فلکند میدان وسیع بود که انداختین به بند آزاده که رست گوست این تمام بند حورانش کرد حلقه غمخواران خند خند آثار غم پدید ازین نیلگون پرند این حضرت بس است و پذیرند از بسند که ننه وز رفتن او رقمه است چند	رفت علی که بود رئیس بلند قدر طبع بلند و ذهن ساداشت در سخن شانه ز رفیع داشته رفعت تخلصش آن دیده در که دیده فرو بست بافت ایوان رفیع وید که این گونه بر جانند دلداد که کند دل از این آن و حجت رضوانش شد پذیره خرامان و شاد شاد گویی رسید افلاک این باجر که هست لایه آنکه خوستی سینه جلالتش زمین من رقمه از خوشیج و نم بر چه رفت
--	---

رفت علی گوز جهان رفت بل بگو  
رفت من اندایه ویرین طارم بلند  
۱۳۱۵

۵۶ قطعہ تاریخ وصال لانا حافظ محمد نعیم قدس سرہ فرنگی لکھنوی

<p>درینا کوچ مولانا نعیم از عرض مستری سحاب عالم دانش محیط اعظم پیش عدیل او سہم اونمی یا بی بی یابی پس از دے از خدا ہر سلسلے خواهد کہ چویش ز فیض عالم علومی نہ پنداری بیدارے کسب آبروے کان بود فیضان آبائی</p>	<p>روان فرساعتی گیتی ہم زن باقی باشد کہ ہر یک قطره بچہ ہر نئے از دے بی باشد ہمال او مثال اونمی باشد نمی باشد روانی بخش علم دین اسلام اسلمی باشد اگر شادابی باغ نعیم از شبنمی باشد بوکاین قطره روزے خود چو عظمی باشد</p>
---	---

بالمش از سر دوش غلم برین مصرع بگوش آمد  
کہ مرگ عالمی الحق کہ مرگ عالمی باشد  
۱۳۱۸ھ

۵۷ قطعہ تاریخ دیوان حضرت شاہ امین الدین

<p>زہے رنگینی دیوان حضرت شاہ امین الدین ہم از شادابی او آتش طوبی اش خوانی چہ دیوان ہست گو یا طرہ شادستان عالیشان</p>	<p>کہ در نقش و نگار آن نگارستان چسین یا بی ہم از گلہائے معنی ردکش خلد برین یا بی کہ ہر بیتے ازان مانا بقصر دشتین یا بی</p>
--	--

سواد سال طبع او کند چہمت اگر روشن  
از ابیات امین انوار آیات ہمین یا بی  
۱۳۱۸ھ

۵۸ قطعہ تاریخ وفات میر خورشیدی عارفیس لکھنوی

<p>میر برج سیادت میر خورشیدی علی بود تراج رسول و ذاکر آل رسول</p>	<p>سایہ خود برگرفت از فرق دنیا ختمے خیس صاحب حسن خلق خلیق انس نہیں</p>
---	--

<p>گر حسابی از حسب گیری کریم ابن کریم  سور و غلمان در جانش آن پرتو این خد  انجم و افلاک را رفت ده از فکر لبند  جسم او از بند و خیر البلاء آمد و فین  دعوتی حسائیش در بند ثابت شد که بود</p>	<p>در حسابی از نسب حبی رئیس بن رئیس  آن منوس هزارانش آن حلیس بن امیس  الفن و آفاق را جان بخش از انفس نفیس  روح او بر سدره با روح الایمن با فخر حلیس  حجت ناطق زبان او به گفتار سلیس</p>
<p>شام غم از مجلس ماتم عزیز آمد گوش  آفتاب بود حفا اوج منبر انفس  ۱۳۱۸ هـ</p>	
<p>۵۹</p>	<p>قطعه تاریخ انتقال پُرطال ذوالفقار علی</p>
<p>برید از هسان ذوالفقار علی  کنند این چنین نوحه بر ناز و پیر</p>	<p>شد از چشم اهل جهان خون روان  چوان مرد و انسون فت این جوان  ۱۳۱۸ هـ</p>
<p>۶۰</p>	<p>ایضا</p>
<p>بند و الفقار علی آب کوثر از زانی  قضا با و خطر بهاری عدم چون داد</p>	<p>که بود شنه دیدار و دستدار علی  اجل کشید الف از نام ذوالفقار علی  ۱۳۱۸ هـ</p>
<p>۶۱</p>	<p>قطعه تاریخ وفات تمیز بهند نه مجسمی کون و کور سیه انجانی</p>
<p>فرمانده انگلیت و شاهنشیه هند  محموز زهر و لطفش این چار جهت  تا شمع افروز خلوت خاک شد او  دلسا پر خون و دید با همچون گشت</p>	<p>کز ماتم دست نیگلون این نطق  هر بهفت ز عدل و دانش این بهفت واق  شد تیره جهان چشم ارباب و فاق  جانها محزون و نیز طاعت شد طاق</p>

امروز زرد بود که گوئیم عزیز  
در خاک نهان شد آفتاب آفاق

۶۱۹۰۱

## تاریخ وفات محمد باوی

۶۲

میر باوی چو رخت از بجا بست  
گفت هاتق بسال رحلت او

ناقداش شوق عشق وادی شد  
مرحمت رهنمای هادی شد

۱۳۱۸

## قطعه تاریخ وفات دهبی محمد باقر

۶۳

بود آنکه همیشه برقع از دیار پیش  
گو سال رجوع مرجع ما وایش

شد پرده خاک برقع ریاریش  
در جمله گنج بهشت زبید جاریش

۱۳۱۹

## بیاض

۶۴

منزل با عصمتی همت این مزار  
بهر ساش از فلک گوید ملک

میکند هر دم بران رحمت نزول  
با داد محشور با بنت رسول

۱۳۱۹

## قطعه تاریخ فوت رفیع الدین فرزند خواجہ عماد الدین

۶۵

نونهال چمن ناز رفیع الدین آه  
عمر او کرد چو طعنه منزل بست و اتم

بچو رنگ از گل دزین گلگه چون بورفته  
پایش از دین ویر و شش ز بازورفته

لطف حق راهش شد که بهینورفته  
بود گم گشته این کار گریستانی

صوری و معنوی این مصرعه شد تاریخش  
به شب نوزده ماه رجب اورفته

۱۳۱۹

قطعه تاریخ وفات شیخ مصمصام علی تعلقه ارگنداره

۶۶

آن دینور نامی کان شد راه رودینو  
با این همه چشمها با این همه نرد و تها  
بگذاشت دو گوهر آن کبیر دگر صغیر آن  
از گلگده ایمان گل داشته در دامان  
بر حج ذکوة انشود سخی بخواد خود  
بر ذکر خدا نائل با صدق و صفا شافل  
انفس عزاکر داو گوی بو عت بر داد  
هر چند که بود اویم لب خشک مژه پر نم  
دل داد و شد از اذان جان کرد خدا شادان  
بس مر حله با پیود روز یکه بنجاک آسود  
اے وار دین مرقد حرام برون ازند  
شدر هر و راه دین ز خمیه تعلیقین

مصمصام علی بود او مشهور بنام اینجا  
مشغول عبادت سالی بود مدام اینجا  
منصور و مظفر آن هر یک بود ام اینجا  
در ملکه عسرفان مل کرده بجام اینجا  
در صوم و صلوة او بود حقا که امام اینجا  
در کسبیا کار مل چون ماه تمام اینجا  
بل گرد بر او را و از رستم سام اینجا  
از کوثر و از زمزم پیوسته بگام اینجا  
جانان که ز ستاد آن از وصل پیام اینجا  
آن روزه اول بود از ماه صیام اینجا  
هش دار کنی خواب شیرے بر کنام اینجا  
در دین و ظاهر بین گو کرد مقام اینجا

خوابیده چو در مرقد شد گوش ز دا ز مرقد  
مصمصام علی آمد مخفی به پیام اینجا  
۱۳۱۹ هـ

۶۷

ایضا

دانشورے و دینور و رویش سیرتے  
صوری و معنوی سیرتے بس این

کز دهر رفت و خلق جگر خست سوزید گفت  
ماه صیام هم یکم و روز جمعه رفت

هجوی

۱۹

	<p>۶۸ قطعہ تاریخ مجلس خانہ کہ شاہ احمد حسین صاحب کرد</p>	۶۸
<p>انکہ در تعمیر و بسا محمود متفرق بود خانقاہ صوفیان باصف الحق بود ۱۳۱۹ھ</p>	<p>کرد مجلس خانہ احمد حسین اینجانبنا نحو اتم تاریخ بنیادش سرورش غیب گفت</p>	
	<p>۶۹ قطعہ تاریخ عطا خطابت رہبر جناب تعلقہ اناسپارہ</p>	۶۹
<p>کہ گیتی نشر روز آفتاب تو بادا کران تا کران نیض اب تو بادا جہانے روان در رکاب تو بادا شرف جوے رائے صواب تو بادا ہمسہ و رچ فرد حساب تو بادا بدر گاہ دولت مآب تو بادا کہ مفتاح صدقہ باس تو بادا کہ رفعت فزایے جناب تو بادا روا کاشش از شد ناب تو بادا کہ مقبول از انتخاب تو بادا</p>	<p>تعال اللہ اے داد بریزہ پرورد زمان تاز میں بہرہ مند تو بادا بگرد جهان آسمان تا گردو بہر جا بود تیز رائے زرایان بدر یوان دولت بود انچہ مخسرون سر سروران گردن گردان فتوحی ز در گاہ فتاح داری مشدی نامور با خطاب بلندی عزیزانیکہ شیرین بیان شد بوضعت درین تہنیت مصرعے یافت طبعش</p>	
	<p>فلک گفت آئیں دعا گو چو گفتا سبارک از ایزد خطاب تو بادا ۱۳۱۹ھ</p>	
	<p>۷۰ تاریخ وقت احمدہ دارے کے از کابل</p>	۷۰
<p>وارد کشمیر ام نرہتے</p>	<p>بانو باغت میراجل</p>	

<p>ہر دو جنت شدہ از جنتے خادم سر بارگہ عزتے</p>	<p>پنجویں سحر و دوسے گل یافتہ در حضرت مخدوم جا</p>
<p>گفت فلک کیت ملک ز دنیا پردہ نشین جسم دولتے ۱۳۱۹ھ</p>	
<p>۷۱</p>	<p>قطبہ تاریخ وفات قضا ضیا، الدین ابن سنی شیر الدین</p>
<p>بود شیخ، حسن آراے من شد بہشت جاودانی جاے من جاے من بلجائے من، او اے من نیلگون بہ خرد و خضر اے من کو کہے گم شد ز کو کہاے من بود او، چشم من ہتھائے من</p>	<p>حافظ قرآن ضیا، الدین کہ او باز بان حال گفت از لطف حق جنت الفردوس گلزار جنان باز من گفت آسمان در آتش بانگ بر نیل ملک بر ز دنیا و ادنا گاہ آنتاب او را جواب</p>
<p>چون ملک بشنید گفت از بہر سال شد ضیای از دہرہ بیناے من ۱۳۱۹ھ</p>	
<p>۷۲</p>	<p>قطبہ تاریخ تاسیس مسجد شاہ ابن مختار مسجد قدیم بہرائچ اضافہ کرد</p>
<p>دیور دین پرورد و نیدار بہت بایے این مرتفع آلا بہت نقش بر بام در دود و لوا بہت</p>	<p>ابن مختار احمد اللہ شہ کہ او ساخت این دیرینہ مسجد راویج حسن سہی و نام نیکش تا بچتر</p>
<p>سال تعمیر جدیدش اے عزیز جد و ہمد احمد شہت رہت ۱۳۱۹ھ</p>	

۴۳	قطعه تاریخ وفات حافظ محمد اسلم قدس سره	
حافظ اسلم عابد شب زنده دار گفت اتف مصرع سالکصال	عارف بالله الے اللہ واصلے بود شیخ عمید و پیر کالے ۱۳۲۰	
۴۴	ایضاً	
حافظ محمد اسلم پیر ره طریقت ذی تعدد بود و جمیعت کیم پیران شام از رحلتش جهانے دختسه و دل انگار	در واصلان مضم در کاملان کرم کاین آفتاب گشته پنهان ز چشم عالم وز بجز اوست و لیا پر خون دیده پر غم	
تاریخ انتقالش پیر است از صالک و اصل سخن شد آری حافظ محمد اسلم ۱۳۲۰		
۴۵	قطعه تاریخ وفات راجه جنگ بهادر تعلقدار ناپارہ	
چون راجه با قدر و بہا جنگ باور غریب دوس ہر کس خود بندہ نموشا و ممشوق الی منہ صلحت نموشا است بر تر بیتا کن عاشق جان باز چور تم	شد جانب زد و دل زین گلگد راہی وز بسندگی در گہ او یافتہ شاہی از مردن عاشق خبر اے دوست چو جاہی رہن شمع در دیدم اسرار کماہی	
گفتم کہ چه مرقد بود این روضہ نہاشد کارام گہ عاشق ممشوق الی ۲۰ ۱۳		



	<p>تاریخ وقایع قیامی بمبای حسین</p>	<p>۷۶</p>
<p>که راهی ز نستی بجز راه حق که ممتاز هست او بدرگاه حق ۱۳۲۰ هـ</p>	<p>بفردوس ممتاز حق راه یافت بپرسندگر حال دماشش بگو</p>	
	<p>تاریخ ثنوی مولوی اکبر شیرازی</p>	<p>۷۷</p>
<p>با همه ناز و نیاز و سوز و ساز پر تو ای از نیر عالم فرار ۱۳۲۰ هـ</p>	<p>خانه تیر نوشت این ثنوی مصرع تاریخ آتماشش بود</p>	
<p>قطعه تاریخ نصیب کن بنگار کمر دروغه مولانا انوار قدس سره بقا کفوه</p>		
<p>از صفا هست خوشنما سنگ کامد از مرده و صفا سنگ که شد آئینه دلا سنگ در تجلیست از جلا سنگ</p>	<p>۷۸ فرش مرمر که شد جدید بنا عبید و آب کرد سی بلخ افز خاک پاک دالی هست فیض انوار حق بیس کای بنا</p>	
	<p>گفت سالش کلیم عصر عزیز سنگ طور است این صفا سنگ ۱۳۲۰ هـ</p>	
	<p>قطعه تاریخ همانسرانیکه مصطفی خان بن کرد</p>	<p>۷۹</p>
<p>آن که در هر دو سرا یاد جزا مصطفی خان بانی این نوسرا ۲۱ هجری ۱۳ هـ</p>	<p>ساخت این همانسرانیکه منظر احوال سال این مصرع است</p>	

۸۰ قطعہ تاریخ وفات مولانا عبد الوہاب صاحب فرنگی محسلی

کہ مختصر کا ملان ماسبق بود  
دجووش پر توے از نور حق بود  
۱۳۲۱ھ

چو شد و اصل الی شد عبد و باب  
ندا از عالم انوار آمد

ایضاً

۸۱

گفت نہایت گوید آنچه نے  
این نوامی خیزد از ہزائے کے  
از محبت نیست خالی ہیج شے  
راز فروردین شنو اسرار وے  
چارہ ہر درد آخر بہت کے  
اشک خونین می تراود جائے خوبے  
نور رفت از دیدہ بر جانانے  
خون دل در جام باشد جائے مے  
رفت داز خود زنتہ ہر فرے ز پے  
نندہ جاوید واصل شد بکے  
منزل صدق و صفار اکوہ طے  
ناؤ فکر تمسیر کر وہ پے

شرح در دل ز کلمہ گوش کن  
نالہاے وے ز راہ دیگر است  
گر گداز و سنگ از اینکشن بجاست  
از زبان برگ گل داز نوک خار  
آتش غم جان و دل را پاک سوخت  
ہر بن موگشتہ چشمے خوفشان  
حال زار ماسیہ بختان پیرس  
ساتیے می خوارگان از برم رفت  
عبد و باب اہل دل را پیشوا  
قربت مبعود حاصل کر و عبد  
بود الحق خضر راہ اصطفی  
در رہ وادی سال رحلتش

شد ندا از عالم رو یا عتیریز  
بود ظل مصطفیٰ حقاکہ وے  
۱۳۲۱ھ

۸۲	قطعه تاریخ حاجی سیف الدین در آکو مهاجر
سیف الدین ز آستان بولی فوته گفتم بکدام جاز از بخار نسته	در که رسیده وز دنیا رفته گفتم بچنت المعلى رفته ۵۱۳۲۱
۸۳	قطعه تاریخ غسل صحیح بابت صدق و اول حاجت اعلا در آنجا که بود
اے سر سر کردگان و سرگرد و راجگان گرد و وزے کا ہشی روداد از رنجوریت رنج ورنجیدہ از رنجوریت شد مردوزن خیر جاری گشته ظاہر وقت غسل صحتت	داد در عالی مرتب سرور و الاقام کا ہش آخسر راہ نور را میکند اہ تمام خستہ و آزرده از بیماریت بہ خاص و عام سیر و سیراب آمد از فیضان آن مرتبہ کام
مصرع تاریخ غسل صحتت خوش گفت خضر کا بی حیوانت بکام و دار و صحتت بکام ۶۱۳۲۲	
۸۴	قطعه تاریخ وفات مولوی حافظ محمود
محمود رفت و بادش قرآن پاک حافظ بردم رسد گو شوم این مصرع از سر و شوم	چون حافظ کلام یزدان پاک اد بود کز ہر تمام یابی بہ ستر تمام محمود ۵۱۳۲۱
۸۵	تاریخ وفات احمد اللہ ابن شیخ عبد اللہ بجاہت
شود از مرگ حمد اللہ جگر خون دلے ہاتف بسال حلتش گفت	کہ سیکونید رفت فوجوان رفت بحمد اللہ بچنت از جهان رفت ۲۲ ۱۳

## تاریخ وفات محبوب علی ابن مثنیٰ جمال لدین باب علیؑ تبرایح کیاست کہ پورہ تھا

<p>۸۶ محبوب علی چو شد سو خلد برین گویند گروہ علوی از عظیمین</p>	<p>سیراب ز کوثر آمد و ماہ عین محبوب خدا شفیع دے با عین ۱۳۲۲ھ</p>
<p>۸۷ قطبہ تاریخ وفات مولانا مولوی شاہ احمد حسن کانپوری</p>	
<p>اللہ اللہ با احمد پیوست شاہ احمد حسن حافظ شکر آن و عالم عارف باللہ بود بہر امداد فریق گمراہان خنجر طریق در غم آن ابرو رحمت ہر کیچہ چون عدویق</p>	<p>قطرہ از خود رفت دو اصل شد بحر اعطی محرم بیت اعلم و سیرق را محرمے بہر اچاہے گردہ مردہ دل عیبی دے گشت نالان بادل پر سوز و چشم پر سنے</p>
<p>منظر سال وصال وصال کے این حضرت عالیے ناگہ بمسرد و رفت از جاعالیے ۱۳۲۲ھ</p>	
<p>۸۸ رباعی تاریخ انتقال شیخ ترا بانی اور امام علیؑ کی کتب کا کونین ضلع لکھنؤ</p>	
<p>۸۹ اے شیخ ترا ب اے جان ادایت شد مصرع سال رفتن از دنیا</p>	<p>نسبت سو حضرت علیؑ نیبایت درستایہ بو ترا ب باید جایت ۱۳۲۲ھ</p>
<p>۹۰ قطبہ تاریخ وفات مولانا مولوی محمد حسین اللہ آبادی مدرس سترہ</p>	
<p>ز کہ شاہ غم حسین باز آمد ز نگہ نوشدہ رادہ حضرت اجمیر ہیشہ داشت تمنا آقامت جمیر</p>	<p>بجان بطن و طے بس مراحل کرد بصد نیاز دوران آستانہ منزل کرد اقامتے کہ قیامت بخلق نازل کرد</p>

که ساز محفل از سامان کامل کرد  
 و در چند گزئی باز اراک محفل کرد  
 هزار خسته و درین ایام مرغ و بلبل کرد  
 چون کبوتر و جزین آمد و لب و ساحل کرد  
 و لشکر حال سوتان با زماںل کرد  
 که در خیزان و آن قیامین ملاسل کرد  
 بدان طریق که خور و بدست وصل کرد  
 که از عمر و مدی و طوفان حاصل کرد  
 بخون و یزد و بس و خاک را گل کرد  
 بر و شک و آن زنده و دشامل کرد  
 بسیر و میل مصری توان مقابل کرد

بهد عرس و شنبه یک ز اهل صفا  
 ز سوز عشق که در سینه داشت مولانا  
 بیک روز خنده که بپایان زرد قوال  
 رسید زوبت شعرے که طبع مولانا  
 رجوع کرد و بکرار شعر چون قوال  
 ثبوت معنی آزادی بقاین بس  
 در آن وقت مره خفته طے شدش بے  
 سر و راه جاز و عراق بس این بود  
 شگفت سیت که تا حشر گل ز گل رویه  
 سر و دهمه تابوت و آن ترانه تر  
 هجوم خلق و خرام جنازه تا مرقد

عزیز مصرع تارتخ خواست گفت سرش

ز چ کعبه گل رخ کعبه دل کرد

۱۳۳۲

قطعه تاریخ ذوات مولوی عبدالرفیق برین لانا عبدالوهاب برین لانا شاعر عبدالرزاق

تابع سنت و احکام کتاب  
 ساک ملک بقاشد بشتاب  
 حرم قرب حقیقت گشت آب  
 مورد رافت بے حد حساب

۹. صاحب علم و عمل عبدالرؤف  
 بود پیر و راه باب سلوک  
 بسته احرام و اگر بعد از حج  
 بود پیوسته ز درگاه رؤف

منظر سال و می و حال دیت

فضل رزاق عطائے و تباب

۱۳۳۲

قطعه تاریخ طبع دیوان حافظ رحمة اللہ علیہ

صاحب مطبع نامی گرامی کہ بود  
خواست تا جمع کند جملہ کلام حافظ  
نہنہائے کن آدر دیکھت از ہر جا  
طبع کردش جو تحقیق و تصحیح تمام  
حافظ آنت کئی آیات بڑا بیان  
حافظ آنت کہ در میکہ صدیقین  
ہست ہر طرف از ان سچ تراب معنی  
قطرہ قطرہ کہ فراہم شدہ ایائے گشت  
بسکہ ہاست بہر کس کہم پیر بخان  
در میخانہ کشادہ و صلائے دادند

قطب بین مرکز اسلام مدار ایمان  
سیہا کرد و مقصود رسالتش یزدان  
انچہ در خور و رقم یافتہ ہر چند از ان  
ہمسہ مطبوع طبائع شدہ مقبول اہمان  
حافظ آنت کہ مصحف بڑا بیان دیوان  
خود بود کوشش خود ساتی خود پیر بخان  
ہست ہر واژہ اش نام حقیق عرفان  
جرعہ جرعہ کہ ہم آمدہ شدہ ظل گران  
نقد جانے سپردہ ظل گرانے بستان  
میزبان پیر بخان آندستان ہمان

می سراہند بدن بچچگان این مصرع  
مژن لے ہند شدہ ایچا و شیلہ از ان

قطعه تاریخ وفات مرزا محی الدین رئیس کشمیر

میر و از کالہد گر جان سوئے جانان نرد  
رخت از دار فنا مرزا محی الدین بہست  
از ہوا خواہان او گر سدرہ و طوبیجے بود  
تیرہ شد گیتی کہ او در خاک خفتہ در زلفت  
سرد مری شد جو عالم گیر دل انسر دگی

گر عزیز ہمسر گر دزدیوسف کنعان نرد  
منزل و ما دلے او در در و طہ ضوان نرد  
از پر تاران او گر حور و نور غلمان نرد  
و سحاب آفتابے می شود نہان نرد  
گر شود تاریخ بستہ زین غم چلہ عمان نرد

<p>خازیر دید اگر جائے گل در بیان سزد      فرزندمان او گر گشت صد چندان سزد      نهر بانی با که پیهم کرد بر ایشان سزد      مهربان باشد اگر بحال ویزوان سزد      کایا بکش گشتن از حشمته غفران سزد</p>	<p>خاز خایصه و عنسم بسکه گیتی را گرفت      بسکه بود او خیر خواه اهل ملک و پاکش      والی هم ز تبه چون دشمنی از پیشش      مهر زرد و مهر گستر بود چون مرزا بخلق      تشنه کامان راز بس سیراب کرد فیض او</p>
<p>مصرع تاریخ نوشتن حتم از آلف گفت      شافع مرزا محی الدین شته جلیان سزد</p>	<p>۹۳</p>
<p>که اعزاز از خدا کے مہربان یافت      با حرام حریم جان جسان یافت      برات از حق بگلزار جنان یافت      فروغ از راس او ہر دو دان یافت      ز خاک آستان راستان یافت      کلامے اینچنین نامے چنان یافت</p>	<p>ایضاً</p> <p>محی الدین رئیس ملک کشمیر      سوم از ماہ حج بود اینکہ رخصت      با جسہ گلشنانہا کہ میسہ کرد      و بعد سوش شمع ہر کا شہبانہ بود      تعلقے مسینہ بچون صبح صادق      بیانش زندہ کر دے مردہ دل را</p>
<p>بانش خضر این مصرع بمن گفت      پس از مرگ او چاہے جاودان یافت</p>	<p>۹۴</p>
<p>انکہ تا سخن گو شد رونق سخن آمد      ہر زمان کہ رخ افروخت شمع سخن آمد</p>	<p>قطرہ تاریخ وفات خواجہ غلام غوث متخلص بچمبر سیر سی مندر لفظ الہا      خواجہ زبان دانی بے خبر غلام غوث      ہر کجا کہ قد از خست سر و راز پانہ اہخت</p>

<p>یونسی که بطن حوت شد برکت او تابوت چرخ راز روح او طوفان رحمت شد فرقتش ز بس حرمت خار در جگر شکست جوهری ما هر بود معدن جوهر بود</p>	<p>یونسی که پیرا من به سر او کفن آمد خاک راز جسم او تازه جان تبین آمد تربتش ز بس زهت در کفش چین آمد لعل از بد خشمانش گوهر از عدن آمد</p>
<p>آفتاب رخ بنمفت چون زبان جانانش گفت ابر رحمت ابری سائبان من آمد ۶۱۳۲۲</p>	
<p>۹۵</p>	<p>ایضاً</p>
<p>خواجہ ذمی شان غلام غوث والامایہ بدر روشن صدر و صدر جمع ارباب کمال منفعت راز در شب از در گنج مستحق</p>	<p>کز وجودش خواجگی را بود صد عز و وقار صدر زد و القدری کش آمد قد و انجمن نگار مرحمت را صبح و شام از حضرت او خواستار</p>
<p>خواستم گلدسته سالش ز رضوان بہشت کرد او گلپوش از گلہائے فرد و اولین مزار ۶۱۳۲۲</p>	
<p>۹۶</p>	<p>ایضاً</p>
<p>آن خواجہ کہ بود بنام غلام غوث در قبیل و قال منہنس شاعران فرس او روشن شد از سواد و بیاض صفات او گوئی بزرگ و بوسے گل و چون نسیم صبح</p>	<p>خوشتر من خوش جان خوشتر اندم خوش سرشت در وجود و حال ہم اثر خواجگان چہشت توقیع و تفعی کہ بنامش قضا نوست سوی بہشت رفت کہ این شہت را بہشت</p>
<p>رضوانش زیرہ گفت کہ این بے رسیدہ گیت گفتند حوریان جان خواجہ بہشت ۶۱۳۲۲</p>	



	ایضا بطریق تخریج	۹۷
اخلاق حمیده داشت افزودن ز شمار بے مثل و شمال د بے عدیل و بشمار ۱۲۵۵		بگذشت غلام غوث آخر زین دار خواهی سنه اش ز نام او بیرون آر ۲۵۷۷
	تاریخ کدخدائی نوشاد علی خان	۹۸
چون ز بهرہ قرآن شب باہ ہمایون باد نوشاد علی خان شد نوشاد ہمایون باد ۶۱۹۰۷	تعلقات در ضلع بارہ شکی	نوشاد علی خان شد از مرخدا نوشاد طلعم چہ گہرا سفت تاریخ مسیحی گفت
	قطب تاریخ انتقال پر ملال ملک معظم اورد و نامتم	۹۹
دین چہ شور و بجا ست و اسفاد روز روشن بریدہ گشت سیاہ کرد حضرت ازین جہان ناگاہ		اینچہ رنج عناست و ادیلا صحن گلشن ز غصہ شد گلشن قیصر ہند ہفتین اورد و
	سنہ عیسوی اگر خواہی برکش از حضرت شہنشاہ آہ ۶۱۹۱۰	
	قطب تاریخ فوت محمدی پسر شیخ صفیر علی جبر کھنڈو	۱۰۰
کہ بہت آشکارا کنو نامیش بکو تاہی عمر و ناگامیش کنو نامی و نیک انجامیش تشفیع محمد علی حامیش ۱۳ ۲۲		محمد علی ابن الصفیر علی جو ان از جہان رفت و احمر تا شدہ عاقبت باعث مغفرت زد رویہ جل سال نوش بود

قطعه تاریخ مراجعت عجب بدایغفا خان بنسینا نپار از عزمین شریفین اوها اللہ شرفاً

دل بر سفر نساوی بستی بقا قہ محل  
 راہ صد اسپردی در طے آن مرا حل  
 یک گام بیش نبود تا کعبہ از رودل  
 بانالہ در اسن ذکر خفی مستابل  
 یا آنکہ بردرخان شد مجمع حواصل  
 یا گلبنان دبروے گرم نوا عنادل  
 بایکدگر بچنبش کیدست چون انامل  
 بے باد و باد بالی بینی ردان بسا حل  
 امین ز لطمہ ہائے اشترار آن قبائل  
 از سلا حلے بسا حل از منز لے پنزل  
 در خانہ نخواستہ ہر مرد راہ واصل  
 زان دیور ان ہر اکسشد در سید داخل  
 شد قلب اہل دل را حاصل عیار کامل  
 آن روشنی نگر و دما صبح حشر زائل  
 باز ایران او کن روزے بلطف شامل

اے آنکہ در ہوائے لطیفی دیشرب از ہند  
 صرف کثیر کردی رنج عظیم برودی  
 شرطست رہ نوروی در راہ دست و شہ  
 بانغمہ حدی خوان ذکر جلی موافق  
 بر بختیان نشستہ جمعے ز نیک بختان  
 براشتران حدی خوان چون واعظان بمنبر  
 و تبال ہم خرا مان چون دانہائے سبج  
 یا بے شمار و بے کشتی بریز دستی  
 کشتی نشین جماعت طے کردہ و بر اہت  
 شد قطرہ زن برعت و زطل بر رحمت  
 ارکان حج ادا شد طے مروہ و صفائش  
 از قید قد جفانی از ادگشت بخارج  
 از خاک آستان سلطان دین و دنیا  
 چشمے گشت روشن زان روضہ نور  
 یارب عزیز را ہم مانند آن جماعت

باقی چو حال شہنت سال مراجعت گفت  
 حج تو باد مقبول مقصد ہمیشہ حاصل

	<p>۱۰۲ قطعه تاریخ بنکاح غزنی دارالعلوم فرنگی محل کهنه نو</p>	
<p>آنکه نام نایش زینگو ناعلان یافته ز آنکه بعد از حج شرف از کنبه جان یافته کامین بنار او نباله دین و ایمان یافته</p>	<p>سعی مولانا شرافت اللہ اللہ دینیت اجر سعی دے ز در گاہ الہی شد عطا بایش حاجی محمد خان دالاشان بود</p>	
	<p>سال تاریخ بنایش گر کسی پرسد عزیز گو تو اب حج اکبر او ز یزدان یافته ۱۳۲۵ھ</p>	
	<p>۱۰۳ قطعه تاریخ کدخدائی ہرود و شرح صفحہ علی تاجدار گندارہ</p>	
<p>ز عقد ہرود و خسترنیک اختر چو پروین دین دین سند عقد گوہر کہ چشم روشن شان شد زان نور چمن دارد بستنی جامہ دربر گر اصغر می نماید گاہ احمر شدہ ہر یک تو اسخ و نوا اگر کہ فصل نو بہار آمد مکرر دو عید انبساط افزائی دیگر ہو الا مستی ہر دو برادر ہم آن منصور و ہم بادین مظفر</p>	<p>بحمد اللہ کہ دل شد شاد و خرم فلک بہر نشان ہر دو آورد چو گویم از سر و رخ بزم شادی ز جوش خیری دگلمائے صد برگ تلو نہائے باغ و راغ بینید اگر بلبل و گر وصل اگر سار دو بالانشہ نشو و نما شد باین عید اجماعی لازم کہ آورد چنین تقریبہا تمام داوند اگر اکبر و گر اصغر بہر کار</p>	
	<p>باشش گفتم این مصرعہ سیحی مبارک انعتا دہرود و خسترنیک ۱۹۰۸ھ</p>	

تاریخ ولادت فرزند شیخ مظفر علی برادر شیخ صغری علی تعاقداً گنبداره

هزار شکر که دادت خدای فرزندی بفرز خدیش چشم روشنی گویم ز عمر و دولت و اقبال بهره در بادا	که چشم بزرخش دور باد شام و بنگاه که برده گوی سعادتی ز شتری آن ماه بسایه پدر و مام و عسم و نسل الا
---	---

چه حاجتست که پرسی سنین بیلاوتش  
که روشنت و عیان از طلوع اختر جاہ  
۱۳۲۵

تاریخ زینت خانہ حسین

خان عالی مرتبت حیدر حسین ابن خانہ جستا بن بیاترک سر اغنبا رگیر گوش کن	مصرن تاریخ اگر خواهی ز روی انتخاب از در حیدر رسد اینجا نوید شیخ باب ۱۳۲۵
--	--

قطعه تاریخ وفات مطیع رحمن ابن ابوالفتح رحمن

چون شد مطیع رحمن رهبر و ملک باقی رضوان چو دیدار حال آنست زیندین کمال	آسود زیر نخل عرش مطیع رحمن گرد مطاع حوران فستق و مطیع رحمن ۱۳۲۵
---	---

تاریخ وفات اہلبیت بر خورہ ذار شہاب الدین

عقیقہ کہ کونخوے بود و نیک خصال بسین چه رفت ز گلچین گلچین سید فغان کہ گلبن رعناے باغ عصمت یا زرنج و غصہ نبالید باغبان و بگدنت	بہ بست رخت نگیتی چو دخت مرده بزاد بسین چه داوثر عاقبت رخت مراد رسید لاله مصر صحر چنانکہ داد بسا و شگوفہ کرد و نہال چمن ز باے افتاد ۱۳۲۵
---	---

<p>۱۰۸ قطعه تاریخ فوات محمد منصور نون زیند احمد خورشیدی طالب علم علی تقدیر کرسی</p>	<p>۱۰۸</p>
<p>که در حاصل شرف قرب اله نوجوان زینت زنگینی ناگاه ۱۳۲۵ هـ</p>	<p>جان به حق و او محمد منصور نوجوان گشت بسالش باقی</p>
<p>۱۰۹ تاریخ وصال مولوی لمعان الحق قدس سره</p>	
<p>مطلع صدق و صفا و منبع اسرار حق شد نهان از چشم گوئی لمعان زوار حق ۱۳۲۵ هـ</p>	<p>بوالمرحوم الحق منظر انظار حق سال فوت در میان زمین بر شرف بود</p>
<p>۱۱۰ تاریخ وفات مولوی سیح الشهد</p>	
<p>که شد به عالم علوی سطح سفلی خاک که یافت دولت عمر بزرگ و پاک ۱۳۲۵ هـ</p>	<p>محب علم و عمل مولوی سیح الشهد نگو که رفت ز در انفس سیح الشهد</p>
<p>۱۱۱ ایضا</p>	
<p>راه پیمای شد سوخته دار البقا ناگه بین گرمی دانی بدان، فرستی آگه بین حور و علمان از برای خدش همه بین یافت عمر بجا و دان آر سیح الشهد بین ۱۳۲۵ هـ</p>	<p>یادگار صاحبان علم ازین دار فنا آن جمال و جاه کش او را خدا بخشید است سیرگاه او فضائی جنت الما و است مصرع تاریخ حقی حتم که با من حضر گفت</p>
<p>۱۱۲ قطعه تاریخ وفات شتی طهر علی کیلی صاحب کورسی شمس المکنون</p>	
<p>از خاک بدین با شش و بستر یافت نام اظهر و طبع اظهر و جا اظهر یافت ۱۳۲۵ هـ</p>	<p>اظهر علی آن که جنت و کور یافت شد سال وصال او ز روی القا</p>

		ایضاً	
۱۱۳	اطهر علی آنکه خواند جانان اورا اینصرع بر زبان آتف بگذشت	عمر جاوید و ادیروان ادرا شد خاک مدینه آب حیوان اورا ۱۳۲۰ + ۵ = ۱۳۲۵	
		ایضاً	
۱۱۴	اطهر علی آنکه داشت از جان مارے چون لب نشن عمر جاویدان بود بگو	گردید فدائے جان جانان آرے شد خاک مدینه آب حیوان بارے ۱۳۲۵ م	
تاریخ وفات المومنین شرافت صبا طری کلک طرزنگی محلی لکهنوی			
۱۱۵	بود آنکه بروے برقع از تقوایش خیل ملک از فلک ببالش گویند	شد رے بسوے موجد و مبدایش در حبله از بهشت الہی جایش ۱۳۲۵ م	
قطع تاریخ کہ خدائی ابو الحسن خان برادر ریاض حسن خان نصیر سولہ پور میں رضلع چھپرا			
۱۱۶	نوبهارت و باغ و راع امروز بلبل و صلصل از و فور نشاط جائے پروانہ روشن جمع اند از بہار جمال لالہ رخان	پر ز نسرن نینترن شدہ است آہنیت سنج بچون شدہ است ماہن شمع انجن شدہ است انجن رکش چمن شدہ است	
		سال این بزم طوی گفت عزیز وہ کہ نوشاہ بوہن شدہ است ۲۶ جمادی ۱۳۰۵	

۱۱۷	قطعه تاریخ کتب خانہ دیوبند ضلع سہارنپور
بناستہ کتب خانہ دیوبند از مشرق تا غرب روشن سواد کشاد و در علم خواہی اگر	کہ پیش بود پست این نہ قباب وز وہند تا سند شد فیض یاب در آ از در اے طالب فتح باب
<p>بطرز بر آورد و تاریخ اوست کتب خانہ نادرہ لاجواب ۱۳۳۸ - ۱۲ = ۱۳۲۶ ہجری</p>	
۱۱۸	قطعه تاریخ بنائے شہرتی دارالعلوم فننگی محل
این رواق شہرتی در دارالعلوم یاری مری و عبدالباری دیندار بہم بنائے علم محکم گشت ہم بنیاد دین	باہم خوبی بناد ساعت مسود شد باعث تکمیل این تعمیر و واژود شد بہم خدای رضی دہم خلق خدا خوشنود شد
<p>از در القاریہ تیمم عمر نامہ گوشت بائیش زینبانی در رستہ جود شد ۱۳۲۶ھ</p>	
۱۱۹	ایضاً
این عمارت کہ شد بنا اینجا از علوم و فنون گوناگون از پئے دیوبند و سگانش	وصفت آن خارج از شمار بود این کتب خانہ پر نگار بود باعث عسرت و استخار بود
<p>سال تاریخ این بنائے شہرت گو کتب خانہ یادگار بود ۱۳۲۶ھ</p>	

۱۲۰ تاریخ وفات احمد شاه سنین هجری این مختار جی رئیس کشمیر

رہرو از گیتی چو حاجی احمد اللہ شاہ شد  
 پرودہ از روئے حقیقت چون برے و کشاد  
 شدہ بارانج خوشترن گو بومر شصت سال  
 جائے محل دل پہنچی دروہ مہبود بست  
 دیدہ ہا از دیدن بیودہ بیودہ بست  
 طرفے از حج چهارم نیز بایسے زود بست

از صدی خوانی گو تم آمد این مصرع گفت  
 وہ چہ احرام حسرتیم کعبہ مقصود بست  
 ۱۳۲۶ھ

قطعہ تاریخ انتقال حاجی خواجہ غلام محمد در آوین حاجی سیف الدین رئیس در مدنیہ شریف

۱۲۱ ز کشمیر از خواجگان بو زمانے  
 بقبیلہ بن آستان شد مشرف  
 پر یوم الاحد بستم اول جمادی  
 غلام محمد فضل اب وجد  
 پیکمیل ایمان زیزدان موید  
 زمانید رحمت بخت در آمد

پرسید رضوان کہ ہست این ملک گفت  
 فکرا نبی و غلام محمد  
 ۱۳۲۶ھ

۱۲۲ ایضاً

در بیخ خواجہ کشمیری اصل دار ابو  
 ز خاک درگ سلطان دین صفائی نیت  
 بروز شنبہ بستم جمادی الاول  
 بنام بو غلام محمد او مشہور  
 کہ سینہ اش شد کاینہ و دلش پر نور  
 شنید از جہتی در بار گاہ رب غفور

رسد ز عالم غفران ندالجا لہیان  
 کہ چون رسید درینجا شد و شدہ مقفور  
 ۱۳۲۶ھ



۱۲۳	<p>قطعه تاریخ وفات صفتیہ سیکریت صاحب دین حسن خان مجوم و مغفور</p>	
	<p>بقیص صفت صبیہ داشت از صدق و صفا صفتیہ ناسخ صفوت کدہ بہشت رضوان</p>	<p>صدیق حسن امیرومی جاہ در جو دو سخا سیرید و کیناہ آراستہ بہر او چو خر گاہ</p>
<p>شدصال وصال نبت صدیق صدیقہ عصمرنت ناگاہ ۵۱۳۲۶</p>		
۱۲۴	<p>تاریخ وفات نثار احمد</p>	
	<p>سید نوجوان نثار احمد گوہر جان نثار احمد کرد بود روز سوم ربیع دوم پدرش یوسف آنکہ چون یعقوب دور و نزدیک ہر کسے کہ شنید</p>	<p>زین جهان در جهان سرد شد جاے او قصرے از زبرجد شد کین غم و غصہ از کیے صد شد سز نش افزون ورنہ بچید شد بیدل و بہت ترار و نہ بخود شد</p>
<p>سال فوتش نوشت کلاک عزیز جان بچ جان نثار احمد شد ۵۱۳۲۶</p>		
۱۲۵	<p>رباعی تاریخ وفات شاہ التفات احمد مغفور</p>	
	<p>و صل شدہ شاہ التفات احمد شد مصرع سال و صلایش ہم زبان سنہ</p>	<p>از روے التفات احمد بہ صمد قرب احد آید التفات احمد ۱۳۲۶ ہجری</p>

قصیدہ تاریخی گلستان سیدان دی ہندوستان کے سیران مقیم قسطنطنیہ نے رفیع الدولہ نیرضاخان دانش

بفرمائش شیخ شمسیر حسین صاحب تدوین تعلقہ دارگہ ضلع بارہوکی

۱۲۶

جام از جمشید یا آئینہ ز اسکندر رسید  
 پر تو پیش اذان مرآت پر جو ہر رسید  
 ہم برائے تشنہ کا مان چشمہ کوثر رسید  
 خوش شمیم از تخت جان بخش جان پرور رسید  
 یک گلستان گل بمن کیے تاج عہر رسید  
 طوطی شیرین زبان را رنگی از شکر رسید  
 نازہ مشک ستار و نفع عہبر رسید  
 یا مگر از شاخ زرین مرغ زرین پر رسید  
 از زبان جان جانان و زبرد لبر رسید  
 با ظرافت با ظرافت تر دفتر رسید  
 کا سمائی نامہ انیک پہنمبر رسید  
 کہ جناب آفتابے خاوری گوہر رسید  
 کہ کھنڈ فیض و فیضائے بخشک و تر رسید  
 فیض فضل و بذل کشمیر تا کشمیر رسید  
 ز امیر اطوران و الاشان نا آور رسید  
 ہم سفارت را از و این فرود این فر رسید  
 این قوم عاشق داراے سکندر دور رسید  
 این ہمہ تشریفائے عزت در بر رسید

ہر یہ نکتہ بن از حضرت و اور رسید  
 از خط آن جام روشن شد سواد و انشم  
 ہم برائے خستہ جانان مژدہ دران رساند  
 خوش شمیم از چمن گلر زرد گل افشان زید  
 بر فرادان بخش فیصل بہارم نازہ ہاست  
 بلبل بگین بیان را دستہ گل از چمن  
 تازہ گردید از شمیم وے مشام و زگار  
 آمدست از گولڈن ہارن ہائے دولتے  
 چامہ ہائے جانفزا و نامہ ہائے دکشا  
 با حقائق باد قائق عمدہ تر مجموعہ  
 شرع اگر ہر سردان من نگشتے گفتے  
 فاش تر گویم کنون گوہر نشانی می کنم  
 ارفع الدولہ رضاخان دانش آن بحر کرم  
 صیت جو و جو و جو و او پارتی پیر گرفت  
 میر نوینیان کہ تمغائے نگو نامی بو سے  
 ہم عمارت را از و این رفیع و این وقت بود  
 فتح بابے باشدش از باب عالی ہرزمان  
 راستی نیست کہ در گاہ شاہ کج کلاہ

<p>ہر شامے کا مدش از شہ برائے ارتقا بہر استقبال اجابت آمد از درگاہ حق</p>	<p>طاؤر اقبال اور اگو گیا شہر رسید ہر دعائیش بر زبان این ثنا گتر رسید</p>
<p>چون رسید این دفتر بنیش شیر از بہر سال از در دانش رقم زدہ خادری گوہر رسید ۱۳۲۶ھ</p>	
۱۲۶	<p>قطبہ تاریخ وفات اہلبیہ حسن الدین صاحب بنارس</p>
<p>وادرینا بانو عصمت مآب تا نشویم کام و لب از بہت آب گتہ رضوان پردہ دار حجاب اش سال فوتش گر کسے پرسد گو</p>	<p>روے خود پوشیدار چشم بہمان نام پاکش را نیارم بر زبان بستہ بہر خدش جوران بیان بود اہم اسم خاتون جہان ۱۳۲۶ھ</p>
<p>مصرع سالش شد از روے ادب بود روے بہنام خاتون جہان ۱۳۲۶ھ</p>	
۱۲۸	<p>قطبہ تاریخ وفات خواجہ فرید الدین عرق زلفان جباریس لکنؤ</p>
<p>سردید الدین چو بوے گل ازین باغ نہ سال دوستی از پا در آمد دل اجاب نالان چون جرس بہت درینا گشت گیتی تیسرہ و تار</p>	<p>بگلگشت بہشت جاودان رفت بہار و دستان زین بستان رفت کہ میر کاروان از کاروان رفت چراغ دو دمان خواجگان رفت</p>
<p>سنین رحلتش بستم نہا شد فرید دھسرا گہ از جہان رفت سہ ۱۲۰۶ھ</p>	

	رباعی تاریخی سالہ الناظر لکھنؤ	۱۲۹
مرآت صفاست بہر ارباب یقین جایست جہان نامے ہر صفو درین ۱۳۲۴ھ	الناظر اگر چہ آیتے ست مبین گر چشم نین طبع داری سبگر	
	قطعہ تاریخ وودت مبارک علی بن ابی طالب عبداللہ بن علی بن ابی طالب ۱۳۲۴ھ	۱۳۰
عطا کرد فرزند صاحب جمال مبارک جمال و مبارک خصال ۱۳۲۴ھ	مبارک علی را مبارک کہ حق بس این مصرع سان احوال و	
	قطعہ تاریخ وودت مبارک علی بن ابی طالب عبداللہ بن علی بن ابی طالب ۱۳۲۴ھ	۱۳۱
از جہان رفت و پاک و طاہر رفت در پناہ امام باقر رفت ۱۳۲۴ھ	شیخ دوران حکیم باقر نام گفت ہاتف بسال رحلت او	
	تاریخ مولوی عبدالعلی آسی در اسی فروغ مخلص	۱۳۲
طالب علم خفی و صاحب علم جلی جائے در فرودس گوئی یافتہ عبد العلی ۱۳۲۴ھ	مولوی عبد العلی آسی در اسی فروغ رفت ازین دارالحج شادان ہاتف گفت سال	
	تاریخ تولد فرزند سید برکات احمد لکھنوی	۱۳۳
کہ یافتہ پسے خوش جان خوش حرکات کہ آن سمیتہ بود از نتایج برکات ۱۳۲۴ھ	بطالیح برکات احمد بود از نش عسری مصرع سال ولادت گفت	

۱۳۳۲	تاریخ ختنه فرزند مرزا محمد عسکری سلمما	
<p>صبا مرزا محمد عسکری را          مبارک ختنه فرزند او باد          سلمانان شدند از ختنه اش شاد          شود سر سبز و خرم تر از اول          ره این تنیت برید آسان          ز حق صبح و ساهست التجایم          نسیم این فرزند گلشن چو آورد</p>	<p>زمن این تنیت باید رسانید          که گویا غنچه اسید خندید          که از دے رکن سنت یافت تشنید          چمن پیرا سر شاخه که برید          قلم از قطه دون چون تیز گردید          که در ظل پدر مانا دجاوید          گل از شادی به پیرا بن گنجید</p>	
<p>بسالت لبیل این مصرع بن گفت          توان چیدن گلے از غل امید          ۱۳۳۴</p>		
۱۳۵	قطعه تاریخ عقد غلام حسن فرزند عزیزی خواجہ اسلام الدین در سلمما کشته	
<p>ز عقد غلام حسن در فشانم          بتاریخ اختر شناسی رقم زد          محب</p>	<p>دو گوهر شده جمع بارے بر بجه          دو گو کب قران یافتے بر بجه          ۲۸          ۱۳</p>	
قطعه تاریخ انتقال منشی کتو چندی سہا تخلص نہال خلف راجہ جبالاں بہادر		
۱۳۶	تخلص بہ گلشن کهنوی	
<p>پہرا حیف کہ چندی سہائے زین گلزار          الن کشید ز دل باغبان واد بندا</p>	<p>بزنگہت گل چندوان چنیش باد          نہال گلشن مہر و دفا ز پائے فتاد          ۱۳۳۸</p>	

قطعه تاریخ مستدین مخصوص پر مظفر الممالک فتح جنگ ہر ایڈنوس میر عثمان علی خان صاحب سہا در

۱۳۷	نظام الملک آصف جاہ والی عمالک محروسہ اصفیہ حیدرآباد (دکن)
	دارا سے دکن بسند عزت و ناز از اوج سپہر داد پالفت آواز نشست و بیدار داؤد ممتاز حق کردستار زور و دبر مرکز باز ۱۳۲۹ھ
۱۳۸	قطعه تاریخ نیک مطلب حکیم ہاج الحق فرنگی علی
	ہست دیاج الحق آئے در جوانی شیخ وقت مخزن حکمت وجود ابن حکیم حازق است از پے اصلاح سلبی گر نگار دست کرد از بہنہ مطلب این کو شک عالی بنا دستگاہ علم ابران دار دوست شفا دار دان خاصیت اسیر و حکم کیمیا
خوابم سال بنا، ناگر ملک گفت از فلک باشد این دار الشفا بے بائی صاحبنا ۱۳۳۰ھ	
۱۳۹	قطعه تاریخ قاضی جوہر خلیل الرحمن تغاقدار و ملی ضلع بارہ کی
	نہم ماہ جمادی الاول آن کہ او بود رئیس ابن رئیس آن کہ او بود کریم ابن کریم خلت از خوان خلیل شد و شست جہان بحق داد خلیل الرحمن روفق بزم رئیس ابن جہان حسام وقت بچو دو احسان خانہ اش وقت قدم همان
صبح سال چہ خوش گفت عزیز بے شک او بود خلیل الرحمن ۲۹ ہجری ۱۳۷۹ھ	

۱۳۰	قطعه تاریخ وفات عزیز مرزا صاحب اسکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ
صدر ذوالفقار بزم مسلم لیگ شبہم آحشر بافتاب رسید شد زہر سوئیہ تعالیٰ تعالیٰ بود الحق عزیز دلسا اد	رفت و در قریب ایزدی جایافت قطرہ جادو کن در پایافت رہ بدر گاہ حق تباریافت ہر کش اسم با سمنیافت
گفت از روی افتخار عزیز وہ چہ عزت عزیز مرزا یافت ۱۳۳۳ھ	
۱۳۱	ایضاً
از نظر تاعسزیز مرزارفت خلق دامن تہی زگو ہر ماند باہمہ عز و جاہ و خیل و حشم لطمہ صر صر فتابنگر اشک مردم رسید تا بہ ثرے بود اور ہنسائے مسلم لیگ دادخواہ از پے حمایت قوم بود جہان عزیز قوم الحق	ہر کیے راز دین در یافت ابر گو ہر نشان گہر زارفت ہائے زمین عرصہ رفت تہارفت چون پر گاہ کوہ از جہارفت نالہ حشلق تا ثریارفت جانب خلد جادہ بیہارفت سوئے در گاہ و حق تعالیٰ رفت قوم بے جان ماند او تارفت
دار دین نو حسہ بر زبان آفت آہ جان ناگسان زتن ہارفت ۱۳۳۳ھ	

۱۲۲

### تاریخ قاری عبدالرحمن

حافظ و تازی و باعز و وقار  
بود گو یا رحمت پر در گزار  
۱۳۳۰

عبد رحمن عالم صاحب عمل  
گفت بهر سال فوت او سر و ش

۱۳۳

### ایضاً

علم تجوید یافت رونق از و  
پرز آوازه اشش بود هر سو  
عارف کامل و ملائکث شو  
گشت رهرو بگلشن مینو

عبد رحمن که بود اصل یقین  
هفت قرآت شده از و هر هفت  
حافظ و تازی و ادیب اربیب  
سایه چون برگرفت ازین گزار

که بر سر سند سال و حالش گو  
بود اینک بطن حلسن او  
۱۳۳۰

### تاریخ بنای کنگک لاج در کابو شاه باغ کلمه نویسی زیری در شاه حسین بیرون تاسقار گد

۱۳۴

قصر دیگر شده تعمیر لیه قصیر  
این بنیامت بود از طارم چارم برتر  
هست هر خسته ازین آئینه علم و هنر  
کرد تحویل زیر جبه سوسه برج دیگر  
افتتاح در این مدرسه کو آن داود  
شمع هر خبسن و شاد نور می بیکر  
نقش ثانی بود القصد از اولی بهتر  
۱۹۱۱

مژده ای اهل علوم اینک بنام کنگک  
آن برخت بود از نخل سپهر چارم  
هست هر سنگه ازین لوح طلسم دانش  
آفتاب فلک و فصل و کمال آخر کار  
شکر صد شکر که از فضل الهی فی الحال  
خواست تاریخ برین چشم چراغ پیش  
مصرع عیسوی از گفته و گفت عزیز



	<p>۱۲۵ تاریخ قامولوی ہر ایتھ صاحب عرفیے میان فرنگی مسلی</p>	۱۲۵
<p>عاقبت سوے باغ جنت رفت گلے از گلشن شرافت رفت ۱۳۸۱-۵۰-۲۱۳۲۱</p>	<p>چون ہدایت رو بہدایت رفت عند لیبرے رنگ تخرجہ گفت</p>	
	ایضاً	۱۲۶
<p>از بیخارنت سوے رو فخر ضوان تقی دتقی وضاحب عرفان ز گلزار شرافت گلبن خندان اک کے زقہ کجارت و ازین ستان</p>	<p>ہدایت اللہ اللہ ہم چو بوسے گل فقیر سے کامل و صاحب مدد و عابد ز دریا سے کرامت گو ہر کیتا بفکر سال و حالش بدو مع من</p>	
	<p>بجو ششم آدرا ز ہائت کہ میگفتے ہدایت شد کہ ہا ساز و تحیت آن ۲۱۳۲۱</p>	
	ایضاً	۱۲۶
<p>بر زبانی و سہ الہدرا الہد رفت جانب حق ہدایت الہد رفت ۱۳۳۱</p>	<p>شد ہدایت ہدایت کہ وقت رسید گفت اتن ز روئے آگاہی</p>	
	ایضاً	۱۲۸
<p>رو جنت ازین گلشن گرفت او بقبر حق بے مسکن گرفت او ۳۱ ہجری ۱۳</p>	<p>ہدایت داشت در سر چون ہوایش سرکش از ہسلان جلتش گفت</p>	

۱۳۹	تاریخ وفات سید محمد باقر	
چون صدای ارجی در گوش عبدالحق رسید مصرع سال وفاتش گفت تا فاین چن	از دفر شوق گشته ره گرای راه حق رفت عبد حق از بیجا جانب درگاه حق ۱۳۳۱	
۱۴۰	تاریخ انتقال خواجہ محمد یوسف خویش نصیف مرحوم	
از قضا خواجہ محمد یوسف مصریان نوحہ کنان می نالد	سوی اصلی وطن از گیان رفت ہلے یوسف طرف کنعان رفت ۱۳۳۲	
۱۴۱	تاریخ وفات سید محمد حسن مدنی	
عرف سید مدنی نام محمد حسن است روز یکشنبہ وستم زجادی الاول لکھنؤ گشتہ منور رہا جانش چندے	عارف کامل و معروف بجالی نسی رخت بر بست زگیتی پے تورت طلبی زانکہ ابلوہ و چراغے بر شمع نبی	
	سے تیر رحمتہ اور گشتہ زور و سہہ الہام رفت زینجا بچنان آن مدنی العربی ۱۳۳۱	
۱۴۲	قطرہ تاریخ ہر رسالہ اخلاق تا ایف مولانا عبد الحمید صاحب ازنگی محلی	
فقیہ کامل عبد الحمید است ادیبے یاریبے ہمسرا و نوشتہ نسخہ در علم اخلاق ز بس صدق و صفہا ہر صفحہ آن	کہ باشد ذات پاکشن برگزیدہ نہ چشمے دیدہ نے گوشے شنیدہ تو گوئی صورت معنی کشیدہ بود مرآت اخلاق حمیدہ	

<p>دلم اشکفت و رنگین مصرع گفت گل از گلستانه اخلاق چیده ۱۳۳۱</p>	
<p>۱۵۳</p>	<p>ایضاً</p>
<p>موشنت این نغمه عبد الحمید ازین علم با ذهن مشککش برگ و نواز نوسال و مید</p>	<p>که شد مرهم هر جگر خسته کشاده بساعت ده بسته برنگ و بهو گلبن رسته</p>
<p>چرخ خوش گفت هر کس که بر تبه گفت بدین رنگ و بلا بست گلستانه ۱۳۳۱</p>	
<p>۱۵۴</p>	<p>ایضاً</p>
<p>علامه زمانه در گلشن معانی ذوالجود المکارم عبد الحمید کز و تالیف کرد از اشفاق فصلی علم اخلاق</p>	<p>شد گرم گفتشانی از مرطوب احباب گیرند فیض هر یک که شرح هست در کتاب نثر شرافت در آفاق کا در عقید اصحاب</p>
<p>چون رنگ طبع گرفت هر یون چمن گفت این بوستان تازه جاوید بادشاداب ۱۳۳۲</p>	
<p>۱۵۵</p>	<p>تاریخ فوت اطهر حسین ابن صنو علی خان گویچه پوری محله بلایانی پور</p>
<p>محو گلشت بلع رضوان هست مصرع سال پیر سیکده گفت</p>	<p>است میخانه ظهور اطهر خورد گو یا ع ظهور اطهر ۱۳۳۲</p>

تاریخائے تولد و زنده گنما راجه بلرامپور

۱۵۶

شد بزرگوار و حسن افضل خزان برآمد  
در مست گزاری مرغان باغ در اغند  
نشود نامه اسال کردست فارغ البال  
این نور چشم داد را با سرخی و بافر  
هر ذره فارغ البال خوشوقت هست خوشحال  
با جوهر بزرگوار زنده گوهری هست  
کن سال بکرمی یاد گایزد ز روئے امداد  
بلرامپور پر نور گشت از فروغ این بود

گل و سپن در آمد بلبل نوا گرام  
در تمینت سرائی هر سرور و سر آمد  
هر مرغ بے پرو بال با بال و با پر آمد  
یا از صدف چو گوهر از یمن مادر آمد  
هر سپهر اقبال ساطع ز خاور آمد  
با چهره منور تابنده اختر آمد  
عمرش دراز تر داد چون یار دیوار آمد  
مسموم با دازین پور کا و ج پر در آمد

هر روز هست نور و نور خوش گشت بلبل امروز  
نور شید عالم انروز گوار جمل بر آمد  
۱۹۱۳

قطعه تاریخ عقد ثانی شاه ابوالحسن صاحب چھاٹوی

۱۵۷

نور شاه بار دیگر چون شاه ابوالحسن شد  
مرغ چمن به گلبن باشد بنغمه سنجی  
ما دام در میان شان ده اتفاق ایرب  
باین همه فصاحت با این همه بلاعت

آراستند بزمی چون جشن خسروانی  
باد صبا بگلشن آمد بگلشنانی  
مانند جام وین با عیش و کرامانی  
این قطعه هست الحق خود وحی آسمانی

تاریخ عیسوی دل از غایت طرب یافت  
این عقد ثانی آمد چون آیت ثانی  
۱۲ عیسوی ۱۹

قصیدہ تاریخی ولادت فرزند ارحمن کیوں این باب راجعلی محمد خان قلعہ دار محو با باقا بایم اقبالہ

<p>۱۵۸ راجہ راجگان عالی شان      آن کہ گردن خون نمبت او      آن کہ خیمہ زد پے لکن جوش      راسے اور ایتست از اسلام      در کفش نمر مسر آل نبی      از رہ علم و حلم در اسے منیر      نور چشمیش داد حق کہ شدند      نور چشمے کہ چشم بند و دور      من چه گویم کہ مشتری گوید      صد و سی سال بلکہ انزدن تر      نام این نامور بنام ایزد      سال میلادش این دعا گو گفت      آسمان گفت روز میلادش      سنہ ہجری و سیحی نیز      زہرہ در رقص ہر زمان نظر      ۱۳۳۲ھ</p>	<p>کیست غیر از علی محمد خان      ناتوان، باتوان و پیر جوان      گوہر از قمر و بحر و لعل از کان      رودے او ایتست از ایمان      بر شمش چتر سایہ یزدوان      کوہ نگین و حسن من و امان      در نشان چشم روشنی گویان      است چشم چراغ کون و مکان      آفتاب آن و این ہوتا بان      باد نسل پر تبارک آن      تاج ہر نامہ بہت و ہر عنوان      زئدہ و شاد امیر احمد خان      کرد روشن چو آفتاب جہان      زمین دو مصلح و دیگرت عیمان      مسدہ و تم بہر نیت خوانان      ۱۹۱۲ھ</p>
---	---

۱۵۹

ایضاً

<p>راجہ جو آباد آن کہ دادش کرد گلار      گفتہ امین فرزند طالع کیست یا زلف</p>	<p>نور چشمے کہ ز نور نظامت ش شب گشت روز      آفتاب عالم از اسے عالم نر روز      ۱۳۳۲ھ</p>
---	---

## مصدق مقامات مولانا شبلی نعمانی

اے دل انسانی پُروردگو کہ سوئے خلد سفسر کردگو	زان جوان مرد جهان گردگو برہ و رسم بر آوردگو
از سخن تاج جہانبانی رفت مولوی شبلی نعمانی رفت	
دشمن اہل خرد و دوران شد از ادب و ز طلبش حیران شد	خالی از علم و عمل گنہان شد ملک معنی و بیان ویران شد
از سخن تاج جہانبانی رفت مولوی شبلی نعمانی رفت	
خلقے از چرخ کن می نالد ہر یک از اہل سخن می نالد	خلقے از رنج و عن می نالد در چمن مرغ چمن می نالد
از سخن تاج جہانبانی رفت مولوی شبلی نعمانی رفت	
دست جو ر فلک کور سواد آیت لم علم و عمل رفت زیاد	دست و دولت دین داد بسواد قلم از کف علم از پائنت داد
از سخن تاج جہانبانی رفت مولوی شبلی نعمانی رفت	
$1332 = 3 - 1335$ ۳۲      ہجرت      ۱۳	

قطعه تاریخ وفات مولانا شبلی نعمانی رحمه الله

که ز دفتر کده فانی رفت  
 ناظم ملک سخن دانی رفت  
 کامل واکمل ولاتانی رفت  
 همه دانے که تو میدانی رفت  
 تا بنزل گه روحانی رفت  
 ره دشوار باسانی رفت  
 رنج روحانی جهمانی رفت

آه سر دفتر بر باب کمال  
 حاکم محکم علم حکم  
 فاضل واصل و بے مثل نماید  
 با کمالے که تو آگای از و  
 همتش بین که بیک پایے آخر  
 راه دان آمد و هم راه شناس  
 بردل دجان سن از رفتن او

خاست چون از سر جان هاتف گفت  
 مولوی شبلی نعمانی رفت  
 ۱۳۳۲ هـ

قطعه تاریخ وفات حواجه الطاف حسین حالی

که در حاصل آخر انجا قرب رب  
 یافت حالی تر بسه عالی عجب  
 ۱۳۳۳ هـ

حواجه حالی ز الطاف حسین  
 گفت هاتف سال و حال جلالتش

تاریخ وفات حواجه الطاف حسین حالی رحمه الله

خدا یا تر حشم خدا یا تر حشم  
 ندازد تر حشم الما تر حشم

بر احوال عبدالرحیم از مرادم  
 بسال وفاتش کرده ملائک

۱۳۳۳ هـ

## بیان لایق محمد زریں جام حرم ذکر و نسبت آن امیر فقیر بانی دین سرعائیز قاضی کلمتو

نخستین خدا را سجد آورم  
 بر اولاد و اصحاب خیر الانام  
 ازین پس و یادگار زنتگان  
 خصوصاً بزرگے و در عهد حال  
 محمد و زیر آن سیادت آب  
 ز آیات رحمت ہم او آیتے  
 بہار گلستان دین و دودل  
 ز علمے کہ بر بستہ بود او رصد  
 گئے سالک و گاہ مجذوب بود  
 کشیدے چو نقشے بد فرج گزند  
 چو نقشے کسے را از دوست داد  
 خدا دادہ بازوے زود آورش  
 بدل خستگان لطف او مرتبے  
 شد آسان از دشکلے ہر کسے  
 یکے گفتش از صاحب دست غیب  
 کسے گفت داناے علم جہنر  
 ولے پے کسے تا حقیقت نبرد  
 ولانے کہ دار دو لے با خدا  
 کہ دانند کہ در پردہ نہان چہ بود

سپس مصطفیٰ درود آورم  
 ز من باد یارب درود و سلام  
 کتم ذکر سیدار دل خفتگان  
 شد از رحلتش عالمے را مال  
 سیادت آب سعادت نصاب  
 ز آیات نصرت ہم او رایتے  
 چہ سراغ شبستان علم و عمل  
 سلطانوں نہ آنجا رسو رسد  
 کہ دیوانہ حُبوب محبوب بود  
 مد و خواست از خاتم نقش بند  
 بحر سی نشانیہ نقش مراد  
 اگر دیو در گیونہ سرمان برش  
 بلب تشنگان کرد کار پیے  
 دمانید گل لطفش از ہر جسے  
 و گر کیمیا گر بلا شبہ ریب  
 بلے نیست از گفت مردم مفسر  
 چو آئینہ رنگ از طبیعت نبرد  
 بہ از کیمیا سیمیا ریمیا  
 بجز فیض چارمی مٹان چہ بود



بزدگو سپند ارچہ پروردادو  
 بخرمین نحو چیدے از دست خویش  
 باین پرورشش ہر یک از فرقی  
 شدے ہر یکے، بچہ زندہ پیل  
 گئے کہ دازان گلہ قربانیے  
 بتقریب میلاد خیرالانام  
 فی بست در بر رخ اہل شہر  
 بنام کہ فیاض در یادے  
 ز خوانہائے نعمت شدے خانہ پُر  
 بیک سفرہ خوردند میر و تقیر  
 غذائے لطیف و ہولے نظیف  
 ہنوزم بود لذت آن بجام  
 بوجہ حسن محبت حق حسن  
 ز آبے اد بود مردے حلیل  
 ز مستقول و مستقول بحرے عمیق  
 کتم شرحے اکنون ز اجداد او  
 محمد و زیر ابن جعفر کہ بود  
 بن کاسم ابن محمد سعید  
 بن احمد نقشبندی طراز  
 بن قطب دین قطب دین مبین  
 بنجند گراز جائے خود قطب گاہ

شبانی چو پیغمبران کردادو  
 بہر روز چید و نہادے پیش  
 بگنجیت در پوست از فرہی  
 ہنسگے بزرگے ز دریا نیل  
 کہ می رفت در خوردہ مانینے  
 بہر سال دادے صلاکے بجام  
 کہ بگرفت یک شہرازان سفرہ بہر  
 بر آراست زلے بہر منزلی  
 ز ہمان ناخواندہ کاشانہ پُر  
 نشستند دست از گشتند سیر  
 قوی گشت از خوردن آن ضمیر  
 کہ گشتم مخاطب بشیرین کلام  
 رسانے نسب تا امام حسن  
 کہ باشد لقب بسید عقیل  
 دلے خود بدریائے حدت غریق  
 دل خویش آباد از یاد او  
 بعشر و ہفتاب با جاہ وجود  
 سعید ازل ہم رشید و وحید  
 بن نجر دین باعث فخر و ناز  
 کہ حیث لانی آمد بصدق یقین  
 ہند آمد این قطب از امر اللہ

بجا پورا کرد و جاسے دقمر  
 ہما نجا بود و مرشد پاک شان  
 وے تاسم و جعفر نیک بخت  
 ازان خطہ در موضعے کردہ جسا  
 ہما نجا شد از در گہ ایزدی  
 ہزار دو و صد ہفت چل کن جناب  
 سعادت ز پیشانی اش تافتے  
 ز تائید کارش بجایے رسید  
 ازان قصبہ ناگاہ از نعت بست  
 ارادت با و فضل الدولہ داشت  
 بعد ولیمہ سے اورا بگفت  
 کہ روز شنبہ بحکم آکر  
 بدستت عمان حکومت دہند  
 بالآخر ہمان شد کہ او گتہ بود  
 ازان روز شد اعتقادش زیاد  
 ز بس بود متغنی از عز و جہا  
 ازان خطہ بگرفت آخر دوش  
 بچ رفت ہما در خویشتن  
 بچ رفت شش بارہ و بار گشت  
 دران بار گہ ہارشش بار یافت  
 ازین خاکدان رفت چون مادرش

سہ ہفت اندران بقعہ گشتہ لبر  
 مگر بود ازان خاکدان خاک شان  
 سوے حیدر آباد بر و ندرخت  
 شدہ محمود کسب صدق و صفا  
 بجعفر عطا و دولت سردی  
 کہ شد از جل طالع این آفتاب  
 رشادت دروہر کسے یافتے  
 کہ از بندگان خودش حق گزید  
 کہ در حیدر آباد رفت و نشست  
 لوایے تو لایے ادب فراشت  
 چہ خوش گفت گوئی کہ گوہر ہفت  
 سوے صاحب گاہ و صاحب کلاہ  
 ہما تارئی دین و دولت دہند  
 کہ نقدیر ہم این چنین رفتہ بود  
 کہ جاگیرے از ملک خویشش بداد  
 بوے کرد واپس پس از چند گاہ  
 بطون حرم کرد دل ہانش  
 بدار الا ان شد ز دار الفتن  
 تو گوئی کہ او شش ہفت و نہشت  
 درخت مرادش چہ خوشن یافت  
 قضا ظل ادبر گرفت از سرش

غرض بود تعلیم فرزند خویش  
 بسرگشت شنوئل تحصیل علم  
 پس از انفسر ان علوم و فنون  
 پدید چشمه فیض را سرکشاد  
 مگر بود بارے درین مرغزار  
 پدر آ پنجان و پسر این چنین  
 گرا بود و این محیطیست شرف  
 مکان منبع دزینے و سیح  
 دبستان تجوید قرآنیہ  
 بسی تمام دبصرت کثیر  
 پس از ختم تعمیر آن نیک مرد  
 که در گیتی از دے بود یادگار  
 شود این دبستان بڑ بوستان  
 در آن گرگا ہے چنان ہولناک  
 با آغاز ماہ صفر زاعتدال  
 بیک ہفتہ من رو ترک غذا  
 ز ماہ صفر چاروہ وقت شب  
 چہ برزخ کہ خاص محمد بود  
 بقاشق ہوا ند چون روز مش  
 در پنجا ز زمزم شد اکثر بجام  
 وے نرم و تن سخت و لیل زرد و آشت

کہ در لکھنؤ آمد آن راست کیش  
 مگر بست از بہر تحصیل علم  
 شدہ محو کسب صفائے بطون  
 بر دے کسان از گرم درکشاد  
 کہ شد کیشت آمال را آبیار  
 کہ ناز و برایشان زبان زمین  
 و را بود کوہ این سیطے شگرت  
 خرید از پے درس گاہ رسیح  
 کہ موسوم باشد بفرقانہ  
 عمارت بسے کرد بالا وزیر  
 با خلاص این درگاہ وقف کرد  
 برو ز قیامت ہم آید بہ کار  
 کند سیران باغ بادستان  
 بود بر سرش ظل قرآن پاک  
 مزاج در اسخرت گشت حال  
 غدار و ح را بود ذکر خدا  
 کشید آب و گرفت بزنج عجب  
 ز اسم محمد سوید بود  
 برغت بنوشید او در مش  
 در آنجا کند آب کو شرب جام  
 گے از طرب سخن چون در دشت

<p>مناساز نیاز سے ادائیگی نمود بجانبش در آمد نسیم جهان که جان جهان از جهان رفت باز همان کرد کان خواسته کردگار بود این چنین ربط ناز و نیاز بان شست و شو تم نش گرم بود چو خورشید گشت طلوع و صبح کفن شده جمع مردم فزون از شمار روان گشت تابوت آن سرو ناز تضرع فزود اهل لاهوت را طلاطم با سواج تازم قناد نوح و سلاج از پیر و ج بود چو راز که دار و نهان سینئه کس آنجا بجز حق نبودش نہیں گل و ارغوان شمع مرقد فزود باحسلاص خواندم برو قاتمه مالت بکش در بطوالت کوش</p>	<p>دش سوے حق رود سو قبلہ بود بنان شد چو جنبان بسان لبان نسیم جهان در جهان رفت باز بحق داد جان آن امانت سپار بمشتوق پیوست آن عشق باز پس از غسل اندام دے نرم بود رُخ روشن او بوجہ حسن بقصد نماز وے از بہر کنار پس از انفرغ از اداے نماز چو برودند تا گو ر تابوت را کشاکش در اینہوہ مردم قناد ز تابوت آن کشتی نوح بود سپر دند در خاک گنجینہ تہ خاک خنثت او بر وز خمیس بپالین او لاله شد عود سوز مشام کہ شد تازہ زان رائے عزیز از سخن تن زن و شوخوش</p>
---	---

سینش ازین صبح صبح گیر  
خدا شاہ عادل محمد وزیر

## تاریخ وفات سید کبر حسین برادرزادہ سید باقر حسین بہرائچی

چو شد پیمانہ اکبر حسین پر سحابے کا بیابانِ خاک و ہست طلالے کان زند ہر جسم و دو عالم غمے کان جان گدا باشد کد است	ندیم ساقی کو تر بود آن سحاب ویدہ اٹے تر بود آن مال آل سنیبہ بود آن نڈ آمد عم اکبر بود آن ۱۳۲۶ھ
--	--

## تاریخ وفات مبارک جہان سیکو اللہ سید باقر حسین

چو بیدار دل بود از رگے آن	شد این خواگہ از مبارک جہان ۱۳۳۱ھ
---------------------------	-------------------------------------

## تاریخ وفات حافظ ضیا الدین

حافظ قرآن ضیا، الدین کہ داد بازبان سال گفت اہلطف حق سلسبیل و کوثر و نسیم ہست جنت المادے و علیتین جہان ہر کسے کو گوش کرد این حال گفت بازمین گفت آسمان در ماتمش بانگ برخیل ملک برز و فلک واو بیتاب آفتاب اور اجواب	بود شمع نجس آراے من شد بہشت جادوانی جائے من رادق من صاف کھجوائے من جائے من طجائے من اداے من وائے من لکوائے من اے وائے من نیلگون بر حنہ خضر لے من کو کبے گم شد ز کو کبائے من بود او، ہجشم من ہمائے من
---	---

چون قرآن ماجرا بنید گفت

شد ضیا از ویدہ بنائے من  
۱۳۰۹ھ

# فی الشاعری

افزودش پایه چون بهمران رسید  
شد مغنی قرب قاب تو سین پرید

حق جله فضائل بر محمد بخشید  
لیکن بعد از شهادت هر دو امام

دیگر

در کعبه چرمی رسی بگونی لبتیک  
کین اضر مقدس است فاخلع ثنائیک

لے راه روره صفا همچون پیک  
ترک کونین بایدت در روع عشق

دیگر

مائل باد اے او چرناؤ چ سپر  
راج سواد بود بخو یکہ ضمیر

ناکرده بنار و غمزه ولما تخیر  
حاضر غائب چه قلب میر و نقشیر

دیگر

من کرده بجد زیر نفس گمراه  
کاود یوسپید گشت من لوی سیاه

رستم از زور شهره شد در افواه  
فزست همین قدسیان من و او

دیگر

از هر چه گدشت نیست بگذاشتم ایلم  
دل هست باز و هر آنچه برداشتم ایلم

هستی از بسکه نیست پنداشتم ایلم  
دنیاست ز دست آنچه انداختم ایلم

دیگر

کم ظرفیے خویش هست حالی کردن  
پر کردن او دست بهر خالی کردن

هستی بشراب پرنگالی کردن  
هستی مانند ساغر صبا هست

		دیگر		
سودائے عورتی پرستی باشد			واعظا قاتل سخن پرستی باشد	
کاین جملہ ہوائے تن پرستی باشد			تن زن ز حدیث جنت نمود تصور	
		دیگر		
گر غورہ ہم نشد بکن آرمویز			بر خیز و بکار کشت مخی میریز	
خاتون جو بخانہ نیست شو جنت کینز			چون بادہ نماند رو بافیون نوکن	
		دیگر		
در سینه بگر خون شدا ز خم فراق			گر بیان برش ہمیشہ چشم شتاق	
با دوشیم جنت طاق شد طاق			هر چند کہ گشتہ ایم یکسرافاق	
		دیگر		
وز ابروش آن دوزخس جاودہ برد			دل از کف من بغیرہ آن ابر برد	
گوسے سبقت بد لبری گیسورد			القصہ زین دآن بچیدین کوشش	
		دیگر		
ما ہے عجیبے کہ شمع را طلب است			عالم ہمہ پر ضیاء ماہ و جب است	
مرآت جمال جاہ ماہ عیب است			ہر اختر تابناک و ہرزہ خاک	
		دیگر		
پایت کہ بریدہ شد چہ ہستی غمناک			اسے پایہ تو بلند تر از افلاک	
پایے بظلمت داری و پائے بر خاک			زیر قدرت بلند ی پستی است	
		دیگر		
طاعت کردہ گروہ حق کا ہیست			مجموعہ شعریں پرستگا ہیست	
ہر بیست درین تخفیفیت الہیست			در دیدہ حق پرست اہل معنی	

دیگر	
از سجدہ خاک خویش را پاک نکرد در روز ازل چو سجدہ بر خاک نکرد	شیطان کہ ز قہر از دی باک نکرد امروز چہ سود سودن جہر ہنکاک
دیگر	
از بھنی سخن اقرب اندیشہ از دست ترسم رسدای عزیز تا دامن دست	در دیکہ بگردم از دست نکوست گردیکہ ز ہاستیم بر آرد این درد
رباعی خط مولوی سراج الحسن صاحب	
از ملک خراج خواہد و دیگر بیج پردانہ سراج خواہد و دیگر بیج	سلطان بس تاج خواہد و دیگر بیج بلبل گل ذردے خوب محبوب عزیز
دیگر	
دے رے تو پھولے خورشید نظیر ایچانہ منور از سراجیت منیر	لے رے تو پھولے صاحب تیز روشن ز تو بس سواد دار العلم است
دیگر	
یا ناخن شیراز پے لہنجیر است داریم گمان کہ تر کشن بی تر است	ابر دے تو ہم گمان ہم شیر است از بسکہ خلیدہ موہوش و دل
دیگر	
فرزند رشید تم میراث پدر خواہم یک رہ نظر لطیفہ از اہل نظر خواہم	تلمیک نسبت از حق زیبا ست اگر خواہم چون سر سرکلی خلی ہر سو ہے پڑناکم
دیگر	
داسن خویش میالائے بخون تابہرز نہری جز کفنے با خود و آنہم دوسہرز	اے جوان بہرین خویش بہر رنگ مرز از تجارت کہ گیتی کہ ندارد دوسوے



# فی الرقعة

## رقعه تقریب یازدهم جمادی الثانی از جانب جبه صبا ناپاره

<p>شده طالع زرافق باه جمادی الثانی          ماه نه آئینه طلعت نوحه شیدا آمد          کشتی غرسته در کبنا آورده          روشن از نور کمای شد ماهی تا ماه          چمن از رنگ و گل لاله گریست طراز          بو که باد سحر از جانب بعد او آمد          در نسیقتی هر ذوق گل باشد          ذکر قرست ز شب تا سحر و اغوا ماه          لاله در طرف چمن عود به مجر سوزد          هر کبای گذر مجلس حال آتالی است          از نهم تا دهم و یازدهم بزم آرا          خانه ام جلوه گنه ثابت بسیار شود          میمان خانه ابرار شود باره ما          کند از لطف بسوسه طالع نظر</p>	<p>فکر صد فکر که از کمرت بجانی          ماه نور باز کلید در آید آمد          یاد فلک جذبه غوثیه بکار آورده          چشم بد دور بود مطلع انوار این ماه          مرده اسه اهل طریقیل بیج آمد باز          هر کجی شاد درین باغ چو شمشاد آمد          خطبه معرفتی نغمه ببل باشد          بیلمان زمزم سنجید بشی بشند          گل باغ آمده تا بزم طرب افروزد          طرفه بزیست چمن مرغ چمن خوال است          دارم امید که از صدق شوند اهل صفا          دیده ام از رخ نشان مطلع انوار شود          شاد و گدوم بهمانی نانسپاره ما          چشم دارم که ازین طلائف صاحب چهره</p>
---	---

قلزم صدق و صفا چنانکه در کرد  
 قطره هم در کفش از قدر بهما در کرد

رقعه کاتبینی نوایق فرزند نوایق زید بن کاتب العباسی امامنا محمد حیدر فرنگی محلی

<p>زائر اباسم ربکم اصطفی گیر                  زبان لوح طلسم دلکش است                  در گنجینه پر گوهر علم                  در افشانی کند گنج را آغاز                  بگری می نشیند نقش آبا                  کشاید گنجی از فضل اب و جد                  ز انوار حقش دل باد پر نور                  که نور الحق بود نقش نگینش                  کشادے از در علمش ضرورت                  که رو آورد بشهر علم ایدر                  ز شهر علم گردد فیض یاب او</p>	<p>بیا بسم الله آمین صفا گیر                  اگر عشر اسم مصطفی است                  طلسم دلکش ایمنی در علم                  ز یاد نگشت الف چون بر لب راز                  شود بر لوح چون مرقوم الف با                  قلم گرد و کلید قفل ابجد                  ز به گنجور کز وے چشم بدور                  عیان پیوسته نورے از جانش                  ز نور حیدرش نور ظهورست                  الهی باز کن بر رویش این در                  ازان در چون ببیند شرح باب او</p>
---	--

سواد روشنی ده هم چو ماهش  
 که گردد در دو عالم شمع راهش

رقعه کاتبینی و ختم غلام حسین

<p>خامه را قضا نم بجمده الله                  گلے از شاخ مسد عالمیم                  محصل ختم غلام حسین                  نور عینین نور عین من است</p>	<p>میکنم ابتدا بر بسم الله                  گل نشان شد به سارنگیم                  شد مرتب بفرط از نیت زمین                  آنکه خورشید شرفین من است</p>
---	---

<p>گل گرفتن ز شمع نیست عجب  نقش کتبش یونینش نیست  شور کتبش یونینش خیزد  می رساند نو یخسته دے  نشره سرخوشان دو بلا شد  زهره از آسمان فرود آید  مخمل افروزی شوند بحسب  از سر شام بچو ماه تمام  چسب آرای این چنین گردند</p>	<p>شمع اقبال روشن است امشب  خامه را داد چون روانی دست  از صبر برے که خامه آگیزد  وان نواها که خیزد از لب نئے  زین دو شادی که بزم آراشد  لب چو مطرب بنغمه بکشاید  چارشنبه که هست بست و ششم  چشم دارم که دوستان کرام  انجسم افروز با حسن گردند</p>
<p>بر چشم چشم لطف باز کنند  از قدم رنجبر سر فراز کنند</p>	
<p>رقعه که در می بیند همیشه زاده  خواهر علی الدین فدران صاحب کلمه</p>	
<p>چو برگ گل درق آمد حنا بند  هم آتش باعث رنگت اول است  زبان شد زخمه ساز مناقب  درد و آهنگ رود عشرت آمد  چو مرغ غنچه خوش الحان در گلستان  صلای خوان عشرت باز داده  زمین انجسم افروز آمد بر دم  شود بخانه یوسف باز لیفت</p>	<p>بمحمد حق تسلیم چون ایست پیوند  نگارین نامه از لغت سوال است  پس از لغتش آهنگت سبب  تجیت خیزد کوس و نوبت آمد  شوم بعد از تجیت تهنیت خوان  جهان بزم نشاط باز داده  فلک شد انجمن آرا با انجسم  بود مطرب شکر ریز و شکر خا</p>

<p>کند خورشید منزل بیک برج  قران باز هر گز دستری را  بیک منزل کند جازه هر دماه  دلا گوهر شارش را بدست آر  پای جشن عروسی با جلد جلال  امید ست از زبسان ذوی القدر  اجتار دقت محفل فزایند</p>	<p>شود لعل و گم را جا بیک درج  نگین باشد لعل انگشتری را  که شمس الدین شود امر و زوشاه  که بند و داد بسرد ستار زرتار  مقرر بست و تم شد ز سوال  که گرد ندامت افزون چون بدر  اعتزازت افزای من آیند</p>
<p>فرید الدین بفر مقدم شان  شود ممنون و یا بجزت و شان</p>	
<p>و چه که خدای شیر احمد فرزند و پیر احمد خان ابن عبدینان جامع محمد و غلام زکریا احمد خان</p>	
<p>بحسد الهی قلم سا جداست  همین بنده او بشیر و نذیر  بشیرے که محمود احمد هم اوست  بشیرے که دل را جبارت دهد  بشیرے که از حکم و فرمان او  بیا ساقیای پرستان بده  وے کان بهر مشرب آید حلال  خصوصاً درین عهد فرخنده عهد  همان خانه و خوانی آراسته  بشیر احمد آن رشک تابنده بود</p>	<p>که هم واحد و واحد ما جداست  کسین چاکر شش پادشاه و نذیر  هم او حادست محمد هم اوست  ز رحمت بائمت بشارت دهد  بشیر شد او مشرود و فنا نکو  نویدے به عشرت پرستان بده  چه ار باب قال و چه ار باب حال  که عیش و طرب شد هم شیر و شهد  همان را بهما تیش خواسته  که از روی او چشم بد باد دور</p>

<p>بسر حیریه دهره روشن چو ماه  نگین جابجا بد با انگشتری  گل دلاله فصل بسیار آورد  ز شوال شد منتخب یازده  بود چشم در ره بشکل نجوم</p>	<p>شود نو شر و شمع این بزنگاه  قران میسکند زهره با شتری  فلک عقد پروین نشا آورد  به ترتیب این بزم داین جشن گه  وزیر احمد اید و ارتدوم</p>
<p>دهد عرضه از راه عجز و نیاز  کنند از قدم زنجارش مرند از</p>	
<p>وَعَه كَد خدای عَبدِ محمد خَآن اَبنِ حَاجِّ عَبدِ العَفَا خَآن دَیْن مَآئِدِ مَآئِدِ</p>	
<p>ز نعمت محمد حسن باند شد  رستم را بشکل عروسی است ناز  دو الی بکوس طرب میزند  دهد مرثیه رلبط جام و سپو  نگین خواهد در لعل انگشتری  تو گوئی که باشد درین مه و عید  که نوشاه را دین و دنیا بجام  براشکران زهره آواز داد  بسا از طرب دل نواز آمده  شوند انجمن بچوایسم تمام  بس آن رونق خانه و خوان من  از اینجا با غم گزیده از راه چاه</p>	<p>تسلم را چو با احمد پیوند شد  صریح تسلیم دارد آهنگ ساز  زبان حلقه هر دم بلب میزند  تماشای آئینش رنگ و بو  قران می کند زهره با شتری  نوشا که خدای عابد الحمید  زند نوبت نوبت صبح و شام  جهان محفل عشرتی ساز داد  منقحی که با برگ و ساز آمده  بود چشم لطفم ز جسع کرام  بنان پاره گردند همان من  بماه روان چسارده صبحگاه</p>

<p>خرامان سوجبله گاه عروس کند آسمان عفت پر دین نثار همین شانزده یا که خود هفده</p>	<p>رود شاه نو شاه باطل کوس شود حاصل انجام عقد افتخار بود روز رخصت از ان جشن گه</p>
<p>شود هر دمه خانه افروز من بود روز نوروز هر روز من</p>	
<p>رقعه که خدای افتخار محمد فرزند خواججه شاه در روز و حاجی احمد شاه بن مختار شاه در کتب مشهور</p>	
<p>که بخش روح را با جسم پیوند بخت احمد مختار نام عزیز هر امیر و هر فقیر دوست بچشم ما اگر بینی کی هست مه و خورشید آمد عالم افروز بود لعل و گمراه جایک درج که عفت افتخار احمد مبارک تسک لای شانه ان الله کبیر مقام ناز و جلال افتخار است که عید دیدن و نوروز گوش است مقرر به جمدهم ماه و حبیب است مکلف چشم در ره احمد الله</p>	<p>بنام واحد و چون و بچند محمد ایزوداد سازم حبیب حضرت رب قدیر دوست زا احمد تا احد فرق اندک هست زنور احمد الله الله اموز کند نا هید و منزل یک برج شود گوهر نشان پر دین تبارک بفرش چیره زین بهره نور بسنده جلوه گرا اقتدار است گل اندر جوش و بلبل خرش است زبان عشرت و وقت طرب است کند باستانان عرض دلخواه</p>
<p>کنند از مقدم خود سر فرزام که باشد بر نیاز خویش نازم</p>	

رقعه عقد فرزند مولانا حافظ محمد حسین قدس سره

<p>که دار دو عالم بهم اتحاد که قرآن و تفسیر دار و قرآن پے عقد حافظ ولایت حسین ز دیدار او دیده پر نور باد بدین نزل و منزل بود جائے باز</p>	<p>بود محمد حق را به نعت انقاد بهم هست سعدین را اقران شد آراسته بزم بازیب زین که از روی او چشم بد دور باد نہم خوان نزلی بجز و نیاز</p>
---	--

چو آبسم شود انجمن دوستان  
دہ کلبہ ام جلوس بوستان

آغاز رقعه کتخدائی

<p>باہنزاران نو ہزار آمد لم از شکر در شکر خداست عبد بلبیل بہد گل سبت او چون نسیم ست گلستان نسیم عید نوروز چشم دگوش رسید بوے گل در چین نمی گنجد گل بہ گل می دہد مبارکباو شیخ افرزان بود سر و سر عیش و عشرت زمیز بانانش</p>	<p>شکر شد کہ نو بہا آمد تلم از حمد او خانبند است جملہ آراے رنگ و بویت او رنگ نعت نبی بود ہوسم گل نقاب و نواہر ار کشید غنچہ پیرہن نبی گنجد بلبلان در غزل سرائی شناد بزم شامانہ ساز دادہ سپہر بخت و دولت ز بہانانش</p>
---	--

زہرہ و شہ ماہ طلعتان در قرص  
از زمین تا با آسمان در قرص

## رقعتی از شریف

<p>بجهد اللہ کہ عطر آگین شود ہر دم مشام اینجا  فلک را گو کہ بر چہنید بسا ط شوکت کسری  مقدس محفلے ہستاین کہ دار و جلوہ دیگر  بجنت اسے کہ جوئے شیر نوحے شہد بچوئی  بنازم رتبہ بزم ولادت کہ ہر ساعت  پس از نصف النہار بست ہفتم زوزنہ</p>	<p>نسیم جان فزا از دست می در پیام اینجا  کہ آرایند بزم مولد خیر الانام اینجا  تجلیہاے طور اینجا کلیم اینجا کلام اینجا  بیا کہ لعل ساقی ہر کسے دار و بجام اینجا  فلک آرد طوان اینجا ملک دار و قیام اینجا  کہم فرما شو نما حساب با صد مستشام اینجا</p>
---	--

بے کسب ضیاء چشم قدم از دوستان دارم  
کہ حکم سرسہ در خاک اقدام کرام اینجا

کاہیت از تکرار ہے یہاں از عرفان بخش است ۱۱

## رقعتہ رسید زعفران کہنہ بنام فرزند سعد الدین رئیس کشمیر

<p>در دو خندہ آدرار مغانے  کہورت دیدنش از دیدہ رفتہ  کل انسان ز نہالش شمع پر نور  بیدین برگ برگ آن ہم جمیع  بہر گفتم مگر تاج خسروی  نمانم از کہ امی کار کشتی  چہ شد بویت کہ رنگ زواری  گفت من گیاہ ہمسر اما  ہوائے ہند و دم از چین کرد</p>	<p>دہ یادم ز کشت زعفرانے  ز خندین گل دیگر شکفتہ  بجان ہر و زانش صد بچہ پاپور  پر پر و انگان در آتش از شمع  ویا گلگونہ روئے خسروی  ہشتی اصلی و قدسی سرشتی  ز رنگ تازہ بر روغازواری  بغیرت نقاب شد صورت ما  اثر در جہانم اندوہ وطن کرد</p>
--	--



بیاغوش آمدی خوش باش خوش باش باز گلده استهای بوستانی بود در چشم یک رنگان همان بود هر آن رنگی که بینی رنگ مهرست بهر این ربط در جام و سبوست	بختم راز پنهانیت شد فاش گیاه مهر و برگ مهربانی اگر برگ گل سسج و اگر زرد عزیز این رنگمان رنگ مهرست بهر این ارتباط رنگ و بوست
--	---

دلایکوست آید هر چه از دوست  
سراسر مغز دان باشد اگر پوست

رقعه که خدای موعودی عجله روف فرزند لانا عجله الوهاب بن مولانا عجله الزراق قدس سرها

رؤن و بار می در آفاق ز اسرارش روان پرور آمد محمد طرف نقشه در نظر بست نخستین رایت دم آخر آیت بیامرات پاک حق منسایین چه زینت خاتم دولت گرفته ز رنگ آل شد کلکم حنا بند قبول از آل و از اصحاب ایجاب بلند آوازه آمد نوبت دین طریقت جامع صدق و وفا گشت که با هم ربط شیر و آبین است نظر بر احتیاط رنگ و بو کن	دنام آنکه خوانندش در آفاق ز انوارش جهان پر نور آمد چو حمد از نیم بر سر چیره بر بست محمد و الی ملک و لایت جمال با کمال پر صفا بین عروس دین از دنت گرفته چو حمد و نعمت با هم یافت پیوند در دوازده ماه روح آل و اصحاب کز ایشان بر چه ایمان یافت ترین شریعت واضح مهر و وفا گشت شکر ریز عروس دین همین است تا شاهای بسیار آرزو کن
---	--

<p>که اجماع کتاب و سنت آمد سزودگرفت نوازی میکند ماه بران رانت مصون با و از هر آفت ولیکن نوزده زان منتخب شد که نو شاهی و هر رونق بگایه ز چشم لطف شان امید دارم کنند آن روز نرم سوز پر نور</p>	<p>زمان ربط دین و دولت آمد شود عبد الرؤف انکه که نو شاه نیز داند بر سر او چتر رافت مقرر به عقد آن رجب شد همایون ساعتی فرخنده ماهی ز اقران و اجبا چشم دارم که چون هر دو سله ز نزدیک از دور</p>
<p>شوم ممنون منتهاے ایشان کنم در دیده دل جائے ایشان</p>	
<p>رقعه شادوی و خیر نیک اختر و صمصام علی تعالی که در گناباد ضلع بهراچ</p>	
<p>حنا بند آمد ز نعت رسول که دار و دو عالم به اسم اتحاد دو الے بکوس طرف می زند شده باعث ربط جام و پیو تنعم فنراینده ساقی بهل ادیم چسبن را سهیل بین صبا فرود زان دوستان ما در زده حلقه پیرامن همه گل که مر رادف و زهره را ساز داد چو طایرس ز قصند تیو بیایغ</p>	<p>قلم دار از حمد رنگ قبول بود حمد حق را نبت انتقاد زبان حلقه هر دم لب می زند تا شای آینه زش رنگ و بو ترنم سراینده لبیل به گل گل آمد بصد جلوه پر تو سنگ هوا تا زگی بوستان را در چه زگس چو نرین که در عه گل جهان داد عیش و طرب باز داد چکا دک سراینده لبیل بیایغ</p>

رقعه تقوی که خدای غلام احمد شاه پسر امیر شاه ساکن صلح بهراج

درق چون برگ گلنگ تنایافت  
کند در نعت احمد گل فشانی  
که بلبل از طرب شد نغمه پرداز  
بود گل نیز بالبلبل هم آغوش  
براش زهره را آواز داده  
بهنگام سعید وساعت سعد  
قران گیرند ماه و اختر اینجا  
دو گوهر سید در ذوق بیک درج

محمد حق مسلم پیوندت ایافت  
زبان خامه از رنگین بایانی  
گل آمد در گلستان با همه راز  
ز تنها سر و ششادست همدش  
جهان بزم نشاط ساز داده  
بفر و فرخی در ماه ذیقعد  
شود نوشته غلام حمید راج  
دو کوب میکند تران یک برج

بود چشم امیدم از اجتا  
شوند از مهر بانی عزت افزا

رقیعه شریف

نخستین روز دیرین زودار دظهور اینجا  
که باشد که یک شافع یوم النشو اینجا  
فکانه لشراب محفل کند ضیوان بخواب اینجا  
گس را نی ناید گیسوی مشکین حور اینجا  
کلمه اینجا و نور اینجا کلام اینجا و طوطو اینجا  
که ساقی پاک شربت برده باشد طوطو اینجا  
کرم فرما شوند اجابت نزدیک دور اینجا

بجرا صد جهان رخسار و جان پیر اینجا  
شیدن غوطه در چشم در کوز نیز در هر دم  
فکانه بان این ایوان حضرت شاه این منزل  
لا اله الا الله محمد و آله و سلم بر اینجا  
اگر معراج چشم و گوش می خواهی همین بشنو  
زوشاوش این محفل بنارت باستان را  
همین شب زود تاریخ پنجم ساعت ثانی

رقعه پیر تقی بابر پوریان خلف شاهی در بهار ایالت متخلص شکر لکنوی شاکر رشید مصنف

بمجد خداے زمان درین تکلم جبهه سادر رهش و مبدم بنقش و نگار مسانی بپین کشخامه تصویر حسن و جمال اللی از چشم بد و دور باد دل از شادی قشقه طرنی بست کنم ساز و سامان بزم تک تماشائے آمیزش رنگ و بو جهان محصل عشرتی ساز داد نشانی که بارگ و ساز آمده بشبه که هشتم ز ما راج بود بود چشم لطف ز حبیب کرام کنند از قدم رنجام سرفراز	درق را بود قشقه زیب جبین بود نقش آن جبهه سانی رقم شد این نامه از رنگ مانی بپین شود صاحب قشقه پر بهر دیال ز دیدار او دین پر نور باد که نقش مرادم بگریشت بود نیت خوان ملک تا فلک در هر مغزده ربط جام و سبو بر اشگران زهره آواز داد بساط طرب دل نواز آمده ترقیه جباه و مدارج بود شوند نجسین هم چو نجس تمام بود این نوازش مرا جائے ناز
--	--

شوند از ره سرهمان من  
بس این رونق خانه و خوان من

رقعه میلا و شریف از جانب محمد مصطفی خان صاحب مالک کل خانہ صغری محمد علی لکنوی

بزم مولد که اصطفامی خواهد از بهر بیان زبان پاک نل پاک	آرایش صدق و هم صفامی خواهد میلا و شریف مصطفی امی خواهد
--	---

رقعه نوید عبد الحمید

<p>که شمع انجن از بس ضیاء شد          ز کار عند لیبان عقده و باشد          نسیم صبحگاهی دلکش شد          چه بلبل در چین رنگین نوا شد          که آفرای عقد پر دین رونما شد          که زرین چهره ز زرین قبا شد          بسا عقد کو اکب رونما شد          که رنگین دستش از برگ خنما شد          که شمع انجن از بس ضیاء شد</p>	<p>خوشا عبد الحمیدان شمع مغل          بهار آمد که خند و خنجر در باغ          نسیم بوستان عشرت فرا است          معنی هم بزم شادی امروز          خوشا عبد الحمید و بزم عقدش          همین بس حسنی نور علی نور          خوشا عقدی که وقت انعقادش          کف او رنگ نیزنگ اگر یافت          ز روش دیده بد او را بودا</p>
--	---

بسالت زهره زنیان ناز گشت  
 مبارکباد کان مکه خدا شد

رقعه شادوی دختر چینی لال

<p>که داده روح را با جسم پیوند          گل از شادوی پیر پیرین نگیند          براسش زهره را آواز داده          که باشد پیچی یوم بنت آن          شرف حاصل شود زنان احترام را          ضیاء چشم چینی لال هست او</p>	<p>بمحمد اوستلم گردد حنا بند          نسیم امروز در گلشن نگیند          ملک بزم نشاطی ساز داده          بتایخ سوم از ماه شعبان          بود جشن عروسی دخترم را          رنگین خاتم اقبال هست او</p>
--	---

رقعه شادوی خواجه محمود شاه لکنوی

<p>حنا بند آمد ز نعت رسول که دارد در دو عالم بهم اتحاد رستم را بود حکم شکل عروس و دالی بکوس طرب میزند که سعدین گیرند با هم قران بود که خدای محمود شاه ز دیدار او دیده پر نور باد بر آید ز حنا و رنگ گونی که مهر شود آسمان منزل آن ماه را</p>	<p>بیتلم دارد از حمد رنگ قبول بود حمد حق را به نعت انعقاد صریق تلم دارد آواز کوس زبان حلقه هر دم بلب میزند زمین را دهد مژده هر دم زبان همین بست و پنجم ز فوج شاه ز رخسار او چشم بد و در باد بسرس چیره بند و چون مهر چهر چو رونق دهد سند گاه را</p>
--	--

دیگر

<p>خانی آمد ز نعت رسول که دارد در دو عالم بهم اتحاد رقم را بود حکم شکل عروس صبا مژده زان دوستان او مشده باعث ربط جام و سبو تنم فرز اینده ساتی بر بل چو طاقس رقصند تیهو بران که عیش و طرب شد بهم شیر شود</p>	<p>بیتلم دارد از حمد رنگ قبول بود حمد حق را به نعت انعقاد صریق تلم آمد آواز کوس هو اتا زگی بوستان را دود تا شاه آینهش رنگ و بو ترنم سر اینده بلب بر گل چکاوک سر اینده بلب سیانغ خصوصاً درین عهد فرخنده آمد</p>
---	--

<p>همان را ابهام نیش خواسته          شده منتخب بست یک ماه حال          که نو شاه گرد و بصد زین          شود چهره اش چهره آفتاب          که نو شاه را خانه آباد باد          زمین گنج گوهر کند در کنار          شود طلعه زن انجن بر زمین          ز الطان اجاب صاحب وقار          قدم رنج سازند با احترام</p>	<p>جهان خانه و خوانی آراسته          به ترتیب این جشن فرزند فال          بنام ایزد آرزو ز رحم حسین          نهد چیره بر سر بصد آب و تاب          منفی کشد این نو ابا سداد          ملک آورده عقد پروین نثار          اجبا اعزاز شوند انجن          فدای حسین است امیدوار          که از شام مانند ماه تمام</p>
--	--

قدم بر سر چشم احقر نهند  
 از نقش قدم بر سر افسر نهند

<p>لبم از شکر و شکر خند است          خوشتر از سلسبیل و از کوثر          چشم بر ریط رنگ دو باید          بلبل اندر خردش گل خاموش          دو گواهند بس نسیم و صبا          طرف از باغ و جزو گل بستند          نام الطاف و برگزیده ما          هست فرخ قران زهره و ماه          بست دهم بود ز راه حال          که شوند از ره کرم محسان</p>	<p>قلم از حمد حق خنابند است          حمد و نعت نبی ست شیر و شکر          گوش بر امرت آنگو باید          سر و ششاد باغ دوش بدوش          این خموشی که هست عین رضا          عهد بلبل بمبد گل بستند          چشم بد دور نور دیده ما          شود از لطف ایزدی نو شاه          بهر این انعتا و فرخ فال          چشم امید باشم ز محسان</p>
--	---



## کلام ابتدائی

منور کن ز نور معرفت بزم بیانم را  
 ز موج کز تو سعید خود ترکن ز بانم را  
 کہ با تک صور ہم فسانه شد با کلام را  
 بہ بند و از کلید خامشی قفل ز بانم را  
 نمی دانم چنان سخنند این بار گرام را  
 عبث باد صبا بر باد سازد آشیانم را  
 سنگ نیاید و اند قدرت استخوانم را  
 فردا نذر حق شاهین قسمت آشیانم را  
 بود بر خاستن عادت ہمیشہ آستانم را  
 بوزخ میرد مالک آتش نشانم را  
 شراب از خون لب ان شد ہتیا میمانم را

الہی شوخی پروانہ دہ شمع ز بانم را  
 الہی موج خیز محمد کن بحر بیانم را  
 خیال در خواب چنان از خوشین بردا  
 چنان گنج صفا تشویر آنم کف انجبا  
 ز بار ہر ماہم بشکند میزان یقین دارم  
 دور و زستان بہار فصل گلشن  
 بمانے عشق ازین سخن قوت شمار روزی  
 من آن مرغ کہ بر طوبی سکونت آتم لیکن  
 پے تظلم سیلاب حوادث اندرین دنیا  
 بر آسے گرمی ہنگامے آتش افروزی  
 گردک از چاشنی غم کباب از سینہ بریان

عزیزان نغمہ تاکے پیش ترانگان جہان خوانی  
 بجز مرغان قدسی کس نمی فہم ز بانم را



<p>زخمیکه نه مرهم نه علاج بود آن را          بیرون گم از خانه خود هر دو جهان را          هنگام زلزله بگذارند مکان را          بے جرم بجائیکه بپزند زبان را          مرغان نتوان بست نقاب گران را          از رنگ بهم صلح نباشد دل جان را          بیچاره ندیدست مگر منجیگان را          در بر کشیدیم که آن سرور آن را</p>	<p>المنه صد که کسے زد دل جان را          راحت دهم از گوشه نشینی دل جهان را          چندان بطپیدم که دل از سینه بر شد          پیداست که تعزیر گفتار چه باشد          دیوار پر از رخنه کجا مانع سیل است          این کشته تیغ تو دوا این خسته نازت          زاهد که کند محبت حوران بهشتی          شد طبل دگل نیز هم آغوش دلی ما</p>
---	--

بیچاره عزیز تو چه دارد به نشارت  
 جز این که فدای تو نماید دل و جان را

<p>بهت نیز دم صد شپت با هر گام دنیا را          فروغ جلا و حسن تو مشعل داد موسی را          بیکدست آنرت داریم در کیدت دنیا را          فلک از شمنی بدشت پیش ازین سیارا          که شاید شیر غارت گیسو این مال نیارا          ز حسرت در دهن آب می گرد سیارا          که هر روز گمانی مختلف باشند حرارا          سحر که ناله سازیم می خوانیم فردا را</p>	<p>گور کردم ازین صحرایم است سو دارا          لبان بخش تو آموخته افسون سیارا          برده پیانه اساتقی بهین وقتت سو آکن          اجل که تا علاج در در سید مان بن سازد          دل دین را فراموش کرده ام کجا با سید سے          لبان بخش تو شهرت اعجاز میدارد          نیز رنگی نویی دشمنان رنگین کن دل را          کند او دعه فردا را لا بکین اشب</p>
--	---

عزیز اشب می جشید ساقی مید هر شاید  
 که از خود فرتم و کردم تصرف ملک دنیا را

<p>غیر از تو نیست چکبک و نظر مرا          بہر چه سخت فلک اینقدر مرا          خار سپا خلیدہ بر آید ز سر مرا          من می کشم بزنگشہ او بر مرا          قسمت نکلندہ است درین رگہذ مرا          دست است تیغ کوینہ بود بس پر مرا          او خنظل است لذت شہد و شکر مرا          بہر چه کار دادہ فلک بان پر مرا</p>	<p>جان ز کونے تونہ بود خوب تر مرا          نہ بہر نم ز خار و دم نہ گیاہ خشک          بچون نشانہ کہ از در تیر نگزد          گستاخی نچنین جیا اینقد خوش است          از با نال چرخ شکایت چہ می کنم          اسباب کار ز از لیران شجاعت ست          من چاشنی بوسہ ز دشنام می برم          از بیضہ تارون شدہ ام گشتہ ام امیر</p>
---	--

خواہم عزیز ہم کندش در بدر فلک  
 آنکس کہ کردہ است ز کوشش بدر مرا

<p>ز فلک حلقہ گوش در میانہ ما          کعبہ می آید و ماتم برد از خانہ ما          گنج را راہ مبادا سوئے ویرانہ ما          مے بچوش آمد و افتاد ز پیمانہ ما          ماؤ دست طلب و دامن جانانہ ما          گوشہ چشم کسے گوشہ میانہ ما          تاک را آب دہر گریہ مستانہ ما          کاسمان غوطہ خورد و در نم میانہ ما</p>	<p>دوہان سلسلہ دار خط پیمانہ ما          ہست سر ما بغم و تہف بویرانہ ما          فقر آباد کہ گشتیم غنی از دوہان          از تنک ظرفی اعشش بگنجید بدل          ہر کسے در طلبے دست بر آرد فروا          مر جبا عشق کہ بے منت سامی بیستم          غم پیمانہ کشان نیست بجز کیفیت          حاصل از صحبت سامی شد ظرفی مارا</p>
---	--

شاید امروز عزیز آمدہ بر بادہ کشی  
 ہای دہوے دگرے ہست پیمانہ ما

<p>راہ بار یک تر از مرے میانت اینجا      او سپرۂ نہان دل نگرانت اینجا      پڑہ را ہم میان حکم کتانت اینجا      خافل آہستہ کہ پاد بران جانت اینجا      دل بفریاد برآمد کز شانت اینجا      خانہ خالیست دل بست جانت اینجا      عقل دل القیش بچپدانت اینجا</p>	<p>منزل عشق کہ از دیدہ نہانت اینجا      بچو شمیمکہ ز فانوس عیانت اینجا      ماہتابیکہ نہانت عیانت اینجا      نالہ نیز و ازین دشت بہ پیراگرد      غمزہ بخاست ز جاتیر کمانے در دست      بچہ امید و گر بارہ بہ سویم آئی      دخل در در سے عشق خرد را نبود</p>
<p>گر می عشق و دم سردی دنیا کیسا ناست      غم آہست گر آنجا غم ناست اینجا</p>	
<p>بعد ازین دست کلیم اللہ آئینہ ما      زرد و عکس تو ز نہار آئینہ ما      تا نہ نشد نقش تو ز سب ورق سینہ ما      صوت زشت شو خوب بہ آئینہ ما      بے کلف گذر و از ہدف سینہ ما      ماؤ نظارہ و عکس تو و آئینہ ما</p>	<p>گر وہ عشق جلا در دل بے کینہ ما      نشو نقش تو بر داشتن از سینہ ما      قلم صنع بجنبید بے نقش وجود      یاد بت درد لیا و خدایا گردو      از کمان فلک آن تیر کہ پرواز کند      بلیل گلشن و گل محفل و پیراز شمع</p>
<p>زندگی بچو جباب است سکر و جان را      گر ہوا سے تو رو و جان رو و از سینہ ما</p>	
<p>صبح نقشاں سر کشد از چپ شام ما      در سر کلیم داشت ہوائے کلام ما      ماہم جنگ و مطرب و عیش درام ما      آن آہو سے رسیدہ تیا درام ما</p>	<p>ساتی جو آفتاب بریزد و بجام ما      بانم سنج گلشن طور محبتیم      ز ہاؤ کتخ خانقہ و گریہ و غمناں      ما عاقبت امیر کند اجل شدیم</p>

<p>میخانه هست روضه دار السلام ما  بچیده است بوے کسے در شام ما  این زهر تیغ گاه بسا دایام ما  وروزبان برهنانست نام ما  صبح نشاط هست ہم آغوش شام ما</p>	<p>هر جام مشکل کوزد هر بند گل حور  ما بر فریب نکت جنت نیرودیم  اسباب عشق تلخ بود اهل درد ما  نام آوری کفر نمودیم آن چنان  اندر مزار تیره گنجیسم در کفن</p>
<p>ما عاشقیم عشق بود کار ما عسرت  عاشق پسندست همانا کلام ما</p>	
<p>ز آسمانست جنیبت کس غزبت ما  شراب غصه حرمت در شریعت ما  وگر برے چهره زرت سعی طاعت ما  که نبردوست بود قاضی عدالت ما  خراب کرده لطف تو هست عادت ما  که شیخ و برهن آید پی زیارت ما  وراز پیش کسے نیست دست حاجت ما  شود و صوت بهیوی جراحبت ما  کسے گناه نسا زد و گز عسرت ما  بباد هست بسان جاپ قامت ما  که بیت نخل نشو از سپاس طاعت ما  بر نه لائق حدیبت در شریعت ما  تباہ درد و جهان خانان غفلت ما  وگر چو زبیر عسرت ما</p>	<p>بلند درد و جهانست شور زوبت ما  مے نشاط کشیدن همیشه عادت ما  قبول خاطر بت گر نمیدر صله  بنوش باو و با محتسب بل شو  قصور ما بود عادی گناه شدن  چنان بهر بد و نیک ما نه ساخته ایم  همین بس زبنت که در هر بدستی  فلک بناخن غم باز میکند رنجور  گر انتقام گناهے من بهر افتد  چه اعتبار با ستادگی خویش کنیم  چنین که در زبان یا نم بود دریم  کن جلالت ز پیرانی و عریان شو  گذشت قافله و ما هنوز در خوابیم  چنین که دختر ز جلوه میکند مردم</p>

<p>تذرا این پنجر فروشان سینہ انکار ما گل نشد گوشه نشین گوشه دستار ما می توان نهد از گنت زنا کردار ما جائے در پہلو و ہدیلاب را دیوار ما برہمن گرد و بند و گرسے ز نارا ما نیک بد ہر شے کہ خواہی ہست بازار ما قدما کج شد نقد کج گوشہ دستار ما</p>	<p>ارمغانِ عشوہ با زانست جان زار ما فصل گل انوس آخر گوشہ فانی گرفت حبیب مردم پیش تو گفتن ہنر دانستہ ام در طریق ما بدشمن ہر بانی خوش بود طاعت با حلقہ در گوش قبول بت کشد دین و دنیا را کنون ما منت سودا ہم عمر کردیم آنور دیناے غرور</p>
<p>تا قبول عشق گردیدہ ست کفر ما عتیز برہمن بہر تبرک میسر و ز نارا ما</p>	
<p>عاقبت پرہیز سازد از دل بیمار ما می کند دست فلک از آیش دستار ما می کند روح القدس طاؤسی گلزار ما پایہ عرش است بالاسے سر دیوار ما کبیرہ رقص ہست از ناخوس استغفار ما پلہ میزان چہ سجد اندک بسیار ما با فلک گویم بکشاکی گزار کار ما</p>	<p>می کند مردم گریز از سینہ انکار ما ہر گل فتنہ کہ در گلزار ہستی بشکند باغبان گلشن عشقیم ما را کم بدان دیشو کنون میران گرچہ ما دیران شویم تو بے ماز ہد تقوی را ہر فرحت آورد اگلی از اندک بسیار را رسوا کن ہر چہ بادشمن بگوئی میکند بکس او</p>
<p>در جہان بگذستی ما را د خود تہی عزیز کار خود کردی و کشاوی گرہ از کار ما</p>	
<p>بجو برق تجلی را کہ سوزد خرمن دلما کراہین شتی بگردا بست پیدانیت ساحلما اگر این مشکل خواب شکست شیشہ دولما</p>	<p>بجست با وحیرت کے بود امید حاصلما فلک گوشہ و بجز فنا و شور می ترسم نظر بر حال ما زندان ندارد یک فرہ ساتی</p>

<p>که دوشادش طش نامم نیم آغوش ساحلها کبط کردیم منزلها و در پیش است منزلها</p>	<p>بجز عشق گزینج بلانخیزد چه غم دارو ز تاب نقرین روز فرصت آرام حیرانم</p>
<p>گجا این ساغر دینا بفرود استرس باشد غنیمت دان عزیز امروز در گرم محفلها</p>	
<p>سرا پایچو ز گرس چشم در راه تو کویها بیک پاییزی زوشند در دور تو منزلها که هنگام قبح نوشی شود از هم جدا لبها بسان ترالمی ترسم فردوزی نند کویها که مر ساغر بدست سپهر دانند کویها که مسد دست از دیوانه گانت راه بکتها</p>	<p>نهب اسبل زلف پریشان خاطر شبها خراب با دونه خود ساخت چشمت کنو ایمان را بشیرت آسمان با هم نداد آشنایان را چنین گرم و مهر پیا محیط آسمان باشد زاع زه زندی ز اهل بلاق ز مشب ز مشق سنگ بازی خروده باید اطفال را</p>
<p>دل محشر بدست من عزیز از ناله سازد فَتَشَقُّ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ حَتَّىٰ حَتَّىٰ كَوْنِكُمْ كَيْفَا</p>	
<p>نظر آید چون رنگ روان سیاره کویها بچشم می ریزد ای شیشه می ریزد کویها که باشد مختلف تاثیر و کیسانند کویها بزرگ صبح از چشم گریز و ظلمت شبها بگفت سپاره دل مینایم سیر بکتها بهر شب مهره دیگر میندازند کویها من و حیران شود که ریه و تار کویها</p>	<p>کمد است از بس کلبه ام از ظلمت شبها شبه گریه لاله ساقی نیم سر بر بالین تمیز نیک و بد در مردمان و هر پیا نذار کلبه من احتیاج بر تو شمع بامید بگریم خریداری شود طفل بهر روز آسمان نیز رنگ آئین کند ظاهر تو و اغیار و سیر با هتاب و با ده پیمانی</p>
<p>نمی دانم عزیز از تو چه زخم کاری نه دارو که هر آن نفس خونست پهلوی ریزد از لبها</p>	

<p>که در گفتاری لغزوزبان موسی کلامان را          بسا و آن دست رطافت که دوز و چکانان را          که کوشد دست می دارد شراب آلوده دامان را          بشنمے گر منور می کنی گو ر عنسریبان را          که اینجاد در تیغیست سر پیرون نشینان را</p>	<p>دران وادی دلم سرمی نماید شور افغان را          شود صد چاک آن دامن که گیر چشم گریان را          بر زور باد پیرا هن اگر حبت هوس داری          بظلمات عدم اے دل چراغ راه می گردد          بحال مهران بز مگاہ عشق حیرانم</p>
<p>فراق رفته گان و ابر نمی تابد دلم هرگز          بر پیش چشم خود داریم تصویر عزیزان را</p>	
<p>هر تو خورشید صبح استخوانم کرده اند          تلخی دور تو در کام و زبانم کرده اند          عاقبت صرف گل کوزه گرانم کرده اند          تیز دندان بهر مشت استخوانم کرده اند          صورت بے فائده صورت گرانم کرده اند          خوش علاج تخته بنده استخوانم کرده اند          مست رفتارم جلاز کار دلم کرده اند          بچو بود در غیبه خاطر نسام کرده اند</p>	<p>داغ عشق تو چسراغ بزم جانم کرده اند          شربت عشرت با بل عیش باد انوشگوار          گر چه خاکم در ازل گردید کسیر وجود          نیست این تابنده کو کہا که افلاک از حسد          نے بکار صفہ نے زیب دیوارے شدم          از ازل دردت در اندام شکست خفتست          باعث پس ماندنم بے مهریے ہمارہا نیست          در ہزاران دشمنان محفوظم از تاراج باد</p>
<p>انچہ سان غیر از خوشی پارہ نہو دستریز          صد زبان داد ند لیکن بے زبانم کرده اند</p>	
<p>کز افلاک درین جا بشور آمدہ اند          کہ بدست تہی دیاتن عو آمدہ اند          کہ چہ منصور ز یک جرعہ بشور آمدہ اند          کہ بدوش و گران مال گو ر آمدہ اند</p>	<p>نہ حرفیان ز عے عشق بشور آمدہ اند          واسے بر پے سرو سامانی را بہ جہان          حشر آن قوم شود ہمرہ بچو صلہ گان          سخت تر اہل ہم را ز فنا بہت عزیز</p>

<p>این غبار سیت که طومار بسیار دارد  انتهائے دو جهان اول دیوان دارد  گنبد چرخ اگر شق شود مکان دارد  پیش من بیسرو سامان سرد سامان دارد  که گدائے در او ناز بحناقان دارد  قصد بردانند بیچاره دهنقان دارد</p>	<p>کے طالی دل کلفت زودہ پایان دارد  عشق یک دفتر ادراق پریشان دارد  این چنین ناله که جوشد ز دل خسته ما  اعتبارے نبود بر سرد سامان جهان  قصر شاہی نرسد کلبہ درویشے را  برق ہرنتہ کہ بر مزرع دنیا تابد</p>
<p>مسند مخربان خانہ بگستر و عزیز  کہ فلک برد را و پایہ در بان دارد</p>	
<p>چراغ خانہ امشب در آب میسوزد  دل کیسکہ بذوق شراب میسوزد  کہ نیست آتش چون این کہا ب میسوزد  چراغ بخت من شب در آب میسوزد  چراغ میسکہ از آفتاب میسوزد  اگر چه برق سفید ز آب میسوزد  کہ دل برے چه پنج کباب میسوزد  گئے ز لطف و گئے از عتاب میسوزد  کہ گر نفس بزخم آفتاب میسوزد  کہ از غم تو بصدیخ و تاب میسوزد  کہ چو بختک در آتش شب میسوزد</p>	<p>بچشم تر دل پر اضطراب میسوزد  باب زخم کوثر خشک نہ میسگردد  ز دیر می شنوم بوسے دل نمی دہم  نصیب یدہ تر بہت عکس رویے کے  ببین کر امت پرینان کہ نیمہ شب  کیسکہ آتش امیدش نصیب سوختنت  تمام سوختم و اینتہ بہد انتہ  فدایے خودے تو گردم کہ ہر نفس مارا  دل گداحتہ یک آتشیت در برین  قسم آتش آن دل خورد دفتر مردم  زند و درخی زاہد بہ بزم بادہ پرس</p>
<p>عزیز را غم انجام ز اہان بگذاخت  بہشتیے پے اہل عذاب میسوزد</p>	



<p>هنوز نشسته بجاست گو شراب نماند      هیچ کس ز سقر حصه عذاب نماند      بدید هائے دو عالم اثر خواب نماند      چو چشم بستم و پس در میان حجاب نماند</p>	<p>ذائقه شب تابستان شباب نماند      چنان بجز گز غرق گشته ام که بجز شراب      بهجوم خواب گر آن آنچه نمانست در چشم      میان دلبر و دل این نگاه مایل بود</p>
<p>بهشت عشق مکن لعلش عزیز خوش      چه ذکر آب که اینجا سر سراب نماند</p>	
<p>هر که از خوان فلک حصه نماند دارد      هر بیان نکته و هر نکته بیانی دارد      ایندم از داغ بجز سوخته نماند دارد      هر کس در دل خود نیک گماند دارد      باز هر کس ز سر طبع د هانے دارد      در نه هر خار زبانی و بیانی دارد      لب بند در سخن هر که زبانی دارد</p>	<p>دانا بجز سحر سوخته جانے دارد      سخن عاشق و معشوق نیاید در نسیم      آنکه صد خوان کرم و حق گدایان کرشمے      نمم و کوس تو ز ما هر دو دانی ز بهشت      رخنه در کار قناعت بشود آخر کار      گوش گل طاقت افسانه ندارد بلبل      سرمد در کار جو بن نیست زگره نزل</p>
<p>بچه اسباب کند و صف لویه هات عزیز      ندوانے ن زبانی ن بیانی دارد</p>	
<p>ز تپیدن رگ حلقوم بفریاد آمد      هر که در ساله این قسم آباد آمد      خار مانع شد و زنجیر بفریاد آمد      این ندایم ز لب تیشه فریاد آمد</p>	<p>دم قتلم بسر رسم چو جلا و آمد      پایے بد غم و درخ است گرفتار آمد      خودم از ره سحر لے جنون با کس قسم      عشق شیرین دهنان نرسن ه عادت</p>
<p>آب میر خیت چنان محاسب انوس عزیز      که بزرم طریکم شیشه بفریاد آمد</p>	

<p>یار بزرگم زنگ غم در نظرم ریز از کاوشش یک ریزه الماس حج خیزد در جرد و سزا بهم پر بود طرف فلک ما چون نغمه یلان کنی سوزم بدل انگن هر شعله که از سینت زنده سر بدل انگن صیاد مرا میل گرفتاری من ده تخی کشند چند عزیز از غنیمت ایام</p>	<p>چون ان همه سخن کن در حاجتیم نرم ریز کان نمک ساز و بر جسمم جگرم ریز زین شیشه هانا بسبوسے دگرم ریز کوین بغارت ده و خاکے بسرم ریز زهرے که چکد از تره اندر جگرم ریز صد گلکده رازنگ تہ بال و پریم ریز بارے بدیش لذت شهید تو سکرم ریز</p>
<p>زبزم با ده کشان با دلین زمان بر خیز ز مردین پر و بالان عرش شتاق اند و بال و دش عزیزان شوی پس مردن میان بلبل گل خلوئے ہم گرم است ز شاہ باز جفاے فلک چرمی ترسی چه ابر و چه نگه قصد تنم دارند بشوق نغمه کنی زنده دار یے شبها در آشیان نشستن پبلبل ارزانی</p>	<p>چه سود از آنکه گویند پیش از آن بر خیز بیسر باخچه قدس مرغ جان بر خیز بزنگی چو سیما ازین جهان بر خیز صبا بگو باشارت ز باغبان بر خیز تلاش تو کجای مرغ ز آشیان بر خیز تو نیز اے مرثه از بهر استخوان بر خیز شبه بطاعت حق نیز ایچوان بر خیز تو بچو بنم ازین کنه بوستان بر خیز</p>
<p>طلوع شد سحر سحر و شور شے بر خاست تو ہم عزیز ز مرقد بصد فغان بر خیز</p>	
<p>مردیم دست آتش عشقت بجان هنوز اے جزا خرام تو زان ره که رفتی آنانکه بیناک ز شور قیامت اند فصل بار میرود و آمد خزانست</p>	<p>روشن شود نیل ز بهر استخوان هنوز سر نیزند بجاک ز شوق آسمان هنوز نشینده اند ناله دل خستگان هنوز بیچاره بلبلے که ز بست آشیان هنوز</p>

<p>پیری رسید خواهش نعمت ز سر زلفت زاہد کہ بر فزائے ارم ناز می کند</p>	<p>بچون کہ دکان گزنی این سخن ہنوز یہ پچار پے ہر دو کونے معان ہنوز</p>
<p>دعوائے عشق گلبدنان چوں کند عزیز مگر یست خون و جیو کہ گزرا غوان ہنوز</p>	
<p>تا بدر نمی نیت در دل نغم جانانہ باش در صد چوں کاسہ منصور پر آوازہ شو میزندنگ فلان جن حاجے طفلان پیر چرخ عالم ہستی پر آواز شو بے جو رفتہ است ما صباح عید ترمان سیر کوشی می تویم سر کشی اے آسمان رسم زلفان کے بود ہنشینے نیک نصلت شوز بدخوان گریز ہستاب زگار دور گردن نیز است</p>	<p>خانہ دیر است در آتش انجانہ باش در خموشی میگزنی چوں لعلجانہ باش ای دل آرام جوئے ما تو ہم دیوانہ باش خونناک انجانا چو طفلان بیان خانہ باش از منہ تو بیخ برف ایفلک مردانہ باش بچون صراحی دمدم سرخم دیرینہ باش آشنا با آشنا بیگانہ با بیگانہ باش ما گزشتیم از اثر اے گریہ ستانہ باش</p>
<p>گرے مقصود نشین ہوس داری عزیز در فغان درو مند و گریہ ستانہ باش</p>	
<p>دل بجائے زود از در کاشانہ عشق ہوس دولت منصور بدر کن از سر شور شتر توان کر دے را بیدار ظن مار شک بکم ظفر فی منصور برود ترس بد نامی خود هیچ زلیخا تبرود شمع را درس نماید سبق سوز و گداز چہرت جلوہ بہر خجست دیدن نہد</p>	<p>نیت خلیع ہوائے خوش دیوانہ عشق ہمہ کس را بود دولت دیوانہ عشق کہ بخواہست ز کیفیت انسانیہ عشق کہ ندانست کشیدن مے پیانہ عشق نیک بد را نشانہ دل دیوانہ عشق گر بنفید بگس سایہ پر وازہ عشق پرودہ چشم شود پرودہ بیخانہ عشق</p>

<p>ناز بر شمع کند شوخی پروانه عشق</p>	<p>اندوران بزم که جبرئیل بر پر بال</p>
<p>سرگذشت من انسرده گویند عجزیز که دل انسرده جهان را کند افسانه عشق</p>	
<p>از شکش هر دو بر ستمم و گذشتیم رو که تو ندیدیم بر ستمم و گذشتیم در چشم زدن دیده بهیم و گذشتیم بر دوش بجای به نشستم و گذشتیم صدم تبه ز نار به بستیم و گذشتیم از هر دو جهان دست نشستم و گذشتیم ما مردم دیوانه بر ستمم و گذشتیم چون چشم به تیر تو بستیم و گذشتیم</p>	<p>ما سحر و زنا را شکستیم و گذشتیم چون گرد بکوی تو نشستیم و گذشتیم بر خود گریستیم و گریستیم و گذشتیم زین در طه دریا بسکرو حی قالب از کعبه که در کفر گذشتست و لے ما زین چشمه چو ما تشنگ آب به چشیدیم از سلسله دهر را بائی نه عقلست افسوس کجا داد اجل نصرت دیدن</p>
<p>هر که که عزیز از سر کوی تو گذر شد بر خاک نشستم و گریستیم و گذشتیم</p>	
<p>برائے طلسمت ل این چراغ میدزوم گریستن ز کباب و ایاغ میدزوم بزیرو امن صرصر چراغ میدزوم که بوی باغ پرورد ماغ میدزوم که بے نشانی خود از سر ماغ میدزوم</p>	<p>شب فراق زور و تو داغ میدزوم برائے نام زندان رنگان هر دم باشین نیشها و میکه می جو شتم ز برف و شیبه باد صبا نم نمون محوئے غم که آن گره هم درین دادی</p>
<p>با بهاری مضمون عسریه غواصم ز بحر فکر در شجر چراغ میدزوم</p>	

<p>خود آتشم کہ بر سر خرمن فتادہ ام      ہر کام از گرانئی دامن فتادہ ام      کز بدئی بنا لہ و شیون فتادہ ام      در دست اختیار چو سوزن فتادہ ام      من بخیبر بمیزول رہزن فتادہ ام      ہمان میان خانہ دشمن فتادہ ام</p>	<p>ممنون برقی کے شوم از گرم ہمتی      اکودہ کے بلاست کہ در دست مصیبت      نسبت بلاست شکوہ ز تاثیر ہیچ نیست      چاک قبائے غیر چہ دوزم کہ خوش من      این روزگار دست نمار دوز رہزنی      بر خوان و ہر گر بچھیتت نظر کنسم</p>
<p>من نمہ سنج خلد م و از قہمتک عزیز      اکنون اسیر داکمہ تن فتادہ ام</p>	
<p>خود را شریک دائرہ لہی رہو کنم      کہ سوئے کبیر گاہ بہ تجانہ رود کنم      کو جراتے کہ بعیت دست سپو کنم      زنجیر موج مستی سے در گلو کنم      اکنون ز آب دیدہ لبالب سپو کنم      پیش خدائے خویش ترا زور و دکنم      صد سال اگر سوزن عیسے رفو کنم      تا در گدازد سوز چہ پروانہ خو کنم</p>	<p>خواہم کہ باز بعیت دست سپو کنم      خواہم کہ جستجوئے صنم کو بگو کنم      صدرہ اگر بچشمہ کو فر و ضو کنم      وحشت اگر خروش برآرد بر میکشی      احسان سے فردش نہت بعید بہت      بان شوح باش باش کہ در روز ستخیر      چاک درون سینہ من کے شود دست      در آتشم کہ دل کبے شمع رو دہم</p>
<p>دور عزیز بہت کنون جنب خموش      در نہ خراب دستہ دہے آبر و کنم</p>	
<p>کو منزل مقصود کہ باہل دل آتم      خود کان نمک تم در زخم دل آتم      این کے خبرم بود کہ من مضحل آتم</p>	<p>تا چند درین دیر فنا پاگل آتم      تا چند درین کان نمک مضحل آتم      رفتند حرفیان چہ حرفیان نہ ز شمیم</p>

<p>می خیزم دی گردم بس معسل انتم از پائے جگر خیزم در دوش دل انتم</p>	<p>دی تو به زست کردم و ایندم بر ساقی این شوخی بیانی با هست که در کام</p>
<p>کو جذب شهادت که عزیز از اثر شوق بر هر دم تینے کہ سفیستم جل انتم</p>	
<p>بدوش فوج خضر بست تخت تابوتم که سنگ فتنه زند چرخ و جام یا قوم هنوز طفلم و باز هر می و بد توتم که با خرف نخرد کس اگر چه یا قوم</p>	<p>غرق رحمت گرداب بحر لا هوتم زمانه جو هر من ناشناس دی توتم فتان که وایه تا ترس روزگار مرا تلاش جو هر ذاتی بکن درین بازار</p>
<p>عزیز عمر بس میکنم بمیکد با که تا بیرم وستان بر بند تابوتم</p>	
<p>دامان غم گرفته برون از جهان شدم چون شمع سر بسهره یک استخوان شدم هر جا گر خنجم بدف آسمان شدم گر اینقدر بمیکده ماندم جوان شدم نئے حصه همانه نصیب بگان شدم گو یا بر او عشق آرزو گشتان شدم</p>	<p>چون آدم بد هر چگونه چسان شدم سر گرم در گذ از محبت چنان شدم هر سو که می روم ز حوادث پناه نیست عمر کعبه سر شد و مویم سپید شد آن استخوان خشکم و همیغور در جهان هر کس بار سید بسوسے تو راه برو</p>
<p>پا بند یک چمن چو عنادل نیم عزیز هر جا که هو شے نظر آمد کتان شدم</p>	
<p>دل از دست کسی برون از کار شدم هر کجا ناوکش افتاد من از کار شدم امتحان کردم و صد مرتبه بهار شدم</p>	<p>چه توان گفت که چون تو در دلداری شدم هر کجا بار هفت کردن افکار شدم یک سچا نفس نیست درین دار فنا</p>

<p>بکشی ظالم اگر باز گرفتار شدم          چه بلا آب دهبو بود که بیمار شدم          راه گم کرده درین دم گرفتار شدم          عشق ناگه در دو کفایت که بیدار شدم          را بنزن بوده ام و قافله سالار شدم          رفتن ازین شد وین ازین گرفتار شدم</p>	<p>دست بردار ازین مشت پر کنون صیاد          از عدم آمده بودم بچین تفریح بدهر          من کجا خلد کجا، باوید و هر کجا          من و خواب عدم و بود خوش را گنجه          عشق در زیم دوازده درع بگذشتم          یار باین جاوه که کیست که در اول کام</p>
--	--

جلوه ماه دشمن هست خرد سوز غریب  
 بان خبر دار تو باشی که من از کار شدم

<p>برگ گلے خمیده ازین بوستان شدم          زین حرم که گزافی غم نا توان شدم          با تو سن سپهر اگر همبستان شدم          چند آنکه کتبه چید کسے جمته دان شدم          در چار سو گلشن کون و مکان شدم          در آفتاب از پنے خود سا بنان شدم          هر جا شکست ریخت فلک سخوان شدم          گو در زمین گوشه مرقد نهان شدم          آخر چه شد مرا که کوبے بتان شدم          تا من غلام حضرت پیرمغان شدم</p>	<p>جانے نخورده سیر ز بیم بهمان شدم          گفتم یک بختیم صیبت کشتان بار          آخر کمینه غاشیه وار تو بوده ام          از عیب جو سواد هنر شد فرزند مرا          یک گوشه چمن گنج نفس نیست جان فدا          موسیم سپید تا شد و چشم خمیده شد          جو یائے در دستم و آما ده نسیم          خاک مرا هنوز در هر آسمان بباد          ایوان نیست فتال ازین تباخت رو          گردیده اند حلقه بگو شتم بهشتیان</p>
---	--

شهمه و شکر عزیز بشو م نمی رسد  
 تا بر طریق حسا فظ شیرین بان شدم

<p>برنگ غنچه گسے یک دهن نخلدیم  زمانه راز دل خوشنیک و دیدیم  چه کار هست نوروز و عشرت عیدم  و بد صدائے صبحی بجام خورشیدم  هنوز باریسا در د نخل امیدم  و گرنه از دم باد صبا زنجیدم</p>	<p>شگفته دل ز بهار جهان نگر دیدم  بهر دیار گذشتم جهان بگر دیدم  من و غم شب ابحران و تیره روز بهار  بہار آمد و بر خیز ساقیا کہ بحر  ز باغ و ہر ثمر یافت ہر کسے لیکن  منم کہ بہر تو فریادی کنم امروز</p>
<p>پس از وفات عزیزان کفن بہوشانید  برسنگی چه کند چون کہ چشم پوشیدم</p>	
<p>کزین دیرانمی بانی نشان جلوہ گاہ او  کہ بردند آہوان بروم از پیر گاہ او  پرستیدم بتان راسالما از شبتاہ او  سیرہ ترانہ اعالم از زلف سیاہ او  فالک چین مرغ بہمن بیلید رسید گاہ او  کہ شیخ و برین بانیت آگاہی ز راہ او  دلے بشکستہ باشند دائم از طور گاہ او</p>	<p>بہ بند از ہر دو عالم چشم سوزے دل تو چکن  چنانم کردی بخود لذت ز خم نگاہ او  حرم را بار ہا کہ دم خیال جلو گاہ او  گران تر پلے عصیان من از کوہ تابانش  شہید غمخوہ آن ناکہ پندارم کہ از عمرے  چرا از کتبہ بیخانہ پیدا کردہ اند جائے  نہاشد این خوارانی نغیر از خاطر آزارے</p>
<p>چنان طاقت نمی یارم کہ برق داد می این  بوسہی آنچه کرد اکنون کند با من نگاہ او</p>	
<p>متفرق</p>	
<p>کستی خوشیستن از بحر بساحل بستند  تہمت دل بیبشت برین بیدل بستند  کہ ضلائق ز کشاکش رہ منزل بستند</p>	<p>رہ روانے کہ براہت کردل بستند  قطرہ خون ہم کسے بود کہ از ویرہ چکید  یار بساین دشت نراغم چہ تا شادار د</p>



<p>درد عالم را دل ز کینه یابو بسوزاند          مسلمان بحد زنا را نهند بسوزاند          صبا و امن زان بر آتش گل بسوزاند          صد آتش خانه بالائی سر مهر بسوزاند</p>	<p>شر عشق او مارا اگر پہلو بسوزاند          اگر رحمت بر زبان آیم درستی          بگلگشت چمن کز بوی گل بر دلش گردد          اگر گرم کند عشق تو بر آتش پرستیها</p>
<p>سیر عالم میکنند اما درون خانه اند          چیزی در دم که کیستی و حد چو پیمانند          فکر جهان می کنند اما که صاحب نمائند          آشنا با آشنا بیگانہ با بیگانہ اند</p>	<p>تیز بینی نیکه مثل چشم در کاشا نماند          عشق تنها هست نشناقان چو کوه اند          فکر و زحمت پستی پیدل کسیر بر این دین          دور بینی نیکه خوب دشت را دانستند</p>
<p>صبح برخاسته خاکستر از انگرما          روزگار از سر الطاف زنده بر سرما          دل با پر شده پذیرشده ساغرما          از ادب سایه بیداخت بهما بر سرما</p>	<p>شام دو دست پریشان شد از مبرما          بفسان فلک آن تیغ که میگرد و تیز          اندرین سیکه هزان ذکره دور فلکست          ماگدای در جانا و دشاہی چو سنگست</p>
<p>گسے خیال من اے بے نیاز میگذرد          کہ کاروان بنشیند نماز میگذرد          تمام عمر بسوزد و گداز میگذرد</p>	<p>خراب بادہ عشق تو ام نمی دالم          بدوش بارگران راه تیرہ حیرالم          بہت دل پروانگان او نامزم</p>
<p>ہزار شکر کہ عمر عزیزاے یاران          بر آستانہ آن بے نیاز میگذرد</p>	

<p>زبت باید قبول و بندگی از برہن باید مگر اینداغ را مرہم ز کافور کفن باید ہانا مدت عسر ترا یک پیرہن باید کہ اے رنگین قبایان زود تر فکر کفن باید</p>	<p>پسندیدن ز شیرین جن کا لاکو کہن باید غم دنیا چہ ناسور میت ہرگز بہ نہیں گرو بزرگ گل چرا ہر دم تہائے نو ہنوشی سحر گاہان شکوفہ بازان حال ہی گوید</p>
<p>خوشوقت آنکہ کارے از این آن ندارد این بازہرزہ پرواز یک آشیان ندارد</p>	<p>ہر آسمان ندارد الفت جہان ندارد ز نہار عشقت آرام در سینہ نگیرد</p>
<p>یار ب کسے بہاد گر فتار دام چشم پر دائے باوہ نیست کہ پست جام چشم از شیشہ گریہ می طلبم تے ز جام چشم بوے ز خون دل چکد از ہر کلام چشم</p>	<p>گشتم مبتلا چو گر فیتہ نام چشم ساتی منار ہیچ کہ در بزنگاہ دل از انفتلاب انجن دہر ہر زمان در دل عزیز زخم کہ داری کہ ہر نگہ</p>
<p>گل بہ لبیل ششم و خاشاک در امان کنم سیخوہ و خون دل خود ہر کہ اہمان کنم عالے سوز و اگر من نالہ و افغان کنم</p>	<p>ہمتے کہ تا کن از عیش نگین جان کنم نعمتے بر خوان من بود بجز درد و الم بلبل ست این کہ خفاش نیست تاثیرے گل</p>
<p>زہرہ مروان ز گرمی آب ہی گر دو عزیز من کیم تا سیر این واوی بیے پایان کنم</p>	
<p>جان میدہم چشمہ حیوان نمی روم لب تشنہ جان دہم و بدریانی روم روزے کہ من بجانب صحرائی روم</p>	<p>ہرگز بزر سایہ احسان نمی روم ہرگز بسوے حشمان من نمی روم بزرگ میزند سر خویش آہوان</p>

نفسرید ز سر کوی تو گلزار مرا	نفسر دانه بخت حسانه خمار مرا
دام گیسوی کسی که در گرفت از مرا	از عدم آمده بودم بے گلگشت جهان
زگشتی کاسه در یوزه بکف هست دریا را	بر گاهش بود حاجت چه ازنی دچ علی را
که هر عضو از صفاد جلوه دار و آفتاب را	تا شامی کنم هر خط آن پوسف نقاب را
در ازای هست دام راه گیسوی سیاهش را	تخافل هست ز خیر گران پائے نگاهش را
اگر بینه خون آلودگان صید گاهش را	ز غیرت بنزد پشیمان جامه بر تن چاک بیسازند
یا رب از شور قیامت بچامی آیند	برشتا بند کسانے که غفان بلبل
نا تو انان تو بردوش صبا می آیند	بوی گل نیست که آید ز چین در کویت
آسمان کاش بیک مرتبه مارا بکشد	چند هر دم زغم مرگ اجبا بکشد
که کند زنده کسی را که میجا بکشد	همسر رازنده ز اعجاز میجا بکشد
دو عالم را تصرف می توان کرد	پرنیک و بد تطف می توان کرد
بهر گامے توقف می توان کرد	تو هر جا جلوه سازی تا قیامت
بحال خود تا سف می توان کرد	اگر فرصت بدست آید همه عمر
بر بانان تعارف می توان کرد	گذر خواهی عزیز ار در حرمیش
یک پر پر دانه در صد پنجن پیدا نشد	شمع حسن یا رین گرانجن آرا نشد
قطره بیچاره ما و اصل دریا نشد	هر جا بے بهره اند در محیط فیض دست
وصل تو خیز نیست کایدش شکسته اند	بجز تو دو دلیست کرد طرف بسته اند
چون گل بر نه سر بهو ایت نشسته اند	آن سرو تازة تو که حوران خلد هم
طرفی که بسته اند بهین چشم بسته اند	او نعمت زمانه گلیان کوی تو
صنم از خود شد و ناقوس بفریاد آمد	جانب تیکه چون آن شتم ایجاد آمد
پاره شد جامه هستی تو بخیل واکر دم	بسکه از شوق وصال تو بخود بالیدم

شکر نعمت کفر و یا بتو صحبت دارم گوش بر نشویش غوغای قیامت دارم کر بگردن گشته است از سر تا پای طولی را تا شامی توان کردن بهر عضو تو لیلی را نفس از سینه خفاک باشد مرغ معنی را سرن بر تابد دولت صاحب کلاه را	جلوه در خانه ما کردی جرأت دارم چشم بر جلوه آن آئینه طلعت دارم چهر پر تو هست یارب کس آن فنک تجلی را ز هر سویم پریشان حالی بخون توان بدین نیفتد بجز اش دل سخن و رام کس هرگز کلیم فر بادوش بر من الفتے دارد
<h1>کلام متفرق</h1>	
<h2>مجلس بر نعت بند عزیز می</h2>	
<h3>بند اول</h3>	
السلام اے ہر ادبیت جامع آداب و ادب السلام اے ہر خطیبیت صاحب فضل الخطاب	السلام اے ہر غلامت عواجہ مالک قاب السلام اے ہر کلامت منبع اب اللباب
خطبہ مجموعہ فضل تو بس اتم الکتاب	
چشم حق بین تو شد بر مطلع حسن تو صاد خامہ صنعت مگر بر صفحہ ذات نہاد	باقضا مجموعہ از کاف دنون ترتیب داد شد سواد سایہ پاکت ہمہ صرف مداد
نقطہ مہربوت از برائے انتخاب	
آتش ز دروشتیان را گشت باد و امن ناخ او یان پشین گشت دین روشت	جانفراے عیسی مریم سیم گلشن بیش از وز کلیم اللہ چراغ ایمن
مخومی گردند اسم چون بر آید آفتاب	

تا دو پیکر شد قمر از مجرہ کی بارہات	برنتا بد کوہ برق جلوہ رخسارہات
حجتے روشن بود ہر بارہ در بارہات	دین و دنیا ہر دو گتے محو کی نظارہات
گر نمی فرمود حُسن جلوہ با چندین نقاب	
تشنہ رشنے ز فیض خضر در ہر کوہ و دشت	عیسیٰ مریم زد عوایے سبحانی گذشت
در ہواے جلوہات موسیٰ بگرد طور گشت	از لب جان بخش آگہ چشمہ حیوان چو گشت
از جالت آب شد حجتی توارت با حجاب	
اے لو اے دولت رکن کین کین بر دین	ہر دو گیتی را بود حفظا تو بس حصین
بر ولایے تست قائم طارم عرش برین	یخمہ چرخ افتد از باد حوادث بر زمین
گر نہ از جبل المتین مہر تو دار و طناب	
اے ہواے بوستانت راحت روح روان	وے ولایے دوستانت قوت جان جانان
اے فضائے درگت ز بہت فراے انس جان	اے فدائے روضات جاننا کہ کون و مکان
ان مرغ جگات عدین روضۃ حسن المآب	
از لب گوہر فشانے عالی گوہر گوش	در ثنائیت است گوہر آفرین گوہر فروش
غیرت حُسن کند موسیٰ کلا مان را خموش	ما و اوصان تو بہ شویست یارب یا کہ ہوش
ما و سوداے تو بیدار است یارب یا کہ خواب	
آنکہ چون انسر در راہ خدا پائے ثبات	پشت پا ز و صولت ادب بر سر لات و منات
آنکہ چون بر سج و نصر آرد وہ از ایزد برات	آنکہ چون شد ناصب رایات دین کائنات
بود کسرتاق کسرایش خستین مستح باب	
اے خوشا روز کی شد او بنیش از روز بہان	اے خوشا روز کی شد او رہنماے گمراہان
اے خوشا آن دم کہ برے وحی آمد از سماں	اے خوشا آن شب کہ گشت در گراے لامکان
جان پاکان در عنان خیل ملائک در رکاب	

حلقہ درنا بختبانی و بیٹی بے سکون گرم یابی بستر آئی بجائے خوشی و جمن	تا زنی انگشت بر خیزد نو ازار غنوں تا نفس از سینہ و حرنے ز لب آید برون
رفت ازین نہ خالہ بچون دعائے مستجاب	
رفت دو دیگر عالمے بے رنگ کروشیں یافت جملہ گاہی طرفہ باز رفت و بازین یافت	ہم نشان از بے نشانی اندر ان مابین یافت چون نگہ آخر سکون در پردہ ہائے عین یافت
تیر جہتہ باز گشت و جاے در تو سین یافت	
<b>بند دوم</b>	
قدر خود بنگر بچشم آنکہ قدر افزائے تست بر تر از ہر باب گاہے ممکن باو اے تست	کحل با نازغ البصر در دیدہ بنیائے تست بگذر از معراج کان خود پایہ او نائے تست
جاے نازست آنکہ اینجا نیز با جریائے تست	
نے در انجا لمو از روستنی ہر سو ماہ نے در انجا استیازے از سپید از سیاہ	نے در انجا از ملائک در جلو خیل و سپاہ عرش و کرسی ماندہ از حیرت چو نقش پارہ
رہ گراے راہ اسرعی عمل والائے تست	
این مقاست آنکہ حق را جز تو با کس نیست در حریم راز مشہب هیچ یک را با نیست	این مقاست آنکہ غیر از تو کجارت با نیست جز تو و حق بچکس محرم ازین سرا نیست
بے خبر جبرلی ہم از تر با او نائے تست	
پر تو نور جالت جلوہ شان خدا انچہ در آئینہ با و از صفائے سینہا	جلوہ شان کمالت بدر اوج اصطفیٰ انچہ در انچشم ضیاء انچہ در مردم صفا
لمو از روے تو یا پر توے از رائے تست	
زا بیار یہاے جودت تازہ شد بلوغ وجود	شاخ و برگ و بوے بہر نملے از افزود

در نو ہر توبہ کو سے از سدرہ و طوبیے رپود	اے عجب ترا کہ سر و قامت بے سایہ بود
ہر دو عالم سایہ پرور و قدر عنائے تست	
آسمان تنہا بنا شدہ نور و کوہ و دشت	روز و شب دارند مردہ کویت بازگشت
ہر عزیزے چون عزیز الدین عزیزہ دشت	شکر بند کارما از رشک ہچ پشیمان گذشت
چون خدا خود و الہ الحسن جہان آراے تست	
اے نیم کو چہ تو مشک ریز و مشک سبز	اکش شوق گل بلبل ہویت کردہ تیز
گلزمین شرب از خلق تو رشک خلد نیز	خاک کفنان خود کجا بود اینقدر باحسن نیز
گرمی بازار یوسف زالتش سوداے تست	
اے برے عالمے بازار تو در ہائے فتوح	کرد کار بادبان حفظا تو با کشتے نوح
آن وجود آدم آن مستی جام صبوح	آن سجد قدسیان برشت خاک نفع روح
رمزے از خاک رہ تو حرفے از لبہائے تست	
اے جمالت دیدہ خورشید را روشن چراغ	دے ز حسنت ماہ کامل را بود بر سینہ دلغ
روشن از مر تو قلب و سینہ و چشم و دلغ	دیدہ دُ دل مر و سہ سنیم دکو تر بلغ در لغ
ہر کجا آبیے بجوے باشد از دریائے تست	
کیست کان ختم ازین وادی بساحل میکشد	کیست کان زین در طہ ام کشتی بساحل میکشد
کیست کان سوے تو ام زین عصر گل میکشد	گرچہ با یاد تو در خلد م دے دل میکشد
اشتیاق نزلے کان سکن داوائے تست	
عزت افزا و گدازے در دل انگار کن	مرحمت فرا و حل مشکل دشوار کن
چشم بکشا و علاج خاطر بیمار کن	رہے نماؤ نزار و جنبشے در کار کن
بخشش کون و مکان وابستہ ایائے تست	
عزیزان را اگر در گاہ تو باشد آبرو	عرش دار و خاکبوس آسانت آرزو

ہست برارت مدار آسمان تو بہ تو	حرز بازوے اولی الایدیت نقش نعل تو
سرہ چشم اولی الابصار خاک پائے تست	
حدقہ چشم من و سرودتہ و بجوئے تو	صد چو من تر بان ہر یک جنبش بروئے تو
بند پڑ شوئے رساندگر مراد کوئے تو	بچون تو ان دیدن باین آلودگیا سوئے تو
دیدہ را از گریہ شویم تا بسینم روئے تو	
بند سووم	
قامت رعناے تو دیدند و محشر ساختند	ریخت رشتے از لبست تسنیم و کوشر ساختند
آمد از زلف تو بوئے مشک و عنبر ساختند	حالت از راہ تو گردی چرخ اختر ساختند
سایہ ات بردند و از دوسے ہر انور ساختند	
اے شرف ملک قدم را حاصل از تقدیم تو	آسمان را پشت خم و معرض تقسیم تو
شد بنی آدم کرم از رہ تکریم تو	در حریم قدس بہر خطاب تعظیم تو
از سپہر تو بتو نشہ پایہ منسب ساختند	
آستانہ لثم و لمجاے خیل سردانست	زیر حکم سردانست ہم زمین و ہم زمانست
خاک پایت حرز و دولت از پئے کون گانست	نقش نعلین تراکان نقش نخی جہانست
از برائے باوشاہان تاج و انسر ساختند	
لی مع السدکان مبارک و قتلے از اوقات تست	برگروہ انبیا و رامتیا از اثبات تست
خامہ کن انچہ بنوشت آیتے ز ایات تست	اولین حرف کتاب آفرینش ز ایات تست
اے خوشا حرفے کزان طومار و دفتر ساختند	
حیدر بخت ہمایون فال آن فرخ نہ خصال	کش بود بر چہرہ ان غنبد گیت چون بلال
دولت شاہی بہ پیشل و چہ چیزست چہ مال	افسر جم را شمار و کتراز جسام نغال



هرگز از دولت نفرت تو آنگز ساختند	
<b>پنجم</b>	
مجمع انوار قدرت منظر آثار غیب	محرّم راز الهی طرح انظار غیب
مرکز آتانتخت القطر پر کار غیب	مورد و طه و یسین مخزن اسرار غیب
معنی حسم و مفهوم صراط مستقیم	
دست سجّل نامرات اعجازت از شش القمر	ای کج کل دیده ات از کل با زاغ البصر
رانده دست سخایت هر چه در کان آنگز	تازه از ابر عطایت هر چه در باغ از شجر
بیزه خوان نوالت هر چه در خلد از نسیم	
کافران را در و ماغ آتار القابت نهان	مومنان را از چین انوار ایمانت عیان
کوثر سے از پہلو ہر رگ میدان روان	گل کند از بوته ہر خار درخت بوستان
چنتے در سایہ ہر نخل صحراست مستقیم	
مدح حسن یقینت روز بازاری من است	وصف خوبان جهان بگرمین مار من است
در تجلی گاہ اوصاف تو در کار من است	شاہد رعنائے نعمت گر چه غمخوار من است
عقدہ کز رعب حسن افتادہ در نطق کلیم	
فرش را عرش از حسین سجّد بود تو کرد	عالم نابود را حق هست از بود تو کرد
با جهان فیض و درود نیت آموذ تو کرد	بحد و کان را پر ز گوہر بخشش خود تو کرد
انچسہ با گلشن کند باران و با گلبن نسیم	
قطرہ آبے بود یا ہفت قلم در زخوش	ہر کجا در یائے فیضان تومی آید بخش
نعل پوشین تو ہر جامی شوکت فروش	فیلسوفان را از گفتارت کند حیرت نموش
کاغذ عطار گرد و کہنہ تقویم حکیم	

سنگ اگر گوہر شود در وقت برجا بود	کارا کسیرا کند گور بہت زیبا بود
پارس از سنگ درت ممنون بنتہا بود	کیمیائے کم عیار سی ہائے قلب با بود
خاک کویت را کہ دارم دوست ترا ز رویم	
قبہ جاہ تو عالی تر زہر عالی قباب	کس نہاند جز خدا قدر تو اے دالاجباب
رتبہ تو آشکارست از کتاب تطاب	مرکز پرکار در روز شب کہ باشد آفتاب
اوج جاہت را مناید نقطہ داناں حیم	
شد ز بانم تا شکر زین شنائے مصطفیٰ	بر دہانم بوسہ ہر دم میزند صدق و صفا
از زبانم بہت جاری چشمہ سارا مصطفیٰ	من کجا، وین نغز گوی در سخن سنجی کجا
مدح تو ذوق صحیحم دادہ و طبع سلیم	
میزند ہر دم غمے نشتر رگ و جان مرا	میرساند بیدنی با چرخ افغان مرا
از طبیبان سیج یک نشاخت مان مرا	چارہ من کن کہ حال در دنیان مرا
یا تو می دانی و یاداند حسد را و بد علیم	
اے ظہوت باعث آرائش کون بیکان	از قدمت خاک می بالد بخود چون آسمان
از ہوائے روضہ ات ہر گلزمین شد بوستان	در گروہ انبیا ذات تو دار و پاجہان
نستے کان در کواکب باہیلست و ادیم	
ہست اوصاف تو دریا و ماہا چون حسے	اندرین رہ راہ پیارا بود پیش و پسے
کے بگہنت میرسد جز فکر ت معنی رسے	گرچہ در خوش طلقمان مستثنیٰ بسے
نیست ہتہائے تو جز بکیتاے بے ہتہائے	
<b>ہشتم</b>	
در و بے پایاں و شوق بیکانم دادہ اند	قلب بیابے باتش ہمغاغم دادہ اند

زخم تنهایی و چشم خون نشاغم داده اند	جان بیابی و عشق جان جانم داده اند
وز برای شکر نعمت‌ها زیانم داده اند	
فقد دل را که دهد جز در با بیدل بهیج	هست گیتی بهیج و آویزد چرا مقبل بهیج
هست این سوزانے خاصی کان شود زائل بهیج	عشق صد جسم نمود دل نشدائل بهیج
آگهی از یوسف این کار و انم داده اند	
فیض یزدانی بود طبع روانم را معین	بحر موجی چو ابرم هست اندر آستین
می تراود از زبان خانام با معین	کوثر و تسنیم کز لبهای من جوشد چنین
اگر خد متهاست کز پیر منام داده اند	
می نه گنج در زمین و آسمان از بس نشاط	کاین زمان کامرانی هست وقت انبساط
آفتابم تابش آمد آسمانم شد نشاط	روز و شب با ساکنان عرش دارم اختلاط
تا بدرگاه تو جابر آسمانم داده اند	
از بے و صفت ز بانم را سخور کرده اند	کارم من گو یا که ترا شهید و شکر کرده اند
سینه ام گنجینه از لعل و گوهر کرده اند	بهر ایشارت دل و دستم تو انگر کرده اند
خامه چون دیده گوهر نشاغم داده اند	
طوطی شکر نشان از باغ عرفان تو ام	بلبل نغمین بیان از شاخ ایقان تو ام
شاعر شیرین بیان مانند حستان تو ام	از نمک پروردگان خوان احسان تو ام
کین جلاوت دین طلاقت در بیانم داده اند	
تا کشد جذب محبت خاطر م را سوائے تو	جان من باشد امیر حلقه کیسوائے تو
میکشد جذب محبت تر ز بانم سوائے تو	تا با آسانی و هم جان در هوای کوائے تو
خوش فریب و عده باغ جنانم داده اند	
ماه و خمر چون بکبک شیر ابرو رخ همچون هست	چون کس خیل ملک جوشد گزدر گشت

طاقت صید مضاین کس نداد و در بهت	میکشد شوق تو حوش و طیر از پیش جبت
	دست و بازو دیده این تیر و کمانم داده اند
وقت آن آمد که از هندستان برین روم چشم آن دارم که خاک شرب و بطحا شوم	طالع من می دهد مردم نویدے از نوم پایے او سر کرده از مشرق سویے مغرب روم
	گور و اج سرمد در هند و ستانم داده اند
یک دو گانه پیش نبود از سماکم ماسکم که بر اہت پاسے همپای من دار و ملک	هر دو عالم را تو انم در نوشتن یک بیک سنگ را ہم کے تو اند گشت سترہ فلک
	ناقد شوم کہ سرور لاکم داده اند
قدر هر کس را بمنز ان خرد بخیده اند ہم ز اسرار خودم این آگہ بخشیده اند	کار پردازان قدرت خوش دکانے چیدہ اند پانگاہ بر تر از نہ آسمانم ویدہ اند
	ہم چشم خویش تن این عزیز ستانم داده اند
<b>عزل نغیہ</b>	
<p>ورور چشم مست تو سپا میر کا را آمد حقا کہ از اعجاز تو آہو بگفتار آمد تا ز داد او دلبری بر تو سزاوار آمد اند رسم گیسوے تو نظیہ گفتار آمد سر گرم طوف دگر است اینت پکار آمد وصفت بیوان قضا نیگونہ بسیار آمد در لیلیہ الاسری دلت واقف ز سر آمد بر انیا و اولیا رخیل و سالار آمد</p>	<p>لے از حجاب ست تو قطرہ شیار آمد چشم سخن پرداز تو باشد دلیل ناز تو جاہ و جلال و سروری صفتی و صفای پیروی منہ خدا را ز روی تو خورشید پیر سوئے تو تا مگر کز خاک درت شہ قبائلیہ ہر جہت کف لومی تو الہدی شمس بجا الہی آند ز رف محبت شہ شہرا علی بہت لے انبیا و پیغمبر اولیا را مقدا</p>

بدر چشم ستانم

<p>لے از وضویت سر بسر سبب اشجار آمدہ جائیکہ خود سن آفرین شتاق دیدار آمدہ</p>	<p>لب تشنم لب تشنم ترکیہ بخت من گذر من کبیر کلمے حسین نہ ایم روسے چنین</p>
<p>شاہا عزیز خستہ جان و صفت چہ از زبان جائے کہ بردانشوران نعت تو دشوار آمدہ</p>	
<p>قطعی تاریخ ختنہ بخورد از محمد موسیٰ نہ پیر چوپیری طالع علی تعلیق ازین پہ نیا ضلع یا بشکل</p>	
<p>نوبہار آمد تو ان چیدن گل از نخل مراد دوستداران را مبارک ختنہ محمود باد گل گرفتن شیخ مخفل را کند روشن سواد</p>	<p>مے پرستان را نیم صبح کہ این مرده داد در چنین عہد ہمایون و باایام سید خامہ را ساز و روان نزد نگارش قطار دن</p>
<p>ایکہ ہستی در خمار فکر ساش ختنہ اش موجب زن شد می بیاساتی سرینا کشاد</p>	
<p>آنکہ خوش را ہر دانند چیرست و من بے رفیق و زاد کار باو شبگیرست و من سعی ہائے نارسا قسمت تیرست و من باہمہ بخت سیہ زلف گرہ گیرست و من آہ زین بدطالعی کز بہر شمشیرست و من طرفہ حیرانی بحال زار تصویرست و من در جان خاکساری وضع اکسیرست و من</p>	<p>آنکہ جز شیون ندارد شیوہ رنجیرست و من عمر خود کہ و ن تمام اندر سفر از بیکسی میکند چند آنکہ پرواز آیدش سر بر زمین آنکہ دار و از ازل کارش گرہ اندر گرہ غیر خون خون زن نصیب نیست با چوپیری چشم بر روسے تو باز و دیدہ از دیدار و خاک خود را ساختن از بہر نفع دیگران</p>
<p>آنکہ تواند بحال خویشتن قیسیر داد بہ سخر و در عالم ایجا و تقدیرست و من</p>	

## قصیدہ لغتیبہ

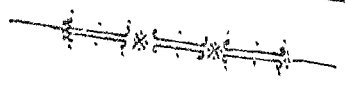
سزود و دینی را پاس یزدانرا  
 محمد عربی حاتم گروہ رسل  
 چه نام پاک که لوح است بہر لوح قدس  
 چه نام پاک کہ نقد ذلم نثار بران  
 ہوسے نانہ گیسوے عنبر انشا نش  
 بشوق پر تو دیدار سے روشن او  
 ترا فریبش این بود مدعا کہ رسد  
 کند ز نیر حسنش ہمیشہ کسب ضیاء  
 ضیاء سورہ و انشمن رخ خویش  
 برائے است موحش آفرید خدا  
 ہدایتش ز سجود عبادت سجود  
 باوز بہر شفاعت سازد ریح امین  
 بلطف دے شدہ آتش باین آذر گل  
 امین خاص کشل یزد پسر دور و زازل  
 بنو و سچ و نہر بود کس توقع بود  
 خدا جو حکم نزولش بدایتی کرد  
 بحفظ فح اگر عون اونمی خیر است  
 درش کجا و سکندر کجا و واراکو  
 ز خطا عرضی نوا و شد این روشن

کہ کہ جمع بذاتش وجود پاک ترا  
 کہ نامش آدہ نقش نگین سلیمان  
 چه نام پاک کہ رحمت ہم پاک ترا  
 چه نام پاک کہ برے فدائیم جا ترا  
 سزد کہ جمع کنم خاطر پریشا ترا  
 دایم صیقل آئینہ چشم خیر ترا  
 ز خوان نعمت حق بہر حق انسان ترا  
 چه نسبت ست بان برے ماہ تابا ترا  
 سواد سایہ دلیل زلف بچیا ترا  
 بہشت و کور و نسیم دحور و علما ترا  
 عیان زنا صیہہ اگر نور دایا ترا  
 ز پیش گاہ غفور الرحیم فرما ترا  
 سطور گشت چراغ رہ ابن عمر ترا  
 کلید گنج بیسے راز ہاے پہنا ترا  
 ظہور اوست کہ مہمور کر دہیا ترا  
 صلاے لطف ذکر مودا نہں راجا ترا  
 کہ داشت حوصلہ نامی تشانہ طوفان ترا  
 کہ ہیچ یک نرسد تا مکان در با ترا  
 کہ بود حاجت تفسیر متن قرآن ترا

فدا بجز بهر شوق کز این چاه  
 عجز نیست بجز بغیر اخلاصش  
 ز خاک گردی لبش گشیم بر آن دور  
 محقق است که تا نزع جان نخواهد شد  
 رحیل راه نشیمان خاک رود خداو  
 بود تو قید تلقین همیشه از اوی  
 ز به علو مراتب که در شب با سر  
 گرانج گیری شبها ز دوشش می بود  
 بمرغ سحر گویم چو پند در حراج  
 ز ندانا بنفشه شکم صلا سسکوت  
 با حرمست واحد فرق یکسر مولیک  
 بود بدیده تحقیق نکست در میسم  
 برین گدای بجز خست کن شمانظرے  
 ز نقش نام تو لوح دلم منقش باد  
 شفاعت تو چو بازار حسن آراید  
 بسک بیا و زگر نباری مرادریاب  
 مگر زمین تو صیدم رسد بدست مین

باوج جاه رسانید ماه کنگار  
 که ناخداست بپوشش محیط عرقانرا  
 بپیل سر بود ناماز سوسه مترگانرا  
 بر لب لذت در دوش خیال در مانرا  
 بشت خس خرد کس باض رضوانرا  
 ای سحلقه آن زلف عنبر افشانرا  
 فزود مقدم او قدر عرش رحمانرا  
 نشاد تلج ز سر پر سپر سلیمانرا  
 که باز اندر پرواز بان بر آنرا  
 و گر ز لطف فصیح مست خوش بنیانرا  
 یکجست در نظر غور روشگانرا  
 که هست واسطه بطو و جویب کمانرا  
 سز و بحال گدا چشم لطف سلطانرا  
 کزان به نزع کف نفع ششیدانرا  
 کشیم کشتایم بار عیب انرا  
 بر در خست چو بر پاکند میسر انرا  
 چو حال طیر بود نامهامی پزانرا

چنانک گوئی تو بجا اگر قسمت عزت  
 عرض نماند با آسمان گرد انرا



قصیدہ نصیب

صلائے جلوہ توحید وہ تماشارا  
 محمد احمد محمود و حامد و حماد  
 سر عرف حمد بود اصل نیمہ اخصان  
 با حمد واحد افتادگر چه بیم حجاب  
 یکیت فرق و یکے گفتن هم یکے نقاش  
 محمد آنکه ز کسیر خاک پاک در شش  
 ز عکس باغ رخس آفرین حنت  
 هر آنکه ز سبزه گلزار در صفا و دید  
 ز سیر طوره و عروج مقام ادا دنی  
 گذشت و شب سمرقانی عرش بالتر  
 صنایع لطعات و مصطفای قلب صفا  
 وجود او که بود مجمع حدوث و قدیم  
 متاع نلالت و کفر و نفاق پاک بخت  
 بصلح خواست صلح و فلاح شوم ابر  
 بنائے دین تین تا پذیرد استحکام  
 تضایب نای ذاق جلالش چون نهد  
 پر تیغ و بند و بانڈ ز زیند پاک نمود  
 ز به نشاط قدوش که در شب مہراج  
 فلک با نجم سیار انجمن انسر و ز

ببین بصورت احمد جمال معنی را  
 بگفت ذات مسعی و کثرت اسما را  
 بہشت نخلد نخستین دہد صلا ما را  
 حجاب نیست بچے بصیر و بینا را  
 خود احوال ست و دتا و دید هر کتیا را  
 بود بعرض برین ناز فرخ غبارا  
 ز ظل سر و قدش راست کرد طوبی را  
 بہشت جنت و فردوس عدن بیان می را  
 بپایہ فرق سین مصطفیٰ و موسی را  
 معبود با فلک چا سین ست عالی را  
 ہوائے دیدن او نور دیدہ حواریا  
 بعقل حل توان کرد این معمارا  
 بشمع دین حتی از فروخت بزم دنیا را  
 پستک خست و شکست از گروہ اعدا را  
 شکست پکیالات و ذنات و عزتی را  
 بقصر سلطنت افتاد کسر کسرے را  
 ز شرک و بدعت کفر و ضلال لطفی را  
 فردا از قدش پایہ عرش عالی را  
 ملک بجایہ انوار خود پیشتن آرا



دوئی میان جدید و محب محال آید  
 ز فرق تا بقدم بود نور مطلق او  
 محال است که گنجد بنامه و صافش  
 ز به این که خدایش پُر در معراج  
 بحر جنب و در صلائے رساند خیز  
 کسیکه منصب در بانئی و درش دارو  
 ز صد هزار یکے هم نمی توانم گفت  
 کرم بحال من خسته ای رسول کریم  
 بزشتی عمل خویش بسکمی ترسم  
 که جا بظلم لوائے خودم دہی مسردا  
 خدا که کوثر و هم منصب بشت دہ  
 بہ تلخ کامی اہل گناہ در محشر  
 ز ہر دست تمنا بظلمت گورم  
 دم سوال نکیرین خواہم آنکہ وہی  
 بداغ بندگیت حاصلست اعزازم  
 بہر ہر تو چون نامہ ام سبیل است  
 بشکر نعمت نظم کر حاصلست مباد

و جب وصف امکان گزید چون جبارا  
 چگونہ نظم توان کردش سراپارا  
 کسے چگونہ کند پُر بکوزہ در یارار  
 کلید مخزن پوشیدہ فاوحی را  
 پے شفاعت امت کرا بود یارار  
 کجا رسد بشانش سکندر و دارا  
 کہ آگہی ست ز وصفش خدایے دانارار  
 کہ نیست جز کرمت تو شہ راہ عقبی را  
 وسیلہ پیش تو آرم خدا ئے نکیتار  
 کہ نیست متعل بلائے گر ما را  
 عطا نمود بتو شکر این عطا یارار  
 کرم ناو بجنابان لب شکر خارا  
 کہ بیغم آن رخ تابان واہ سیارار  
 مرا زبان جواب و سکوت آنا را  
 عزیز می شمرم این شکر فتمخارا  
 دگر گواہ چه حاجت نبوت محوی را  
 بشیرت تو جنبش زبان گو یارار

ز دار و گیر قیامت عودہ ز شد فارغ  
 گرفته است بکویت ملاذ و ماوی را

مسجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایتیں اور ان کے بارے میں صحابہ کرام کی روایتیں

صاحب علم و عمل صاحب ادب سافظت باری تعالیٰ روز و شب	اے کہ ہستی عازم ملک عرب سافظ قرآن کلام پاک رب
الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام	
جانب لطیفی و شیرب میروی ماہتابی باکو اکب میروی	آفتابی سوئے مغرب میروی راہ حق باجمع طالب میروی
الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام	
بحر عرفان منبع فضل و کمال از تو یک لبیک زان سو صد تعال	قبلہ ارباب قال و اہل حال بستی احرام حریم ذوالجلال
الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام	
رہبر منزلت صدق و یقین آفرین پرہمت صد آفرین	مقتدا و پیشواے اہل دین رہنمائے سالکین و عارفین
الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام	
دل ز دوست و جان ز قالب میرو روز مادرتاب و درتیب میرو	از نظر روزے کہ مرکب میرو گر سیارہ یار ہم شب میرو

<p>الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام</p>	
<p>ناقحات گرد دروان با بزرگ ساز طے نماید ہر شیب و ہر فراز</p>	<p>از صدی خوانی با ہنگ حجاز ہر قدم ہر گام باشد جگے ناز</p>
<p>الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام</p>	
<p>روز و شب در بارگاہ ذوالمنن زود برگردی الہی در وطن</p>	<p>ہست بسنین التجائے مژدزن باز جان رشتہ می آید بہ تن</p>
<p>الوداع اے محرم بیت الحرام کاروان سالار جمع خاص و عام</p>	

در منقبت حضرت خورشید اعظم سید محمد تقی صاحب الزمان

<p>گویم ارشان خدایت بندامی زبید دعوی حسن ترا این دو گواہی زبید ہر چه گویند ترا نام خدائی زبید گر بود جگے تو شاہ اول بامی زبید ہر چه پوشی چہ عبا و چہ قبامی زبید گویم ار مطہر سعیدین ترا می زبید مومنان را سفت خورشید بامی زبید راہزن گرد اگر راہ نماہمی زبید زندہ کردن بلبب لعل شامی زبید</p>	<p>با جمالی و جلالی کہ ترا می زبید بتو کہ کیمائی و گیسوے و تانی زبید قادر و مقتدر و محیی و مطہی و کریم چشم ما و جلد و دل بہت سواد بند چشم دارم کہ ز من چشم پوشی در نہ سر بر آرد وہ ز حقیقے جمال حسین لا تحف خاص بود بہر مزیدت در نہ بادی وادی دینی نہ کہ از راستیست تقلع عشاق بود نشان حسینان جهان</p>
---	--

بار احسان تو احمق ز حدیث قدسی بر سر و گردن ار باب و لامی بید

هست زیبا که نغم بر تو فدای جان عزیز  
تو کرمی بن آن کن که ترا می زبید

### قصیده به تقریب قسم انعام بحد رس ریاست بچوپال

دانش افزا بود ام و رسوا بود بچوپال  
از فرخ خوانی مرغان چین چین اطفال  
و فرسوفت در کف هر شاخ نهال  
که باوراق گل و لاله کشید این اشکال  
گوشمالیش چو اطفال هر بار شمال  
منطق الطیر به رم شنود اهل کمال  
خزرازی بکند فخر بران قال مقال  
هر در رس بقراست بود درین شمال  
یافت ترتیب بعد جا به چوپال  
چون دل شان که ز هر علم بود مال مال  
فیض سلطان جهان است همان اقبال  
آنکه بلقیس صفاست و سیاهان اجمال  
آفتابیکه بود ابرکفت و بحر نیوال  
آفتابیکه سها یافت از نور کمال  
شهر و شهر سها گشت از و چو بلال  
این دعا از سن اجابت بخداست مقال

فکر صد فکر که از تربیت اهل کمال  
هر گلستان که به بینی بدستان ماند  
بگر او راق گل و لاله که آید به نظر  
فردین و سنگه هند سه بار و گوئی  
گر بفریاد عناد دل ز رسد گل ایجا  
نورا لاناوار به رسو نگر ند اهل نظر  
قیل و قاله که میان گل بلبل باشد  
هست هر در رس گوئی که بهشت دانش  
مخف قسمت انعام بر اهل طلیها  
و امش شان شود و انگج اهل پرافروز  
این همستی تسلیم و تعلم الحق  
آنکه مریم حرکاتست و سیاهان نفاس  
ذات او هست بهانا سپهر دولت  
آفتابیکه جهان نیست از و پرا نوار  
آفتابیکه بهر زرد و چرخ نور رس  
عالم از پر تو او تا با بدر روشن باد

تقصید بتقریب تقسیم انعام در جوی اسکول

بلبل از راز سحر بغان غوغاخوان آمد  
 کف بکف لاله و گل سنبل و ریحان آمد  
 چه دستان که طراوت ده بستان آمد  
 قطره هم صاحب سرمایه عمان آمد  
 سر فراز از قدم داد در دوران آمد  
 معدن گوهر و ابرگر افشان آمد  
 هر سرے از قدش مناسمان آمد  
 صدرا این مجلس اگر در خشان آمد  
 همچو صبح آمد روشن من خندان آمد

شکر شد که در گل بگلستان آمد  
 صف بصف با من سرود بندر شمشاد  
 جوی اسکول دستان کمالست آری  
 چشم به دور ازین چشم که از فیاضش  
 جائز است که بر خویش بهالامروز  
 داورے که اثر دانش از دست سخا  
 هر یک از کم او سرور بر گے دارد  
 هر چه هست که جلوه چو تابنده نئی  
 صادق از ششده رحمت این و منیر

قطعه تاریخ تعمیر روضه حضرت حاجی وارث علیشاہ صاحب قدس سرود و تعمیر ضلع بارہنجی

کہ باشد در بزرگی بخش تو قیر  
 بے تعمیر آن فرمود تدبیر  
 آن محبت کہ نتوان کرد تقدیر  
 اعانت از مریدان ہم از پیر  
 کردہ هیچ یک در کار تقصیر  
 بیالیک برب راه حق گیر

رواق روضه وارث علی شاہ  
 جو ابرائیم آمد جانشینش  
 ارادتمند جمع شد مساون  
 نعمایت ہم حمایت از خدا و  
 ملک مزور و معمارش ملانک  
 اگر حرام حریم آن بلند می

عقربان مصر عدس اشش رقم کرد  
 کہ ابرائیم کردہ کہ ہم تعمیر  
 ۳۳۰

## قصیدہ

بایت در عین بجران رُسے خندان داشتن  
 یک گلستان گل بامن بیدت در یاد وصل  
 در تماشا گاہ را ہش بایت چون نقش پا  
 بایت در ذوق شوق لذت صبر و رضا  
 تا کجا از دیدہ دریا کے کنی ہر سوروان  
 چند سرتاپا ننگا لازنگ و خشت گو و کان  
 چند از سوز و درون بنیا و گلخن بختین  
 چند ہند و بچگان را کعبہ دل ساختن  
 تا کجے جان از پئے ہر غمزہ آوردن نثار  
 تا کجے بودن مطیع نفس نا فرمان خویش  
 تا کجے خود را بتلبیس و فریب و کروزور  
 تا کجے بنیا و بیدینی نمودن استوار  
 دانہ نا افتخاندہ و نشادہ نخلی طمع بار  
 عمر با بایر بدریا سے مصیبت غوطہ زد  
 سا لہا بایر بدشت نامرادی خاک بخت  
 بایت صبر و تحمل بر جفا کے آسمان  
 بایت از جوہ چرخ و سختی دوران بدہر  
 راہ عشق ستاین در طے کردن این راہ دور  
 رخش ہمت را بجولان آرد میدان عشق

دشنہ بر جان خوژن و نہان نہ جان داشتن  
 یک جهان شادیت باید روز بجران داشتن  
 سر بچاک و خاک بر سر دیدہ حیران داشتن  
 تلخکامی ہاے دوران شکرستان داشتن  
 تا کجے رُسے زمین را غرق طوفان داشتن  
 پارہ از دشت جنون تاکے گریبان داشتن  
 تا کجا از چشم پر خون گل بدمان داشتن  
 چند تر سازدگان را قبلہ جان داشتن  
 تا کجے دل بر سر ہر عشوہ قربان داشتن  
 تا کجے خود را بقہرش زیر فرمان داشتن  
 و نمودن پارسا و بخت شیطان داشتن  
 خانہ دین ہارا چند ویران داشتن  
 شکوہ از آفتاب و باد و باران داشتن  
 نیست در گنجیدہ آسان دژ و مرجان داشتن  
 سهل نبود این رواق و کلخ و لیوان داشتن  
 بایت ہر لحظہ سر بالائے سندان داشتن  
 پتک بر سر خورون و سرا بسندان داشتن  
 پائے ہمت باید و سعی سیرا دان داشتن  
 سر کشد گرفتار با پد بجولان داشتن

گاه دل در آتش بجران جهان سوختن  
 گاه در بجزش بخرمن آتشی افروختن  
 گاه از یادش خیابان در بیابان داشتن  
 کوه کندن سهل باشد در ره عشق تبان  
 تشنه کام و تشنه لب تفتیده جان بودن مدام  
 سینہ را از خون دل کان بدخشان ساختن  
 تا که باشی ایمن از تادیبهای این جهان  
 طرح بزم عشرتی از بے خودی انداختن  
 پاره کردن جیب دامن رنگ و پوئے جهان  
 عشق اگر در زری بر تو رک بود احوال گوی  
 حکم او چارسیست از مہ تابا ہی روز و شب  
 او بود جان جهان و بادشاه شہ نشان  
 باز خواہم ساغر الفت زدن بر او دست  
 ابر لطف و بجز فضل او ز ما ہی تابساہ  
 چند چون فرد گنہ روے تو می باشد سیاہ

گاه جان از لقمہ حسنش فروزان داشتن  
 گاه در دامن ز وصل او گلستان داشتن  
 گاه در راهش بیابان در خیابان داشتن  
 لیک پس دشوار آید عشق ز روان داشتن  
 موج زن از دیده بادل بجزایان داشتن  
 دیده را چون ابر نیسان گوهر افشان داشتن  
 بنخودی باید بخود بادل نگهبان داشتن  
 شیشہ و سپاہ را بر طاق نیسان داشتن  
 تن بدست عاشقی از جامہ عریان داشتن  
 آتش ز خاشاک کی جامع توان داشتن  
 نیست حاجت بر شہنشاہین بر لبان داشتن  
 لک جان را می سر و انگوئہ سلطان داشتن  
 چشم لطفی باید از سانی دوران داشتن  
 روز و شب خواہ غرق بجز احسان داشتن  
 شست و شوے باید از فیضان سلطان داشتن

تاریخ وفات والدہ شریفہ

<p>والدہ عابدہ شریفہ،          بستم و سہ شنبہ و ماہ ربیع،          گشت جگر باہمہ از غصہ خون          مصرع سالہی حالش بس این</p>	<p>زادہ و ساجدہ عفت سپاہ          رخت سفر بست ازین عرصہ گاہ          دزد غم اوروز چو شب شد سیاہ          شریفہ بنت نبی بود آہ          ۱۳۵۲</p>
---	---

قطعه تاریخ وفات حاجی لعل محمد صاحب

<p>که بود لعل گران قیمتی درین بازار                  نگو خصال و نکو سیرت و نکو کردار                  که بار بست و پیریت الحرام یافته بار                  کشاد روزه تو گوئی بفرست پیدار                  که هست طبع روانش سحاب گوهر بار</p>	<p>در پنج لعل محمد ز دشت گیتی رفت                  خلیق دیر شفیق رفیق اهل طریق                  ز بارگاه الهی خطاب حاجی یافت                  چو بست پنجم ماه صیام از نیارخت                  چو شیفته پسرے یادگار خو بگذشت</p>
--	---

ز روی همدی سال حلتش بگذر  
 شمار لعل محمد اگر کنی ششش بار

تاریخ عطای خطاب با پورگان نارائن صاحب مالک مطیع نو کشور کهنه

<p>که پر صیبت جلالت بود فضائل بلاد                  ز روی تست ذریع چراغ رشاد رشاد                  خطاب باریت ادر در دامنین هم داد</p>	<p>تو ای پراگ نارائن شمع شمس حسن                  بود ز رای تو روشن سواد فضل و هنر                  ز او بود که باین پای تو که حق بود داد</p>
--	---

بسال عیسوی از غایت طرب گفتم  
 خطاب رای به بهادر تر مبارک باد  
 ۱۹۰۶

غزل تاریخ صحت و ارضه عاشق حسن خان در بزمی مصنف

<p>پایت از لطف هوا گشته بکسار بیا                  چشم در راه بود ز کس بیار بیا                  خیز و شتاب سونے خانه خار بیا</p>	<p>سرو من فصل بهار است بگلزار بیا                  بهوائے که نمی پایے بیایع از رو نماز                  جام در دست بود چشم پره مستانرا</p>
---	--



جمله بالانصهر بطلاق نوزین بسند  
عذر انگلین همگزار و بیا یا ربیا

چشم بد دور چه خوش گفت عزیز این تاریخ  
پای خوابیده بطلع شده بیدار بیا

۱۲۹۲

### تاریخ وفات حاجی لعل محمد صاحب

از که گویم تا که رفت از پیش چشم ناگهان مے ز ساغر رفته و ساغر دست از کار دست در نظر با تاب و نه اندر جگر با آب ماند خاک بر فرق توای دل کز برت دلبر گذشت ذوق آرایش بطبع خوب رویان هم بماند داد ریخا در تماشا گاه این باغ از نظر برگ برگ این چمن گوی گفتانسون ست و دیده در پایر آب د خون همی گردید حباب	کس چه داند تا چهار بر خاطر دیوانه رفت رفت از خود عالمے تا ساقی از میخانه رفت شمع ازین کا شانه زشت گنج ازین بیانه رفت چاک در حیب توای جهان کز کفایت نماند رفت رو بیا از غازه و هم موها از شانه رفت چشم تا بر هم ز نم آن ز گس ستانه رفت تا چهار بر سر و رعنا دگل رعنا نه رفت کز کنار روزگار آن گوهر کیدانه رفت
---	---

مصرع تاریخ فوتش گفت در سمیت عزیز  
لال صاحب یا که لعل زین جواهر خانه رفت  
س ۱۹۵۱

### تاریخ طبع فسانه عجائب

بود است غریب این فسانه حامد این قصه کرد موزون شد شتر و نظم و گوید یوسف بجد نوشت ساش	در شتر نظم شد غرایب بانگ زرین برای صایب مسرحه حاضر و چه غایب منظوم فسانه عجایب
--	---

قطعه بیان شریف لال صاحب پسر انا صاحب کا قدر کج گانوں ضلع بے بریلی

<p>رخت بر بست سفر کرد این عالم ہاے تن تنہا شدہ دہلاک عدم رہ پایے شیخ از فرط تحیر شدہ انگشت گزایے چون بماند غمش صبر و سکون پا پر جایے گشت این واقعہ از ہر کہ دمہ ہوشن بابے</p>	<p>لال صاحب پسر کسب رانا صاحب آوخ از ہمزی خیل و چشم ماند جدا بزم عیش و طرب از رفتن او بزم خور و نوجوان لایق و صاحب خرد و دانش بود آمد این ساختہ بہر کس و ناکس و شوار</p>
---	--

	<p>خادم کرک و تم صبح سال سمیت از وہ وارث بریاست شدہ از وہ ہری دایے</p>	
--	--	--

روح ڈاکٹر لکوس

<p>از وصف علم و حلم و فضل بنیل ڈاکٹر لکوس زیبہ فیض دم عیسیٰ کہ انفاسش بود انفس فلاطون و ارسطو رہ چہ نقش پاک گزار دیس بود چندا کہ نخل گنہ آرد میوہ نورس ریاض علم یونانی نبی از زو بہشت خس نگاہ ہر بانیہائے لکوس دستگیرم پس پہنہا صاحب دین رسا دہست معنی رس</p>	<p>بود کوتاہ و ہم عاجز زبان بنجامہ ہر کس نخے روح القدس گاموخت او اعلم جوانی براہ عرصہ حکمت قدم ہر گہ کہ بردار و رسد ہر جا کہ فیض آیاری ہائے او ہر دم پہ تعلیم ریاضی دستگاہش ہیں کہ پیش او درین افتاد گیا کہ نظر انداخت دورا ہم رسد ما خاندان شاہ ہمیش ہم نسبت آبا</p>
---	---

	<p>بود اکیر و تاثیر فیض تجتیش آریے کہ گرو دوزخ خالص باکت اور مشن دگر نفس</p>	
--	--	--

## در نعت

<p>بنام نعت خیر المرسلین است          دهان ما پر از ماورعین است          که خارش تازه تر از یکمین است          که دین و دولتش در استین است          گس را نشین روح الامین است          که چونانگاه او عرش برین است          محمدر چه آدم ز آب و طین است          که خودشیدای جهان آفرین است          که ما را نقش مهرش و نشین است          که مولایم شفیع المذنبین است          بلند از تار هر مویم همین است</p>	<p>سخن باکان پر از در بین است          ز بس لطفش بخاطر می زند موج          پسر از نو بهار راه شوقش          تپی و امن مبادا کس ز دستش          حدیش بسکه لذت نیز باشد          رسد روح الامین که با سندیش          سراپا و سرشت از نور دارد          ز تنها و الیاش جان جهانیت          بمر کس نخواهم مضمهر خود          ز چشم دو جهانم ما و لابس          زندم زخمه در دے را بسازم</p>
<p>چه گویم یا رسول الله تو دانی          که جانم خسته و خاطر خزین است</p>	
<p>نوحه وفات ثاقب صاحب</p>	
<p>گل ز گلشن بخت بست و خار ماند          بزم پر بهم خورده و مادر خار          از کف مجنون ز ما هم اختیار          دار و جان کنندن و پدر کو بهار</p>	<p>آه کز باد خیزان روزگار          ساقی با چشم ازین بیخانه بست          بیلی محل نشین تارفت تارفت          نقش شیرین شد ز چشم کوه کن</p>

<p>در فراق دلبر عذر را عذار جانان از چشم و جان از جسم نزار یا شهاب ثاقب آمد شعله یار تیره تر روز من از شهابی تار ماهیم ناگاه رفت از چشمه سار ماجرای جان گزار و دل نگار</p>	<p>واقع از بچو بود معذور هست دل زدستم رفت دلدار از بیم آه عالم سوز تا قب هست این الامان از تیره بختیها که شد ماه من آه شد پنهان ز چشم فانش میگویم کنون این ماجرا</p>
<p>دلم گر شکوه دار و دست دوستان دارد که هر یک زره از خورشید و یان استان دارد ترا سرشار حسن و عاشقان را سرگران دارد بشوخی رفتن از آغوش من آیین جان دارد نیدانم بسر قتل که آن ابرو کسان دارد</p>	<p>غزل نه از اغیار کس از دهر نه از آسمان دارد نه تنها خاک تفسیر ز خاک رفعتگان دارد بے وحدت که از سخا نه روز از دل خوردند بگنجش نشستن در کنار من به دل ماند سراپای من از بیطاعتی احوال جان دارد</p>
<p>عطای دولت او بالند و پست کیاست زمین از ریگ از انجم فلک نقدگران دارد</p>	
<p>ورق از لغت احمد شد خنابند زبان چو بک زین کوس نشاط است بر آرد بلبل و گل سرزیک شاخ نیاز و ناز خواهد شد هم آغوش ترنم خیزد آمد همچو شهنشا که شد ساان عقد و خرمین که فرزند عزیز و با تین است ببغزاید سر و غ ماه و ماهی</p>	<p>رقعه قلم با حمد حق چون یافت پیوند نفسها پای کوب از انبساط است کنند خورشید و مه منزل بیک کاخ نشاط و عشرت آمد دوش بر دوش قلم هم از صبر و حشرت افزا نویسنده سخن داد اختر من برادر زاده ام عجب العزیز است شود و نوشته بتائید الهی</p>

# غنی

نیم نوہار رہا۔ وزوہر عنتر رہا	برقص کلب ویا رہا۔ بدشت وکو ہسار رہا
عزار ہا چنار رہا۔ زصفویان قطن رہا	وجود شاخسار رہا۔ زمانہ ہسار رہا
ہے از صدائے تار رہا	نواسے نیر و نوار رہا
مبند دل بھیج شے۔ دران ثبات تفس دینے	مکوںے از قیادوس کے۔ پسران انبیراق درے
زچرخ و انقلابے۔ گراو بیت و گاہ دے	زان دے چو گشتے۔ بیاد ہے بنائے دے
ہنوش مے کجاو کے	بہا خ در رہا رہا
بہار گشت گل نشان۔ جہان کنہ شد جوان	در ختمایگان یگان۔ زدہ زدہ زمان زمان
بجہش آمدہ چنان۔ کہ ہمد خوابد کوکان	چہ فرودین چہ بگرن۔ ہوا چو دایہ مہربان
کشادہ ہنچماو ہان	بزرگب شیر خوار رہا
کشادہ گل رسالما۔ کند بل حوالسا	کشیدہ مرغ نالما۔ پدرس آن مقالسا
ہواد ہدانا خمیدنا۔ بشاخ شاخ لالما	چکد زلالہ نزالسا۔ بنجاک چون غسالسا
نہ لالسا پیالسا	بدست رخشہ دار رہا
چمن شدہ پہر نشان۔ جلاولش چو ککشان	شکوہ مید ہر نشان۔ کمال حسن مہوشان
تسیم را چو سرخوشان۔ برو ہوا کشان کشان	چہ کلچ لالہ ہروشان۔ سیکوشل پیر قہر کشر آن
کند بو کہ مے کشان	تلائے خم شمار رہا
طیور دقیل وقالسا۔ بقیل وقال جانسا	سپید دسرخ بالما۔ بیال خط و خانسا
بجان فزا مقالسا۔ ہر دلر با ہمالسا	خرمے ہالسا۔ بصد فراغ بالسا
نستہ بر تہانما	ہزار و ہسار رہا

دو خوش تامل بین - بخت تا جبال بین	بحسن بال دیال بین - بشوخی و دلایل بین
پنگ بین غزال طلبیں - گوذن بین شغال بین	دو ذہ بے عقال بین - رنندہ بے شکر کال بین
گستہ چون دال بین	عنان شہسوار ہا
چو بر فروخت پہر گل - چراغ زہد گتہ گل	ز قین زنگ رستہ گل - گتہ جملہ بندہ گل
بگوش ہادی سبل - دو قلقلست چار نقل	زند بلبلان دہل - کہ کردو ہسار گل
نبوش چشمہ چشمہ مل	کنا چشمہ سار ہا
سحر گمان سیاہ حق - زطائران فریق فریق	تزل سر ابدان نسق - کہ کہ دوکان ہمہ سبقتی
شقیق لعلگون شوق - چنانکہ درائق شوق	شگفتہ گل فریق درق - بسی ابر و عرق
بہر درق طبق طبق	گر گتہ شمار ہا
سیح لالہ زار کن - تفرج ہسار کن	نظر بچو ہسار کن - ہسردین گزار کن
بقدر خود دو چار کن - چو بید بیستہ ار کن	بلطف و کربا کن - چو سر کشد کنا کن
بگیر و پس ہد ار کن	خوش ست گیر و دار ہا
بیان گل از چین بر - چو من چین چین بر	بنفشہ یا سمن بر - سمن دین سمن بر
شقیق از دین بر - عقیق از دین بر	حق از انجمن بر - رفیق موتمن بر
صدیق ہجو من بر	حریف بادہ خوار ہا
مرا دین ازین چین - نہ سزوت و یا سمن	ہیشہ ہست چشم من - بنو ہسار علم دین
چہ علم شمع انجمن - سہیل مطلع بین	عبار حق نہ قلب نین - بہار جان نہ برگ تن
دین دین لائے دین	بلایے میگسار ہا
دین چین قدم قدم - کشیدہ سرو بن علم	پرخشم و بنفشہ ہم - کشادہ زلف خم بہ خم
چہ شاگرد چہ صبح دم - ہمی چسکد زار ہم	مکن خیال کیف و کم - ہوش مے فروزن نہ کم
نہ کہ بگاہ دم ہدم	نہ یک دو بار بار ہا

غلام تو چه که چهره - بخش ناز زین بنه کمان عشوه ساز زه - به تیغ غمزه آب دوه	تراست بخت روز به - به بخت آفرین دزه زهر و زلف پر گره - بدوش بزرگن زره
دهند شمس یارها	که دل بجای شهر دوه
سیان درع و جوشی - سفند یار دهمنی حریف صد تهنیتی - چه جای طبل دهنی	دو زلف اگر بهم زنی - یامین ایسراف گنی بشوه شیر او زنی - بغزوه رشک پیر زنی
خار زو الخمارها	بچشم مست بشکنی
بد نشین نشنستما - چه سو و خیز و جوشنستما بهر بلند و پستما - ز زلف کرده سوشنستما	توئی کشا و بستما - درستی شکستما حریف می پرستما - چه میروی چوستما
زمانم احتیاریا	که می بری زدستما
بهشت و کشت لالتد - شگوفه بی شمار دعد هر آنچه بنگر دخر د - زدست دل همی برود	حدیقه ازل آید - گل آرغوان سید بند سعی قدان لاله خد - سمن بران سر و قد
که بند داین نگارها	چه باشد آن نگار خود
حدیث حزن و گفتگو - نوای دهنه های دهبو قدح پای که حشم سنبو - جبار آن موج و جوبو	طریق مجاده راه و کو - جهات سمت طرفت دبو هواد خواهش آرزو - بهار دباغ و رنگ دبو
فزون تر از شمارها	یکسیت ذات و صفاد
حبیب هر لبیب شد - ایس هر حبیب شد بهر کجا خطیب شد - ز سامان شکیب شد	عزیز تا ادیب شد - عزیز هر اریب شد مقابل حبیب شد - رقیب عند لبیب شد
بنفشه از هزارها	حریف و لفریب شد

## مہر

سینہ اش گنجینہ سرفنی بود و جلی  
 چشمہ ہائے علم ظاہر علم باطن ذات او  
 طفل البچہ خوان او باز بچہ طفلان شمرد  
 طالبی کش بہر تعلیم اینچنین آمد بفقیر  
 سراومی بود از کون و مکان بالکمان  
 وادی صدق و صفای ذات پاکش را بہر  
 پیرانش را کہ منزل از دوعالم دورست  
 پانہا وہ ناقہ احراسیان کوئے او  
 فی حقیقت توت و ذکر الہی بود یک  
 سارک لذات بود و طالب دیدار حق  
 آستانش را ستان را دلتین و دلپند  
 ہست سنگ سرمہ بنیش گر رنگ درش  
 بیدلانہ کردہ دلدار علی و از اہل دل  
 میمان خوان فیضانش بود خلق ہنوز

یا مگر آئینہ گزہ ہر دو سودا در جلا  
 فیض جاری فضل باری بود بہر اسوا  
 ہر علم کہیمیا و سیمیا و ریمیا  
 باشد آغاز و سے انجام تبدیلش انتہا  
 چشم او کرد سے تماشائو اثری تا اثری  
 یا و را و اندرین وادی تہا مصطفی  
 منزل اولی تھا و منزل آخر علی بقا  
 کرد او کار جلی تا شیر آہنگ حدی  
 ز اینجہ می گشت دور و سے کرد و ظاہر غذا  
 صوفی صافی کش و مع ما کہ و خدا صفا  
 داستانش و ستان را دلر با و جانفزا  
 کہ جہین سانی شود چشم بہانے سرمہ یا  
 بینوایان گشتہ از سے صاحب برگ نوا  
 کہ چہ بہتست خوبست و ازین مہمانرا

بینوایے بانو اڈے نیاز سے بانیا ز  
 بے ہمہ و با ہمہ گر در خلا در درطا



## تاریخ وفات جناب مولانا عبدالوہاب خان صاحب فریادگی

<p>شرح درد دل نہ کلام گوش کن  نالہاے دے نہ راہ دیگرست  گر گدازد سنگ از انگشتن جاست  از زبان برگ گل و زینوک خار  آتش عم جان و دل را پاک خست  ہرین موگشتہ چشم سخن نشان  حال زار اسیہ بنتان سین  ساتی میخوارگان از بزم رفت  عبد و اب اعسل دل را پیشوا  تربت بہود حاصل کرد عجب  بود الحق خضر راہ اصطفی  در رہ دادی سال رحلتش  شہد عن یز از عالم رویاندا</p>	<p>گفتہ نایست گوید آنچه نے  این نوامی نیز از ہر نای کے  از محبت نیت خالی ہیج شے  راز فروردین شنوا حوال دے  چارہ ہر دور و آخر ہست کے  اشک خونین می ترا دہانے جوے  زور رفت از دیدہ ہر جا ماند نے  خون دل در جام باشد جائے مے  رہنہ داز خود رفتہ ہر فرے ز پے  زندہ جاوید اصل شد بجے  منزل صدق صفرا کردہ طے  نا تو فکرم تھتس کردہ پے  بود ظیل مصطفیٰ حقاکہ دے  ۱۳۲۱ھ</p>
---	--

## قطعہ تاریخ قراہ دین رضائی مصنفہ حکیم محمد ہادی ضا اما ہر لکھنوی

<p>طیب حادقی ہادی رضائے و نام آور  حکیم ابن حکیم ابن حکیم آرسے بود دانش  حقش دست شفا داد و معلّم طب ید طولی  ز دوسے ہمد شد این مصرع تاریخ تالیفش</p>	<p>کہ کرد این نسخہ را تالیف با صدیث حدیثین  کہ از دوسے چون ابجد در دند از ابود تکین  سبق بردست زان ہفتان سابق دیشین  قراہ دین نوامین بل الحق قابل حسین  ۱۳۲۱ھ</p>
--	---

بقیه حصه کلام ابتدائی مندرجه صفحہ ۳۳۳ مطرب (۶)

بہ پیش حق اگر غنما نہ ہجرتو بکشایم      نباشد فرصت پرستش مجتہد اہل عصیان را

بنادانی بسر کن اسے عزیز اینجا کہ می ترم  
فلک بردار داز دنیا بزودی ہنمندان

خرابی ست زمین بوس آستانہ ما      درام سیل حوادث بطوف خانہ ما  
براہ دور چسپرمی کنی سفر نہا ہد      اگر تو کجہ سجوی بیسا بخانہ ما  
درین زمانہ نہ تنہا خراب ماستیم      کہ روزگار خراب ست در زمانہ ما

عزیز نقد دو عالم اگر چہ میخوای  
بیا بگیر برار از زمین جزانہ ما

از لذت دنیا نہ برآمد ہوس ما      زمین شہد شدہ پاگل آخر کس ما  
این رتیبہ عالی شدہ حاصل پیروی      ہر خطہ کند خرچ طواف نفس ما  
ما حسرتیان خلد نخواہیم بہ محشر      ادل سخن وعده بود ملتہس ما  
گردیدن دسوزیدن افتادن مردن      استوختہ پروانہ زخوے ما کس ما  
این منزل شوار و ہمہست نشاواند      بر غفلت این قافلہ نالہ جسس ما  
ما رشتہ امید رہانی بگستیم      حاجت زر تو نیست بچاک نفس ما  
تا گرم ز آشوب نور فلکی ہست      شد کار جهان خام نہ پختہ ہوس ما  
از لذت امید وصال تو درین باغ      پیش از ہمہ مردن تو پیش رس ما

حال دل خود با تو گوئیم سخن یزار  
در خانہ ما باش بشوہ نفس ما

<p>بجای اشک نمی گیرم آب زرم را          حلاوت نیست در آن کوی زنجی چشم را          من و غم تو گدشتیم سوئے عالم تو          اگر چه کون و مکان غرق شویم غم نیست          شکست نخورده ز شویت دل که غمزه او          کجاست آنجن بینان کجاست کجا</p>	<p>بدل کعبه نسا ز ملباس باقم ما          که اتحاد بهم نیست زخم و مرهم ما          پنهان بسپردیم کس عالم را          آستین بکنم ز جبه چشم پر نم را          شکست طرف کلاه و شکست عالم را          که صرف باده نایم دولت جبر را</p>
<p>عزیزم غم نخورد آستین بدیده بنه          که گریه ات تو و بالا کند دو عالم را</p>	
<p>دوستدار هر گدا و شاه چون زمر را          جلوه جانان میگرشت بر بستر ما          دور باش ای خوشدلی نیست ای بر ما          غنچه خلدم و لاله دست طالع عاجز          تشنگان را هر که آبی داد باید اجر آن          زیر طوبی آتش حسن قی روشن ساختند          کاسه منصوبه چو کردند مخمور است باز          نیست اراست بر زبان دروند عشق را          ساغرستی گلان دیدم چون برشت من          خانه خمار خلدی بست فلون ساقیش          گو بیای بندگی رفتی تا بد در بهشت</p>	<p>می نشاند هر کس مانند گل بر سر ما          آتش این نظر آمد بخاکستر ما          سرخوشی بگریز انیک هست درو بر ما          افکنند بازم چه بگذار دس بر سر ما          من بزمان باوه دادم حق و ده کوز ما          از زمین اوقتام سوخت بال پر ما          کردد بوش ابر ساقی بکیا غر ما          راسته بتر نمی باشد ز درو سر ما          جام زهر آمیز بخشیدند از کوز ما          سیر کوز میسکنم چون می نشا غر ما          می رساند کشتی منی تالب کوز ما</p>
<p>لوث دنیا هست و انگیر در راهش عزیز          ورنه هر خار بیابان می شود در بهر ما</p>	

<p>حسن تو تیز کند آتش موسائی را      سرد کاریست تو عاقل و سودائی را      می تواند که ازین لبحسرها بند ما را      جاگزین است دل از شوق تو دور دیده من      کیمیائی است نظر بر رخ جانان کردن      مطلب خویش بر آید همه از محنت خویش      خواه و رکنه روی خواه بر بتخانه شوی      گر چه سودے ند به بخت سیاه مارا      شهره در حسیق چون عقان پذیر دهمت</p>	<p>لعل تو جان دهد اعجاز مسجائی را      مست دار دمی تو شهری و صحرائی را      آنکه آموخت شنا ماهی دریائی را      بر سر راه بود خانه تماشائی را      صرف بجا کن این ولت بنیائی را      بگذرانم تن تنها شب تنیائی را      میتوان یافت به رجابت هر جائی را      میتوان شست با بے خطیایائی را      نیک داند دل من گوشه تنیائی را</p>
<p>باش دیوانه غم پرستش فرود چه عمر بزی      باز پُر سے بنود مردم سودائی را</p>	
<p>دو عالم است بر پیکانه خراب اینجا      ز آفتاب قیامت چه باک زندان را      گوی بند و مستران ز نوخ اسے واعظ      بجز مذاق نباشد غم جگر سوزان      حساب بادیه پرستان بدل بود هر دم      نیم گاشن عشق آه عاشقان باشد      هزار تشنه لب از تشنگی ملاک شدند</p>	<p>بموج هفت فلک دم زند حساب اینجا      که تا بخش جبر سین ساید آفتاب اینجا      که چشم پوشیده سالک بود عذاب اینجا      شراب می چکد از گریه کباب اینجا      حساب روز جزا نیست در حساب اینجا      چو مرغ سدره زنده پر شود کباب اینجا      فلک نداد کی را صلاے آب اینجا</p>
<p>عزیز منزل دشوار پیش و پیچری      شتاب کن که جهانست در شتاب اینجا</p>	

<p>که سویم شمع مخفل هر زبان سچکین است شب سرت گرم که امین میگینه را کشتن است شب</p>	<p>به پهلویم که امین شعله رود مسکن است شب نباشد خالی این مضمون رنگین از خابتن</p>
<p>نیدانم چه خواهد کرد با من روزگار است شب تا شاه است جوگر و دل لیل و نهار است شب بطوفان داود ریک خطه چشم تظار است شب</p>	<p>نگاهم شد چشم فتنه پروازی و دوچار است شب وگر بر عشوه پرواز است چشم تیار است شب جوهر خانه اشکم که در عسک فر اهرام شد</p>
<p>بنام این در چه لذت میبرد چشم که کی ساعت نگاه من نمی گرد و جدا از روی یار است شب</p>	
<p>حریم مهت فلک و طواف خانه کیست سفر زبانه از آه عاشقت از کیست جهان پر خس و خاشاک آشیانه کیست سمند باد صبا زیر تازیانه کیست نوائے بانگ انا الحق مگر ترانه کیست بکیر تیم که دنیا ننگار خانه کیست</p>	<p>هجوم عرش نشینان بر آتانه کیست بهشت رنگ پریده ز باغ صنع که هست بند بلبل شیدا درین چسبن دل را عنان باد بهاری بطف دست که هست شده است بزم جهان مست با دوه جدت تام صفی هستی مرقع رنگین است</p>
<p>عزیز هست ز دست بخواب شیرین است بکیر تیم که در لذت فسانه کیست</p>	
<p>جامم از بجز تنگ آمده شمشیر کجاست در دل سخت تو ام طاقت با شیر کجاست مرهم چاره کجا بچینه بر کجاست یار جان دشمنین بخت ترا کجاست</p>	<p>دل آماده بسو داشته ز بجز کجاست فرض کردم که با ہے دو چهار سویم موبویم شده افکار مشرکان کس اهل تقوی همه لاف و کرافانده</p>
<p>هنگام سامان شب و عمل همیاست عزیز در دخت کجا یاری تقدیر کجاست</p>	

<p>که هر پایله مقابل کبوتر افتاد است          که هر قدم که نظر میکنم سراقا و است          صراحی از بغل زد دست کبوتر افتاد است          هزار توده کنون خاک بر سر افتاد است          قویست وین از دست خنجر افتاد است          که کعبه بنمود و اعطای مبر افتاد است          بهشت سوخت تا طم کبوتر افتاد است          که خم سر خم و ساغر با خرافا و است          دران مقام که چیریل را پرافتا و است</p>	<p>هولے میکده باز در سراقا و است          مراسم له آنجا بخر افتاد است          که هوش بر در محفل که باده خوران را          کسے که انفر شاه ہی گران شدے برے          مردم و که بیدان کار ز امر سرا          خواب ابر وے آن بت همین مخر است          نبرده اند درون دستر هنوز مرا          که آمدت و بالانود میسکده را          چگونہ طائر دل بال شوق یکشاید</p>
<p>بر سخن نیکو گو که چه بود غرق گناه          که من مشا به که دم کبوتر افتاد است</p>	
<p>که محل فلک از دیر در گل افتاد است          که شور عشق تو منزل منزل افتاد است          میان دلبر و مادر میان دل افتاد است          هزار مرتبه آتش محفل افتاد است          پے معا بله از من مقابل افتاد است          که چرخ راه زین پانے در گل افتاد است</p>	<p>دران مقام مراره مشکل افتاد است          همین دلم نه بسوے تو مال افتاد است          چگونہ صلح نه گرد که بعد مدتسا          زبان شمع ندانم چه بر ملا گوید          بر بین چه خیره سرست آسمان و میدان          فغان که قافله گذشت وین سرا سیمه</p>
<p>ز سنگسار خجای فلک عزیز مرا          هزاره زخه بیک خانه دل افتاد است</p>	

<p>ہر آبلہ تر پہ جامِ جهان نما نیست  ہر دل غم عشق در دل جامِ جهان نما نیست  آوارہ طلب را ہر گاہ رہنا نیست  ہر سبزہ باز بانے در مدح کبریا نیست  وین عمر پیش رفتہ گوئی کہ پیشوا نیست  ہر جامہ را تنے بہت جسم راننا نیست  اگر داب ہر محیطے گردندہ آسیا نیست  کشتی بے دان کن ساقی چو باندا نیست  دل را گداز کردن بہتر ز کمی نیست  کین دارد دستگیر و منصور رہنا نیست  ہر رخا را این بسا بان آنگہ نہنا نیست  ہر زخم را نمک بہت ہر درد آوا نیست</p>	<p>ہر تخته میخان فریش بر ہنر پائیت  ہر نیش غم بسینہ مفتاح و کشا نیست  سگشتہ چون را ہر خار خضر را بہت  ہر غنچہ باد ہانے در حمد صانع ہست  این موسیقی ما خضر رہ فنا ہست  پیرا ہم نہ زبید عیا نیسم نسا زد  ہر کشتیے کہ شد غرق روزی ما ہیانت  طوفان اگر چہ چند از بحر غم چہ پروا  دربو تہ محبت از آتش غم عشق  و حدت زن و گذر کن با درہ کثرت ایدل  و حشت کشد عنانم از گروہی چہ با کم  از شربت وصال و زلزلت فراقت</p>
<p>از لطف کن نگاہے سوے عمر یو علیکین  تو پادشاہ حسنی او بیکس و گدا نیست</p>	
<p>منزل عدم دورست مرہ بلند پستی ہاست  عالم شباب آمد عدسے پرستی ہاست  ہمت دست عالی گو کہ ننگدستی ہاست  ہر بمن بھرت بہت انچہ بہت پستی ہاست  عالم جوانی رفت عہد حق پرستی ہاست</p>	<p>دل نشہ بہتے پائے ماہیتے ہاست  شور عہد لیبان ست موسم گل تانت  از فلک شدن منون کے شو و ازین مخزون  ہر رگم چہ زنا رست در وان صنم کارست  شورش نثران آمد موسم گلستان شد</p>
<p>شعر بے مستی خیراے عزیز کن موزون  ذکر ہسم بشوخی بہت طبع ہم بہت ہاست</p>	

<p>بہا را آمد وہم خار در چین باقیست  فسانہ ہا ہمہ آخر شد و سخن باقیست  ہنوز قوت بازوے کوہ کن باقیست  فن ان کہ در دل من حسرت سخن باقیست  مگرفت آن این گنبد کن باقیست</p>	<p>نوید تازہ رسید و غنم کن باقیست  شب وصال گذشت آرزو بن باقیست  کجاست تیشہ کہ تا کوہ غنم ز بن کبستم  اجل نشسته سب الین زبان ملکنت ہست  کہ ادم فتنہ کہ از دھر بر سر م گذشت</p>
<p>عزیز صبح دید است یار بتیاب است  تمام شد ہمہ مطلب و لے سخن باقیست</p>	
<p>لذات و دو عالم مثریم رس اوست  طاؤس فلک مست بطون قفس اوست  سیلیست کہ گلزار جہان رخس اوست  ہر قافلہ رہر و جد اے جس اوست</p>	<p>گلمائے گلستان ارم خاخص اوست  آن مرغ کہ گردید گرفتار ہواش  از شورش در یایے فنا ترس کہ جوش  آن تا فلہ سالار کہ است کہ امروز</p>
<p>ہر دم کہ عز میزا از تو کند بوسہ تمنا  شیرینی دشنام چشیدن ہوس اوست</p>	
<p>خاموش کاین نتیجہ برق نگاہ اوست  گفت این غریب نمی تیغ نگاہ اوست</p>	<p>مخروش اے کلیم ز سوز دلکہ عشق  مرہم تراش عشق مرادید چون عزیز</p>
<p>این جنگ زرگریت سخن خنجر است  آواز خنجر تو شنیدن سماع است</p>	<p>از روے یار بوسہ برودن نزع است  شوخی رقص ہست طپیدن بزیر تیغ</p>
<p>نہ ہر کہ صبرہ توان کہ ہچہ ایوب است  کہ چاہ در حق یوسف کنناہ یعقوب است  کہ ہر طرف کہ نظر ہستی محبوب است</p>	<p>نہ ہر کہ گرہ کند روز و شب چو یعقوب است  گزینیت ز جرم ملک بہ مظلومان  پڑاست عالم ہستی چنان ز حال اد</p>



<p>اگر بدل گذری آری آشیان تو هست      همین سپهر نه تنه از بندگان تو هست      زلال تشنگی اهل مست کو فرست      شکست شیشه بهاناز یان پیرمغان      رو داد که از غصه بشکند دل ما      زور و داغ چه آئین بخویش بتیال      بگو جرس دل نالان کیشی آحسر</p>	<p>دگر جهان کنی سیل هم ز آن تو هست      جهان بی هر چه بود جهان ز آن تو هست      بهر سر که کر بلا جهان تو هست      مرا چه گردل من بشکنی کز آن تو هست      که این فرسوده گل آختر بوستان تو هست      خیال یار که امر و زیمهان تو هست      که کاروان همه بی تاب از خان تو هست</p>
<p>چگونه زنده بماند بگو عنینو که شب      به پهلوی دگران بود آنکه جهان تو هست</p>	
<p>این صبح سر کشیده گردون غبار کیست      اے آسمان ز جبر تبه حال زار کیست      نازک تر از خیال من اندام نازک      ناصح مکن ز ترک جنونم نصیحت</p>	<p>دین شام تیره دودل بهیقرار کیست      شکر کن که یار که اندر کن زار کیست      باریک تر ز موے کمر جسم زار کیست      دیوانگیست بر سر دل اختیار کیست</p>
<p>زاهد بکبهر رفت و به بتخانه شد عنینو      بر کرده تضا و قدر اختیار کیست</p>	
<p>خدا چو طرح محیط جمال جان رخیت      دو شیشه بود متاع شراب جان عشق      ز فرق تا بقدم از بهار بر زیارت      بهر کجا خلتی در میان عالم بود</p>	<p>باستان خم اول از دکنان رخیت      کیے کوه و دگر بر سر زبان رخیت      بهر کجا که زدم دست گل بهر جان رخیت      زمانه برد و بر راه برهنه پایان رخیت</p>
<p>عنینو داد حیات ابد جهانے را      که چشمه چشمه زگفتار آب حیوان رخیت</p>	

مشکوٰۃ

گلگشت کشمیر جنت نظیر

میں

از معائن

۱۳۸۰ھ

لاجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نوٹ :- مختصر تاریخ کشمیر و دیگر تشریحات بعد صفحہ آخر۔

نمایہ کرم شب تاب آتش طور  
ہمین موسیٰ ہمین وادی ہمین طور

بنام آنکہ در راہ و سے از دور  
کلیم اللہ چہ دل بست بر طور

کلیم آواره گد در سربنگش  
 ز هر شخصلی که دارد جلوه در راه  
 که آرد مرکب همت توان راند  
 دو عالم نقش تعلیمی برایش  
 بهشت و کوثر اندر چشم جو یا  
 پیرس لے رہد از منزل که دورست  
 چو خارستان این ره را کنی طے  
 شوی راهی چو خضر در سیاه  
 ره باریک این خوابیده راهت  
 ز خود رفتن بود سار ره انجام  
 خلیل اسبابتش گر برانی  
 ره دشوار سخت و سنگ لایح است  
 بو خضر ازین دادی گذر نیست  
 گذشتن هست از ان دشوار شکل  
 جد این راه از دنیا و دین است  
 درین دادی بسے از رهنر نمانند  
 بتاراج دل و دین در کمین اند  
 تو سرگرم روار و دباش دی پوسے  
 بر و فرمان ره دار می این راه  
 شریعت را بر او مرجع برآمد  
 ازین منسج بر آمد آب جو با

تیس  
 نیا

خضر گم کرده راه پائے ننگش  
 رسد در گوشه اتنی انا الله  
 که روح اللہ ہم در نیمہ رہ ماند  
 فلک یک گرد با عصه گامش  
 سراب راه و خوابے هست گویا  
 بہشتے آن سو حور و قصورت  
 بہینی فر فرور دین پس از دے  
 نماید در سیاه ہی ماه و ماہی  
 نہان از دیدہ چون تارنگاہت  
 گذشتن از دو عالم ولین کام  
 کند آتش بر اہت گل نشانی  
 برون زین چار کونخ و ہفت کانت  
 پیائے دل ز گامے بیشتریت  
 دلے آسان توان رفت از رہ دل  
 صراط مستقیم ارہت این است  
 کہ ہر دم رہد ان را ہم عنانند  
 گے در ایسرد گے در ہمین اند  
 پناہ از پیردان مصطفی جوے  
 بہر خاتم پنبیر ان خواه  
 طریقت را در او منج بر آمد  
 کہ داد آن آب جو با آب رو با

طریقت با شریعت چون قرین است  
سلاسل ہر کیے ز ان سلسیل است  
بیایم رہر و تشنہ لب بشتاب  
و روت گرفتد بر طرف روتے

درواست انچہ آمد ز اوین راہ  
دروالحق سرود و لٹواز است  
این آہنگ شوہر دم حدی ان  
بنام آنکہ راہش ننگ لٹخ است  
بدلی نزدیک باشد این رہ دور  
تجلی می کند آتش ز ہر سنگ  
اگر ہرست و گر ماہ شب افروز  
درین راہت سالک راز اندوہ  
کسے کان سوتے کفر و دین کند سیر  
اگر داری سر این راہ و شوار  
سبک روحانہ باید زین چمن رفت  
درین رہ جائے محل دل توان بست  
نہان از دیدہ این خوابید راہت  
ز چشم مروان این رہ نہانت  
نہادن سر بز انوار دین کام  
بیاساتی بیایے ہر سیر ما  
بیک پچانے دستے دست من گیسر

ہما مجمع البحرین ابن است  
کنزان سیرابی ابن سبیل است  
کہ بی آبے کندت سیر و سیراب  
روا باشد کہ بفرستی درودے

درواست انچہ اند اور اداین راہ  
حصہ صاگر باہنگ حجاز است  
براہ شوق آنہ ناقہ می ران  
وے برون ازین پیوزہ کلخ است  
غلط کرد این کہ موسی رفت بر طور  
تسلی می دہد حنش ہر سنگ  
بود سرگشتہ راہش شب و روز  
چو تار سجدہ امن زیر صد کویہ  
بود سنگ رہش گر کہبہ درویر  
ز دنیا دل بجائے تو شہر بردار  
چو شبنم ہر کہ رفت از خویشتن رفت  
جزس از ناہ بر محل توان بست  
سراین رشتہ با تارنگاہ است  
سراین رشتہ با موسی میانست  
فتانی اللہ گشتن آخرین جام  
توسے پیا شو و بار راہ پیا  
کہ پامی لغزوم در راہ کشمیر

## بیان باریکی اذکوه بے فلکے ساو طی منازل و مراحل چون نهم صبا

کزان ره ز فتر بر گمردن سجا  
 که دارین ست زیر سایه او  
 که از دارین معلق چون زین هست  
 توان چون خلمه ره فزون بیک پا  
 تو پنداری که موودر چشمش افتاد  
 بزیر پا بود و خط کف پا  
 در او در مانده ره پیاگس وار  
 خود از بخت سکندر بود برگشت  
 جوان گمست ره هر دو پیر گردد  
 که نادر روزگار از دسے گذشتن

و غنیمت دریا سے چو کلا کو غمور ازان ۱۲

شتا بم جانب دریائے جھینکا  
 روان گلکش بہر بجزیت چون آب  
 کہ تجال لب این بحر کوہ است  
 ز شورش میشود گوش ملک کر  
 کہ با این شور دار آب شیرین  
 کشیدہ پچھودے برس آب  
 در او آونختہ امانہ حکم  
 مسلح عنکبوتے بود در تار  
 تدرافتاد اندر چنگل باز

۷۰

خصوصاً دار کوہ چسرخ فرسا  
 نثار و اسج در اے پایہ او  
 رہہ بیجان چو دارے خلقه زن هست  
 رہے پیچیدہ تر از خط ترسا  
 برین رہہ دیدہ برہہ رو کہ کشاو  
 ز بس باریکی این رہہ نیست پیدا  
 تنیدہ عنکبوتے گوئیں تار  
 کسے را خضر ہم گم را بہر گشت  
 ز بس در طے این رہہ دیر گردد  
 بود بہتر ازین رہہ باز گشتن

ز سر پا کردہ اکنون قطره آسا  
 چہ در یا آبرو سے ملک پنجاب  
 تن از تپ لرزہ موجش تہوہ است  
 ز موجش هست دامان فلک تر  
 ولے لب تشنگان را حیرت است این  
 بر دیش رہمانے تاب در تاب  
 سبد دارے رہنما بستہ باہم  
 دگر تشبیہ با گنزار و پندار  
 نشستم اندر و با مرگ امباز

رسن باز آن گوی از دوسے رہو دم  
 ازین دریا چو بگذشتی بہار سیت  
 بہار لالہ دگل ویدنی ہست  
 چہ ازین گلزمین نیزنگ خیزد  
 ز ہر کس قطع این منزل نیاید  
 بہر سکنے بچشم کویہ کن بین  
 ز مجنون کن طلب روشن نگاہے  
 بنازم بر جمال شعلہ رویان  
 بدین ہر کیے سر چشمہ نور  
 خصوصاً چون بردے چاہ آیند  
 ہم در آب بازی می ستیزند  
 دہند از نرگس جادوسے ابرو  
 روان ہر سو ہوسے آب بردش  
 قدم در رہ زبان دگفتگو با  
 بشوخی در تگاپو جستجو سے  
 نگہبان سبواہست اگر دل  
 چون شوریدہ بختے را کہ دیدہ  
 برد ہر کس گلے زین باغ باخویش  
 بحسرت ہر گلے را دیدہ رستم  
 روان چون شد از پنج محل من  
 چہ گویم اورچ کویہ بانہسل را

وگرنے دست از جان شسته بودم  
 بہر جانب کہ بینی سبزہ زار سیت  
 ز باغ حسن ہم گلچینی ہست  
 گہ از بحر وصل از تنگ خیزد  
 کہ پاسے از تیشہ فرہاد باید  
 کہ ہست آئینہ دانش شیرین  
 کند تا نیمہ لیلے سیاہے  
 کہ ہر یک بود همچون برق پیمان  
 دزدان سر چشمہ باو چشمہ ہر دور  
 بروج دلہو چون ماہ آیند  
 کہ خون عاشقان چون آب ریزند  
 برات عاشقان بر شاخ آہو  
 بود گویا محیط حسن در جوش  
 سبواہر سرودل در سبواہا  
 تلخ و پامی ونے غلطہ سبوتے  
 نیند از پاس دلہا نیز خافل  
 کہ ماندم تشنہ بر دریا رسیدہ  
 ولے من رستم و بردم دل ریش  
 ہزار افسوس گل ناچیدہ رستم  
 بخاک بانہل شد منزل من  
 چرا گاہے بود جدی و حمل را

<p>             بر کب همنان بخت جوان گشت              که شوق پیر خچال م جوان کرد              که کرد از غصه و غم فارغ البسال              به پیری می کند آری جوانی              نباشد منت آبی ز غیش              رهش بین بر میان نار این است              کو اکب باشد آزا جو هر تیغ              کند غیش مباد این دو را چار              نسج عنکبوتش آسمان است              که دارد پیسره عامه بر سر              نمد پوشش بذر حق نشسته              که تسبیح ملائک را شنیدم              سپهرش برده و کرده مهر نو              شرابے ده که رنجوریم در بخور              بنالم تا باین مناجات         </p>	<p>             از بنجامر کم تحت روان گشت              جوانی در سخن رانی توان کرد              خوش آب هواے پیر خچال              بود کارش بدے هم گل نشانی              شود خنله که بزاز آب تیغش              امام سبزه کسار این است              لولے نقوش را پرچم از منغ              دو کون استاده زیر شمع گنکار              ره موران را بش کمکشان است              برین کوه است قائم چرخ خضر              نه برست این بفرش گل بسته              تعالی شانہ جلے رسیدم              فلکندہ نش اسپم در روارو              بیاساتی که می ایمم از دور              بیاسنا بن راه خرابات         </p>
<p>مناجات بدگاه الهی بانعت رسالت نبی رسیدن کعبه حبه بیت نظر</p>	
<p>             بدل داغے بزرگ لاله ام ده              که گرد داغ از دگر باغ و در داغ              گل انشان تر ز چشم خون نشان کن              رنھے ده صد خیابان عرفان ناز         </p>	<p>             خداوند اتر در تالام ده              به خندان دگشا بلغے ازان داغ              مسلم را رشک شاخ ارغوان کن              دلے ده صد بیابان خار در بار         </p>

دلے دہ خستہ تیغ ملامت  
 دلے کان سینہ را ہر دم خراشد  
 دلے دانا و چشمے نیز بینا  
 سرشکے وہ کہ گل از گل دماند  
 فغانے وہ ہر دوشق اثر زاد  
 بیانم را بلند آوازہ گردان  
 آئی جند پہ خواہم باغیان  
 فغانم ساز بزم بلبلے بہ  
 بہ مرغ نغمہ سنجم ہم نفس کن  
 گل از تو بلبل از تو گلشن از تو  
 تہی سخن نہ دستم کن از بل  
 چگویم گل بجیب و دانم کن  
 چہنہا رفت جب و دانم کن  
 تدبے سایہ بین و پایہ او  
 اگر گل ہست دار و رنگے از مے  
 دل و جان باغ باغ از یاد او ہست  
 بگل مستم کہ دار و رنگ و پوش  
 خوشا چشمے کہ گر خوابیدہ باشد  
 خوشا باغے کہ باشد او بہارش  
 خوشا سنگے کہ دار و نقش پایش  
 خوشا کشیر کو شکر چین بہت

نمک پر در دہ شور قیامت  
 خراشش نالہ از خود تراشد  
 صفائی سینہ چون طور سینا  
 نہال الفت در دل نشاند  
 کہ گر گل بشنو آید بفسر باد  
 روانم را بچسنے تازہ گردان  
 کہ گل از شاخم آید خود بدامان  
 شکر کم شبنم برگ گلے بہ  
 بیاد صبح کا تم ہم نفس کن  
 ترا پیوستہ می خواہم من از تو  
 چسمن خالی دوا نامم پرازل گل  
 بل از نعت محمد گلشنم کن  
 ز نعت مصطفیٰ خود گلشنم کن  
 کہ گوین ست زیر سایہ او  
 و گر بلبل زند آہنگے از مے  
 نفس گلستہ بند رنگ و بو ہست  
 صبارا بندہ ام کا یاد رکویش  
 جمال دل را بایش دیدہ باشد  
 خوشا دانغے کہ ہست از لالہ از ارش  
 کند حالے کہ خالی ہست جایش  
 ز موش روکش چین چین بہت



<p>بسر وارم سر گلگشت کشمیر          کہ جائے بیل اندر باغ خوشتر          کہ آمد اُردے دشتد موسوم دے          کنار چشمہ اچھول رسیدم          گل و سنبل از دُنبال آمد          زہر سوگفت خیزنے خیرتدم          صبا آمد بگر و سر بگر دید          پذیرہ گشتہ تا اسلام آباد          بود ہر سنگ گونی مسیح گنگ          شکایتہاے عمرے بر طرف شد          بہمان خانہ خوانے نہادند          کہ دانستند ہمانے عزیزم          خوشا ز نے کہ شد نازل در انجا          نہ حصولا بلکہ بہ ازین وسلوا          شراب مسخ ترا زور و خوریم          شراب عنسہ گداز و کاہلی سوز          کند بازار سراگر میشس سرد          چراغ شام و خورشید صباخت          دزو مینا دقوسے ہست بر جائے          بکشتی شام وے در جام کردیم          بکشتی ہر کے شد بادہ پیمایا</p>	<p>درد و ناخوشی          نام نکلے          سالہایم از روز          جوانی بکشتی          جوانی بکشتی</p>	<p>چو ہستم از ہواے ہند و گیسر          بکشمیرم الہی زود تر بر          بحسد اللہ رہ کشمیر شد طے          سخن کو تہ چو آن رہ را بر یم          نسیم بہر استقبال آمد          سپردہ راہ غمخواری پر شمس          لب جو پایے سن از شوق بوسید          اغواشا دمان دبادل شاد          روان صد چشمہ اینجا ہست از رنگ          نگہ ہا چون بیک دیگر طرف شد          عزیزان داد ہمانے برادند          نبود از دعوت ایشان گریزم          خوشا بختے کہ شد منزل در انجا          کباب گرم و نان نرم و حلوا          ہوائے سرد و آب سرد خوردیم          شراب محصل فرورد و دل فرور          شرابے کان برارہ دگرا ز برو          شرابے کان بہر مشرب مباحث          شرابے کش بود نام دگر چائے          بکشتی چون ہشتی بام کردیم          شبانہ گشت کشتی جادہ پیمایا</p>
---	---	---

سحر چون گشت چشم از مهر روشن  
 رسیدم شیر کدو بنگاه میسران  
 به ریاب و ماهی موج در موج  
 درون آب ماهی زار و دیدم  
 کشادم دست کا ندازم در شصت  
 خبیر دانداز احکام شاه  
 که پیشین ماه راج از ملک لاهوت  
 بسای گیر باید ره گزستن  
 پس از برگ آنکه گیر شکل فرخ  
 سخن کوه ز ماهی دست شستم  
 مگر صیدم بهام از راه افتد  
 که اینجا جلوه گاه مهر و ماه است  
 ز هر رجه عیان مه پیکر استند  
 نگه زدین هنگام نظر آره  
 دو سو خوبان بمنظر جن گزیده  
 کنار آب هر یک جانموده  
 سراسر پاک مشرب پاکباز اند  
 بله کشیر جان پاکبازیت  
 زیارت گاه جمع راست کشیت  
 سراسر گوشه گیر ندانل کشیر  
 طریقت مشربان دور ایام

یعنی یک ماه از کلین سنگ از دست شاه بود

سواد شهر شد از دور روشن  
 که باشد جاسی شیر گیسران  
 بساحل کبک و تپو فوج در فوج  
 هو را پُر ز ماهی خوار دیدم  
 که ناگشتت بهم دل نرفت از دست  
 که باشد صید ماهی از من ماهی  
 بسان ماه منزل کرده در جوت  
 بود ماهی گرفتن مه گزستن  
 بود سترخ بآین تناسخ  
 ز دار و گیر شاه باز رستم  
 اگر ماهی نیفتد ماه افتد  
 بره هر خبیره دام نگاه است  
 بهر درجه نمان خوش گم بر استند  
 گریبان مژده میسگر دپاره  
 بسان مردک در هر دو دیده  
 عجب تر اینکه دامن تر نبوده  
 نرود بر پاکبازی گزین زند  
 که هر یک جامه بیشتن نالیت  
 مقام ریشیان سیند ریش است  
 دله در گوشه گیر بها جانگیر  
 سحر که آفتاب آشام چون شام

<p>ز صوفی شہر بہا صاف نوشند  صراحی و نعل نے جام در دست  بود آئینہ ترا آئین ایشان  زیارت گاہ ہزار و ہزارے  کہ ہر جا آستان راتانت  قدر انداز تیر ہر کمانے  کہ دار و ہر نہالے رنگے از حال  در یدن خرقہ خرق عادت اوست  بروے و در رنگ سہروردی  مگر گلہ ستہ بند نقشند ست  مرید حضرت گیسو دراز است  در حقان سر بسوز و جد حال اند  و گرا ز قال گوئی قال این ست</p>	<p>تصوف مشربان صوف پوشند  ہمہ ناخوردہ سے سرشار و دست  طریقت با شریعت دین ایشان  مزار سے ہست در ہر مزارے  چہ سرا و وقف خاک آتانت  ارادت مند پیرے ہر جوانے  نہ تنہا ہست بلبل صاحب قال  نمی گنج زستی غنچہ در پوست  نمایہ خوشتر از سرخی و زردی  گل و نسرن کہ نقش و پند ست  بروے ہنرہ سنبل در ناز است  زستی بلبلان در تیل و قال اند  اگر از حال جوئی حال این ست</p>
--	--

### ذکر جامع کشمیر و خانقاہ حضرت امیر کبیر قدس سرہ

<p>باوج پایہ طالع بر آئی  چو صاحب خانہ الحق خانہ او  تعالیٰ شانہ اللہ اکبر  ہانا کعبہ ہفت آسمان ست  ترہین سدرہ طویلی پربینی  بہلغ دین بجائے سرو شمشاد  سجد جامع</p>	<p>اگر در مسجد جامع در آئی  عیان شان حق از کا شانہ او  زہے مسجد زہے حراب و منبر  دو کونش چہ ہلے آستان ست  ستونہا گاندرو بر پابہ بینی  شمارش سہ صد و انہین و ہفتاد</p>
---	---

<p>کہ باشد چار سو آوازہ او ولے غزبیش خاص شہر یار است کہ خستے چہ فرسائے در اوست نہا شد راہ دروے بے صوبت فلک را نیست رہ بے خلق نعلیک کہ از سلطان سکندریا دگار است نہ سنگ آئینہ اسکندری ہست</p>	<p>بووزان چار تا دروازہ او زہر در شہریان را حکم بار است معلے خانقاہ ہے ہمسراوست ز بس انبوہ مردم پنج نوبت ملک را رلب اینجا ہست لبیک خود این تمیر با آئینہ اوست زہر سنگے عیان صیقل گری ہست</p>
--	--

### ذکر کوہ ماران و ارک و فضیل آن

<p>کہ اکنون جائے موراست و مارین کمر مسم بر کردار در خارہ کہ جائے سیر بہ سیارہ ہست محل الامن فی باس شدیدت کرورونہ لک از مخزن فرستاد</p>	<p>مقام شہر یاران کوہ ماران نفرش بارہ چون گوشوارہ تعالے السدچہ عالی بارہ ہست جدید و کسنہ حکم چون حدیث شہے کان اولین بنیاد بنسار</p>
--	---

### وصفت سمری نگر و ارک السلطنت سمر

<p>سخن بز خویش بالہ چون چہنما بود ہر خانہ زیر سایہ تاک بپائے خود رود گل حسانہ خانہ بود ہر خانہ را خانہ باغ جنان در ہر مکان ما و اگر گنتہ</p>	<p>اگر از سمری را نم مخنما درین شہر فرج بخش و فرخاک بہر بامے زندلیسل ترانہ بہر بزمے ز گل روشن چرخ بہر کشتی بہشتی جا گرفتہ</p>
--	---

بود در حسن و خوبی طاق این شهر  
 دیگر با شهر و لیک این شهر یارست  
 چون بلبیل صد هزار او را هوادار  
 برائے حسن و خوبی جلے نازست  
 عماره شاعر سامانی المهد  
 چه جائے این و آن ما و شما هست  
 ہر آنچه آن میرزا حیدر نوشته  
 دلیل خوبیش تمسیر چوبی  
 و لے چشم بگردون دوش  
 گئے شد تار مار از ترک تار  
 بھمد زو بگو بر باد رفته  
 نہ ہیچ از شهر غیر از شھرہ ماند  
 نہ کہنے ماندہ و نہ ہیچ کاخے  
 گئے از بو من دار الحن گشت  
 زمین در جنبش آید چون بزلال  
 گئے کرد آب بر باد و خرابش  
 رسد از چشم زخم اکثر گزندش  
 ہنوز از تازگیہاے خدا داد  
 ہر سو لالہ زار و سبزہ زار است  
 ز بس شور صدائے خندہ گل  
 دو عالم یک گل رعنائے باغش

کہ باشد شھرہ آفاق این شهر  
 حصار پائے تختش کوہ سارست  
 ثنا خوان چون عزیزش بودہ بسیار  
 یکے از بندگان او ایازست  
 سخن اردو بھمنش ہتر از شہد  
 کہ خود او خود نما و خود تماہست  
 بساطی بود کان شد در نوشته  
 کہ چوبی خود بود نصیحت خوبی  
 کند پیوستہ از گردش زبانش  
 کہ نئے پوش بجامند و نہ یک تار  
 ز بس بر باد رفت زیاد رفته  
 نہ خرمد ماند و نہ خرمرہ ماند  
 نہ شونے ماندہ و نہ ہیچ شانے  
 چمن پر از خرد و خار من گشت  
 فلک بر خویش میازد در حال  
 گئے آتش فتاد بر دآبش  
 کہ سوزد خانہا چون سپندش  
 بود ہر گل زمینے نہ بہت آباد  
 کہ داغستان ملک سبز و راست  
 کیسے می نشنود فریاد بلبیل  
 ارشہم کم کردہ خود را در سر اغش

جهان را دیر ناکس آبروداد  
 نرس گیرائی خاک این گلستان  
 چه دور از خوبی این حسن آباد  
 پیش از سبزه زار عیدگاهش  
 ز جوشش ز گسنگلهائے خرم  
 برد هر کس بسود از عرفانش  
 بشوقش گشته کوه قاف سیار  
 بهر جانب که بینی سبزه زار است  
 کشیده لاله و گل سر باغلاک  
 خزاننش را بهار دیگر آمد  
 هوار ابوسه صندل است در مار  
 بزنگی عشرت آگیز این چمن است  
 بود بزم مستی گلشن راز  
 بهر سو فرشی از بیجا ده بنگر  
 بود دامان خاکش پاک از خاک  
 چنان نشو و نما اندر تلاش است  
 نباشد کس درین گلزار بیچار  
 تراش گلک یا قوتی بهر خس  
 زمین صید گاهش ز ذاب است  
 بهر مرغ دار و رخت طاؤس  
 هزار و کبک و تیهوسار و سازنگ

نیکو ترکان صاحب  
 در این گلستان  
 در این گلستان  
 در این گلستان

جهان را شاله مارش ننگ بوداد  
 نمی چند ز جاتحت سلیمان  
 گر آید دیو بر گرد و پر یزاد  
 ز مرغی سبزه باشد خاک راهش  
 بود چشم و چسراغ هر دو عالم  
 بزرگیزند در هند و ستانش  
 که میگردد بگردش آسمان دار  
 بهشتی در زمردگون چهار است  
 جنون کو تا که سیان کند چاک  
 چمن گوئی دکان زرگر آمد  
 ازان در شهر گرد و د ناله مار  
 که مرغ با بز نهم نمون است  
 گل تر میسد در تر شاخ آواز  
 بهشتی سر بصر ادا ده بنگر  
 غبارش بوے گل آن نینناک  
 که هر دم خامه محتاج تراش است  
 که دستت بیستش در خط گلزار  
 سواد خط ریحانی بهر کس  
 وزان یک مرغ زریں آفتاب است  
 بود هر مرغزارے تحت طاؤس  
 هم آوا هم نوا هم هم آهنگ

تدارد با غبارش آمان در و نهد  
 که در دوشیده خواند از میوه خرد

ز بس آفتاب در بخت غبار  
 صدف باز صدف برون را بیاید

است حقیق و نامحسوس کمال  
 یکی از این گلستان کمال بود

نیکو ترکان صاحب  
 در این گلستان  
 در این گلستان  
 در این گلستان

صفت صندل آمان است  
 چنانچه با بخت ننگ و قاف

تدارد ننگ بر خط آواداد  
 نوا و کبک و تیهوسار و سازنگ

## در طراوت اشجار و خلاوت آثار

ز تنها سبز بختان سبز خستان  
 نو آیین - نو جوان - نو خیز و نو زاد  
 ارم شان عمته و طوبی برادر  
 خود ایشان کو دک و خود گاهواره  
 شکر بار آور و هر کو شود پیر  
 سیه کرده بر چشم طمع حور  
 که چسبند در ره مادام با دام  
 همین میدان همین چوگان همین گو  
 مثل باشد که سببی و سجد سے  
 ر بوده گو سے از سبب بهشت او  
 نمایان میشود آثار آسبب  
 تو اگر آن کش این دولت بجام ست  
 جوان از خوردن او پیر فرقت  
 که این شان حقیقت آن شان ز بنور  
 سپیدش نور چشم ز گسین باغ  
 بنانا قوت افزا قوت باشد  
 گهر درشت گیر و غسل سازد  
 کند بر ریش با بارش خستند او  
 بین یک معدن از گوهر یک برج

در ختان همچو بزرگان سبز خستان  
 ز نار و نارون تاسر و ششاد  
 بختان شان با درست و دایه کوثر  
 تکلم شان به تخریب اشاره  
 بطف علی خوزه از جوی عمل شیر  
 خوشا با دام کز و چشم بد دور  
 بصید دل بود با دام با دام  
 بیاراد صاف میشناسد سخن گو  
 رسد از سره اش هر دم در دوسه  
 ز بس دارد لطافت در سرشت او  
 با گشت اشاره جانب سبب  
 بر و نش زرد و نش سیم خام ست  
 ز قوتش جان شیرین را بود قوت  
 ز رویش چشم زخم انگبین دور  
 سیاهش هست خال چهره باغ  
 آثارش حقه یا قوت باشد  
 ز نیرنگیش خود هم رنگ بازو  
 حریت آب دندان بهر قند او  
 بین یک خرمی از آخرت یک برج

<p>کنم انشا بوصف ناشپاتی عنب نتوان رسید بجا بناب بود هم چنگی با گلبنانش لب خوبان که دار این شکر خند زبان در وصف آلب که بالود</p>	<p>درق در دست من گردن سانی که باشد در میان حائل سر آب که زنگین شد ز خون گل بنانش بشفتا لوگر بگر منت پیوند سخن شد همچو اولدت آلود</p>
<p>گلبنان قوم حضرت بلبل شاه و رنگ اسلام گرفتن این سیاحت گاه</p>	
<p>خشتین شیخ بلبل شاه نامی بهار تازه ناگاه آورد که مرغان چمن را بانوا کرد علی السد گوی چون از ره درآمد بظاهر در گلستان لاکشته الف شمشاد لاشد لاله بالذات بذکر جبر قمری مشتعل شد برسم راستان هر سرد شمشاد بسا ز نار شد نذر گستن بشاخ هر نهالے عند لیبان</p>	<p>په بلبل از گل آورده پیامی برسم نور بان از راه آورد زبان ترمیان راحت سرا کرد ز قلب لاله الا شد بر آمد بباطن لاله مثل نوشته که گل کرده بهار نفی و اثبات که شمشاد و صنوبر ابل دل شد ز بند خود پرستی گشته آزاد که گشته صرف در گلدسته بستن خطابت کرده سر همچون خطیبان</p>
<p>ذکر بعضی از نوا سخنان که عند لیبین سخن بود و بخاک کشته شده اند</p>	
<p>نم منت برغان چمنها سمن ریزی ز بس کار نیم است</p>	<p>که آرم از سخن سخنان سخنها تجلی زار بر گوهر کلیم است</p>



مزارش بر تلی نور علی نور  
 چو قدسی نغمه سنج این چمن شد  
 درین گلشن <sup>نامشاعر</sup> که هم گل مست و هم خار  
 رسیده بر هفت تیر دعایش  
 بخاک او حرم از گلستانست  
<sup>نامشاعر</sup> سلم آن طوطی قدسی مقام است  
 سلامت بنده طبع سلیمش  
 صبا جوید نشان تبر جو یا  
 غنی کاین گلستان را بود بلبل  
 ز لوح تربت <sup>نامشاعر</sup> بنانی بخوانی  
 ندانم عند لیبان تا چه گفتند  
 همیشه را در سرست و خراب اند  
 حریفان باده باخور دهند و رفتند  
 چه میگویم که شرمم با داز خویش  
 بره پیرمغان سرشار دستر  
 در میخانه را تا بر کشایم  
 بیاساتی که از تانیداری  
 ستر گردم بکشتی باده پیا

کلیم الحق سز و منزل گمش طور  
 چنین بر در که حق نغمه زین شد  
 مرا هم جاس ده یک آشیان وار  
 بزیر گلبنه دادند جاییش  
 هجوم قدسیان از بلبلانست  
 که این گلشن بروار السلام است  
 سخن سنجان کشمیری <sup>نامشاعر</sup> بمیش  
 نهان در حرمین گل هست گویا  
 بود گنجینه خاکش از زیر گل  
 هُوَ الْبَاقِي وَ الْبَاقِي جُلُّهَا قَائِمِي  
 که لب از گفتگو بستند و خفتند  
 همیشه اروا زستی بخواب اند  
 تهی خنجانها کردند و رفتند  
 ره میخانه ام چون هست در پیش  
 کلید خانه خمتار در دست  
 حریفان رفته من اکنون در ایام  
 به بجز و بر بود حکم تو حباری  
 که کشیمیم دل بر دواز جا

غواصی جو یا یه گوهر نایاب و صفت دریا و مالاپ

نه دریا چشمسار آفت است

درین دریا که نام آن نیست است

<p>بود آتش روان قالب شهر  جهانی بانوازمین رود باشد  کند بیک نظر چند آنکه پویه  بود هر خانه را جسا بر کرانه  چو مژگان از دو جانب کشیده  بر دے اب پها بسته از چوب  رود بسیار پل در کار پها  بود بر هر سر پل گرم بازار  نخس هر جنس دهر کالاکه خواهی  شود بازار خوبی چون بر او گرم  یکه می جوشد و دیگر فروشد</p>	<p>کرمی گیرند اهل شهر زمان بهر  دگر بار و درو این شهر رود باشد  بدریا خا نهما بیند دور و سیه  رود این رود خانه خانه  چنین خوش منظرے چشمه ندیده  خوش آتاز خوش آئین خوش اسلوب  نه پها باشد این انبار پها  دکانها باز و صف بسته خریدار  گلیم نعت ریاسنجاب شاهای  دهد دل شتری بیجان از شرم  یکه دل می خورد دیگر فروشد</p>
--	---

### بیان بحری بدل مسیحی و آج

<p>خوشا آبی که شهوان بدان هست  بود زنجیر با پوش صبارا  فلک در جنب او برج جبابی  جنون خیزست چون آب هوایش  زبس گردیده موج جلوه خویش  تو ج بسکه گیرائی نظر باست  گر بیان چاکلی موج از هوایش  شده آینه گونی ز حناره</p>	<p>یدل نسیم را غم البدل هست  جبابش در گره بسته هوارا  ملانگ اندر و معنان آبی  و مند از هم چو ماهی مو بهایش  ز دل دار و بهار آینه پیش  تاشا کن که خوش دام کاشاست  کمان ما هتاب جلو بایش  بفتد ارے پاره پاره</p>
---	--

<p>بگلشن زرفشان باد بهاری چراغی را که آتش است رخسار تو ج خوشستن را می کند گم که دیده اینچنین شهر روانی بموج سبز هر سو می رود راه تو گوئی آب دار و خانه بردوش گو گشته بگو قصر بهشته بهای ماه تا ماهی توان رفت سبق جویند بر باد بهاران که بر دهنیست سابق هیچ تازی</p>	<p>بدریا ماه اندر نغمه کاری کول از فیض دل کردت روشن ز بس کشتی درین زحمت از قلم روان هر سوز کشتی کاروانی ز بس کشتی سبک تر آمد از گاه روان هر سمت کشته اش پیش هتیا هست هر چیز به یکشته بکشتی هر کجا خواهی توان رفت گر و بندند چون کشتی سواران رو این آب بازی سب تازی</p>
<h3>جرمان فیض الی در صفت چشمه شاهی</h3>	
<p>کن از سر چشمه نشاهی گدائی نه بیند تا بجز شراب در خواب نه پاک از آفتابش نه ز آذر گلو آب روان گنج روانست خوری گرسنگ هم گرد و چنان آب بخور آبش که عشرت کرده باشی</p>	<p>بطبع آبر و این جا گرائی خنک آنکس که از دست می خورد آب خنک آنکس که شد در دست شناور در آبش چاره رنج روانست سر بیاض لضم دارد آنچنان آب اگر غمهای عالم خورده باشی</p>
<h3>ذکر آب در کتب کرم موم به او کرد</h3>	
<p>اگر هست عالم ابی همین است</p>	<p>سر از چشمه مار این سر زمین است</p>

<p>که تالابیت گوئی بجز آستام عمق افزون ز صد غور باشد</p>	<p>برون از شهر آبه است اگر نام بقدر سی که ویش دور باشد</p>
<p>سراسر چشمه سار این کر زمین است بود گر عالم آبه همین است</p>	
<p>اظهار قدرت باری در صفت سار و بر فباری</p>	
<p>که از افسردگی دل گشته بیاب که از دم سروی دوران ز بونم زمین آمدن خیزد سخن زار که از نامحرمان رخ ورد پوشید که دوران را بود بنیاد بر رخ سند و گر گوئی آن راقه العین بلے کافر کرده کار صابون به از باغ سپیدش هر ریاضه شب و بچو را روز سپید است پوشه های همه شبهای این شهر که پیش آمد چنین روز سپیدم وَكَانَ الشَّيْءُ مِثْلَ الْعَيْنِ مَسْفُوفِش سپیدی می کند اینجا سیاهی کز و هر چشمه سارے شد تک سار نه کوه نور گوئی کوه طور است</p>	<p>بیا ساقی بیار آن آتین آب باب آتین کن گرم خوم هوا شد چون سخن بزوم کار چمن گوئی که بر و برد پوشید نه تنها پر ز رخ شد شاخ تا شبنم خک از دیدش شد چشم کونین بصا بون جامه ز و هر کوه و بان شده هر دایه دشت بیاضه سواد شام از صبح میید است خک چشم و دل بنیای این شهر ده از روز سپید میا مییدم فلک را چرخ ثابت بر دوش هر سو بنگری همه تا با می تو گوئی شور رعد آمد تک بار هر سنگی که پیشی کوه نور است</p>

<p>سپید اندر تن فر باد خون شد  شکر ریز عروس نو بهار است  هوای سرد آمد بر سر کار  چه جام آفتابش آفتاب  بهر یک خانه آتش خانه هست  چه آتش نو بهار بهر زیستان  بود آب حیات انسر دگان را  نمون طرفه در کار آرد  عیارش لیک روشن میشود زود  ز قلب زرد را اینجا ز بر آید  بخورے می کنم از عود و صندل  نه منقل تخت خورشیدش تو آن گفت  اندو سر گرمی هر شیخ و شابست  نگردد و از چه صحبت سائے ما گرم  نه ابرست این بطن باغ در جوش  با آتش هر یک در جوش مستی  بفصل گل که گرد شاخ ز ریز  چو آمد در حل خورشید از جوت  چو از گل برن آتش زیر پا بود  شکست از رنگ رخ را آنگین  بود آستر و محل جائے کر پاس</p>	<p>که پیدا جوے شیر از بتیون شد  که شکر ریز ابر کو هسار است  شده حمایا ز اگر م بازار  ز گرم و سرد دورانش دو آب  چه آتش شمع هر کاشانه هست  چه آتش آفتاب شبنستان  برات تازگی پز مردگان را  که آهن کاری نه ز ر بار آرد  طلائے آن بر آید نقره اندود  چنان کز هر گوے گوهر بر آید  که سازم نقل مجلس نقل منقل  فروغ نخت جیشش تو آن گفت  حرفین غالب جام شرابست  قبائے گرم و چائے گرم و جا گرم  گرفته پیره زن نقل در آغوش  که هست آتش پرستی مے پرستی  هوانه ریز باشد خاک ز ر خیز  جوان شد از سر نو دهر فر فوت  بخود رفتن گذارش رهنما بود  بر آمد گل چو صهبا از قبین  شده کان ز مردگان الماس  سبز</p>
---	--

الهی گشت بخت دوستان سبز

که می بینم زمین تا آسمان سبز

## گل کردن انبساط و تعریف باغ نشاط

بیا مهرب که وقت انبساط است  
 نشیدے تازه نو آئین نواسے  
 بزرگ و کوچک اینجا بانوایند  
 خوشا باغ نشاط افزائے کشمیر  
 بزرگ نہ سپهرش نہ طبق ہست  
 دو چار جنت این گلشن گرگشت  
 میان ہر طبق دار و درواستے  
 نمی باشد تصورے در تصورش  
 کشیدہ صف و رخسار پیدار  
 درختے کس بدین رفعت ندیدہ  
 بود زان راه آمد شد ملک را  
 چو دور ار در ہوائے سیر این باغ  
 جنان تادل بشوق و پیرش باخت  
 ز یک گل ہست دلکش تر و گر گل  
 بہشت از رنگ این باغ خجستہ  
 شہید جلوہ خویش و فتادست  
 نہ قمری ہست بل خاصیت باد  
 عجب نبود اگر بلبل کسند پر

نشاط انگیز شو باغ نشاط است  
 بیکتا میشی باید زد و مائے  
 سرودے دنوازے می سرسیند  
 کہ میگردد جوان از دیدش پیر  
 کہ ہر صفت آن طبقہما از شفق ہست  
 برآمد در میان مشرق نہ و بہشت  
 کش این نہ طاق نہ جوخت طاقے  
 ولیکن یا نعم خالی ز حورش  
 بگرد او بزرگ سبز دیوار  
 تو پنداری قیامت قد کشیدہ  
 ہمانا ز زبان باشد فلک را  
 کند پرواز داغ لاله چون زارغ  
 بچشم بلبلانش آشیان ساخت  
 فتادہ در کشاکش عشق بلبل  
 چو داغ لاله اندر خون نشستہ  
 کہ نقش بوسے گل بردوشن با دست  
 کف خاکستری را بال و پرداد  
 کہ میخواید بزرگ گل کسند پر

زیادے سرد گوئی بردہ ختمحال  
 کنم از چشم محبوبان نگہ دام  
 شب مابست گلگشت چمن کن  
 چو چشم دیدہ صد خواب پریشان  
 سمن پر دانہ و گل چون چراغ است  
 خواب انتظار جلوہ خویش  
 کہ افکن دست آہونامہ در باغ  
 کہ بوے گل گردون مینرند بال  
 چکند خون گل از سر یا و بلبل  
 شدہ نرنج بہا را بچا و بالا  
 ز شبنم بزمہ در گوہر فردشی  
 لب پان خوردہ معشوقان لب جو

بطوق خویش تری بہت خوشحال  
 بشوق دیدن ز گس بہر گام  
 نظر بر سایہ شاخ سمن کن  
 ز جوش سنبستان گریستان  
 پر از ناز و نیا ز این تازہ باغ است  
 و مدگرگس کے افکنده در پیش  
 مدار دلاکہ اش اندر جگر داغ  
 بود پرواز بلبل را چہ احوال  
 فتاندر عرفان گر خندہ گل  
 پر از سر و صنوبر زیر بال  
 ز گل بہر گلبنش در زلف روشی  
 ز جوش لاله و گلہائے خود رود

### فکر و حوض و صفت نوارہ و حوض

برایش قطرہ زن آب روان شو  
 ز ماہی انہتہ ستیاریہ او  
 لوائے نصرت از نوارہ بردوش  
 کہ بنیادش بر آب و پاید است  
 جہد از آب بالا عکس شمشاد  
 کند پستی اگر دون سرفروش  
 کہ خوش بہتہ صرع از زلالیست

بوصف حوض کنون تر زبان شو  
 سپہرے کمکشان نوارہ او  
 بہر سو لشکر موج ست در جوش  
 سنون خیمہ ابر بہار است  
 ز بس بالید گیہائے خدا داد  
 شود چون در علو بجد غلوش  
 بدانند شاعرے کس طبع عالیست

بشوتش رفته از خود جو بارش  
ز حیرت بسکه حال زار دارد

زند از شوق سر آفتابش  
از ان رو پشت بر دیوار دارد

### توتنازگی و ماغ در اوصاف شاله باغ

بوصفت شاله باغش گل فردشتم  
ز رنگ آمیزی گلهای الوان  
هوا هر گوشه طرح طرفه ریزد  
درین گلزار رنگین بوته نیست  
چمن محل بساط از خوش تماشای  
برنگ سوسن و شمشاد بارے  
که ازستی به پیراهن بگنجشم  
گرامت کن ز راه مهر چون بدر  
سراپائی نه تنها زینت دوش  
سراپائے تو چون در بر گزتم  
ز خود بر محک باید زد اینجاست  
عمارتش همه از رنگ موسی  
سواد آن سواد لیلیه القدر  
سوادش بسکه باشد دیده افروز  
چو از عکس بتان بتجانه گردد  
بنازم بر صفای حوضه حوض  
بله این چشمه چشم فلک هست

که دارد سایه گل شال پوشم  
چمنها کارگاه شالباغان  
ز هر یک خوشه نقش تازه خیزد  
که بر نقش نگارین نوطه نیست  
نشته شال پوشان در حواشی  
آلوی ده بمن هم جامه دارے  
نه پیراهن که در گلشن بگنجشم  
سراپائی سراپا قیمت و قدر  
بل از راه عطا باشد خطا پوش  
سراپائے سخن در زه گزتم  
که ظاهرا میشود نیک از بد اینجاست  
که هر سنگش بود طور تجلی  
ضیائے آن ضیائے لیلیه البدر  
شب ماهست اندر میسر روز  
خود را آذر بود دیوانه گردد  
که ردق یا بازوے روضه حوض  
سید قصرش بجایه سروک هست



<p>شاد و رنجو ماهی ماه در دے          بے اندر دل شب فیضهاست          بود آن کعبه و این زمزم او          بگردن گوشش باہی را ببالد          کشد آب از دل آہ نیرہ بالا          کہ ہست آگشت حیرت در مانش          کہ بود افزون ز اعداد ستارہ          چو این قصر ز مرگون در انجم</p>	<p>ز برج جوت باشد راہ دروے          روان جوے از آن قصر سیاہست          خوشتا قصر سیاہ او خوشتا جو          ز بس فوارہ اش بر خوشی بالہ          زند از بسکہ آتش عکس گلہا          بے این حوض موجگشتاش          زند فوارہ جویش از مکنارہ          شد و آن قصر در فوار ہا گم ،</p>
---	---

### در صفت سیم باغ فرح بخش و ماغ

<p>کش از ہماگان باغ نعیمست          کہ می خیزد ز خاکش عود و عنبر          دے چون سن در بلبل ہزار ہست          نہ بر رخسارش از شبلی کلالہ          نہ بے ز گس بود بیتاب و بخیاب          دے چون برگ گل نمناک دامن          ہمار تازہ دارد حسد او داد          زمینش خاک عنبر فام دارد          بود مادام اینجا جلوہ شام          چو فریاد گدایان بر در شاہ          زمینش را ندیدہ چشم خود رشید</p>	<p>کنون دل مائل باغ نسیمست          نیش بے گل و نسیمین معبر          قضایش را نہ گل ہست و نہ خار است          نہ او را بر جگر داغی نہ لالہ          نہ بے گیسوے سنبل بر دلش تاب          ز خون ارغوانش پاک دامن          خدا او را فضاے دلگشا داد          سواد او سواد شام دارد          اگر در نیمہ روز آئی و گر بام          در دوغوغائے مرغان گاہ و بگاہ          ز انبوہ چنار و کثرت بید</p>
--	---

<p>زمینش سایہ پرورد چنارست          بود در سایہ اش آسوده صدیل          ز خورشید قیامت نیست پردا</p>	<p>چنار ایجا فزون تر از شمارست          کہ ہر شاخیش باشد بال جبریل          بود کشمیر را در سایہ اش جا</p>
<p>دراختا اطراف ز بہت پیام عالی مخصوص گلگاہ ہست کہ بختش مقام</p>	
<p>برون از جدا و صافست اطراف          زہے گلرگ کاہد نمحہ گل          بود این گلزمین را طرفہ نیزنگ          قدم ہر جا گذاری بر زمینش          زمین او ز بس زہت چن آب          بیسا ساقی دگر سر پر خارا ست          بیسا در سایہ تاکہ نشینیم</p>	<p>خوشی بہر و صافست انصاف          مگر گلرگ بہت آن مرگ بلبل          گلش صد رنگ ہر رنگہ بصد رنگ          چو موئے نگر می زیر نیکینش          رود ہر جان فرود خاک مہتاب          مگر در سر ہوا سے سیر لار است          رخ آسودگی تاکہ نہ بینیم</p>
<p>گفتار خوشگوار در تعریف لار</p>	
<p>خصوصاً تاکہ اسے خطہ لار          چو می پرسی ز رفتہ اسے تاکش          بزیر تاک باہر کہ دہن سزل          خدارا خوشتر تاکہ مجنباں          بنامی ہر کہ انگوئے شکستہ          بود ہم دچراغ مے پرستان          ز بخشش تخم عشرت می توان کاشت</p>	<p>کہ در ظلش بود گروہون دوار          کہ باشد سدرہ و طوباش تاکش          کہ آنجا رود ہر جمہیت دل          کہ بر ہم میخورد لہائے مستان          دل میخوارہ گویا کہ خستہ          کہ بہت این کو کب اقبالستان          نہ سرے بہت کشتن نہان لہان داشت</p>

سفا از بسکه چون آئینه دارد  
 سر خود را فرو نایم با فلک  
 کن را آب لار و میکشیم  
 کند نوشته را سرور آبش  
 ز آبش خوش جوان دگودک دبیر  
 هم از تاثیر آن آب دهبوا هست  
 بود بر باد زوشی جاعی حیفم  
 بسیر لاله دگل باغ باغیم  
 کنم هر جا بروی سزه منزل  
 چو آید ز عهذران در زردوشی  
 بجام ماگر ساقی چسار نخت  
 سخن را ما نیم هنگام تحسیر  
 برین گلدسته بکشاید هوش  
 بهر جانفش ساقی رنگ بر بست  
 بهر جا پنخس را تصویر کردم  
 اگر بیل زرد عشق در جوش  
 بهر جام غ مضمون کرده پر باز  
 با آب از فلک من گوید تروست  
 بهر جاعی نگارم حسنه ار گل  
 گرفت رنگ گل تا نام من  
 رسد کشیر را بر خوشترین ناز

توان دیدن کرد دل در سینه دارد  
 که هستم خوشه چین تا رم تا ک  
 نگار باد خوار و سرخوشیها  
 که هست از شرده انگور آبش  
 که هم هست و هم هست و هم شیر  
 که من از خویش کلام زفته از دست  
 حرامم باد می چون میت کفیم  
 دلی از دوری اجاب داسم  
 غم سهران مندم خون کند دل  
 کنم یا بستند و زرد پوشی  
 که این نیزنگ از گلک مار نخت  
 کشیدم کتلم تصویر کشیر  
 که وار دهر گله باغی در گوش  
 صراحی در نعل بین جام در دست  
 بشم زیر لب تحسیر کردم  
 دگر گل از غرور حسن خاموش  
 بسویش چشم دانه هم بود باز  
 بهر سطره که بینی مو جزن هست  
 ز کلام میستر او خون لبیل  
 شده رفتار لبیل خامه من  
 که وار و چون عزیزه نمه بردان

<p>زبس گردیده ام هر سو درین باغ  بکا غذ بسته همچون زعفرانش  کزین گلهاے رنگین رنگ گیرند  کند سرست و سرخوش ارمنان را  برای سال تصنیف انتخاب است  هر آنچه اینجا چشم خویش دیدم  طرفناطیح من زین بوستان بست  که سیر باغ تنها خوش نباشد  کنون از ناهاے راستی خیز  بیاماتی بیاران خسروی جام  بن ده کز جسم و کس یادگارم</p>	<p>زبس گل چیدام زین باغ وزین باغ  بهندستان زستم ارمنانش  وزین نیز نگهسا نیزنگ گیرند  پذیرائی دهند این ارمنان را  کزناش ارمنان لاجواب است  په نظمش همچو گوهر در کشیدم  وزان گلدهسته هر دوستان بست  اگر حدست هم و لکتش نباشد  شوم چون گلک مانی رنگ آمیز  که هست آئینه دار و در آیام  وزان میخانه دسے یاد آرم</p>
<p>مجله از احوال تاریخی کشمیر حبت نظیر</p>	
<p>بیایے دل در میخانه بکشا  په نوشی نباید کرد تاخیر  په کشمیر آبروئے نفث ایسم  بسته اندرین فیروزه ظارم  ساحت سنج سیاحان دوران  عروسے هست اندر حمله ناز  نشاش را بدخشان لعل بازو  دل زن هست دہلی در جنبش</p>	<p>سینائے سے مستانه بکشا  خصوصاً وقت گل در باغ کشمیر  زید چشمه اش چشک پستیم  بود در وسط استلیم چارم  کنندش داخل ارض خراسان  بر نصلے رنگے جلوه پرداز  سواد تر قیش را چین به گیسو  بود بگی به مغرب شاگردیش</p>

مسطح پهنه باشد درین ارض  
 هزاران قریه در حوض است آباد  
 بهندی نامهای باستانی  
 که گاهی پانده وان با حسن تدبیر  
 گئی جسم پائی از ملک حبشون  
 ولے نامے ز کس نامانیت  
 اگر هست ابتدا از او گنند است  
 پسین شان که آمد پیشه دیوان  
 پسین را جگانش نام سده دیو  
 دزان پس آمد از بت رتن جو  
 بود در نامهای پیش سطور  
 بانا تا بد در این خوش اقبال  
 درین مدت ز راه مسربانی  
 کرد کار چون ز نار بستند  
 جهان در اختیار را جگان بود  
 مشرعه بیدار ناگه بخت کشمیر  
 بنایش بود مرد نیک انجام  
 رُخ او مظهر نور الهی  
 لبش روزے زهره در جی هفت  
 که در کشمیر از تاسید یاری  
 بر نالش چندن صاحب لوایند

جهل فرسخ بطولان مسیت در عرض  
 پیر از سر صنوبر سید و شمشاد  
 سخن زمین مان رود در حکم رانی  
 تسلط یافت بر ملک کشمیر  
 زوایجا کو جن شیدی بگردون  
 بحر خالے بنوک خامانیت  
 که نام را جگی از دے بت بدست  
 رپوده گوے از گو در دیوان  
 که راسه او پرایان بود بے ریو  
 که آبے رفته باز آورد در جو  
 که از روز یکیشد کشمیر معمور  
 چهار الف مت و کسری بر حصول  
 همه دادند و او حکم رانی  
 ولے زمین باغ آخربار بستند  
 فلک در انتظار خواجگان بود  
 که گشت این ملک پانده بخت کشمیر  
 ز اولاد سلاطین تور شہ نام  
 دل او گنج اسرار کماهی  
 در شناسے گهر نشتن چنین گفت  
 کند شمیم روزے شهر یاری  
 بفرمان ازل مشر ناز و ایند

<p>در آمد اندرین ملک خدا داد          بچساک بارموله کرد اقامت          که جایش داد و جاگیری نزدش          سپه سالار شد انجام کار داد</p>	<p>چو بشنید این سخن شهسیر دلشاد          بامید ظهور آن کرامت          بدردان رتن جو شد درودش          گزیده نیتش رفتند اقتدار او</p>
--	--

تا آخر دنیا در آن زمان که در آن شهر میان حکومت نایتین من جو و سلطان شدن آن

<p>بر غیبت قال شنو حال بشنو          بخوبی زشت محکم ریشه کردند          و نایت گشت راجع هم خیانت          حیا از دیده و از دل اخفا رفت          که نازل شد بلائی آسمانی          که هم ذوالقدر خانش خواند ایام          گوید و القدرین ذوالقدر خانش          بکشیمشش همی خوانند زوایا          نه بیم از راه یاریک و نه تار یک          همه خون ریز خون آشام و بیایک          روان این طرف در ایس خون شد          بجایه باوه خون در جام کردند          بر پریده رنگ و بی مرغ جان مسم          که آب از شهر رفت و باهی از هنر          لیکن بر جاسه ماند و نه مکانهما</p>	<p>کنون تفصیل این اجمال بشنو          چو مردم زشت خوئی پیشه کردند          و نایت از جهان رفت و امانت          ز انجام مسر و از مردم و خرافت          نه مری مانده و نه مری باقی          بنا که نیتش جوئے زوایا نام          سینه بخار سینه لقب ذوالقدر خانش          زیر کستان را و لا و صلا که          روان اندر رکابش ترک تا حیات          همه خون تشنه و خونخوار و خاک          و نه کان نوح در شهر بودی شد          منادی بهر قتل عام کردند          رسید شهر یار و شهریان مسم          نشد تنها تنی از شهریان شهر          ز و نداشتش بنجان و خانانها</p>
--	---

بنا که نایتین این حکومت است و درین زمان که در آن شهر میان حکومت نایتین من جو و سلطان شدن آن

نہ قصرے ماند بر جاو نہ جزے  
 بناے راجا آن میل نگذاشت  
 بغیر از ذکر حفت و حرف طاقے  
 نہ صاحب خانہ و نئے خانہ ماند  
 غلامے غلام صاحب غلام سوخت  
 شد از بس قحط آخر کار شان تنگ  
 ہم آمد بر سر آن فوج سرا  
 ندیدہ پوششہ جبہ چشم پوشی  
 روان شد آخر آن لشکر ز شمر  
 برہ شان برف بارید آقدر ہا  
 بجائے آب برف از سر گذشتہ  
 نہ کس از دست برد و بر جان برد  
 نہ گیوے ماند و نئے گاویے ز نے خر  
 درون برف ہر شے یک بیک رفت  
 نہ برفت اینکہ برف غیرت است این  
 چو در اطراف شایع این خبر گشت  
 ز سر آن فخر آبادی گرفتہ  
 درین وقت کہ گیتی نمود و شد داشت  
 بہر مردے کہ بودش رزبانے  
 بس از جنگ و جدال و کار و پیکار  
 ز سر و از این بہت ترس جو نام

نہ کسر او ناز و نہ بے بیج کسرے  
 بغیر از آسمان کا نغم خنجر داشت  
 نامانہ زیر این نہ طاق طاقے  
 نہ دام و دو نہ دام و دانہ ماند  
 نہ تنہا غلہ گوئی گلہ را سوخت  
 کہ ہر یک بر شکم بست آسبانگ  
 کہ ہر یک شد گریزان ہجو گرما  
 خوردہ جسزہ غم پیودہ کوشی  
 چو سیلے کا یاز بالا سو زیر  
 کہ شد سد و دہر سو ز بگذر ہا  
 نہ از سر بل ز کوہ و در گذشتہ  
 نہ خس زمان و رطہ خوردہ بر کران برد  
 نہ اشتر ماند و نئے استر نہ بستر  
 نمک شد ہر چہ در کان نمک رفت  
 معاذ اللہ مقام عبرت است این  
 یکے از صد بسوے شہرہ برگشت  
 شدہ محمور آخر رفتہ رفتہ  
 سر صاحب کلا ہی ہر یک افزاشت  
 بجائے خویش آمد حکم رانے  
 پس از آویز و ریز و کشت و کشار  
 حکومت یافت از تاسید ایام

<p>بهدش بنزد ترم هر زمین شد      بکیش خویش چون می بستی      ز تائید خدا ناگاه اینجا      طلب داد دل جو یلعه اوداد      گرده اندر گروه انخاص عام      به نصفت رونقے ایام از ویانت</p>	<p>ز فیض خار خوش هم باسین شد      دش می داشت میل حق پستی      رسید از راه بلبل شاه اینجا      بگل گوئی که بلبل رنگ بوداد      مشرف گشته از تشریف اسلام      بکشیر ابتدا اسلام از ویانت</p>
<p>بعد ازین شهر سالار کوه تیرین و جبرین جورا و در گذشتن ناماگ از اول و گذشتن اورا</p>	
<p>پس از دسے کوه تیرین آن همراو      بچشم نیک مردان گر چرن بود      بهار گلشن کشمیر رویش      سر سودابه سودایش بسر داشت      اگر شیرین تکب پرورده او      نکرده کوه تیرین آننگ نخیس      سر صید هاسے داشت شهباز      پیامش داد تا با خود کند جفت      که داند تا چه بازی آرد آفاق      چو روز که خدائی را شب آمد      عروس حمله امی شد همیس      ز غیرت پس لو خود را دریداو      که لعل خاتم دانا دی این بس</p>	<p>نهاده بر سر خود افسراو      دسے هم رائے زن هم تیغ زن بود      ختن یک خوشه چین چین مویش      لب زو شابه از لعلش نکر داشت      و گر پر ویزا دسے بنده او      برام آرد و شهبازے چو شهمیس      که کردسے در هولسے شوق پرواز      چو بخت نعت او بصد کراه پذیرفت      که گوید تا چه زاید جنت یا طاق      بهو طے در عروج کو کب آمد      در نیاگشت هم آغوشش شیر      حکرا ز اندرون بیرون کشیداو      نثار بزم عیش و شادی این بس</p>



<p>ترنج و تیغ رنگین کرد سودا  ازین اندوه شد شمشیر غناک  چو رفت از چنگ شهبازان کبوتر  بدم افتاده نچیرے رسید آه  دران هنگام یاد آمد بشمشیر  سخن کو تم بزور دست و بازو  نگارشس چون نگار از دست رفته  چو از انوار فیضش روز شد شب  ز بهجت هفت صد بود و چهل و هفت  پس از وے شد جهان افروز خوشید  چو از دار جهان او رخت بسته</p>	<p>درین سودا بود سود ز لیحا  گر بیان چاک گشت و هم چاک چاک  بخون خود سوز چنگ کند ترا  چو رنگ از چهره عاشق پرید آه  کلام جد که بود آن حکم تقدیر  بملک و مملکت او یافت قابو  عروس مملکت در بر گرفت  بسلطان شمس دین آمد لقب  که از باغ جهان سوئے جهان رفت  رخ ساطان علاء الدین حبشید  بجائے او شهاب الدین نشسته</p>
<p>حکام سلطان شهاب الدین ہندستان کا اختتام سلطنت فرمایا اور انشا علی</p>	
<p>شہابے بود او بہر شیاطین  بنوعی ربط و ضبط مملکت کرد  چو فارغ از نظام ملک خود گشت  پے تخیل ہندستان چو کیوان  زیبیلان گشت پراز کوه ہامون  بد علی آن دم از مرتابماہی  دو لشکر از دو جانب چون آویخت  شد آخر صلح برتسدید این سرد</p>	<p>فروزان آفتابے در سلطانین  کہ از شایان پیشین ہم سبق برد  فراہم کردیشک و دشت در دشت  برون آمد ز ایوان شد میدان  روان آن کو ہما مانند گردون  زندے نوبت فیروز شاہی  دو بجا آتشین گو یاد آسخت  کہ سلطان را بود سر ہند سرحد</p>

بسرعت موکب اوجده ازین کار  
 دے کاو رہو باغ برین شد  
 باوج علم و دانش بود ماه او  
 سپس سلطان سکندر بت شکن بود  
 بسے دیرانه شد تختانه ازو سے  
 جگر خون احتسابش کر و سے را  
 شکسته آن همه آلات چون لات  
 ز ساز برگ سفید او بشمیر  
 نہ تنہا نے در ایجا بسے نو بود  
 چو از تاراج تیمور را خبر یافت  
 فروغ دیدہ زین العابدین را  
 روان فرمود موکب تیز رانداو  
 بدین عجز و نیاز و این ہارا  
 چو زین العابدین تاراج نگین یافت  
 بدین سان چند تیرہ از باری بخت  
 در ایشان بود با صد غم و اقبال  
 پسین شان کہ نازک شاه نام است

بسوے مرکز آسمان ہجو پر کار  
 مدار دین دنیا قطب دین شد  
 بطن شعر و شعری و ستگاہ او  
 کہ از آئینہ دین رنگ پر دوو  
 بسے دیرانه طاعتخانه ازو سے  
 فتادہ عقد ہا در کار نے را  
 کہ و سان شد ہی سر زین خیالات  
 نمازہ بینو اسے جسٹ مر امیر  
 شکستہ شیشہ سے ہم بے صدا بود  
 کہ بر افواج ہندستان ظفر یافت  
 کہ وارث بود او تاج و گین را  
 رسید و پیشکش ہا ہم رسانداو  
 سکندر یا فتمہ خلعت زوارا  
 جہانے زینت از دنیا و دین یافت  
 کیے بعد از دگر شد صاحب تخت  
 مقرر سلطنت پیش از دو صد سال  
 بذاتش سلطنت را اختتام است

### بیان حکومت قوم چک

حکومت کردہ با صد شوکت و شان  
 دل شان در دلیری بے بدل بود

چکان ہم چار و چل سال از پر شان  
 بقوت قوم چک ضرب المثل بود

بود لنگر چک از اجداد ایشان  
 ز ملک خویش رخت اینجا کشید او  
 بسک چاکران بعد از وفاتش  
 شده با خاندان شاهی اکثر  
 هر آنگس گشت فائز بر نیابت  
 قرابت باعث اجلال نشان بود  
 بنام کرده قصور خسروانه  
 نجس روداد چون این دولت نو  
 مسلط گشته بیرون در دن را  
 چو غاز می چک بلند آوازه آمد  
 بسال نه صد و شصت و دو و آخر  
 بهمداد ز پانزده که روداد  
 عقاب آساز راه تیسر بالی  
 بر اے وقع او غازی کمر بست  
 هزار و نفت صد کس از اسیر او  
 علی شته گشت چون صاحب بر آید  
 بظاہر خواستار ختم بر او  
 و لے چون بود او بینا و دانای  
 بنامش سکه زد بر نقره و زر  
 پی و عقد سلیم آن شا هزاره  
 سفیران پیش اکبر باز گشتند

سر و سر و فرزاد ایشان  
 بهمد مہد شمس الدین رسید او  
 گرفته قدر و قیمت ذریاتش  
 بتقریب رضاعت شیر و شکر  
 مقرب شد بتقریب قرابت  
 که دختر اختر اقبال نشان بود  
 که آمد خانه شان خسر خانه  
 بدین علت شده خود خسر و  
 بنسازم از تباط کاف و دن را  
 زد دولت بر رخ او غازه آمد  
 سر از آمد و شد صاحب فیر  
 ہمایون باد شہ از بام افتاد  
 بفرجے آمد اینجا بو المعالی  
 ز حاجت و شست و شست شکست  
 بکشتن داد بعد از دار و گیر  
 رسیدند از بر اکبر سفیران  
 بباطن رازجوی اختر او  
 ز داہنگ سمعنا و اطعنا  
 بنامش خطبہ خواند اللہ اکبر  
 پری رود دختر خود نیز داده  
 بساز مملکت و ساز گشتند

چو گوهر شاه آمد گوهرین تاج  
 بعدل و بذل طبعش بود مائل  
 و لے یوسف که بود در از انخوان  
 بسوے اکبر آورد و التجا او  
 پس از یکسال از ان نگاه برگشت  
 شده بے جنگ گوهر شاه مضطر  
 ز دستش چشم زخمی تازه دید او  
 کسے کش روز و شب خوردند و نید  
 دور و شن اختر او بے ضیاء شد  
 جهانے تمینیت خوان باز آمد  
 عزیز مصر و ماه مصر گشت او  
 بنامی و نوش شد کچیند مائل  
 رسید از در که اکبر سفیرے  
 که کردی حق نعمت را فراموش  
 نہ حال خویش چیزے عرضہ دادی  
 فتاد از لرزہ جانش در طلاطم  
 دل او سوے اکبر داشتے میل  
 کہ تا جان بہت و ترن جانفشانیم  
 پس او یعقوب فرزند کلکن را  
 فرستاد از برائے عذر خواهی  
 رسید از راه چون در بار گاہ او

نمازہ پنج کس در شهر محتاج  
 بعد خویش عادل بود و باذل  
 عا با داشته از کین گرگان  
 کہ شد صاحب لوا از بس و لا او  
 بقصد گاہ با سپاہ برگشت  
 شکستہ قیمت گوهر جو گوهر  
 گرفت و میل در پیش کشید او  
 بچشم خویش آن روز سپید  
 دو کتا گوہر او بے صفا شد  
 کہ یوسف سوئے کنعان باز آمد  
 سرافراز کلاہ مصر گشت او  
 کہ از در بار اکبر گشت غافل  
 رسانیدش پیام دار و گیرے  
 کہ گشتی در ادائے فکر خاموش  
 نہ سر بر آستان ماہنساوی  
 تو گوئی کردی یوسف خویش را گم  
 و لے مانع بر رفتن گشت سخیل  
 ز ملک خود مخالف را بر انیم  
 فرمود ان پیشکشائے گران را  
 بسوے بار گاہ بادشاہی  
 رساند ان پیشکشائے پیش شاه او

خودش را حاضر خدمت ندیده  
 دے کہ چھہ را یات پر نور  
 سپاہے شدردان بر ملک کشمیر  
 سپاہے بودیں حکم اسامش  
 ازین احوال شد یعقوب آگاہ  
 برعت گشت از ان روزے گردان  
 پد رطن سلامت بر پسر زد  
 طامت کردیش از پیش اورا  
 دے میداد او بر جنگ ترغیب  
 منادی زدند آیا آیتها القوم  
 ہم بر زد وصف از زیت یوس  
 دو کوہ از ہر دو سو بر ہم دگر خورد  
 چکا چاکے ز شمشیر چکان خاست  
 ز بیم ضربت البرز گردان  
 زہیں دستنگ شد از جنگ یوسف  
 با تواج مثل خود را دوانداخت  
 دے یعقوب بر جانان چون کوہ  
 فلک گفتش کہ تیغ بر تو ساست  
 ردا و زوہر جانب کہ بے رویو  
 جہان زیر و زبر ہنگام کین شد  
 ز را و بیم پاملی ستوران

شہ ازین خشم رود ہم کشیدہ  
 منور شد فضاے ملک لاہور  
 سپاہے دژ کشاد مملکت گیر  
 سپاہے شد بھگوان داسش  
 کہ نازل شد عتاب از عقبہ شاہ  
 رسید اندر وطن چون گرد گردان  
 کہ این سرتابی از دے گشت سزود  
 بر اند آخر ز پیش خویش اورا  
 سپہ آراست با ترتیب ترتیب  
 کہ قَوْمُ مُحَمَّدٍ الْيَقِيَامُ الْحَرَبُ الْيَوْمَ  
 بمشال در کف نہنگام افوس  
 سران براد میان شد پاد خورد  
 کہ از ہر سوے برے خو چکان خاست  
 فلک بر خوشین چون گرد گردان  
 نکر وہ پاس نام و تنگ یوسف  
 بایشان ساخت اما ملک باخت  
 بہ تنہامی زدے خود را با بنوہ  
 کہ واس مزرع بھگوان ساست  
 گیوانست او بچون گاؤ پیر گیو  
 زمین گردون شد گردون زمین شد  
 خرید نیل در سوراخ موران

<p>زبس شود سلخو ران خون خوار  خوش خون بگر و آب نایاب  ببخش بطن پیلان می در بند  سپاه خط کوه و در گرفت  بانواج مثل افتاد مثل  ستیزان فرج و نبال گزینان  په سالار تا که بوش در باخت  ازان دادی چونخت خوش گشت  ازان در بند باصید سے بر آمد  فریب از جانب انخوان نبوده  رسانیدش بدر گاه جلالمت  چو افواج مثل را کر و منلوب  ولیکن بود بد وضع دگر اخلاق  بزرگان در زمانش بخر دیدند  زبس داد جناس و حمد و بیداد  ز خوش شد جانے را جگر خون  چنین نادیدنی با دیده از دے</p>	<p>شده هر چشمه سار اینجا تک سار  بجایے خوی ز تنار خیت خوناب  بجایے تیل آکشی می کشیدند  که هر جو قیمت جو هر گرفت  تجل ماند دنیے تاب و تحمل  اگر زان آبر و برخاک ریزان  که طرح صلح با یعقوب انداخت  که با آن ریش و نش و ایش گشت  که در دوش سپایے خود در آمد  بمانا گزگ بدست را بر بود  کندنی ا بکلمه تارفع نجالت  شدر این جا مستعمل با لذت یعقوب  کج خلقی شده مشهور آفاق  بجایے گل ز دستش خار چیدند  تضا یا کشت قاضی یا بیداد  اگر خون گشت خون از دیده بیرون  ول هر کس شده رنجیده از دے</p>
<p>شکر و ستاؤن اکبر پادشاه بجز کبیر شیخ یعقوب صحرانی بر سر آرد و در این کتاب حکایت خیر</p>	
<p>بمان علم یعقوب گتائی  نقیبه و منطقی نحوی و صرئی</p>	<p>که شیخ وقت بود از پار سائی  مجن را صیصرئی شور و صرئی</p>

ادیبیے جامع معقول و منقول  
 بر علم فقه و دینیات تفسیر  
 بفرق شعر از شیرین زبانی  
 جواب پنج گنج گنجوی نینسند  
 مؤلف را که مشکین دوده باشد  
 روانش شاد باد از رحمت حق  
 جنای رفت چون از حکم حکام  
 شد او آگه ز حال سینہ ریشان  
 بر اکبر بحسب از اکابر  
 حرک گشت بر تخیل کشمیر  
 و عابر شد عاکر و اشارت  
 شده حالی بدرگاه خلافت  
 پس از تصمیم عمری اندرین کار  
 آنگیزند از رعایا بنده و داه  
 ز بند بندگی آزاد باشند  
 ز هر تکلیف فارغ یال مانند  
 چو طے شد دفتر آن عهد و میثاق  
 امیر البحر قاسم خان سرتیب  
 سپه مشد ره گرا از در گره شاه  
 دے یعقوب چون آگه از ان شد  
 سپاه دے که از دے بود و لگیر

اریبے واقف معرفت و مجهول  
 چه دفتر با که کلکش کرد تفسیر  
 نقب گشته با جامی ثمانی  
 رستم نسر بود با کلک گهر سینه  
 نیاسے ماری زین دوده باشد  
 در و دامن قبول از حضرت حق  
 بجان شهر بان و شهر مادام  
 بدر و آمد دلش از آه ایشان  
 شکایت پیش بر و از حیر جا بر  
 مؤید شد به تدبیر و تقدیر  
 جبارت داد و بر نصرت بشارت  
 که رفت و الیش را چلافت  
 اگر نشیخ عهد از اهل دربار  
 که مهت از بندگان خاص درگاه  
 چو سر و آزاد و هم نشا و باشند  
 بجز شرعی که خاص از بهر آنند  
 بحکم بندگان شاه آفاق  
 سپاه وادشان بانظم و ترتیب  
 دعای شیخ و هم خود شیخ همراه  
 بسک از جابے با فوج گران شد  
 ز دست اختیارش رفت چون تیر

یہ تھا فوج ازوچن بخت برگشت  
 زمینان رفت بے ماتے و بے گشت  
 چگویم اینکہ بازی پیش برداو  
 دران دادی چو دریا موج و موج  
 نشد کس سدا راوش کبرجم  
 گذشته مدتے در جنگ پیکار  
 ولے یعقوب بازار کوه و هامون  
 شنید از بس خبر بے کدر  
 برسم ایلغار از ره در آمد  
 چو بوسے پیر بن یعقوب درایت  
 بس بر کفش اکبر سر کف شد  
 معین گشته اصحاب و رایت  
 چون مرغ از نظام کوه و درگشت  
 وزان هنگام با صد کامرانی  
 ولے تا عهد نورالدین جہانگیر  
 سلخوردے بہر سو شور شدے کرد  
 کماندارے بہر کمن کمن گیر  
 نازمد پیر کارے میکشودے  
 ظہور امر زیادگار است  
 گروہ کو چہمان سیہ بخت  
 خرد جے کردہ مانند خوارج

ق

کہ گوئی بخت تخت و زخت برگشت  
 سرش شکست بے سنگ و بے زخت  
 بود این بس کہ جان خویش برداو  
 رسید از ہند ہم فوج بر فوج  
 بود سال در دوش خیم مقدم  
 نماند فوج شاہی گاہ پیکار  
 بہ شہر و شہریان آرد و شخون  
 بت گے خود جلال الدین اکبر  
 مراد حلق گوئی در بر آمد  
 دوش زورے و چشم ابصر یافت  
 کہ از پاپوس اشرف با شرف شد  
 برائے نظم و نسق آن ولایت  
 از پنجارایت اقبال برگشت  
 شدہ این ملک ملک گورگانی  
 ندیدہ نظم و نسق تام کشمیر  
 سپہدارے بہر کو پور شدے کرد  
 زمیندارے بہر کمن زمین گیر  
 نناز شمشیر فتح الباب بودے  
 کہ گوئی حیرت از ایادگار است  
 بردوزر و شنش بنشا وہ بخت  
 بقوج عارج اوج معارج



<p>په گلگشت این سو بود راهی      که گوران را رسا نژده در گور      ز بیست گشت چون نخواستن ز پوش      که گوئی یادگار از یاد فرست      بر راه آن اثر نشانت دریافت      بیایه مرکب شاه پیش آورد      نصیب بندگان نسیج و ظفر شد      به تشریف نظامت شد مشرف      امور نظم مالی شد حوالمست      فحیله شد بنا چون کوهساران      جہا ننبان بود اکبر نفعده سال</p>	<p>بتا بید حن را ریات شاه      رشکر از سه جانب گشت مهور      رسید این غلغلش آنکه در گوش      چنان از چشم مردم رو نهفت      و لے جمعے زینکا ہش اثر یافت      سرش بر پدہ و جالے ہ آورد      ہم سر سری بود آنکہ سر شد      امیر البحر از سرمان اثر ترف      بہ تو ڈیل ز ایوان جلاست      دوران ایام گرد کہ ماران      پس از تخریب این الحاکم اقبال</p>
---	---

گلگشت جهان گیر گلزمین کشمیر سیکان عہدہ شاہ جہان عالم گیر

<p>ز وہ کوس جہا ننبانی جهان گیر      کہ شاہ این گلزمین رونق افزود      بسے از قصر و جسر ایجاد کرد او      کہ باقی نیست زان سنگ و خشت      کہ شد ہر ہفت از نقش و نگار او      کہن نقشے زان نقش و نگار ست      کہ او بالذات خود ذات العباد است      نظامت یافتہ بعد از ارادت</p>	<p>چو اکبر از جہان آند کرد ان گیر      شمار یک ہزار و بست و نہ بود      بسے از باغ و دراع آباد کرد او      بہ نرہت بود ہر قصرے بہشتے      سورے کشمیر آمد ہفت پار او      فرج بخش آنکہ از وے یادگار ست      فلک را بر بنایش اعتماد است      چرخان اعتماد از بس جلاست</p>
--	---

<p>زرا ہے باپا ہے کہ کوچ او          بناے دین دولت گونی اندخت          چکانرا چون چکا دک صید میکرد          بہر جاے کہ فردے یافت از چک          ازان ہنگام و ہنگام آن قوم          کشیدہ گردن از زرین جائل          ہوائے سلطنت از سر بدر شد          باہنگ چکا دک و عظیم چک          چو شد شاہ جهان ماہ جہان بان          ندیدہ در رعایا حمل برداشت          بسرواری گذشت از سر درختی          بہمش جملہ ممنوعات شرعی          بکلک تیغ و رخسیر تہمت          چو دست دست اعدا را قلم کرد</p>	<p>کلید آمد پے دستخ تہوج او          کہ آن جامد جامع بنا ساخت          گئے می کشت گا پے قید میکرد          چو حرف باطلش میکردے او حک          شدہ نابود و مفقود است الیوم          بنگالی شدہ زان روز مائل          کہ ہر یک چون گدایان در بدر شد          ننالہ کس بجستہ کیک و چکا دک          مظفر نظامت شد ظفر خان          رسوم اعتقادی جملہ برداشت          نہاش شد شرور نیک بختی          شدہ مرفوع اصلی تا بفرعی          نوشت او یک قلم تفسیر تہمت          نوید دستخ سوے شہر رقم کرد</p>
<p>بیان تہمت عالمگیر سبوت کے گمشدہ</p>	
<p>ہزار از ہجرت و سہ لو و ہفتاد          چو شد رایا دستخ آیات خسرو          ز کو ہے باشکو ہے پیل برگشت          جہانے یک بیک پامال گردید          ز حیرت خیر گشتہ چشم تبسم</p>	<p>ز عالمگیر شد این خطہ آباد          ز نزدیک سے آباد رہو          بحکم جند رگوئی نیل برگشت          ہانا کو ہے از کو ہے بسلطید          کہ آن روز سیہ دیدند مردم</p>

<p>کہ از ماہی رسید این فتنہ تا ماہ کہ در اندیشہ ہائے پیل ماقت کہ برد آرام از دل ہم دل آرام کہ امید و امل شد ماتمیر کشت کسے مرو و کسے زان عرض جان برد عبارے تا بدمان جلا لمت از اینجا شد روان بعد از ماہ ہے از ان نمود جے ملا غنی بو و</p>	<p>پرس از بیگان شاہی و شاہ ز کج بازیے گزودن کے نجاست در بیخ از دست برو و در ایام چہ جائے پائمال مزرع کشت بلائے بود کان ناگہ رخ آورد رسیدہ از رہ رنج و طاقت ازین رہ سوکب شاہی ز رہ ہے بہدش ہر کیے اینجا غنی بود</p>
<p>بیان زمان محمد شاہ با و شاہ</p>	
<p>نیابت یافت احمد خان کبشمر کہ بود از عمدہ جاگیر داران کہ ذمی را بود بر ذمہ ما دام محرک گشت دامتش بابت اصدار نہ بند دستگیر کس دستار بر سر پوشد کفش چرمین پائے ایشان نسالہ تا زور در سن سالہ صدورش باعث صد در و سر شد کشادند و گردون در کشیدند کشیدند سے بخاک رگزارش کہ کردہ نئے سواری را قراوش</p>	<p>بود در ان محمد شہ ز تقدیر لکے از اہل منصب مخوی خان پے اجراءے آن احکام اسلام با احمد خان بعد تاکید اصرار منادی کرد و کہ بند دسراسر بناشد بر سر زمین جائے ایشان برسم قفقہ کس صندل نمالہ رواج ترک صندل عین شمر شد بفرق ہر کسے دستار دیدند ز بند و ہر کہ دیدند سے سواریش چنان رسیدہ طفلان لعب کوش</p>

جهانے شدتہ و بالادراین کار  
 نگویم ہر یکے دستار بگذاشت  
 بیک سو ہندوان ہنگامہ آرا  
 گستہ سچہ و زنا سپویند  
 بلند آوازہ شد تکبیر چون کوس  
 بیاشد فتنہ ناگاہ ایجا  
 با دیزش ہیشا ہر یکے شد  
 عوام ابنوہ کالانعام گشتند  
 زود آتش بر برزن بہر کوسے  
 ز برق فتنہ ہر سو خا ہما سوخت  
 گر و پے طالبان علم و بے علم  
 موافق با فساد الفتنہ چسند  
 بسنگ خشت و شست و ختمہ چوب  
 ہمہ خون تشنہ و بے آب و دانہ  
 زمین از خون مردم لالہ گون گشت  
 بہندی ہندوان در دست بازی  
 ز بس بر نام مزاج برہمن بود  
 بحرأت و سنگاہ ہمینی داشت  
 پس از چنجا صاحب نصفت و داد  
 رسیدہ لشکر ناظم زونبیل  
 ز دآنجا حلقہ چون گرد آبان فوج

بسرکش و تہ پا بود دستار  
 سر صاحب کلاہے گوی از داشت  
 مسلمان کردہ یک سو خشر بریا  
 کشاد از مسجد تبتنا نہ ہر بند  
 حریف صور آمد شور نا توس  
 بر آمد گردے از ہر راہ اینجا  
 کہ نفع و ضرر و خیر و شر یکے شد  
 بلائے جان خاص و عام گشتند  
 شدہ ہر اکوے آتشین جوے  
 نہ تنہا خا ہما پر دا ہما سوخت  
 ہمہ بے شرم و بے آرم بے علم  
 مخالف از عناد آشفتنہ چسند  
 کشادہ ہر یکے دست زد و کوب  
 سر ہند و شمر دہ ہند دانہ  
 چو داغ لالہ ہند و غرق خون گشت  
 بتازی ترکمان در ترک تازی  
 با دیزش حریف اہرمن بود  
 کفن از سنگ گرد دہنی داشت  
 پے تبتنیہ شان نو بے فرستاد  
 مال آن ہمہ بیہودہ اعمال  
 در آمد شہر بچون بگرد موج

برآمد هر کي از کوی دبرزن  
 چنان از باها شد رنگ باران  
 خرد چه از پئے اخراج کردند  
 بنود از غارت اسواں بهبود  
 ز تها بر جهان بیدادی رفت  
 ز بیدردی چنان سر می بریدند  
 چه خونها ریخت از جنگل زندان  
 گذشت زنگ رزاز زنگ سازی  
 خیال خام گرتباخ می بخت  
 بگری کله را بر کله میسزد  
 نمی گویم که خوان سالار بود او  
 کی گشت دیگر رنگ می زد  
 سوختن طاهر مردی ره آورد  
 بر اے جنگ چون آهنگ میگرد  
 بخون هر که چشم سوزن آن دوست  
 بنود از فتنه خالی یک سر کوس  
 اگر شد کارگاه شال برهم  
 کمان خویشتن حلاج بردوش  
 کسے تیرد کسے شمشیری زد  
 پوشد آن حکم جاری از جبارت  
 خلافت راے اهل الرای چون بود

تبرزن تیغ زن هر مرد و هر زن  
 که گوئی رفت از جا کوهساران  
 جهان تاراج و دانش باج کردند  
 تو گوئی کج خردندان سگ بود  
 که مشت خاک شان بر باد می رفت  
 که خرماے ترے از نخل چیدند  
 چه سر باگشت وقت تپک زندان  
 بخون نخل کرده دست بازی  
 بزنگ میوه آن بر شاخ می بخت  
 نه بر کیه کله بر صد گله میسزد  
 که مرد هفت خون در کار بود او  
 معنی که دن و گه جنگ می زد  
 بجای پیرهن از وے کفن برد  
 بسوزن رخنه در سنگ میگرد  
 مژه برهم زد و چشم از جهان خست  
 نماه از شال دشانی یک سر کوس  
 چه چشم از خایه زندان شود کم  
 که کوس مغز با چون بنیبه منقوش  
 سوزن نرسره کبیری زد  
 بنوده از جبارت بر خسارت  
 جنون بود و جنون بود و جنون بود

<p>             بکلیکاش اندر ایوان عدالت              رسید و دید که بر خود دگرگون              نه خود را از میان بردا و که جان برود              گرفتندش گرو سپه در میان              بجائے بت شکن سر شکستند              شکست کا فرمان ماسش نکازند              زجائے خود بر آمد در بدر شد              خدایش خواند خود و خانہ خویش              درون مسجدے منزل گرفته              تو گوئی عید قربان بود و قصاب              چو گر زگا و سرد در دست گیوان              شکست ہندوانرا استخوان بس         </p>	<p>             فراہم گشته ہر کان عدالت              طلب شد محتوی خان ہم بانسون              دے خود را بحیلت از میان برد              برون چون گشت از کنگاش خانہ              چو ز تار آن گزیدہ از ہم گسستند              سخن سبجان کہ سال دسہ شمارند              ز غفلت محتوی خان باخبر شد              ندادش کس رہ از بیگانہ خویش              کشیدہ روز ہر سودل گرفته              روان خون گشت از نجران چون آب              بدستش استخوانے ہجو دیوان              برائے لشکرے تیر و کمان بس         </p>
<p>             رسیدن سیف الدلہ از لاہور بایچا و در گردن آن خصوصت و بیچارہ         </p>	
<p>             شد احمد خان دران ہنگام منزل              بدین خدمت شدہ مخصوص ان خلاص              خلل شد بیشتر از پیش اینجا              ز راہ ہمدگر گرفت دگر خاست              فتاد و کرد تکلیف صداعی              زد دست و ہمنان مقتول فی الفور              کہ شد بیدار گوئی خون خفتہ         </p>	<p>             سخن کو کہ کشید این قتنہ چون طول              عید اللہ خان آن بندہ خاص              ہر دو اد نیز کارے پیش اینجا              کہ در دوران سرد و جگر خاست              میان شیمہ دوستی نزاعی              تضار محتوی خان شد دران دور              ز خون او گل دیگر مشکفتہ         </p>

<p>که صبح عیش شان شد تیره چون شام رسید گشت طلوع از افق هور شب تار یک آمد روز روشن ز چشم مردان آن خیسرگی رفت بستار آمد هندی سراسر افراز جبین را گوی آن نقش نگین شد بهر سر در عنایت اسب رهوار شود اندر طرف شد تبار گشتند خلایق شاد گشت و ملک آباد</p>	<p>بقماش شیعه را کردند بنام که سیف الدوله بانوجی زلاهور زمین از مقدم او گشت گلشن جهان روشن شد از تیرگی رفت ره دستار بستن باز شد باز زد اغ نقشه هر یک ره جبین شد بهر سر شد حوالت کفش و دستار بود اتی هندی آباد گشتند ز بس او داد داد نصفت و داد</p>
---	--

بیان باریابی خویش بر بار پذیرند پیر شکم همارا چشم

<p>فریدون اتمه رے آسمان همد سرافراز زمین بوس جنابش عرق کرد از تجالت ابر نیسان گم از آثار این بستان اثر جست ز عهد حال و عهد باستان رفت که ساز و دست گیتی نیازست که نیاید آنگشت روز زمان گرفته همان آباد و کان از دست خرابست</p>	<p>بود و دارا کے کشمیر اندرین عهد شدم روزی ز لطف بچمباش شدانه هرور که لعل او در نشان که از اخبار همدستان خبر جست سخنما و استان در داستان رفت ز نصفت گسری کارن سازست بهرشش توتی سوران گرفته دلش بیدار و چشمش خوابست</p>
--	--

خوشا باغی و حرم گلزمینش  
که باشد باغبانے انجمنش

## اختتام گلگشت این بوستان و رجوع بهندوستان

رہم بنا کہ خواہم رفت از خویش  
 روم تا ہند زیر سایہ گل  
 کہ دل با ہمسر گلے پیوند دارد  
 قدم در راہ چشم بر قفا ہست  
 بحرمانی کہ آدم از جنان رفت  
 ازین گلزار تا بیرون نیام  
 زندہ ستے و گیسر دامن بن  
 دلکین مانع این اندوہ باشد  
 کہ برگرداندم از راہ فی الحال  
 کہ در رفتن زہیوشی نکوشم  
 کشد دیوار پیش رو سپیدار  
 کند سرو و صنوبر و لدہی با  
 دلے سوسن ہجرت ہست خاموش  
 گل و نسرن بود ہما سے و ہمراہ  
 شدہ شب دیز من ہم رنگ گلگون  
 نحوشی ہست بہتر زین نو ابا  
 نہ چون بلبل فدائے گلستانم  
 نہ از زگر مرا چشم نگاہی ست  
 نہ با بلبل سرے دارم نہ با گل

بیاساتی رہ ہندست و رہیش  
 کنی گریستم از یک ساغر گل  
 از ان این گلستانم پا بند دارد  
 از بیخار رفتنم حسرت فراہست  
 ازین گلزار بیرون بیوان رفت  
 ریاضین بر قدم افتد سپایم  
 ز ہر سوشاخ گل پیرامن بن  
 نہ ہامون سنگ رو تے کوہ باشد  
 نسیم نو بہار آید بدنبال  
 رہ باید نکست گلزار ہوشم  
 برآیم چون ازین گلزار بیخار  
 صبا آید براسے ہم رہی با  
 ز خیری خیر باد میکم گوش  
 روم چندا کہ این رہ گاہ و بیگاہ  
 ز جوش رنگ گل در کوہ و ہامون  
 عزیز این گل فردشی تا کجا با  
 نہ مزدور گلم نے با عجب نام  
 نہ از باغ غم اسید برگ کاہی ست  
 نہ در دستم سرگیسے و سنبل



<p>         نہ بر خاتم نگیںے زمین عقیقم          نہ اندر دست خارے دمن من          ہسار غنچہ دل تنگ خویشم          وگر در گریہ ابر نو ہسارم          ز طوبی او فتادست آشیانم          ز گل تازک تراست آرسے دماغم          کہ بوسے گل بود چون دود مارا          یوصف گلستانم کرد مائل          سخن گوی سخن دان سخن در          اجابت چشم در راہ دعا ہست          بہ بحر لطف و ابر رحمت خود          کہ اور اکس ندیدہ سایہ بخاک          بفریاد سیران جگر ریش          بدان سنبیل کہ بر گل حلقہ بستہ          بطاؤ سے کہ میر قصد مجفل       </p>	<p>         نہ بردل بہت داغے از شقیقم          نہ بر شاخ گلے دارم نشیمن          گلستان شکست زنگ خویشم          اگر در خندہ کبک کو ہسارم          شکست دل ترا دواز فغانم          نمی سازد بدل گلگشت باغم          دماغ وصف گل کے بود مارا          دے تحریک سعد الدین سائل          برادر ہست وہم با جان برابر          دلا ہنگام عرض مدعا ہست          خداوند سبحی عظمت خود          بان خرم نہ سال باغ لولاک          بمرغان بدم افتادہ خویش          بریہ جانے کہ زنگ گل شکستہ          بر غے گشتہ از مضراب سبیل       </p>
---	---

بود روزے کہ خوریک نیزہ بالا  
 وہی زیر لوای احمد جا

# تشریح

اللہ اللہ بلبل تا بلبلہ در خوردش است و سنبل تا سنبلہ در جوش جیف است کہ من  
 باین ہمہ جوش و خوردش ننالم سو باین ہمہ نامی و نوش بر خود بنالم چشم بد و در زگرش شمل  
 بیدارست و من هنوز در خواب غفلت یوسن صد ز بان در گرفتار است و من خاموش از حیرت  
 باد بهاری و بان غنچه را بر کشاده و من همچنان لب بستہ - ابر آزاری سراپا بستہ و من شستہ و شوده  
 و من همان روی نداشتہ - ادراک در خان چون نیک نجان دست بدعا برداشته و من  
 دست در آستین - اغصان پر بار چون مردان طاعت گذار سر بسجود گذاشته و من میالین  
 سر شستہ و چون مصلیان با قامت قد و قامت برافراخته - و مرا چون بوتہ نقش فانی تن بہتر  
 ترمی وفاخته چون کبوتران باستقامت قد و قامت بلند ساخته و مرا چون مرغ تصویر بہالی  
 در دغاموشی از بر زمین تا زمین از نسیم ناز عطا یاسے سرد می نقشہ بیزست و حسین تا منتن  
 از نسیم نقشہ گلہائے محمدی نازہ خیز بہر بلبلہ را از جلال آئی متعالہ از بر - و بہر گلہ را از نصائل  
 رسالت پناہی رسالہ در بر - اشعار طرہ چمن خوشنماست مرغ سخن سرا دیدہ و دیدن گجا  
 گوش شنیدن کراسہ نمہ مرغ چمن وصف رسول زین ما بظنہ چمن و ختن نعت حبیب خدا  
 اللہ اکبر اصغر بنوا ہم از بزرگیش نوائی و بیکتا نیش و توانی میزند خاصہ درین ایام  
 ز بہت پیام کہ چشمانش بہشت بہشت و دو چارست و روانش را چار جوے جنت در کنار  
 یعنی خصت طبع تنوی گلشت کشمیر جنت نیر از مصنف آن خواجہ عزیز الدین عزیز کہ مثال  
 بے مثال عزتش بطغرائے غزرائے اللہ عزیز غالب مسلست و توحیح و قبح عقیدتش بہتائے  
 اللہ مطلوب کل طالب کمل نظمش را تا زگی فرودسی طوسی و ترش را بلند آوازی کو سس  
 کاوسی در قلم و سخن شان و شوکت شاہی دار در چنانچہ خود در مقطع غزلے سسر مودہ سے

مستقی از ظہور جنی صاحب عزیز کرد	فیضی کہ از کلام الہی بار سید
<p>یار ب سرو خامه اش در چمن سخن پیوستہ خزان و بہار نامہ اش ہوارہ درین گلشن گل افشان باد          حاصل نمودہ در ہائے بوتان بر روی و دوستان کشودہ ام تازہ ہر درے کہ در آیند دور و دین کشایند          آنچه گاہے در جلوہ گاہے ندیدہ اند بہیند و آنچه از گل و دریاں در بیج گلستان نجدہ اند بچینند          ہر سو کہ گذرند بچیرت نگرند و از نگرش نگرند سیرا ہن ہر کاغذ کہ نشین گزینند و نشینند          و نشین یابند و بامن ہر شاخے کہ در آید زند و گل ازان ریزند ہستے و آستین یابند بارے اگر          بیوہ زارے گذارند پیش از آنکہ نظر بر شاخسار افتد ثمر ہائے نور سیدہ در کنارہ کام و زبان در          نیشکر زار افتد چنانچہ مصنف خود در قصیر نامہ فرماید</p>	
گر گلک من خسل طوبی بود	کہ ہر مین خواہی ہیبت بود
گلے گر بخواہی گلستان دہم	دگر اصل جوئی بدخشان دہم
<p>ہر جزو ش مجوعہ ہفت باغ نعیم است و ہر ہفت تراز ہفت کلیم ہر درے آئینہ خوشحال تہمت          تازہ رنگ خیالی تصویر بہ صفحہ صفحہ صفا خیزی ازان خط و لایند است نہ بزرگ اجسامی تحریر          کار نامہ رنگ و بوست بار نامہ مینو بظاہر حکایت از گلستان دروایت از ہزار داستان است          اما باطن باغ و بہارستان و چشم و چراغ حق پرستان</p>	
بہار عالم حسن دل جان تازہ میدارد	بزرنگ را بہ صورت را بہو احباب معنی را
<p>ہر آئینہ ہر بیست مرات جلوہ ہائے سناخ الہی یا عینک تماشاے بلخ کما ہیست          سواد و بیاضش ہم انگارہ سایہ خورشیدست و ہم آئینہ احوال اسکن در و جمشید ہر چند          قلم اعجاز نقش در تنوی یربضاید سفینا نمودہ در سبن این گلستہ کہ تازہ رنگ بستہ          ہم یروطی نمودہ اگر ازان رونق ہنگامہ سحر سامری شکست ازین آوازہ گلزارا بر ہم نشست          الہی این مجوعہ رنگ و بوخناے پنجہ معنی دستگاہان نزدیک و دور دست و این دستہ          تازگی بخش شام حق پرستان ہستیار دست باد فقط</p>	

# مختصر تاریخ کشمیر مع دیگر تشریحات

## بسلسلہ مثنوی گلگشت کشمیر

جغرافیہ کشمیر مصنفہ خواجہ محمد اعظم دومرو

کشمیر در وسط اقلیم چہارم واقع شدہ عرضش سی و تہ درجہ و پنجاہ دقیقہ است و طولش از خط استوا سی و پنج درجہ و طولش از خط اولات یک صد و پنج درجہ است بدین درجہ کشمیر را در بلاد خراسان شمرده اند این شہر کوہستانی است و در بحد و در بلعہ جانب جنوب حصہ کوہستانی باطراف دہلی و جانب شمال حصہ کوہستانی باطراف بدخشان و خراسان و بجانب غرب علائقہ پگلی (مقناہست در میان کشمیر و پنجاب) و بجانب شرق تبت و چین واقع است طولش از شرق تا غرب چل فرسخ و عرضش از جنوب تا شمال بسنت فرسخ است زمین زرخیز و ہموار و در کوہسار شہزادہ آقہ آباد و صد ہا چشمہ آب شیرین جاری دہر چار سکت گل دگلزار اویدا،

## بنائے کشمیر این صوبہ و وجہ تسمیہ کشمیر

مورخان ہنود و نگارندگان کارخانہ ہست و بودوی نو سیند کہ کشمیر موسوم بہ ہستی سر بود ہستی نام ز نے بود و سر حوض کلان را می گویند گویا تمام عالم آب بود دوران دیوے آدم نور جل و یونانی سکونت پذیر بود اطراف و جوانبش تباہ و دیران کرد قضا را عابد کے کشف نامی کہ در اعتقاد اہل ہنود نیز بر تہا بود و بر کوہ سیمبر گذر کرد این ولایت را بر باد و خراب یافت عابد را بعد تخلص دریافت شد کہ دیو مذکور موجب این تباہی است عابد را راجہ آدم و ہزار سال بیاد است کہ در دہاد دیو جی از خوشنود شد و پرسید کہ مدعا سے توجہیت عابد گفت کہ دفعیہ جل و دیو جی خواہم ہا دیو جی بشن بر تہا بارین ہم فرستاد

آنها متصل مقام پارمولہ (قبضہ ایست در میان را ولپنڈی دسری نگری سہل از سری لگ) کو ہے راقدر سے  
 تراشیدند و را ہے پیدا کر مذکہ تمامی سیلاب ازان راہ بیرون رفت دسطح زمین نمودار شد از انجا دیورا گرفتار  
 کردہ ہلاک کردند سیر زد و جہا عابد بود بدین وجہ نام کشف میر شد و از کثرت استعمال حرف (ن)  
 ساقط شد۔ کشمیر شہرت یافت و بعد ازان آباد شد، بعض وقائع نگاران بران اعتقاد دارند کہ  
 بعد از قان لوح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام این واقعہ پیش آمد از اطراف ہندوستان بر ہمان آمدند دور  
 عبادت و ریاضت مشغول شدند و از ذریات آنها این صوبہ آباد شد،

### از تاریخ خواجہ حسن شاہ متخلص بہ شعرے

در حالیکہ مورخین و محققین در تشریح احوال زمانہ قدیم قاصر بودند بدین وجہ وقائع نگاران کشمیر کتابے  
 در حالات قدیم این سرزمین تصنیف نمودے آنها کہتہاے خود را از ابتدا سے دور کلجگ آغاز کردند۔  
 صاحب نسخہ التواریخ می نویسد کہ در ملک کشمیر تہذیب کلجگ بسیار را جگان گذشتند و بعض مورخین ثابت  
 کردہ اند کہ ہمارا جہ سری را چند کشمیر رائج کرد۔ صاحب میارالاخبار می گوید کہ سکندر زو والقرنین  
 برا کشمیر درختن و خطا رنتمہ بود۔ صاحب وقائع کشمیری نویسد کہ سکندر فہلقوس بسراجوت را بندستان قدیمے کشمیر بسر کرد

### اشاعت اسلام در ملک کشمیر

باید دانست کہ اول شخصیکہ در کشمیر اشاعت اسلام کرد حضرت بلبل شاہ صاحب قدس سرہ العسذری بود  
 اسم مبارکش بیضے سید عبدالرحمن و بیضے سید شرف الدین سگوند وطن شریفش ترکستان است در سال ہفتصد و  
 بست و پنج کہ زمانہ سلطنت رنجو شاہ بود از ترکستان کشمیر تشریف آورد و واقعہ تشریف آوردی جناب در تاریخ  
 چنان مینویسند کہ در زمان رنجو شاہ اگرچہ تمام مردم یک ملت کفر داشتند لیکن بوجہ تعدد و اختلاف منقار ہ  
 ہر یکے مذہبے ملتے جدا گانہ داشت عقیدہ یکے ضد دیگرے بود رنجو شاہ درین امر متردد بود ہر چند  
 تامل فرمود لیکن سبب دینے از ادیان این دلایت بخاطرش قبول نیامد شب در روز شخص مختص از این مل  
 می بود و زمانہ ازین غم نمی آسود۔ آخر دست و عابد رگاہ خالق بر یا برداشت و از تصدیق دل بہت بر حصول  
 دین توکم و وصول صراط مستقیم ہماشت چون سعادت ازلی یاد داورش بود در دلش رنجید کہ ہر کہ بہنگاہ اول در

نظرش اقتدا میں طلب صادق بردگراید و از انجانب بل شہ صاحب را الامام ربانی رسید کہ زرد بطراض  
بکشیر حاضر شدہ خود را در نظرش جلو نماید چون از بستر خاست نظرش بر سمت بل جانب دریا افتاد چه بیند  
کہ بزرگے عالی مقدار بمصلای سنگین بالے مشرب بالکمال ادب بقانون سنیتہ مصطفویہ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ  
والسلام نماز با مدا و کمال نیاز ادا فرماید۔

چون این طریق برگزیدہ پسند خاطرش شد شرف خدمت در یافت حقیقت دین و آئین پر سید  
چون حقیقت دین و ملت مصطفویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سے روشن ساخت شریعت و طریقت مجربہ  
قبول کرد و مع اہل و عیال خود داخل دائرہ اسلام گردید۔ رزد دیگر تمام اراکین سلطنت و اعیان مملکت  
و جملہ سرداران فوج و عاتق خلاق گروہ گروہ در گروہ بردست حق پرست آن قدردہ کرام داخل اسلام  
گردیدند چنانچہ از زمار ہا انبار بقدر یک دار کہ قریب دوسن باشد جمع شد و وفات حضرت بل شہ  
در ۲۶ ہجری واقع شد تاریخ وفات خاص الہمز ماہ کبش متصل شہر بر کنار دریائے بہت۔

### تشریحات شہومی کشمیر

تشریحات	امسار	شمارہ
دریائے جھینکا در حدود پنجاب متعلق کوہستان جہون واقع است۔	دریائے جھینکا	۳۸۸
کوہ بانہال از سری گربھ در جنوبی طرف پنجاب بل ماہین علاقہ شاہ آباد و بانہال مشہور است بلندی آن نہ ہزار ۳۰۰۰ فٹ بلند تر شدہ اند	کوہ بانہال	۳۸۹
پیر پنجال کوہیت از سری گربھ اصلہ چیل پنج میل در حدود جنوب مغرب در عرض راہ ہری پور بار تقاع یازدہ ہزار دست فٹ از سمندر واقع است،	پیر پنجال	۳۹۰
خواجہ نور الدین ایشہ بری تاجر شہینہ در پنجاب و ہندوستان بطور تجارت رفتہ با یکے از اسادات تہذیب محبت پیدا کرد و موسے مبارک نبوی صلیم پر ادان رقمے بست آورد و اتفاق اہل شہر و صوابدید فاضل خان گورنر ظفر کشمیر در باغ صادق خان بر لب تالاب اول کہ اکنون بخت بل دانا شہرین شہرت دار و در عمارت پادشاہی محفوظ داشتہ شد۔ نشانہ ہی آن شہر دفعہ بدوئیہ متولی کردار نشان خواجہ	موسے مبارک	۳۹۱

تاریخ	اسماء	تشریحات
۳۹۱	چشمه اچول	بلاقی بانڈی اندکروہ می شود
۳۹۲	اسلام آباد	اچول نام باغیست تعمیر کردہ جاگیر بادشاہ ہندوستان بفاصلہ شش میل از اسلام آباد و اندران باغ چشمہ ایست موسوم بچشمہ اچول کہ نہایت سرد و شیرین است نام تصبہ ایست بفاصلہ سی و سہ میل از سری نگر نہایت زرخیز و آباد ذلعلہ آمد و رفت موٹر و لاری و تاکہ وغیرہ
۳۹۳	شیرگرہ	نام محلات شاہی کہ در امیرا کدل واقع اند
۳۹۴	ریشیان	ریشی گیش از سری نگر تقریباً ۴۰ میل مابین پہلگام و امرنا تہ واقع است و دیگر کشتہ بل مشہور است اہل ہنود کشمیری و پنجابی و ہندوستانی ہر سال بر موقع میلہ امرنا تہ جی و رانجامی روند و جمیعت جاتریان کم از دو ہزار می باشد خیسہ ماہ اگست میلہ مذکور مشہور است ، راہ آمد و رفت از پہلگام دشوار گذار است ، تا پہلگام سلسلہ لاری و موٹر شدہ است ،
۳۹۵	حضرت گیو داز	نام بزرگیست ۔ سیکہ از مشہور و معروف صوفیائے کرام بود جو در ازلی گیتوم ہارک گیسو و راز مشہور شد
۳۹۵	خانقاہ سطلے	نام مسجد لیت عظیم الشان کہ سلطان سکندر در ۶۹۹ھ ہجری حسب تحریر کہ حضرت میر محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ تعمیر کرد
۳۹۵	کوہ ماران	نام کوہیست در سری نگر در دن قلئہ ناگر نگر و بر قلئہ آن قلعہ ایست تعمیر کردہ شان غلیبہ و برین کہ زیارت گاہ حضرت سلطان العارنین ہم است ،
۳۹۶	میرزا حیدر	برادر زادہ سلطان سید کاشغری و خالہ زادہ بابر شاہ بود و در علوم عقلی و نقلی و شعر و سخن طبعی موزون داشت تاریخ رشیدی از تصنیفات اوست ۱۰ سال بحکومت کشمیر گزارانید۔
۳۹۶	ذوالجو	ذوالقدر خان لقب بہ ذوالجو در زمانہ راجہ کشمیر حملہ آورد و قتل عام نمود در مراجعت ہندوستان پنجاب ہزار ہا سپاہی بہ شدت طوفان برف غرق شدند۔

تاریخ	اسما	تشریحات
۳۹۶	دیز ناکس	چشمه ایست موسوم به دیر ناک که از اسلام آباد در ارض کوه بانہال متصل تصبہ دور و شاہ واقع است جہاں گنبد شاہ در سنہ ۱۳۳۰ ہجری بر کنہاں این چشمہ عمارتے ساخت کہ بد چمن و خوبی تا این دم یادگار است این چشمہ منبع دریائے جہلم است،
"	تخت سلیمان	نام کوہ ہیت کہ بر کنہاں اول واقع است مشہور است کہ تخت حضرت سلیمان علیہ السلام در اثنائے سیاحت بر قلعہ کوہ جہیت جاگزیں شد ازین وجہ کشمیر را باغ سلیمان و کوہ را تخت سلیمان ہی گویند
"	عید گاہ	حضرت سید محمد ہمدانی بہمد سلطان سکندر در سنہ ۱۳۳۰ ہجری زینے خرید کہ عید گاہ تعمیر ساخت مقابل عید گاہ میدانست نہایت وسیع و منبرہ زار بر اوقات نماز عیدین از رومان پریشود و ہمارا جہ صاحب ہمار ہم باوقات نماز عیدین تشریف آوردند
"	زعفران	در تصبہ پانیور کہ از سرینگر بجانب جنوب ہذاصلہ شیشہ سال واقع است زعفران از قیم اعلیٰ و خوشبودار پیدای شود بقدر دو وزہ میں رقبہ قابل زراعت زعفران است از قدیم الامیام بلکہ بقول اہل ہند ہندو ہجری شینجی بنگوان کاشت آن شدہ است سلطان زمین العابدین (بڈشاہ) بجهت کاشت آن ہمدایر مفید بکار برد کہ ارتفاع آن بلند شد اکبر شاہ بادشاہ بر موقعہ شگوفہ آن در تصبہ پانیور متوقف می ماند جہاں گنبد شاہ و شاہ جہان وغیرہ باغات بے نظیر آباد کردہ و نظارہ زعفران می کردند در عمد ہمارا جہ زہیر سنگو ہمارا آدنی حال زعفران ہمسایہ ہشت دہ ہزار روپیہ داخل خزائنہ سرکاری شد تجارت آن بقدر بیجا ہزار ترقی یافت در زمان موجودہ تجارت آن تا یک لاکھ رسید۔
"	نالہ مار	نام نالہ ایست عمیق کہ منبع او اول است اندرون شہر گذشتہ در دریائے جہلم داخل می شود چونکہ نالہ پرتوچ است بدینوجہ نام او موسوم بہ مار شد



تعداد	اسماء	تشریحات
۴۰۰	در یائے بہت	در یائے بہت از دیر ناگ برآمدہ در میان شہری گذر و تزیین شہر و در بالا نشو و بسیار ہوس بوٹ و کشتیہا براہ این ہر دو جو ببار در ڈول و جلم داخل می شوند۔
۴۰۱	پہاٹے سینگ	شہر سرنگ پشمال و جنوب بر در یائے جلم واقع است بران ہفت پہاٹے چوبی بر اساسے ذیل در مختلف سالہا تعمیر بودند و تا این زمان ذریعہ آمد و رفت جاری است اول امیر اکدل، اور جانب شمال متصل محلات شاہی کہ آن را امیر خان جوان شیر در ۱۱۹۵ ہجری تعمیر کردہ بود۔
"	ڈول	دوم جبہ کدل، کہ آن را حبیب شاہ در ۹۵۵ ہجری تعمیر کردہ بود سوم فتح کدل، کہ آن را فتح شاہ در ۹۵۷ ہجری تعمیر کردہ بود چہارم زنیہ کدل، کہ آن را زین العابدین در ۸۳۱ ہجری تعمیر کردہ بود پنجم عالی کدل، کہ آن را عالی شاہ در ۸۳۲ ہجری تعمیر کردہ بود ششم نوا کدل، کہ آن را نور الدین خان در ۱۰۴۴ ہجری تعمیر کردہ بود ہفتم سفا کدل، کہ آن را سیف الدین خان در ۱۰۸۲ ہجری تعمیر ساختہ
۴۰۲	چشمہ شاہی	نام جھلیست وسیع و عمیق متصل شہر در اطراف او باغات و عمارات تعمیر کردہ شاہان مغلیہ بستند مثل نشاط باغ، شالہ باغ، نسیم باغ حضرت بل خیمہ شاہی وغیرہ بر کنار ڈول سیاخان یورپ دہندوستان در ہوس بوٹ قیام می کنند۔ آب دل نہایت سرد و صاف مثل بلور می درخشد۔ ابی گیران شکار ابی بذریعہ تیر و دم می کنند مزارعان کاشت کھنچیانہ و بھڑی بر سطح آب دل نکبت می کنند چشمہ شاہی متصل دل اندرون عمارت خوشنما محمد و داست
"	اولر	جھیلے است مثل دل بفاصلہ سی میل از سری نگر و از بندہ پورہ تا سو پورہ است علی الدوام ہوا سے تند و تیزی در د۔
۴۰۴	شالا باغ	جھاگیر بادشاہ در ۱۰۲۹ ہجری شالا باغ را متصل دل نصب کرد و عمارتے از سنگ موسلی و بسیار نوار است سنگ مرمر تعمیر کرد باغ بے نظیر و بعدیل است

تاریخ	اسماء	تشریح
۲۰۷		و مانند باغ نشاط که بر ڈل واقع است مرجع خواص دعوام است متالاباغ لاہور را مناسبتیے بمقام این باغات نیست۔
۲۰۸	نسیم باغ	متصل زیارت حضرت بل برکنار ڈل واقع است حسب حکم بادشاہ شاہ جہان در ۱۲۲۰ء در خان چنار دوران مقام نصب شدہ تا ایندم موجود اند
۲۰۹	گلرگ	بفاصلہ سی میل بجانب غرب از سرنگر است بنگلہاے طرز جدید در انجا تیسرہ ماہ در موسم گرما سیاحان آنجا قیام می کنند
"	خطہ لار	نام پرگنہ ایست متصل صفاپور واقع است در زمانہ سلف بعد شاہان مغلیہ در ان جا باغماے انگور نصب شدہ بود تا ایندم انگور ہاے لار مشہور اند۔ لار از مقام سری نگر بفاصلہ پانزدہ میل واقع است،
۲۱۱	پگلی	مقامیت در میان حد و پنجاب و کشمیر۔
۲۱۲	اوگند	راجہ اوگند از خاندان تمہرا بود چون حکومت راجگان جہون از ملک کشمیر منقضی شد راجہ اوگند با اتفاق اعیان ملک بر تخت حکومت نشست بہت ذہ سال در جہانپانی گذرانید قبل از سیح بقدر سہ ہزار کیصد دہیت و یک سال ایام حکومت او می نگارند۔
سہ دیو		در شہور ۳۲۳ عیسوی راجہ سہ دیو بر حکومت کشمیر نشست مدت ۱۹ سال ۳۰۵ ہ ۲۵ یوم حکومت گذرانید منصب سپہ سالاری مفوض بسری راجچندھی کرد صورت فاتحانہ بظہور پیوست
شہمیر		شاہ میر آباد اجداد بقول تاریخ فرشتہ وغیرہ از نسل پانڈوان بودند در مقام کرسوا د بحالت اقتدار سکونت می کردند بنا بر انقلاب روزگار اعتبار و اقتدار از دست رفت شہمیر بحالت غربت در عہد راجہ سہ دیو وار کشمیر شد تعلق آمد درنت در دربار سری راجچند رچی پیدا کرد پرورش یافت حسب ارہ سری راجچند رچی سپہ سالار راجہ سہ دیو مقرر شد۔ مقام بارمولہ بلہور رجا گہ

تشریحات	اسماء	
<p>دومعاش یافت ملک صدرالدین راجن شاه فرماز وائے کشمیر اور انصوب سپہ سالاری بخشید چنانچہ بعد وفات راجن شاه زوجہ اش کوٹہ رانی باستقلال عنان حکومت گرفت و سلطنت اسلامی قائم کرد و ملک شمس الدین مرزا شہسیر خورا خطاب بخشید سلطان بخشید و علماء الدین و دوفرزندان او بود و نذجد اجد سلطانیین کشمیر کہ مدت و دصد و پنجاہ سال باستقلال کار فرماے حکومت بود چون سلطان شمس الدین میرزا شاه میر بود پنجاہ و سہ سال در حکومت گذرانید در سال ۱۰۳۰ھ بقضا پادشاهت و در سنبل مدفون است خاندان شہسیری منسوب</p>		
<p>تور شاه مردے صاحب کرامت و خوارق عادات بود و جمع مردم در مقام کشتاؤ من مضافات پگی سکونت می کرد و دزے گفت کہ الام حضرت رب اکلیل برین در رسید کہ از اولاد تو فرزندے پیدا می شود شاه میر نام باد شاه ملک کشمیر باشد و از نسل او چند کس بر تخت نشیند شاه میر این سخن در عهد خود شنیده از وطن متحرک شد و در قصبہ ہارہ سکونت پذیرفت رفتہ رفتہ خود را در دربار راجہ سہ دیو رسانید</p>	تورشہ	
<p>(کوٹہ رانی) مسری رام چند رچی کہ دہدیو راجہ سہ دیو بود در علاقہ گلگتہ گیر سکونت کرد کہ راجہ راجست چون راجن شاه بر تخت حکومت نشست ادرے عقد نکاح بہت چنانچہ بعد وفات راجن شاه بر تخت حکومت نشست</p>	کوٹہ رین	
<p>بعد انہا انکر چک از مقام دراومن مضافات گلگت در عہد راجہ سہ دیو وارد گشتہ شد و بعد بار رسیدہ عمدہ کو کہ گی در عہد سلاطین سلیمین باقیست رفتہ رفتہ بعہد پیر سالاری مدار المہامی رسید در شہور ۱۰۳۰ھ خود سر شد مدت سی و پنجاہ سال شہرت کردہ مانند قوم نابود است</p>	قوم چک	۴۱۷
<p>علی شاه چاکسین خان چک برادر اوست در ۱۰۶۰ھ بحکومت گذرانید یوست شاہ پسر علی شاہ چک بود در ۱۰۷۰ھ عیسوی تقابض حکومت شد فرائض مکرانی بخوبی انجام دادہ ۳۰ سال بحکومت بسر برد</p>	علی شاہ یوسف شاہ	۴۱۷ ۴۱۹

تاریخ	اسماء	تشریح
۴۱۹	گوهر شاه	که از بنی اعمام یوسف شاه چک بود در سنه ۱۵۸۱ عیسوی تخت نشین شد. مدت حکومت او یک سال بود عدل و بذل کرد.
۴۲۰	بھگوانداس	از امرائے جلال الدین محمد اکبر پادشاه است، نوج شاهی راسالار شد در عهد یوسف شاه چک در سنه ۹۹۳ هجری هجرت تخیل کشمیر ناموز شده وار و اینجا گردید در حبس و شب بیدار کوئید. آخر کار به صالح انجامید
۴۲۱	یعقوب شاه	در شهر سنه ۹۹۲ هجری حکومت رسید تصب نذیب کمال جبر و استبداد و میان آور و اوضاع ناپسندیده پسندیده قاضی موسی شهید بدو رجسہ شہادت رسانید بزرگان دین را حکم باخراج کرد تا کہ بگوش جلال الدین محمد اکبر رسید با غت خشمناکی دسے شد. لشکرے فرستاده فاتح کشمیر شد.
۴۲۲	قاسم خان میر بکر	یکے از امرائے دربار اکبری بود در شهر سنه ۹۹۹ فاتح کشمیر شد مدت در اینجا بسر برده ضبط و ربط کرد و سپس بجنور رفت
۴۲۳	ٹوڈرل	از وزراء جلال الدین محمد اکبر بود و حساب و کتاب و انتظام بندوبست صاحب کمال بود. موجود عمل بندوبست است.
۴۲۵	جامع مسجد	اولاً سلطان سکندر شاه بت شکن در شهر سنه ۹۹۹ هجری حسب تحریر سید محمد بهلوانی تعمیر کرده است ۳۷۸ چوبی ستون در میان او موجود اند طول و از جانب شمال و جنوب بقدر ۳۸۲ فٹ از جانب شرق ۳۷۸ فٹ از حد غرب ۸۱ فٹ پیچیده اند در سنه ۱۹۱۶ میلادی هزار روپہ بطور زر چندہ از شهر با شان وصول شدند علاوه ازان بنیداران و بات ۱۳ لاکھ روپہ بذریعہ حکومت جمع آمدند تا کہ تعمیر چہرہ بجد تکمیل رسید
ظفر خان		وزیر آصف چاہ خان والد ماجد است در شهر سنه برصوبہ پاری کشمیر مخصوص شد. باغات کثیر آباد کرد و در عیش و عشرت دسے بر و ششرا و طلبہ را از اکتاف الوصف قدہ انی می کرد و شہر خوب میگفت ثنوی بے نظیر

تاریخ	اسماء	تشریحات
	<p>از دسک یادگارا است</p> <p>نواب علی مردان خان ناظم خطه کشمیر بمقام همه پور بر سر راه عام پادشاهی سرای علی آباد تعمیر کرد. تا که مسافری بنام البیل در آن جافروش می نمایند محمد ظاهر نام اوست نسبت بنامان اشائی با داشت در سن ۱۰۲۰ هجری</p> <p>پیدا شد از ملامحسن فانی گنائی برادرزاده حضرت ایشان شیخ یعقوب صفری علوم عقلیه و نقلیه حاصل کرد در سن ۱۰۶۰ هجری بموت سال رسیده دادشتر گئی سخن فانی داد. شهرت عام یافت. اشعار قصائد و غزلیات او مثل کاغذ زر برزند در سن ۱۰۶۹ هجری با و اجل ذریده رحلت بهار الاخرت کشید در سن ۱۱۲۹ هجری در عهد شاهان چغتاییه ناظم قلم و کتبه شد و ضبط و ربط مملکت کرد نام او عبدالمنیبی بود در عهد عالمگیر بادشاه از کشمیر برآمده در کابل رسید خود را بحضور بهادر شاه که ناظم آنجا بود رسانید. بهادر شاه او را در کشمیر جاگیر بخشید.</p>	<p>علی آباد</p> <p>ملاعنی</p> <p>محمود خان</p>
<p>۲۳۰</p> <p>مباراج زینب شاہ</p>	<p>در سن ۱۹۱۲ هجری بموت وفات پدر خود مباراج گل باب سنگو بموت سال بر تخت حکومت نشست. ۲۸ سال ۸ یوم در جانیانی گذرانید در سن ۱۹۲۲ هجری بقضا پیوست فائده بخش تدابیر نافذ کرده دارالترجمه مدرسه العلوم بر بانمود. علما و فضلا و پندتان کثیر را به ادب و خصلت های فاخره قد رشناسی میکرد و جهت تعمیر مساجد کانی المقدار امداد بخشید. منادر بسیار به کمال متانت آراست کار پردازان سلطنت را وقتاً فوقتاً به غر با پردری تقید می نمود.</p>	<p>مباراج گل باب سنگو بموت سال</p> <p>۲۸ سال ۸ یوم در جانیانی گذرانید</p> <p>در سن ۱۹۲۲ هجری بقضا پیوست فائده بخش تدابیر نافذ کرده دارالترجمه مدرسه العلوم بر بانمود. علما و فضلا و پندتان کثیر را به ادب و خصلت های فاخره قد رشناسی میکرد و جهت تعمیر مساجد کانی المقدار امداد بخشید. منادر بسیار به کمال متانت آراست کار پردازان سلطنت را وقتاً فوقتاً به غر با پردری تقید می نمود.</p>

# فالمکتوبات

بنام حافظ ضیاء الدین صاحب رسید حلیم و ذی قلیان

زان کلک و لنواز پیامے بار رسید نے بلکہ نے بداد دل بیوز رسید

و قطعہ نامہ نامی نخستین بدست خدمتگذار دومی بسبب چاہر رسید و سرسند گردانید سپاس و لنواز پیامے  
سامی تانفس بکام و زبان در دمان ست بر زبان اولیے روشن و حجتے ناطق برین مقال حلیم و ذی  
قلیان است این در جلالت تصب السبق از پیشکروان بطلعت گوے از ترنج زر بلکہ از خوشید انور  
برده نے نے این نے واسطه آتش و آب ست یا ماشطه زلف بنفشه تاب صاحب لواے بانفس  
فرمان فرمے بجز در یکش بر آب روان و زورش بر خشکی خرامان باشیرین لبان تلخ گوے بانفس  
دنان گرم خوے اگر فرودین و اگر دے گلشن است و سبدے پر گل بردش اگر بام و اگر نام  
در خرویش است و میامے نامی دلوش از کشتش انفاس دلکش در کناکش افتاده و باگون کسان شمر  
و کش کش کبش استاده با این همه کاہیدہ رنج فراق ست و نفس سوخته بیان اشتیاق گویم اولوی شخصی  
از و حکایت در روایت می کند بشنوا ز نے چون حکایت میکند و ز جدائیا حکایت میکند کلامے

من ہم آخند بخیرش غم نیم	گر نیم نے لیکن از نے کم نیم
حال حیران حالیہ حالی کم	از غم پنهان دے حالی نیم
کلک من نے ہست نامے جان من	دے گرمی نشنوی افغان من
گردے از در و حیران دم زخم	ہر دو عالم را بسم بر ہم زخم
خامہ نے ہم شمع و ہم پزانہ ہست	یا گرد و آہنگ آتش خانہ ہست
دو دے از سوز درون بیرون ہ	داد شرح خاطر مخزون و ہ

آدم بر سخن حسب الایا جستوے و نگاہوے میکنم اگر طالب علمی تن باین کار داد نمو الهاد بعد از  
تیسین ماہ از وغیرہ اعلام سامی خدمت میکنم لیکن درین ہر دو کار سواد دانش انگریزی با برسی

یا تازی از قبیل جناب صدیق است و حامی عطف و خاتم شریع ازان مکرده که پاری درجه پایه  
باشد اگر از بله بودن همین آمد و رفت اشارت زفته سهل است ورنه خالی از اشکال نیست  
والسلام بالوف الاحترام

### بنام شیخ صغر علی صاحب تعلقه دارگن طاره

مشکین رقم نامہ زیرین آمد رسیدہ و ما عم را مسطر ساخت و دلم را تو انگر مخفی مباد کہ تا لب سخن سنجی  
کشودہ ام کام و زبان بارہ و دنیا لودہ ام ہر چند عربی ایمان من و دین من است فارسی آن من  
و آئین من است از پیران پارسانیم اما سخن بیارسی میگویم صاحب فہم رسانیم اما درسی میجویم  
امداد جوہر شناسی کہ بدری دُرسے تو از گفتن در آرد و زبانش کہ گفت سخن گفتن آنگہ در زبانی کہ  
ہم قافیہ پاری باشد ہم ردیف نے نے مع زبان گزیدم و کردم ز کفہ استغفار۔ ایکنہ ارباب  
شوق را بیارس دعوت می کنم دعوت دعوت شیراز پیش نیست و اینکہ اہل ذوق را بشرت حسانہ  
صلامی و ہم صلایہ جو صلاے سرفندی بصیت اردو سے معنی از وہی اینجا رسیدہ و از پنجاب برش معنی  
یا پیش ازان برترست کہ دست چون منے بان تو اند رسید دُرسے ازین شجر طلبے از تو اند چید  
بارے چون وادعت دادہ نصیدہ ریختہ فرستادہ اند خصت نداد کہ بچنان برگردانم و گرتے ازین ہ  
بخاطر نشانم لا جرم ہم بجای اصلاح و ہم برائے فلاح شہرے چند از زبان گرامی سرودہ  
بدستاری دست سامی حوالہ آقلم نمودہ آمد۔

### بنام مولوی علی رضا من صاحب کہ خمر ہدیہ آورده بود

سلامے کہ ماندہ و داد را تک و یکدہ اتحاد را گزست می گزارم و شکوہ شکوہ آود و شکرے شکوہ اندود  
می نگارم صلاوت تشریف آوری کہ ہم خرم و ہم تو اب بود کام جانم شیرین و مرارت و عدہ خلتانی  
کہ ہم غذب و ہم عذاب بود ہم در انگبین کرد و فر دایے روز گرامی در و داز بچگاہ تا شاگاہ  
چشم براہ و پس از فرد رفتن آفتاب نظر بجلوہ ماہ یعنی پاس انتظار نگاہ دشم آوخ کہ آن ہمہ  
فرغے دروغ و دروغے بیغوغ بود چونیک روشن است کہ از دولت خانہ میرزا آقا حسن  
تا دیرا نہ نیازا کہ آمدن قدمے بیش و بار نہ جز بے نیاز ہیا و پیش نبود البتہ آن معاہدہ بود با مقبلے  
و این مجاہدہ مشاہدہ با بیدرے بارے بیانی گری خاصہ گہی بایستے داد دست بر جان نگران نہاد

گمانم آئینه دارلقین و هر آئینه همچین خواهد بود که بعین عنایت همین نظر سے بدین کردن داشتند  
 که قدم بر چشم و منت بر سرم گذاشتند و از روی برای آگاهی برهی صواب نه پنداشتند که شام یا صبح  
 زود راه وطن داشتند علاوه برین روز سوم نواسه عزه یعنی نور دیده عزیز می محمد یوسف که در سفر و دی  
 همپای من بود بصرع مبتلا گشت چنانکه همدان ابتلا در گذشت و در نه از کجا که شوق بهانه جو با برود  
 هر سو تکیا بوز کرد و آرزو مند را تا دالافرو دگاه جستجوئی برو و این چند روز در رنگ که در نگارش شکایت  
 سپاس هنگامه رفت خامه هم روزه دار و از آب سیاه خوردن بر کنار بود لیکن حیف که نامرنگار خون طل گران  
 باز زود گانه این ایزدی میخانه در کشید محمود یعنی رنجور شد تا خامه مست و نامه مسطور شد هر چند در  
 ششش و پنج این رنج گران مایه پنج پنج یعنی حواس ششمه در باخته اما امر و ز قد رسے خود را جمع  
 ساخته ام انشاء الله فردا همان قفل بر گنجینه و همان مهر بر تهنیه خواهد بود و حالیا از گذشته و گذشته  
 میجوهم که از سر گذشت باز گشت بیابا گاه بخند و از سوسه اینکه دامن کشان از من رای و وطن گشته اند بر این  
 فردا من دوست من و آن دامن مهربانی نامه مهربان شیوه ستوده کیش برگزیده روش فرسیدنش  
 رسید یا گانید که کسے هوای بر آمدن فرزندش پایداری ز این در سردار و هر پیا بود گذشته سال شش است پس آموزان  
 درین حال گاه چالش کردند پیشش تن گوے از میان بردند چنانکه یکے ازان همه یکے تا ازان نهد و نشان  
 پیش رفت از لبست و نم ابر ال امتحان آغاز شد و چهارم می پیمان سید اکنون کنوز از امین آشکده پنجاب می گذارم  
 دان این که هواره آئین آن بود که نخست آگهی نامه که لبست و کشاد امتحان و البته آن بودی فرستادند  
 یک ماه پیش از امتحان کاغذ در خواستها با دست مزد کامیابی و ناکامی که نمیش نامیده می شود و از اینجا  
 مال روائی می کشاد و در شگفتی از پار که دیر گاه بانگ برخواست و گریے از دور سیاه می نکر و اما اینسکه  
 نیم ماه در امتحان باز ماند و دلهارا نگرانی چون ماه پایان ماه بجاهش انگند نخست نیم اپریل نامزد امتحان شد  
 سپس آن نوشته در نوشته آواز لبست و نیم ماه بلند گشته این کرد و کار آکنده نه دل با پرین لبست  
 و نه بے پس خوشتر آن می نیم که نامه بنام رجسار لاهور ترسیل کنند و آگهی نامه که آئینه دار امین امساله  
 باشد از و بخوانند در آئینه نشی و نگار یکدیگر خواه است در و بنگارند و بدان کار بند شوند فقط

### بنام مولو شیخ شیلی صاحب نعمانی

اگر نه جنبش نسیم ز بهت آثار یعنی نفس شکبار پرده کشاد اگر در ریوش ایر بهار یعنی خامه بنفشه کاظمی و از نظر  
 آمدے این حجاب که روشناسی عبارت از انست که بر می داشت و این عبار که پیجری کنایت از انست



که فردی نشاند بلبل بے داغ را بوسے گل که بنام می رسانید دشته بے تاب را رخت آبی که بجام  
می چکانید سبز بیکانه بر نمود قمری دیوانه بگو که آشنای شد اکنون که باد روزین دشته شاد در  
قد کشیدن بلبل در نالیدن و گل در بالیدن ست اگر بوته خارے یعنی خار خام کارے هم گفتنای کند  
خود نائی تو ان پنداشت بل فیض تراوش ابر آزار باید انکاشت لاجرم بفرجے برگ سبز است  
تحفه درویش دل انفرده هواے نداشت که بعض برگی از بے بر گیهای خاطریش در شمس از  
بے آبر و یهای خویش آب در نگے بر روعے کار آرد و نا گرفت مولوی حفیظ الله صاحب ابر و تقم  
گذرد ترے که آن دقت در سر دشتم از پر دو بد را فتاد راست اینکه آنگے درین پرده سرگردند که  
خاطر مشتاق را مشتاق تر کردند قصیده که پیش ازین جناب او شان نسخه برداشته بودند با بلاغ آن  
مبالغه بیخ فرمودند چنانکه نگارش و گزارش یافت و سبب اشعار این اشعار آنکه روزے بسبیل  
اتفاق با ایرانی چند صحتم اتفاق افتاد هر یکے داد سخن سنجی داد ازان میان حاذق نامی شرے چند  
از ان قاتی بر سر و دآن قصیده را بسیار ستودند و فرادے آن روز آن چکامه را دیده بطعم هم بر آمد  
وز با تم نصیحت گر هر چند جواب ضربت ضربت بود اما من بجای ضربت شربت آورده ام سخن نوبشان را  
نوش و سخن نوبشان را فراموش باد و السلام علی من اتبع الهدی

### رقعه دیگر

گرامی نامه پس از روزگارے دراز رسید و این عقده باز گردانید که طول زمان جدائی سر رشته آشنائی  
از کف ناده و کشاکش روزگار فراق سلسله و فاق از هم نگسته هر چند در جدائی با پس آشنائی دشتن  
روے و نیروے و بهم تافتن این ددرشته دست باز دے می خواهد اما هر که سعادت از لی ساعد  
مسعد باشد این سلسله از کف گذار و بکبد دست نگدار و آفرین بر روش راست کیشان صد آفرین  
بر دست کیشی ایشان که از جابے خویش جنبیدند و از جابے خویش جنبیدند یعنی در غرض قصه همین  
رسیدن نوشته من دیدن هر کمن جنبیدن و سلسله جنان گردیدن را جز خطر بل محک کیست  
و غیر از پس سر رشته آشنائی سبب چیست بارے چون این سلسله جنبین آمده آئی بیوسته جنبش  
و جنباننده در آرایش باد که سکون قلب وابسته است و درین بستگی کتایشها پنهان نمخه کوتاه اکنون  
از سخن بسخن می گرایم و از خلوت با سخن می آیم چشم بدو و در نظم و شعر دیدم و گل و سنبل چیدم  
نازم که طبع شکفته تراز بهار و دهنه رفته تراز سخن گلزار دارند اگر آتشال خیالیست رنگ آمیز تراز

جلوه گل است و اگر مقال حالیت در دوا کنیز تر از ناله لیل اما اگر سمند خامه را درین سنگ لاخ پانچنگ  
 خورده از بنگ تازسیت نازگران نیز می دگر یک اندیشه را درین خار زار خار سے بسا خلیده  
 از چیت لگا سیت نازست گامی لاجرم از راه سنگ آمد و سخت آمد هر چه از بنگ سنگی بر خاطر  
 گران دید و آنچه از کندی و تندی بدل می خلید از میان بر چید و بر کشید لیکن عیب و صواب آن  
 جز گزارش نگارش سجد و غیر از تقریر در تحریر نگنجد چه کار زبان از زبان نیاید هانا نوشتن  
 و گفتن مثال سایه و نوبت که بصورت نزدیک و بحقیقت از هم دور است از سپید تا سیاه و از خوشید  
 تا ماه تفاوتهاست اما آن قدر فروغ که ماه از خوشید و از نوشتن هم از گفتن امیدوار نظر بران گذارش نگارش بسیار نکند  
 منکم پرورده آغوش گلستان بودم پرورده آغوش را سر و برگ طفولیت و گلستان را رنگ دوسه طراوت باید  
 و مصرع ثانی بیرنگ نیزنگ دیگر کشاید ناگزیر نقش تحریر رنگ تفسیر پذیرفت چشم که همواره تادید و اواد  
 ازین گفتن و نوشتن دست و زبان باز نماند و چشم و گوش مشتاق را از دیدن و شنیدن غافل پذیراند

رقعه دیگر

اعظم المہ بیان و معانی مولانا شبلی نعمانی دام مجدم  
 گل کند از خامه ام داغ غم پنهانیم  
 نامہ ہست آئینہ دار لالہ نعمانیم  
 بودم از خاکستر آفرودہ ہم آفرودہ تر  
 شد شر و باعث کہ سر گرم شر افتانیم  
 ہا نامولوی عبد کلیم شر علی گدہ بر آسے آتش گرفتن رفتہ و از آتشے کہ دران دو زبان در گرفتہ بود  
 زبانہ زبان و شر افتان آمد حکایت در گزشتن ہمیشہ مکر مہ ناگاہ بیتا بانہ رفتن ملازمان بولگانہ  
 کہ ہوش ربا بود دل از جا رہود تا آنکہ نامہ نامی باسم گرامی حقائق آگاہ مولوی حفیظ اللہ رسید  
 و از بازگشت سامی آگاہ گردانید آبیہ رفتہ بجوہ رنگے پریدہ برو باز آمداتشہ لبان بچیان  
 بے آب و یک رنگان ہمان بے تاب ماندہ لاجرم آبیہ کہ در دل دشم از مرگان خامہ و خونیکہ  
 در جگر بود رنگ این غمنا مہ ریخت ہر چند آب و رنگ جہان نقش بر آبیہ جہان آب و رنگ  
 سر آبیہ پیش نیست لیکن شکست بہ رنگے خاطر شکن و تفسیر ہر نقشے صبر ہم زن ست گرفتہ کہ چشم  
 از ہم نتوان کشاد و دل سیچ نقش و نگار نتوان بست اما شکل اینکہ ماہم یک قلم وابستہ رنگ  
 بست این نگارستانیم و شکل ترا یکہ خود رنگے نیز از رنگ این بہارستانیم گا بیہ عجب ایم گا بیہ  
 گل گا بیہ خاموشیم دگا بیہ بلبل زمانے بر خود می بالیم و ہے از خود می نالیم نہ دست آن کہ اگر

برگے از شاخ فرورد گستاخان باد صبا آوریم و ز تاب آند اگر شبنمی از جا بر خیزد و بیب کا نه  
 با قتاب تنیزیم پس همان پر که اگر گردش لیل و نهار چشمه بر هم زند کف نفوس بسم نزنیم  
 اگر جنبش بر کار هر و ماه بهر چه از سپید و سیاه قلم زندم نزنیم - مولف

جام آگاہی چو ز گسنگی تو شیم ما  
 هر چه می بینیم از دست چشم می پوشیم ما

### بنام مولانا محمد حسین صاحب اله آبادی مدظلہ

سند گروم پر وانه بچرخے رسیدہ و بسببے گرد سرباغ گردیدہ و نام باصرہ در نبل در بیان  
 غلطیہ ز سبب شکوہ بریزی نامہ و ساسہ در کور و تنیم غول زن گویدہ سبب سراج انگیزی خاصہ نوید  
 ترتیب انجم افزو ز انجمن مشاعرہ بفروغ راسے اجاباً در قافیہ نور در دولت آفتاب دیدہ را  
 محو دیدن دگوش راست شنیدن کردہ ہوس و انفس سخن آفریدن بخشید و نفس را ہوس جان  
 و عین مادران ایام جوش سرفرو ز کام حکم حساب و راہ رسیدن این ذرہ نا چیز آفتاب  
 گرفتہ بود ہا تا درین ساحلہ بسرا خورہ می ایتم کہ با قتاب رسد و جا گرم نکند و بخار ز دہ شاہ ہم  
 کہ در شراب افتد و جرم زند و حتی این ست کہ سستی و سستی پرستی ووشینہ خیالے بود و خوابے  
 کہ تا صبح دم و ستارہ مژدہ بر ہم زد و محو گشت و آن ہمہ گر بخوشی و سے فروشی بر تے بود و سحابے  
 کہ تا بر افلاک پذیر خشید و بر خاک بیارید بگذشت یعنی از روزیکہ از مصطلبہ بھر رسد و ریڈام بصحفت  
 کہ شیرازہ بند خیال ہاے بریشان نگر دیدہ ام اگر روزت ورتہاے بے سواد میسر و انم  
 و اگر شب ست سواد ہاے بے سواد می خوائم تخیانہ نشین را با خانقاہ چہ نسبت و خلوت گرین را  
 با کثرت چہ مناسبت ہاے و ہوسے ستانہ کجا و خوفاے ز بنور خانہ کجا غزل سرائی و دانغے دارد  
 کہ صدائے خندہ گل بر نمی تا بد و بید ما غنی با غنی خواہد کہ نسیم و صباد را دے را بہر شتابد  
 انصاف بالائے طاعت ست در شور شکدہ کہ من کوس بینوائی می نوازم و با خوفاے صد محشر ہم  
 آواز من نواہے زیر لبی چہ آہنگ و این آہنگ ہائے سبک چہ سنگ دانستہ باشد نیز باینما  
 گواہ من بس است بینوائی عذر خواہ من بس است آدم بر مضمونے کہ ایماے ازان فرستہ بود  
 و نشین گشتن قیام فرنگی مجال بظہور نیا ان آن منی از علم لیل اگر چہ بد نختین بہشت زرے  
 ببال جدائی وطن خریدن و رحمت غربت کشیدن ست اما بنظر ثنائی اظہر من الشمس این من اللہ است  
 کہ صاحب دولت را بچند دولت جانودن و در عطا بر روستے مفسلان با دولت کفون سارن و لے

با و مرحمت شده ادا فرمودن است خاصه اینکه حق نیابتی و پاپے مردتے در میان باشد علیہ  
 برین ذیل این دولت سودا و راستین بلکہ سیاه و سپید و دو عالم زیر نگین دارد و لیکن در آنچه کہ من  
 پنداشتم ام و کاشتم ام و اگر کار با لطفال باشد دیوانہ باید کہ در آن حال خوشحال باشد بارے آنچه  
 مقتضای صداقت است بخامہ و نامہ و حالت است و التام مالوت الاحترام

### بنام مقصود علی صاحب اشاگر مصنف ساکن اسپون

مقصود من سلکم - آرزو سے دل خود کامہ یعنی محبت نامہ رسید و خورسندگر دانید امر و زک نہ شہر شہان  
 شمارہ طے منازل پرست و ہنتم رسانیدہ و کوبکب یضمان با فوج سی ترکمان برد و منزله رسیدہ  
 فاتہستان دلاور شادان و خیر مقدم گوین پذیرہ رفتہ اند و تن پرستان سایہ پرور ہوش و حواس را  
 خیر با و گفتمہ اند من نیز کی ازین ناتوان بیدلم باز بیدی پاپے در گل نہ دست مردانہ ستیز و آویز  
 وارم و نہ پاپے بے ججا نہ گریز بارے درین خودوش دیورش تصائد و غزل نگاشتن و انگاہ روان دشتن یعنی چہ  
 دست قاصد صاف ز را داغ کتب نیست مارا بچہ قلم گرفتن در تن نوشتن بہا تراش و خراش دارد  
 انصاف بالائے طاعت است ایام شیخ خوانی است نہ ہنگام نکتہ رانی زمان خدا پرستی است زاوان سستی  
 اباستوری سستی و ہر شکستی درستی از پے دارد روزہ روزی جاوید نیست در روز عید لعید نیست  
 ہلال عید منقاج در میخانہ خواهد بود ہان ساتی ہان بجان ہان ہانہ خواهد بود  
 مے مقصود و بجام و ماہ صیام بجام باد

### بنام منشی غلام غوث خان بہادر منشی شہنشاہی الہ آباد

درین روز ہا کہ چند قطعہ کرامت نامہ یکے بعد دیگرے تو ان فزا و روان بخشنا گشت روزگار بن بر سر  
 رشک آمد و خواست تا بدنگ پانچم بڑہ مندگر داند نا گرفت با اس دست کہ بپوشتہ دیکین من و چون مرغ  
 دست آموز دست پرور وہ ویرین من است و سنگرم کرد تب کہ لازم آنست ہم آغوشی غار نگہ ہوش  
 شد پس در روز کشتے افادت رونود در دے دیگر از در داو ل گو سے رہو سخن بختہ صریح ترک گویم  
 ہا نا آن مرغ دست آموز از شاخسار پد و بتری سکوس در بیضیہ دشمن گزید از بیم و امید و دل  
 بودہ ام اکنون یک و لم و امید و اصل آن حقدہ مشکل آدم ہر سر مدعا آنچه از راہ ہر در باب طلب ہر ما  
 از کشمیر بہ تحریر آید نقش نگین دل شد ہویدا باو کہ دست فرسودہ اہل کشمیر ہر ہا سے سیاہ نگین است

دہر کیے را چون سویا دیشین بہت آمدن عقیقہ مرغ خوب انجا محال ست بلکہ سیاہ خوش رنگ ہم حال  
حال ست اگر قید رنگ و سنگ نہا شد از اسامی دران محال نامی مطلع فرمایند ورنہ عقیقہ ہم سال گایند

### ایضاً

جان و دل مشتاق تراز یک دیگر تمنی ملازمت با سعادت و خیمہ دگوش خیمہ براہ دگوش برآواز فرود صحت  
و سلامت گذشتہ را از زم کہ سالے دو عید آختم و از روزگار زما ساز گاری بید می بندم آتم بے ناپاسی  
سیاہ کہ بکت تلم آن درق بگرداند و نامہ نگار را بہین روز نشاند ہر چند امید بایاسق نادول را ازین  
بند ہانی کند لیکن مصلحت دران می بینم کہ از دیدہ دار گفت بشتید ساخته و از کلمہ زبانی مجاورہ و روحانی  
پر داختہ ہشتم کہ تا حصول دولت و دیدار وصول نامہ و پیام و تا رسیدن صبح مرادم سواد و روشن  
این شام غنیمت ست زبان تاورد ہانت گویا قلم تا در بنان ست پویا خوشتر ہو کہ روزے  
جذبہ شوخے رسا بند دوری از دست و پا جدا افتد گاہ باین ہمہ بے نوالی خود را بگاہ رہا رساند  
حیف ست کہ دل باین مایہ رسائی بہر عا رسیدن نتواند

شاد باش ایدل کہ روزے عقده ات و امی شود قطرہ نامی رسد جاسے کہ دریا می شود  
آدم بمطلب دیگر کار میان احمد حسین بنوا نیکہ ازین سو گفتہ و از جانب شنونہ پذیرفتہ آمد امیدت  
کہ ساخته شود اغلب کہ پیش از اعلان بر ملا زمان واضح شود درین میان نیاز مند ہم آرز مند ست  
کہ از خلیل الدین ہم پرستہ بکار رود و خوب درشت ہر چه پدید آید بمن نگار شود

### ایضاً

والا نامہ شعور و انگلی قصائد رسیدہ منت بردیدہ و دل نہا و اما از پابرجا ہون در ذرات تو دے  
دست داد کہ زمانہ دراز گذشتہ و ہنوز از پابوسی ملازمان دست بردار گشتہ بارے باستمال رفتے  
روغن قازش مایہ رسے و بتطول پنے در پے نیادش باب رسانید ملازمان را اگر دست طرہ کرد  
کہ تنہا قاضی نیم دستے در حرکت ہم دارم بلکہ در دل خویش ہی نگارم و امید دارم کہ دادول نگارنما  
دہند و کیفیت مفصل در میان نہند

تمنت بنا ز طبیبان نیاز مند سباد  
و جو و نازکت آرزوہ گزند سباد

## رقعہ دیگر

بہارین نامہ رنگین ختامہ کہ در و روش چون نیم بہار گلشنان و حرفوش چون غنچہ گل خندان ست  
 گلگونہ آراے چہرہ احوال و خنابند پنجا آمال شد نوید جلد افروزی شمع تبتستان اقبال  
 و مزوہ سعادت اندوزی اختر آسمان اجلال دیدہ رانور سے و دل را سرور سے بخشید دیدہ بصد  
 زبان از جنبش فرگان چشم روشنی گوے آنجن نشاط و دل بصد ہوس از رشتہ نفس  
 گلستہ بند گلشن انبساط نشاطے تازہ و انبساطے بے اندازہ اینکہ برین تقریب بحت  
 نصیب دوستان بیدست و پارا یا دو پر نسیم عنایت قدیمانہ مزرع انسر و گان بے کیا و گیا را  
 شاداب و شاد نمودہ انداگر بزم گل در پیرہن بچم بجا ست و اگر چون شمیم چمن از خوشیتن بر آیم  
 برواست اما حکیم کہ وامن زیر کوه ست و دل از بار غم ستوہ یعنی غلاقہ مدرسہ نہ تجریت کہ بر یو لکش  
 توان گشت بپند از بند بگریش توان در ست ہر چند دست و پائے زدم بجائے ز رسیدم و با ہمہ پوشش  
 دکشش کشا وے ندیم ناچار دل بران نہادہ و ما خود قرار دادہ ام کہ ہر چہ بادا بادا لے شاد  
 وطن را خیر باد گویم و بیدرتہ آزادی و راحلہ شادی آن عشرت آباد با ہزاران تہنیت مبارک باد گویم  
 آئی این ہایون کہ خدائی باد و عالم دکشائی و دولت افزائی قرین باد بالنون و ہصاد۔

## رقعہ دیگر

اگر رسید رسیدن الہ آباد کہ آئی بخیر باد و دل رسیدے طالع را بر سائی ستودے و اگر نسیمے  
 ازان مینو سواد بدین خراب آباد نہ دیدے سپہ را بر خود مہربان تصور نمودے چون طالع نار سا  
 و سپہ را آشنا و آشنا خود نا شنید است از نالہ چہ خیز و و از شکوہ چہ کشاید ادا نا شناسان کہ تہمین اند  
 و بخور وہ گیری در کین گویند جان و جان بقیار بود نہ دست و بنان بیکار ہر چہ انجند خامہ  
 چہ انجندش نیامد پیش چہ اچار ز رفتہ دگزارش چہ انگارش پذیرفت من دانم و دل کہ تا  
 ملازمان رفتہ اند چہ گویم کہ اینچا چہ اجزارفت و با اینچا نیان چہا دور از حال جوش خون اطفال  
 یعنی چچک کہ در دم روے زمین بل اندر دشمنان روشن ست کہ تا چرخ ہفتین فرا گرفتہ ہزار ہزار منے  
 گر دآورد و ہر گوہر سے معدنے ہر غنچہ یک گلستان شکوہ زار آمد ہر قطرہ یک عمان جباب و کنار گویند  
 پنج شمش صد گوہر ہر روزہ دران روز با بجا کہ حی حضرت ہانا خاک جا ر د بے کف داشت کہ بجائے

خاروخ از هر رسته گلهای نورسته می رفت اگر چه بنده زاده هم یک چند درین بند گرفت رماند  
اما خدا را سپاس که ازان در طر بر کنار ماند هر گاه بر نو زاد با این ماجرا گذرشته باشد پیداست  
که بر طبع زاد باهما گذرشته باشد چنانچه ایماے مولوی غلام صفدر خان قطعه تاریخ مسجد را بنیاد نهاده  
بود هم در آن طوفان بباد یعنی از یاد رفت اکنون قطعه دیگری نگارم دهرم در رنگ را نصیده تازه  
شبیعی آرام و سبب چاویدن این قصیده آنکه روزی در عرض راه ناگاهه میرزا احادق که بیالانخانه  
جاده هم در آن کاشانه مسکن و ماوا داشت دوچار شدم ازان سو بد آمدن ابرام رفت از نجانب  
در بر آمدن احتام خرم و دو کس دیگر هم بودند سخنها را نند و شعر باخواندند احادق دو سه شعر  
از آن قافی نقل نمود و قصیده اش را بسیار ستود و خرم هم چکامه خود بر سر و سپر از گفت و شنید  
تخفیف تصدیع گفتیم در تقسیم ذوای آن بجای خود کلیات قافی طلبیدیم دو دیدیم که در کتاست  
جهان تشبیح و طعن ست و موالیه تائیدش سه حرف لعن طبیعتیم بهم بر آمد در با تم نصیحت گهر چند پاداش به  
بهرت و عوض ضربت ضربت لیکن من بجای ضربت شربت آوردم چشمه شربت چند اشعار نصیحت  
دو بند موزون کرده ام سخن نیوشان را نوش و حق فراموشان را فراموش باد و السلام علی من اتبع الهدی

## بنام سید اسماعیل صاحب

اے از تو تمیم بجام خواهد بودن      شهت و شکر کم بجام نخواهد بودن  
نوباوه میوه زار فیض عامت      وقف لب خاص و عام خواهد بودن

رسیدن انبساط نورس از بنارس باین ناکس که از مهربان بمن رسیدن حلوا و از آسمان فرد آمدن  
من و سلمی ست ناکامی را شیرین کام و مخمور مجبور راست مرام که دهر چند از اعداوان سچه ساخته  
بسپاس گزاری بر داخته آمد لیکن آن سلسله را استواری و آن رشته را تاب این گهر شمار می ندیده  
از آن بست وانه بحضرت یگانه مولوی مستوفی نظر فرستاده داد امانت سپاری داده شد.

## بنام منشی غلام غوث خان بهادر

والا نامه در آن هنگامه که تونز را روز بازه در اول آشتی گمراه بقرار بود جهان را تا زگی نژاد جهان را  
خرمی جنبنا آمد لیکن سپاس یاد آور بهادر و اول دول در اداسه آن تجل مانده چه هیچ گاه نام بهیچامه  
فرستادن آیین نیاز مند و بدین پیله نیاز بهیچ خاطر نیاز گزار نشد نبوده هر چند اندیشها بهیچان گشت

درنگ باری و شکست اما خامه نگار نه است و نقشه بکری نه نشست خانه گر ماسے بے پیر خراب کرد روز با شب  
 رسانیدم و سوادے روشن نگر دانیدم روے انسر دگی طبع سیاه که شہما بروز آرد دم دور تے سیاه نکوم  
 البتہ امروز کہ روزگار آن درق درنو شسته و ہوا قدرے خاک گشته ست سر اسر آسمان را سحاب گرفتہ  
 یا آفتاب از شرم بادل سوختگان روے در نقاب گرفتہ نازادینہ گذارده آمد و هنوز عدت صحیح بخوان و ابر  
 سبجہ گردانت آسیمہ سران از ناز و سر و سر و بسزنی علم بفرز شسته می کشتان صراحی دمن قلم برداشته  
 چون نامہ روسیہ و از درنگ با سخ عذر خواہ آمدہ ام شربت ملیش بجام واہ صیام بجام باد

### بنام مولوی عبدالعزیز صاحب

شنیدن گرامی اوصاف از شقیقی محمد شاہ صاحب نیازمند را بے اختیار عرض اخلاص و نہ گام درود مسعود  
 بر خوردن با قبکہ گاہم باختصاص قدیمانہ ام خاص کہ دہر چند "بنام کنندہ" کونامے چند آہی است  
 در شان این نیاز مند عزیز اگر چہ در زمان یعنی باسے بندہ و ستان ست و حقیقت از کفان است  
 لالہ و گل اگر چہ از سایہ پروردگان گلشن ست خار خوش نیز از دور گرد آن نچین ست چنانچہ بلبل شیر از فرماہ  
 گرنیت جمال رنگ و بوییم با آخر نہ گیماہ باغ ادیم۔ بس اگر بلبلے! ظہار این نسبت دراز و اگر طو مارے  
 با تدعائے آن شفتت باز کنم پیش ادلی الا بصار خواہ گندگار نہ شام لاجرم بر ملا زمان نیز لازم ست کہ از احوال  
 خیر مال و خانوادہ فرخ فال آگاہم نمانند و از چگونگی قیام مینو سواد حیدر آباد مطلع فرمائید تا نیازمند را این  
 آگہی سرمایہ صد گونہ ناز و پیوستہ رسل و رسائل بر روے ہم باز باشد۔ والسلام مالوف الاحترام

### بنام وزیر احمد خان صاحب

اگر مرزبانے گلہ سنج می بود کارے از ان می کشو چگونیم کہ از رنگارنگ تنکو با چہ نیزنگ با ساز کرنے و بہان نیز نگاری  
 چہ از نگہا باز کرنے ہم بلبل را در زار نالی بہدے آواز دادے و ہم گل با بد سوزی چون لالہ داغ بچکر نامے  
 لیکن چہ تو انکو کہ نہ مارا گل داغ تنگ جو صلیکی زبان عرض دران نفسی نہ شمار داغ اینہم سمع تراشی و سرادری ست

### بنام مولوی عبید اللہ صاحب پروفیسر و صہاکہ

اے ذات تو در زمانہ آزادہ ز قید  
 در علم علم شدہ چو در فقر جنید  
 گر جامی وقت خوانمت نیست عجب  
 در نسبت نام جانب خواجہ عبید  
 درین زمان این سودا کہ قلم ارادت رقم از نیاز فراموشی دیر تر سر افتخار بجاہ رسانید سودا ہاند وخت



و سواد ہاروشن گردانید یعنی نامہ پیش ختامہ کہ بنام نامی ہنام خاتم پنہیران اعنی خواجہ محمد فرستادہ  
 و رستہ بردیم کشادہ اندو او نشان در رسانیدن سلام سامی . پیام گرامی داد پنہا بمری دادہ تاج کرامت  
 برسہم نہادہ اند منکہ پیش از نزول این آیہ اعزاز اختصاص خود را در زمرہ الذین یؤمنون بالغیب  
 داخل کردہ از انعام رسالہ انعامی و معائنہ دیوان بلاغت بنیان کہ ہر یکے مصداق والک الکتاب  
 لا ریب فیہ است از سر ایمان تازہ نمودہ بر صدق مقال خود شاہدین عادلین و شواہدین باعی آوردہ ام  
 گرفت وجود از عبید السجود پیوستہ بود کفش سلم را سجود  
 در شرع اگر سخن عبارت می بود بود سے بسخو ران عبید سے مسود  
 و نظر برین کہ بندہ خدمتی فرض ست قصیدہ در معرض عرض ست سے گرفتول اندر ہے عزو شرف

### بنام مولوی بشیر احمد مشہر شکوہ شاہ محمود احمد

و زمین نسیم مسجدم یعنی رسیدن نامہ شکنین رقم جان زنتہ بہ تن در آورد و بوسے پیرہن پوشم گشتہ  
 بہ بیت الحزن ناستودہ را از محمود نشانے داد و ناتوانے را از در و مسود و توانے بلکہ ارمانے ہم  
 بسبیل رہ آورد و پیش و مرہمے بر لے سینہ ریش با خویش آورد یعنی نامہ گوہرین ختامہ کہ مزد و ماہہ  
 انتظار ست و برات دولت بیدار بر لے دیدہ اختر شمار با این ہمہ فروغ دروغ از جلو ہاے پے اعتبار  
 در سراپہ گذار نشنہ دیر در نہ از رودلی تاپاک پین راندن داز سر خاک نشان خان عنان گردانن اگر  
 گردان نہاد خاک نشینان بر آوردن نیست چہست ہی ہی سے کجا بود ادہم کجا تا ختم یعنی راہ پاس  
 غلط کردہ و شبکوہ نہاد و از کبہ بہ تہکدہ افتاد م محل بمنزل دوست راندن ست نہ جانبہ تراختن  
 ہنگام صدی خواندن ست نہ ہنگامہ ناقوس تراختن لاجرم بجانب جناب سامی کہ ہم کتبہ مقصودین و ہم  
 مقام محمودین سنت رومی آرم و نماز سے دوگانہ و نیاز سے عقیدت مندانه گزارم و بر خود می نازم کہ  
 اشدا کبر حنیفیلے جلیل احرام من سبتہ ست باینکہ ہنوز بت پندارم نشکستہ سبحان اللہ سوسے کج نگاہی  
 قبلہ کج کردہ با اینکہ او خود را براہ راست نیارودہ برستی کہ کج نوائہماے من اگر چہ دکنش راستان  
 دکنش ست اما آواز دہل از دور خوش ست خیال جلوہ آبی کہ از دور نظر دارند سراپاے بیش نیست  
 و مثال موج شرابے کہ مراد از ساغر انگارند آبیے بیش نے رائحہ از گل کاغذی شمیدن و صفت  
 خوش داغی غالبہ فرد نشان ست نہ صفت ذاتی گل و زمزمہ از بلبل تصور شنیدن صفت تیز ہوشے  
 سبک گوشان ست نہ مدح خوش نوائی بلبل خاصہ درین زمان کہ از بیوانی بلبلان خوش تر از گل اند

و از پیرنگی گلهما خود فراموش تر از بیل آرے نالیدن ہم فریاد رسی و گریه کردن ہم دل خوشی میخواب  
 مرا که گل از گل و شراب از شراب باز ندانم آن رنگ بو کو و آن آبر و کجا که مرغان چمن را بر منزه سرانی  
 آواز دهم و حریفان انجن را به باد بیانی صلابت دهم کلیه خویش را پاک رفتن ندانم باغ و دریاغ از  
 خس و خار پاک کردن کے تو انم آنکه قطره خویش را با بے نیار و رساند تشنه لبان را چگونه سیراب  
 تو اندر داند از انجا که ساغر شکستن کفاره دار و نه دل شکستن را چاره ناچار آگینه ریز با آنکه بخاطر  
 می خلید از میان راه بر چید تا پائے نازک خزان چون دل انگار نه شود و هاسے گوهرے اگر در سلک  
 خالی دید خفت پاره بجایش نشانی تا سلسله تسلسل را رخنه در کار نه شود و احتقار در عبارت  
 بقدر گنجایش باعث نمایش و زیبایش ست چنانکه کاهش ماه بر اے افزایش و پیرایش سر بر اے  
 آرایش لیکن چه توان کرد که عیار گشتن جز بگفتن پدید نیاید و نقل ازین گنجینه جز بهزبانی نکشاید خامه  
 در کتاپت این خزانه کلید ریخته دندان دانند و نامه را در برخواست و نشست این خانه محض بیگانه  
 خوانند البته گلک تحریر اینقدر تقریر تواند کرد که هر پیکرے تصویرے دیگر دار و دهر آخرتے تصویرے دیگر  
 هر آینه دیده و رالازم است که سعادت اندیشه از نا همیشه و تیزی خامه از نوک تیر مردان فریزی جمال  
 از ناپید و جهان سوزی جلال از خوشبید کین داری جلادت از بهرام خونین نیام نگیان داری سعادت  
 از برجیس عالی مقام رفعت بیان از کیوان مہتمم ایوان مجتہدین نشسته نظوری از شانه غساله سہ شتر نظوری  
 و منظومات ادو فخر سروری از حیات ارجہ چار عنصر بیدل ذکات او سره شوخ جنبی از کمال بجا هر خاک  
 پاک حیرت دو سہم کتاده بر دے از سوا و بلالے عالی حضرت آرایش گلگونہ صفوت صفا از دقتہ الصفا  
 صافی طبع و صاف و کتایش چهره مهر و وفا از مطلع الانوار کشتی فکر کتاش فرش پا انداز جلوه ناز از خاکساریا  
 عزیز سر پا نیاز بدست آورده ہم چونند و خامه را بلان نگار بند و تا عروس سخن راهفت در هفت نماید  
 هر چند بلال کیشبه باشد ماه چارده بر آمد اگر نتر است از شره تار و اگر شعراست از شعرے شمار گیرد  
 بنام ایزد بشارت باد حضرت بشیر را که بشره اش بیشتر این صفتهاست آرے سالے که نکوست  
 از بهارش پیدا

لذیذ بود حکایت در از تر گفتم

چنانکه حرف عصا گفت موسی اندر طور

یارب این خود نمایها که چشمش مر ساد و رے کم نگاہی مبینا د و این هرزه در اینها که بر ساسه گرانی  
 کتند و جز آویزه گوش قبول بساد

## بنام مولوی محمد سعید ریلوئی

پر تو دور و افگندن صحیفہ شریفہ دیوان فردغائے عنوان در یک وقت یک آن تکرار تجلی بردل دیدہ  
نگرانست یا طلوع ماہ و آفتاب در حالت قرآن دیدہ غمخیزہ را چشم چراغ ست و خاطر پرمردہ را  
باغ در راغ شمعے براہم نہادہ و نورانی شبستانے را چشم جلوہ دادہ اند ساغرے بہتیم دادہ و مسموی  
میکدہ را بر دیم کشادہ اند اگر آن چراغ راہ مرو و ناست این چراغان و اگر آن گلدستہ صدقہ صفای  
این گلستان را اچہ گلستان کہ در نظر اولو الابصار ع (ہر دورے دفترست مسرت کردگار)

ادیبان گزین نون گلشن سخن می دانند و عند لیہان چین این رباعی می خوانند

از جلوہ لاله و گل و سوسن  
شد گلشن شیراز گلستان سخن

سعادت سعید کز پے گل چیدن  
دامن زردہ بر میان گلگشت چین

سبحان اللہ این تحریر و این تقریر (از دست دربانے کہ بر آید) اللہ اللہ من این نعمت عظمی  
کز عمدہ شکرش بر آید

گل چین پنج روز خوش باشد  
و این گلستان ہمیشہ خوش باشد

یارب این صدیقہ بلاغت اقیامت عند لیہان را در دوزبان و گل بانگ رنگریزی بوستان دیگر سامان  
ہوا خواہان باد۔ والسلام بالوف الاحترام

## بنام حاجی مختار شاہ صاحب در تعزیت

آہ کز گستاخی باد سحر و کینش  
شمع شب افزوز بزم آریے ما خاموش شد

انقلاب روزگار و روزگردون پندست  
بارہ نونان ہوشیار و شوخ از ہوش شد

غمناہ مصیبت شما مد رسیدن و عنوانش پیام سینہ پنکے بدل داد و سوا مضموںش داغ دردناکے بر جگر  
ہوشم برساند دہر بدل دل زدستم رفت و دست از کار و دست و دل چون بر جانم از دستگیما  
دیگر خشکیما چہ نگام ہانا زخمے خوردہ ام کہ تک پر دروہ صدہ کند ان شوخ شریست و لہجے چشمہ ام کہ  
ایک جهان بیابان مرگے برابر است

خواندہ ام حرفے کہ لب از گنگار با بستہ ام

دیدہ ام چیزے کہ چشم از آرزو با بستہ ام

بسیخیزد هنگامی که ایشان بچشم دیده و من از راه گوش شنیده ام و خواب پریشانیکه  
 در بیداری معانته کرده من در خواب دیده ام چاکه در گریبان سانی رسیدم  
 تا دامن صبرم دویده است و آتش که آنجا بخانان افتاده دوش اینجا کشیده شعله همان آتش است  
 که خامه را چون حس کبریت مشتعل نموده و دوده همان دود است که نامه را چون روزم سیاه فرموده  
 در نه چشم این همه خوننا به نشانی از کلک خویش و در خوننا به نشانی امید امداد از دل ریش نداشتم گوئی  
 هر حرفیکه بسوزد درون از خامه می تراود باره از انگرست و چون بنامه نگارش می یابد انگرست و خاکستر  
 بیانم بسکه خون پالاز غمهای نهانستی بی دمان من تو پنداری که چشم خون نشانیستی  
 نه زنی اگر هر سر مویم مژگانے و هر مژگانے جوے روانے گرد و شکفت نیست لیکن بحکم رضا و  
 تسلیم و قبول طالب کلیم

پسند امتیان با هزار غم نشدم بجزم اینکه لباسم زگره یه گلگون بود  
 آری هر کرا دل خون و دیده همچون است از حلقه ماتیان بیرونست اینجا شریک خون آلود را حکم نچو خانی  
 وجیب و دامن اشک آمو سراپای خود آریست لاجرم چون گدازی از آتش غم دیده آب گردیده ام  
 واجب است که چون قطره سری زمین فرود آرم و سجده سهو سے برگز ام تا دو گانه صبر و رضا او  
 و پس از دایه آن رود بد عاکنم یارب آن قطره از چشم چکیده را سرخوش از وصل در یادان ششم  
 اندر دایه چمن پریده را محمود یاد از آفتاب عالم آرا کن دیگر چه نام و چه گریم که در جگر آیم و در دل  
 تا بم نامد از بیماری خواجهر سعد الدین خاطر غم زده در اضطراب و زورق اندیشه در گرداب افتاده است  
 ایزد او را در ازین در طه بر کنار رساناد و جگر با سے از غم سوخته را بر لال صحبتش سیر کردانا و

رقعه کتبخانی فرزند شرافت اللہ ابن مولوی کرامت اللہ مسمی به هدایت اللہ صاحب

بجز حق مسلم که روحنا بند	که داد او روح را با جسم چونند
شرافت ده با دم از کرامت	چراغ افروز عالم از هدایت
اگر لیل و گهر گل عند پیش	هو خواه و هو دار حیش
نسیم امروز و گلشن بنگرند	گل از شادی بی پر این بنگرند
بکام از خندانے گل هزار است	فکر ریز خر و س نو بهار است
فلک بزم تشنه سازد و آره	برایش زهره را آواز و آره

زمان عیش و وقت انبساط است      جہانے تہنیت سنج از نشاط است  
 بنام ایزد در این اوان سعادت نشان کہ ششمی را با زہرہ اختلاط چسبان ست فاختہ از نخل مال پاپے  
 سرو طوق بگردن و شمع فانوس و پروانہ را جادو یک پیرہن ست جان و دل از بادہ عشرت  
 لبالب و جام و مینا یک روح و دو قالب یعنی تقرب کتخدائی سعادت و سنگاہ پر خور را ہدایت السد  
 سلمہ اللہ سرو سامان بزم ساختہ شد ساز عیش و طرب فواختہ شد "مخت آمد پے مبارکباد"  
 دوستان را صلحا عشرت داد۔ لہذا غرہ جمادی الاولی روز رنگ ریختن شادمانی شادمانی و نوروز عیش و  
 نشاط جادو دانی و تباریخ دوم زمان دست دادن بکار فرخندی از سانچہ و خرابندی تباریخ سوم  
 وقت دیدن صبح انبساط یعنی روز برات فرار داد و سامان کامرانی آگاہ شد چشم داشت کہ بہر سہ روز  
 از سر شام مانند ماہ تمام انجم افزود از انجمن مراد آیند و داعی را مضمون منت فرمایند  
 سر بلند می و ہند اہل صفا      بکرامت کرامت السد را

### بنام منشی غلام غوث خان صاحب

گرامی نامہ از نوید صحت ملازمان والا و از ہمیب واقعات حیرت افزا بعد جان بخشی جان گزار  
 و پس از شگفتگی باعث دلگوشی ہما شد این ہمہ اندوہ انگاہ باین ایوہ نہ گفتن بر تابد و نہ شنفتن  
 عرض شکیبائی درین باب عبارت آرا نیست و بخود می درین مقام خود نمائی اظهار تب و تاب جز  
 سوختن و داسوختن نیست و بخیر این زخم غیر از لب ہم و وطن نے دل از باد سامی ذخیرہ اندوختہ  
 و من لب از گفتگو و دستہ صبح و مسابند می پناہ ہم دہم بدعا از خدای خواہم  
 سلامت ہمہ آفاق و سلامت تست      بیہیج عارضہ شخص تو در دند مباد

### بخدمت جناب صوفی صافی صوفی فتح علی صاحب

سہ چار ہفتہ رفتہ کہ نیاز نامہ شعر باری خویش با مختصر چکامہ چکیدہ دل ریش نگاشتہ البلاغ والا خدمت  
 داشتہ ام با بخش نذر شدن اگر پا داشت و نگیت کہ در جواب والا نامہ ازین نامہ سیاہ سرزودہ  
 بدان سزاوارم و نا کردہ اند کردہ شرمسار گرفتہ کہ آن جریدہ ارزش جواب و آن تصنیف گنجایش انتخاب  
 نداشت بارے زبان سپریش رنجور نگاشدن را جواب پیست و بہا دل ز رسیدن را سد با یکیت  
 خدا خواستہ ہم ہر دو فاکتہ از جہان بر خواستہ در نہ از کجا کہ در دمنہ نواز نامہ بدین تصنیف سے

درد و دروند تمند زیدے نے نے این ہمہ حکایت ست ز شکایت اندیشہ را درین محل دو احتمال است  
 باقی ہمہ دویم و خیال یکے اینکه تا از نے خامه نوایے رنجوری من سمع ہایون رسیدہ نصیب دشمنان بردم  
 از غایت ہمدردی در رگ و بے دیدہ آہنگ پریش کہ برمی داشت دوم اینکه مالکان صاحب جذبہ  
 چون پس زانویے توجہ باطنی نشیند مرض را از پیکر بیا چون خار از گلزار برمی چہنہ صوفی صافی  
 مشرب ما ہم قلم و دفتر چون شیشہ و ساغر بطلاق گذاشتہ دست و دل در سر این کار داشتہ بسجملہ  
 کہ می نگاشت پس بر این قیاس اولاس پاس ایز و منان بجای آرم و ثانیاً شکر توجہ خود ہمہ زبان  
 کہ از رنج رنجوری دو ما ہمہ نجات و از سر چشمہ توفیق خراب این مصرع کہ لعل لب میدہد بجایامرودہ را  
 آب حیات یافتہ ام حالیا اگر شکایتیست از نا توانیست و اگر حرارتیست از گرمی رفتار جوانی سلسلہ  
 پر ہیزمستہ است اما ہیہات کہ بہت بندارم نشاکستہ و تن از بند تعلق رنجوری رستہ لیکن انوسس  
 کہ دل از قید تکلف صورتی پردہ بختہ کہ سنہ حرص و ہوس را ہمان آتش در ساغرست و این کہ ہزہ  
 مرس را ہچنان بر استخوان نظر یارب عزیز را کہ سگ داغ تست گلوریش ہوس این شت استخوان پستہ  
 و دلش کہ لالہ باغ تست داغدار خار خار این گلستان تا چند سخن کوتاہ دیدہ و دل نگراست کہ زور نہ  
 دیر از نوید خیر و عافیت خود ملازمان حضرت فہزادہ بشیر الدین فرزند و سر بلندم فرمایند و از رسیدن این نصیحت  
 و خستین توجیہ قصیدہ بے سوز و سازمتناز و سر فرازم نمایند اگر بکہ شہزادہ عالی جناب درین کتاب  
 دو باش این نہیب در برابر دارم کہ سہ کنار نامہ از ان نام اور رقم گشتہ کہ از مردم دنیا گرفتہ است کنار  
 اما از شیخ شیراز نشور این سند در بردارم

دریسر و وزیر و سلطان را بے وسلیت مگر و پیر امن

چون در حضور بذیل عاطفت گرامی تمک نمودہ بشرن ملازمت با سعادت رسیدہ ام در غیبت ہم  
 آن ذریعہ را دست آویز خود گردانیدہ ام و از آنجا کہ حاشیہ نشینان بزم ادب را جز بطف باطنزل  
 و ماوی نمی باشد چہن سالی خامہ در کنار نامہ پیش ارباب تسلیم بے جامعی باش تکلف بطف تعصب  
 بر کنار حضرت مدوح این مضمون پرچوش بر عمل صرف نمودہ سخن را بچغنی و نشین ہکنار نہ رسودہ اند  
 جبین نیازم در سجود آن قدسی آستان بر زمین ست و سر افتخارم بچرخ برین

رحمہ دیگر

رسیدن فردغانی نامہ دیدن سپیدہ سحر است و سیاہی کردن نورانی چکامہ از ان بر آمدن آفتاب از خا

گاہے بدان می نگرم و گاہے بدین گاہے نثره را بنثر آرام و گاہے پروین چشم بدور پروان نام  
 محو تماشای دو چراغ مست و عند لبیم مست ہواے دو باغ ہر چراغ چشم و چراغ اہل پیش نہر باغ  
 رنگ و بوے ہمار دانش ایماے جناب نیران شہزادہ علی القاب کلید نفل بستہ چندین سالہ شد  
 تا انچہ از رنگ ریز با بدست آمد از خام بنامہ حوالہ شد ورنہ بجان شیرین کہ در سنگ لایح سخن  
 دست و بازوے تیشہ زنی ردل و دماغ کوہ کنی نہ آستم دل از کثرت افکار انگارست و زبان  
 از انماے زار بیزار حسب الامر چون لب سخن باز و قصیدہ گفتن آغاز کردم خواہش آن بود کہ شمار  
 اشعار قصیدہ از صد خواہد گذشت لیکن ناگاہ طبیعتم از جاہد اعتدال برگشت وستم آن قدر رورم کرد  
 کہ تاب و طاقت از ہیبت رم کرد پس بدستیاری آن تب بے سپرم گریانم و ہم آتشہ جهان سوز  
 در جان و خانم گرفت باجملہ کار مشکل افتاد و نوبت بسہل ہنوز یک دو سہل باقیست چشم صحت از  
 ترس بچارسانی اگرچہ در دنامسا عداز ما عدم دست کشیدہ و تب ما قب از پہلویم کنار گزٹا ہا ہنوز  
 اثرے ازان و آتشے از کاروان باقی ماندہ است اکنون بخیال اینکه مخدوم را از دبیر بار پانچ کتابت  
 نگران و مرا با تمام قصیدہ انتظار صحبت حیران دار و ناگزیر برگشتہ گفتارفتہ ویے کم دیش اندرم و  
 درشت ہرچہ یافتہ ام و از ویبا و پلاس ہرچہ یافتہ ام طاقتہ بقا بہ پیش قبول بازی کنم و از سادہ دلی  
 برخوردار می کنم غافل کہ طاقتہ کتان بہتاب بردن رخنہ در کارش کرد دست - قصیدہ ہر صفحہ ۱۳۲

### رقعہ دیگر

صوفی صافی مشرب دام مجدم - سلا میکہ صاف نگدہ عجز و نیاز و سر جوش خجاندہ سوز و دماز مست  
 پیش کش دردے آشا مان بزم حضوری کردہ مدعا طرازم اینکہ از گلگتہ پے حصول نصحت مرا جستم  
 اتفاق افتاد ہر سوے برتم زبانیست عذر خواہ از حیرت خاموش و ہر حرف بر زبانیست و اسانیت  
 از خاطر خاموش اگر گویم کہ فرصت دست نہاد عذر بہ ترا زگناہ آرزوہ باشم و اگر بنویسم کہ بخت تیرہ  
 سد راہ شد روستے دعوی سیاہ کردہ باشم اگر بنا بعد بودن کا نشانہ فیض آستانہ می گرایم شوق را  
 رہنمائی باید و اگر نارسانی شوق سخن می سرائم کوتاہی چند بر مخدوم ہم لازم می آید نہ نام ماچہ گویم کہ  
 انچہ گفتہ شود پذیرفتہ شود ہا نا درین آب گردش لب تشنہ مانم کہ با بش خواندہ بتباش زلفہ باشند  
 و بکنارش رساندہ برکنارش آگندہ باشند اشور و تشنگی کہ در کام ذریانش باشد پیوستہ  
 نمک خوانش باشد امامی ترسم کہ انچہ نگاشتہ آید سخن سازی پیدا شدہ آید لاجرم مستانہ رہ پوزش می پویم

و بیباکانه بر طامی گویم سه مرابسا ده دیهای سن توان بخشید پخطا نموده ام و چشم آفرین دارم  
 بوالا خدمت حضرت شهنزاده بشیرالدین تسلیم بصدقه می رسانم و بگزارش یورش که نگارش یافت  
 بخامنه و زبان هم یک زبانم

بنام منشی امیرخان صاحب منصف پیاخ مکتوبیکه آتش زده و کاتب عزخواه آمده

فروغانی نامه که گرم رفتاری خامه را دست آویز است رسیده شمع افروز بزم و دادگر دیده نامز آتش  
 خون گرمی اشتیاق خویش که اینجا سریرانگخته و آنجا سر در نخته یک چند رنگ شعله حواله پیرامن ماه  
 چون باله گرد سرگشته و بدان رنگین پیراهن دنا زمین تن که چشمش مراد گستاخ گشته بنامه کنام دراو  
 یافت در افتاد و سنی از ماست که بر ماست روشن کرد یا آنکه نفس ما سے سرد این مجور از دور نهنگانه  
 دم سردیهای شبهای زمستان در آن شبستان گرم ساخته ناگزیر همان آتش اشتیاق پنهانی  
 بجمهر گردانی پروا ختمه خامه ازان چون خس کبریت برافروخت و نامه را پاک بسوخت آتش زبانی  
 دشمن افشانی بر طرت رشک روان داشت که نامه بنامم روانی یا بدلا جرم آمده را بخامه سرایان آتش داد  
 و نامه را بدان افزایش داغ آرایش بسینه نهاد و مخدوم آن آکوده دامنی را بر سر گرمی چراغ حالت کرد  
 چراغ که از عسکه زبانه شوم نگاه میداشت آن ودیعت باد باز سپرده ها نا از آتش شوق مشتاقان  
 حذر کرد نیست و منتظر از انبامه یا آوردنی ایما نیکه از فراموشی رسیده پنج رویه زبانه دلیل تنگنای  
 حواس جسمه است خامه از فرو گذاشت آن پنج که عدد های هوزرست اظهار خامه کاری کرد و شادان بود

### بنام مولوی محمد شاه صاحب

سه چار روز است که شام گاه بر سر راهی با ما ہے تمام حافظ ضیا الدین نام دو چار شدم چون  
 ماه آئینه جمال خوشیدست از دیدن صبح امید یعنی رسیدن مکتوب صحت نوید استفسار زنت روشن شد  
 که درین روز باینتر اجلال از شرف اعتدال تجا ذکر ده نا گرفت خاطر نیاز مندیم مانند ماه گرفت  
 گرفته شد آری چنانکه دل و دماغ از اعضاے رئیس انسان ست ذات ستوده صفات هم آیم و چراغ  
 این دو دانست پس اگر چشم زخمی بدان رسد اثر آن در دیگر افراد شکفت نباشد لا جرم از چشم نبض  
 بهقاری دل وان چشمش آمد و از چشمش وان زبان و از چشمش زبان بخامنه نا پنجه دست پرست از  
 وان خامه سپید بنامه سپرده آمد چشم که زنده دیر از پاسخ نیاز نامه شروه صحت و سلامت سر بلند و سر نه زبانه پیش ازین رویه عرض بود



حضرت صوفی صاحب چندین تسلیم بعضی تقدیم رسانیده ام یا خود جناب سلام روستائی پنداشته  
بجوایش التفاتے نداشته اند اما تا فل حضرت ممدوح در رسانیدن آن امانت دیانت بکار برده  
یا بکلہ ہم آن سلام لاجوابست و ہم جو ابھانا یا اب البتہ پاس اینکہ در خطا مولوی اشرف علی صاحب  
بسلامے شرف فرمودہ اند برین سزاوار زباز بگزارش آن سرمایہ نازست و جان رادران راہ  
پیوستہ گوش بر آواز

## بنام منشی غلام غوث صاحب

مشور سال غزلیما در جواب غزل حبیب آفندی کہ در اختر روم طبع شدہ و مرزا توکل  
در الہ آباد جوایش گفتہ منشی ہر دو غزل فرستاد خواستہ غزل جوابی شدہ بقافیہ در ولایت

حالی تو ہر سہ - ہالی تو ہر سہ

مقدمہ ہونہ آجے کہ روانم بدان تر زبان ست آجودر جو و شرابے کہ ز بانم از ان جبرے نشان ست در سبزو  
دارم اما آفندہ آب کو کہ نمازے با وضو و نیازے با آبر و گزار دہ شود ناگزیر دست و چین ملاز دور  
بخاک آن آستان روشناس تحم کہ وہ نخست دو گانہ سپاس و تہاے یگانہ دار ادا میکنم و پس شکرانہ  
سہ گانہ این مہر بانہاے سرشار قضا می کنم کہ سرخوشی نزا نامہ با دو چہا مہ طبع زاو و شیبوہ حبیب  
آفندی و مرزا توکل شیبوہ علامہ سرفراز دور ہاے معانی برویم باز کرد جائے آنت کہ از گشت  
مضامین آفرینی جابر مولید ثلثہ نہنگ شود و وقت آنت کہ مدن گمر گلشن گل و عزیز جان با پیشانی  
آور دحقا کہ آن ہر دو چہا مہ متمنع الجواب داین نامہ خود جواب با صواب فروغ فرتاب این آواز ثلثہ را  
نازم کہ از اوج اختر روم چون ہلال گشت ناوا ز پرچم لواے عطار و سائے توکل چون ماہ کامل  
جلوہ فرما شدہ بجز از ان ثلثہ غسالہ با جگر گشت و دور و ستان را ہم صلاے زود تا آنکہ عزیز ہم سکتا پیش  
دو تائی زود یعنی دو غزل با اتفاق و اختلاف قافیہ سرودہ و حوالہ قلم نمودہ ہر چند در برابر ماہ و  
خورشید سہارا چہ ضیا کہ از دور سیاہی کند و بمقابلہ مشتری و ناہیدہ کہ یک شب تاب را چہ تاب کہ فروغ  
دروغ بزخوشی تند لیکن از انجا کہ نور را اگر نمودیست با وجود سایہ و ظلمت ست دستور اگر جودست  
بانود در رخ و کلفت ست نظر بران از دیدہ و ران چشم دارم کہ درین شرح چشمی خود نمایم نہ پندارند  
در لباس این گستاخی خود آرایم شمارند فقط

<p>یا ترجمہ مصحف اجلال توہرہ پیدا است ز موز ذی آفتاب توہرہ خود چشم سپہ ساختہ بر مال توہرہ ز دستہ بر خسار کوفتال توہرہ اے عشق گزشتیم باقبال توہرہ دارد بسرا این پسر کن سال توہرہ چون سایہ در افتادہ بدنبال توہرہ یعنی کہ زدہ کیہ بافضال توہرہ گیسویے تو و خط تو و خال توہرہ</p>	<p>نعت تو بود زلف و خط و خال توہرہ ترستی و زور تسلیم و صنعت نقاش زلف و خط و خالست نگہبان خیرت لیک میجست صفاد ہر کہ ہر و مہ و ناہید اقلیم جنون ملک عشق و مملکت درد رحم آ کہ ذوق و ہوسن شوق جوانی گیسویہمان ہر در شان ماہ جبینان زاہد بجا رند بچم خستہ بدیوار در پردہ تشلیت نہان ساختہ توحید</p>
<p>ششم چمن شمع بزم ابر بصر اگر نید عجز آہ براحوال توہرہ</p>	
<p>بیمار تو شد اے تو ہند دے توہرہ از مویے تو دبوے تو دبوے توہرہ آزین مست و کف دبا ز دے توہرہ ر دے تو د ابرے تو د مویے توہرہ طوبی لک گوے قد و بچوے توہرہ ہجر تو د وصل تو د گیسویے توہرہ لے بوسہ ز کوفت لب د بچوے توہرہ آموختہ از نرگس جادوے توہرہ تا زان در و اف نگران سحرے توہرہ ملک و ملک و مملکت از رے توہرہ راہ تو د در گاہ تو د کوے توہرہ چوگان تو میدان تو د کوے توہرہ</p>	<p>اے ختم و خط و خال تو بروے توہرہ یک نغمہ بود چین و خط و سخن اے شوخ ذوق ہوس و شوق شہادت ز سرم برد عیدت و مال مہ عید و شب عید است شمنساو لب جوئی و مہی سرو و صنوبر طوبی شمع و عسیر ابد رشتہ آمال یک بوسہ چہ پر مہی و ہم از رخ کرد و از لب گروش فلک و دہر فسون شجیہ انجم باد سحر و بوے گل و نرگس شہلا لے ہر و مہ و شمع رسالت کہ صفا یافت جانے من و بلجائے من و کبھی من بس ایمانے تو د عرصہ ہستی کہ خاک</p>
<p>حقا کہ عزیزست و حبیبست و توکل مداح و ثنا خوان و دعا گوے توہرہ</p>	

شام و سحر و کعب اقبال تو ہر سہ	اے موسے تو ڈور سے تو ڈو خال تو ہر سہ
تشریح تو تصریح تو اجمال تو ہر سہ	زلن و خط و خالت خط اجمال تو ہر سہ
نقش تو عکس تو متقابل تو ہر سہ	زاہد مجرم رند بے خستہ بدل یافت
ملک تو مملوک تو مال تو ہر سہ	عقل و دل و دین ہر چہ نجوای بر این
افعال تو احوال تو افعال تو ہر سہ	بریک روش طرز و ادانیست درینا
جان و دل و دین بطلب خال تو ہر سہ	زاری و زور و زور بیک جستہ نیز و
از زلف و خط و رو سے کو فال تو ہر سہ	راس و ذنب و شتریم ہست بطلع

سر سبز و تر و تازہ عزیزانک تو دارد  
باغ و چین و مزرع آمال تو ہر سہ

رقعہ دیگر

چند روز است کہ بکانون رفته بودم چون مراجعت نمودم والا صحیفہ کہ غناسہ اش توان خواندیش  
از من رسیدہ بود و دیدم و برخوردار پیچیدم زبان از گفتار ماند و قلم از رفتار ندانم تا چہ نگارم کہ بچہ  
نگاشته شود در دمندی پنداشته شود اگر از استقلال ذاتی حکایتی کنم ہمانا گوہ را آنگین و دستار  
آموختہ باشم و اگر از اجمال صفاتی روایتی کنم ہر آئینہ غور شید را شمع و چراغ از دختہ باشم  
درین اندیشہ مالہ آموز دنی کہ صدق مقال و حسب حال اہل حال است ناگاہ از پردہ جان زبان  
رسیدہ حوالہ قلم گردید سر با سعی

اے بے خبر از مقام خود داد از تو خوابند او تادیسز امداد از تو  
تو این اندہ جان گسل کہ رو و دل نبال غوفی نہ کہ مستفیث فریاد از تو  
نے نے من کجا دین مقام شناسیہ کجا معنی شناس نیم راہ معنی چلاویم بل چون ظاہر بہرستان  
ظاہر تر چرا نگویم پسے دل از صد مات حوادث باید پرداخت دین رباعی راجا نورا سلامت تو ساخت  
آن بہ کہ فورج و غم کنارے گیری در تکر و بیاس اعتبارے گیری  
فارغ باشی ز پریش ز در شمار از بر و رضا اگر شمارے گیری  
یارب حضرت والدہ مرحومہ جملہ نشین بہشت برین باد ذات محسوم رطب چین حدیقہ  
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ باد

## بنام حاجی مختار شاہ صاحب تحریریت

نامہ حسرت شمامہ رسید و دیدہ و دل را پر خون گردانید فریاد ازین سفر بے هنگام و داد ازین شبگیر  
سر شام انیسویس برین جوانی و در بیخ بران کاروانی ہائے ازین شباب رفتن و وائے در عین شباب  
رفتن اما اگر بختیم حقیقت ملاحظہ کنند ہر کہ از دنیا زد و تر و دو سبکبار تر و خوشنود تر و دوست کلین راہ  
در پیش و ازین غصہ جگریش ندارد جائیکہ غبار این طال تا دامن جلال حضرت خیر البشر رسیده و آنحضرت  
صلوات اللہ علیہ و آلہ و سلم التین صبر و رضا تسک و زبیدہ باشد چہ جائے باؤ شاپس رضا بقضا بون ہم  
اطاعت حکم جناب کبریا و ہم سنت حضرت سرور انبیا ہست ہر چند کہ از غم آن مرحوم سینہ پیش دارم  
لیکن سینہ ریشی مخدوم پیش از پیش دارم البتہ از استقلال ذاتی و کمال صفاتی امید است کہ  
از جاوہ مستقیم رضا تسلیم تجاؤز مکر وہ آن مرحوم را بدعائے مغفرت بیاد می آوردہ باشند  
تاریخ رحلت آن مرحوم کہ ناگاہ از دل سر بر زوہ حالہ تسلیم شدہ

در داکہ چربوے گل بہک چشم زدن شد خواجہ حسن شاہ برون زیر گلشن  
تاریخ وفات او ملک گفت بمن باو چہ حسن شد و با حلاق حسن

## بنام نواب محمد علی خان بہادر والی ٹونک

اگر دلم از جھلت کو تہ قلبی آب نمی گشت خامہ ام را روانی کہ میداد و اگر عندر پوزش مہر  
از دہانم بر نمی داشت از خاموشی چہ می کشاد شکر بہ نامہ نامی راز بانہامی بایت تا از صدیکے  
با ظہاری آید و سپاس و رد و توجیح بندگان عالی را جانہادر کار بود تا با پشاور بجا می آید بہ زبانی  
بہ کام تا کام بود و بہ نیم جائیکہ آن ہم نام تمام بود داد تر زبانی و جان فتشانی چگونہ می وادم ناچار  
زبان بناموشی و دخم و جان بہ فراموشی سوختم تا آنکہ نوید صحت بندگان عالی بداد بے ز بانم رسیده  
جائے تازہ بقالب و مید خدا را سپاس گزار شد و خداوند را امنیت نگا چنانچہ این عرضہ نضر عقیدت  
باقطہ تاریخ غسل صحت بجالی ملاحظہ بگذرانند و نیاز مند راست پذیر گداتمذہ درند

## بنام مولانا محمد سعید صاحب جواب خطاوشان

قبلہ صاحب نظران و کتبہ دیدہ و روانہ فلک العالی - و رود نامہ نامی باو چاہمہ گرامی رسیدن

موج عثانت بد و قطره بے سرو پا و درخشیدن مترا بانست بحال ذره سرور هوا در نه قطره بے نور  
 کجا آن آبر و که بعض خاکساری در راه پاس گزاری بسر ترانسی افتاد و دره بے نور را تاب آن کو  
 که با ظهار نیاز از خواب ناز چشم توانسته کشاد

قطره را این آبروی ذره را این آبناب بی هر چه هست از فیض آب هر چه هست از آفتاب  
 شرف شدن قیصر نامه بنظر انور و پیرایه قبول یافتن از نظر کیمیا اثر آئینه بے نمود مرا جلا و در پلاز رنگ  
 مرا صفا بخشید ز بے حسن بے جوهر بها که منظر نظر صاحب نظران شود و منجی طالع پستهها که پسندیده  
 نگاه بند اختران گردد و اینکه بطرح کوه و صحرا اشارت نموده هانا بصید غزالان رعنا بشارت نموده است  
 هر چند که نه زور بازو و این گمان دارم و نه قدر انداز نگاه بر نشان لیکن بمقتضا سے الامر  
 فوق الادب تیر اور تاریکی انداختم و نام را بنام سیاه ساختم چنانچه بلا حظه والا یعنی من کیمیا میرسد  
 و بعد ازین چشم آن دارم که غزل خود و غزل هر که از اهل شاعره بدست آید بدین سوال روانی کشاید  
 تا نور و سرور دیده و دل افزاید و السلام بالوف الاحترام

### بنام منشی غلام غوث صاحب متضمن ارسال غزل طرح و غدر غیر حاضری

ویرد ز برورد دولت رسیده به عازر رسیدم تا عذر سخن گفتن که داشته گفتم و آنچه ملازمان گفته شنفتم  
 تا چار نام کام بر شتم شب بتلانی بیدارے شبانه گذشت و روز بخت جوے اشار عاشقان از پنجه از رطب و  
 یابیس بهم سر شتم درین نام نوشتم چون این وقت دل و دماغ آشفته ست ندانم که بر جان سخن از دست  
 پچارفته است هانا این کاغذی پیراهن دران داری گاه دادخواه و گوشه چشم محبت جوایه پناه آمده  
 دادخواه مشرف بحضورت رده عالییه از حاضری معذور فقط

### بنام مولوی عبد الملک صاحب

والا نام هر چند ویر تر رسید اما بد اول مضطر رسید شکایت و در ذره کجائی و حکایت در وجهائی  
 از دل بزبان رسیده بازگشت زیرا که دل و زبان هر دو در دعای صحت نواب صاحب در روز شنبه  
 تنش نمایا طبیبان نیاز مند مباد و جو دنا زکش آزرده گزند مباد  
 اگر در وجه شریفه را در روزی دیگر رنگ می شد هر آئینه کار بردل و جان تنگ میشد از سفارقت  
 نکرین تو به چون بید لرزه براندام هوا خواه افتاد باری تعالی بار دیگرش دران بارگاه بازند مباد

دشام چشم براہ و گدش بر آواز مرده صحت و سلامت چشم کہ یک روز در میان از چگونگی مزاج ملازمان گاہ تذکریم  
 از بجا روستے سخن جناب قاضی است کہ از گفتار و لفظ پیش عاشق و مشوق ہر دو راضی است حضرت  
 سلامت فریاد ازین وادو داد ازین انصاف کہ دیر تر باد و شاد فرمود کیفیت تشریف آوری چنانم خوش  
 کرد کہ مستان راے و نغمہ پرستان راے یارب این آہنگ راست باد تو انایزدان نواب صاحب را  
 زود تر شفاعت فرماید کہ این ارادہ درست آید بخورد و از محمد پوسن را بر اے دستی ساعت تا کبہ رفت  
 عزیز مذکور آرد وہ دور و زاتحان را پیش خود گذاشہ چون رفتار پیش و کمی داشتہ بازش حوالہ کرد  
 امید است کہ تا ساعت تشریف آوری درست شود

### بنام قاضی عنایت حسین خان

اے آن کہ روان من فدایت باشد در خاطر من ہمیشہ جایب باشد  
 صاحب نظران عزیز دارند مرا بر عالم اگر عین عنایت باشد  
 ترکناز یہاے غمزدہ بے باک را میرم کہ شامگاہ ناگاہ بر سرم بخونے دل آویز آرد و دو پگاہ بار و بنگاہ  
 صبر و طاقتم بغارت بر دشبد باز یہاے عشوہ چالاک را نازم کہ در پردہ شب چون رخشدہ کوکب فتنہ  
 حیرت خیز جلوہ گر ساختہ صبح زد و دیدہ و دل را چون انجم نمرہ بششد را ناختہ نازم  
 نازم بطول مدت عیش و نشاط خویش یادم زور درآمد و جہس از قفا رسید  
 ندانم آن شب کہ امی آفتاب شمع از در سیاہ خانام و کد امی سر و چمن آرائے کاشانہ شد کہ ہنوزم  
 از دور و دیوار شام و بام زرہ و پروانہ در خوش است و از ہر گوشہ و کنار گاہ و بیگانہ ناخندہ عند لیب  
 در خروش باری تا چند راہ و مزوایا پویم سخن نستی صریح تر چرا بگویم کہ فرد ہبیدہ دانشے فوزندہ بینشے  
 بگو ہر آبروے بحر و کان و بجز ہر چشم و چراغ دو دمان بارے عموار و نمگسا مشوق سیرت عاشق طبیعت  
 بصد رنگی یک رنگ و با ہمہ بزرگے شوخ و شنگ دیر آئین زد و گر بزا دانشاس منی رس سخن ہم سخن دان را  
 بے شقت در بیخ چون گنج بویرا نہ خویش یا نغمہ و بہیات کہ چون دل زد و از دست وادم یعنی ہر چند  
 کہ جدائی بر دل گران بود و داعش کرم واکر چہ پائے رنگ در میان بود بخدایش سیروم  
 وادازان خوامان آمدن و فریاد ازین رامن کشان زلفتن آہ آن گرم جو شہما و باے این فراموشیما  
 تا نور رفتی از دلم صبر در جسم تاب رفت از خم رنگ از نظر آبلار و چشم خواب رفت  
 این است آنچه کہ درین دو ہفتہ برارفتہ است و دل کہ ہر اہ دل را بہ دست خدایم بران غریب چہسارفتہ

مگر جنبش عقربیک خامه ام رگ تیبایی دل را جنبانیده بسر رشته مگلرانی این باهر آبگوش مخدوم رسانیده  
که از اکبر آباد گلدسته نخلت دو لایست باد شمال یعنی نامہ نامی بنام سید جلال رسید و دیدم و چون گل خندیدم  
وازمین راه برگردیدم و چون عنان زبان بگردانیدم -

## بنام مولانا مولوی عبد الملک صاحب

در ریز بسبکہ ملک عبد الملک است ہر جا گمے بسک عبد الملک است  
استیم سخن شخص خسرو گنج ہمنسہ ملک و ملوک و ملک عبد الملک است

اگر ذات قدسی صفات را با یک طینتی ننگ خواہم ملک را در بانی و ز نظر کجا و اگر بوالا ہستی نیک دانم ملک را  
ملک و لہا سخن کجا ستایش پیش کش ناگاہ شام گاہ چون پرتو باہ ظلمت کہہ ام را از در آمدن و نگاہ پگاہ  
چون بیک نگاہ از حیرت کہہ دیدہ ام بر آمدن جز کم نگاہی چه تو ان گفت نے نے او کہ شخص در چشم است  
گوشہ چینی از عزیز کجا در نچ دار و دیوار چشم سیاہی کہ از او دیدہ است حاشا کہ بنامہ یاد نیسار و  
تغافل ناہماے سر بہر چشم پوشی را بستہ بل عنقائے فراموشی کلام روز کہ از دور سیاہی نگر و  
و سواد چشم روشنی نیار و در کلام وقت سمنداندیشہ اندیشہ اش با و بجا شد کہ گد را ہش و دیدہ لم بر تو با  
مقدم نشست و کلام محظ نے گلکش زمر زہ پیراشد کہ آہنگ دانوازش در بزم جانم ساز بلند نامی  
یکساوست نشکست بر بدن مرغان نامہ براز پر انسانی او راق آشفته حالیم پیدا است رسیدن زمین  
از درق گردانی شکستہ نگیم ہوید ادل خون گشت در وان د ششم یعنی با سخ ناہما نختے زمین تر باید  
نالہ بر زد ہوا سرد ام اعنی نامہ بر می رامرغے نیز بر شاید

این نامہ کہ وقت سوادش و دیدہ باد اے طالع رسا ہمہ پیش رسیدہ باد

خامہ تا بخار سیدہ بود کہ نامہ نامی موسومہ حبیبی سید جلال چون ابر بہار رسید و آہے تازہ بر روئے کار  
رسانیدہ شگونہ نگاہ را با بشار سرشار بہاے سرشار گردانید اگر خجالت پیش ازین طینیانی کسند خود را  
بسیلاب تو انم داد و اگر این چنین از شوق نہانی دیدہ طوفانے شود نگہ را آب تو انم داد ہر آئینہ شوق  
آن می خواہد کہ نامہ ام ہنوز وابستہ ال کبوتر باشد بہاے جلوہ مخدوم بر سر سایہ گستر باشد

## بنام نثی غلام غوث صاحب

سریدہ زندگے و گزیدہ کورنشے می گزارم رمی نگارم اگر نہ سواد ہا زمین نامہ شکیں و سر چشمہ نظر میگشیت

مژده لاله و گل چگونگی چید و نگه در سنبل در میان چگونگی غلطید چراغ و دانش که می افروخت مرا به بنیاد  
 که می اندوخت خود را می ستایم و آری چنانستایم که ستایش سراپان هرزه بر سر و در استواری می ماند  
 و فرزندین نوادان و گویا بے سو و مرفر و هیدگی می ستایند و نیزه میرم شوخی این فقور را که هرگاه  
 تا پنج وفات بدین خوبی بست آید به تنهای توان مرد سوگند بجان عزیز که اگر بجان عزیز دسترس بودی  
 حاشا که با پشارش عزیز داشتیم بلکه جان نشانی جاودانی زندگانی پنداشتیم مرده در گور تا ز بانم  
 در دمان خواهد بود این لطیفه ام بر زبان خواهد بود بارے چون ز بانم در گور و آنست از غمده سپاس  
 حضرت سید عبداللہ شیرازی بکدام زبان بر آیم و بزرگترین نعمت گیری چگونگی ستایش گر آیم مگر آنکه با فساد و  
 انسون کام ستانم و ہم زبانے از ایشان بوم ستانم و گویم اسد الدنہ ہے چامہ و نخبے چکامہ اگر آن کجیفه  
 حال و قال است هر آینه این آینه جمال و جلال از کام بخشی این الطاف ایشان طمع وارم که سویتسه کاشنی  
 این شهید و شکر شبرین کام باشم و از سستی ساتی سخن پرستان امید وارم که همواره بگردش بنیاد و باغ  
 مست و دمام باشم چه عزیز بنفوحاے حریفش علیکم از سرایه توکل بدین قدر با قناعت نداده بلکه طالب نیز نعمت  
 است و از نخبه بنیاد چنانچه حالی کفایت ندارد و اگر چه پراز کیفیت است آری نامه را چامه و چکامه  
 باعث گرمی هنگامه است لاد بر این قطعه که در حالت اضطراب یعنی بیمارے بطریق رسیدن نسخه مطبوع  
 عطیة والا نگاه بنارس باش گاه نواب ذونک تازه بزرگ نگارش یافته سمع خراشی ملازمان را آننگه گزاش  
 یافته و درنگه که پیاخ مکتوب والا شد هم از اینجا شد که پس از نگارش نخستین برگزانش درم نامساعد  
 ساعد که مرغ دست آموز دیرین و بیوسته دست نشین بین بست آن قدر بر خویش بالید که آستین را  
 در جامه بگنجید تب بدست بوس قدم رنج که در دمنده چار روز تباب و تاب بسر برد و پز شکست  
 بقصد سهل منفع دار و نسیخت فرمود و بعد از آن رطل گرانی ناگوارا تر از تلخی مرگ حالت نموده یکروزه  
 در میان همان آتش در ساغرو آن سوادالوجه در نظر داشتیم تا آنکه از مال چهار گانه فراغت دست داد  
 و چار خشیا نام را با هم اختلاط چسبان اتفاق افتاد اکنون دستم اگر چه بیچاره نیست اما هنوز در دست  
 بردار نیست ، یارب دست بجام و جام بجام باشند

### بنام مولوی علی ضامن صاحب رود لوی

عزیز ناچیز را که زبانه هرزه سرا و جانے بے نوا و بانواداده اند چون بلبل تصویر از حیرت خاموش است  
 و در پرده خاموشی از شوخی خامه نقاش در خروش نئے نئے اگر خروشته و از چون آواز و محفل



از دور خوش آید و اگر نوشته دار و چون حرف نصیحت گران تلخی افزاید شرابش همه را آب است  
 و آتشش همه آب اهل حال را گمان نگیرد انتقالی برین هززه قال حجابیست که اگر بر افکنند  
 جز جملت از پرده چه زاید و اهل کمال را خیال نازک خیالے برین آشفته حال خوابیست که اگر  
 تیرش کند خبر حیرت چه رونماید و نیزه درین زبان که حضرت نوری یک دو غزل یا حلب بزرگبار آئینه  
 بصیقل فرستاده منگه هر آئینه چون آئینه خود حیرانم زنگ زدای دیگران چه دانم لیکن نظر لفرمان  
 پذیرفتن سخن ششفتن انگشت قبول بر دیده نهادیم و سنجیدیم یعنی خامه را الف صیقل مرات پیش  
 گردانیدیم اگر خطای رفته باشد معاف و از من سپند چون آئینه صاف دارند بر بعضی شاعر که خطاهو  
 و هو کشیده آمدند از راه ناسنجیدگی ناپسندیده آمد بلکه بر دیده دران روشن است که اکثر توانی تصدیقه را  
 شایانست و غزل را بمنزله شائگان و بر سامعه از سبلی گران چنانچه قرنا و مثل آن و ایما سیکه در  
 خط حکیم صاحب رفته که عزیز با اینکه خاکپایه اهل سنت است از آستان بوسی حضرت شاه  
 عبدالحق قدس سره العزیز محروم السعادت است الحق این حقیقت حق است و ادب و زورش مستحق  
 لیکن چه توان کرد که دو بار عزم حصول این دولت کرده حکم گرفت ربی لفتح التواضع ربک براه برده  
 آمده اگر جذب توفیق رفیق گردد و با ز سر کرده سجده ریز این طریق گردد - والسلام بالون الاحترام

### دیگر

مخدومی کرمی خواجہ غلام غوث خان بهادر دام مجدکم - عزیز ناپیروز در دوری و اقوتاه رب  
 و بشوق حضور شیائید بر زبان سر حلقه تسلیم فرودمی آرد و می نگارد که هر چند از خبر بے خبر  
 با خبر بے خبر است اما بے خبر از نیک هر چه در نظر مشش آید بے خبر است و قطع نظر ازین و ز خبر است که  
 المؤمنین مرآت المؤمنین هر آئینه از این روز هر یک آئینه سال همه بگردست لاجرم شکایت از دیگری  
 سرا سر بجز خبر است و عین بی بصری لیکن چون نظر بعالم صوری دارد و تمناسے حضور می ناصبوی  
 دارد و حضور را وسیله خوب تر از کتوب نیست و از کتوب مرغوب تر محبوب نے پس همه تن چشم برآه  
 سواد رحمت است و سرا پا گوش بر آواز شرده صحت و سلامت درین روز با که بجز یک بعضی از  
 اجسای قطعه تاریخی دو غزل سروده آید حواله قلم نموده آمد بر سامعه گرانی کند و پیشه گوش  
 رخنه دیوار سواد و خدمت میر عبدالعبد شیرازی نیاز باز نیاز مند رسانند تا ارشان نیاز مند را  
 آرزمند حال و قال خویش دانند و التسلیم

## رقعہ دیگر

ہر چند خاکسار و دانشناس التفات حضرت امیر خلد سیر نبودہ لیکن بدولت صحبت جنفوی گاہ گاہ از دولت ملازمت حضرت عیاری حاصل نموده است پس لازم بود کہ از راہ نیا زمندی در آئیم و از عمدہ تعزیت گزاردن بر آئیم لیکن چون پیش از نیم گاہے بدولت کدہ سنوری اتفاقی نیفتادہ آخر دلے دارم چگونہ گوارا کنم کہ درین ناصبوری بجنوری ابتدا کنم و اگر قطع نظر ازین سالکان این سالک را مقصود اصلی از سلوک مراسم تعزیت اظهار بہر دوست نہ تنہا رہ نور دی ناگزیر از ان در گذشتہ چند قطرہ خوبی کہ از جوشش نہان بترکان دویدہ و اندنا لموزونے کہ از پردہ جان بزبان رسیدہ بنجامہ سپردہ عرض در دستہی کردہ آمد۔ امد باقی و ما سواہ فانی۔

## بنام مولوی محمد شاہ مغفور

چشم دے نہ ابتدا ز خون گریستن این چشم زخم آہ بما از کجا رسید  
 بیہات کہ خون می گریم و چو گویم کہ چون می گریم فریاد کہ می نالم و چہ نالم کہ چرامی نالم ہمانا درین دنیا  
 سوشن المائے کہ در شربت عیشش گرامی آمیختہ اند دل تا جگر م افکار کردہ است و برق اندوہ ہے  
 کہ بر مرغ نشاط سامی رنجتہ اند و دو از نہادم بر آوردہ آہ چہ و انما یکم کہ چہ دیدہ ام و چہ باز گویم  
 کہ چہ شنیدہ ام غفران پناہ مولوی محمد شاہ نہ از جہان رنجتہ بلکہ جہان مروت و مروتی از میان رنجتہ  
 جا نیکہ این دور افتاد بساط مہر و شکیب در نوشتہ باشد پیدا است کہ بر نزدیکیان چہا گذشتہ باشد  
 با بجلہ از گذشتہ در گذشتن اولی و از ہمہ اولی رضائے مولی قطعہ کہ حیرت انگیز کائنات و آئینہ دار  
 سال وفات است بلا حلقہ می رسد۔ امدھی القیوم و ما سواہ مسدوم قطعہ تاریخ بر صفحہ ۴۴۹

## پاسخ ساجی لائق الدولہ بہادر

گرامی نامہ رسید و بہ نوید عافیت خوشند گذر و امید انیکہ در باب اس سال ثنوی تازہ ازین متوسلے  
 خواستہ اند تا من بنظر اصلاحش بہیم و اگر خار و شمشے در نظر آیند از ان حدیقہ برچینیم مصوعہ  
 صلاح کار کجا دمن خراب کجا مشکہ و ستایہ خود و آرائی ندارم سر و برگ عالم آرائی از کجا اترم  
 نمی گویم بہر تو سے از شیرستان سخن بروز نہ دلم نہا بیدہ و در نیشے ازین آتش کہہ بر من خوشیدہ

بل آئینہ کہ بصد سینہ زوای صیقل زده بوم از خیار طال زنگ آورد دست و چراغی که بہر از باغ سوزی  
 اندر ختہ بوم از لطف ہائے صرصر غم مرده است ہر آئینہ اکنون جز حیرتم چہ رونماید و جز غلظت پر وہ چہ زاید  
 اندیشہ ام بگرہ بان گیری آشنابست دست بدامن سخن کہ رند و دلم در کشاکش دام تعلق بتلاست شانہ  
 درین گیسوے پر شکن کہ کند ز بانم عند لیب زمرہ فراموش است کہ اگر دے و اگر ار دے بہشت  
 خاموش است سہ سال است کہ فیض نامہ بنظم آورده ام و من بعد کا فر باشم اگر غزلے باقصیدہ جز قسط سید  
 دیوان حضرت فریدون قدر بہادگفتہ باشم ہارے انصاف بالاسے طاعت است از کسے کہ این ہمہ  
 اسباب بے نوائی فراہم آورده باشد چشم نوائے داشتن در ہم از کیسہ درویش  
 در ہم از سینہ ریش طلبیدن است لیکن بقصدناے الامر فوق الادب مصلحت دران می بینم  
 کہ نخست درستی ازان فتوی سبیل مشتے نمونہ از حوالے برین فرستند تا من آن را دیدہ و سنجیدہ  
 بخدمت باز فرستم انگاہ ہر چہ صواب نماید بران کار بند و از نیاز مند حسرت مند شوند۔

### بخدمت یکے از اجابت الہ آباد

کام بخشے درود گرامی نامہ پس از وصول پوست کار و بہد از شکوہ کرن بہار رسیدن شمر مراد دست  
 یا پس از طلوع ستارہ صبح دمیدن سپیدہ با دامت ہنوز نظارہ در کسب صفا بود کہ شید تسانی دیگر  
 ازان پردہ برودہ ددل تجلی نمود یعنی اشعار ریختہ بر مسہ ویدہ بنیش و بقل آئینہ دانش شد خوشا من کہ در  
 نظر دیدہ دران آبروے گوہر شناسی داشتہ باشم و حال آنکہ گوہر از خزن چنانہ پنداشتہ باشم من دالم  
 و خدا کہ گاہے گفتن اشعار ریختہ خاطر نیا و ریختہ ام و طرے درین گلزمین ریختہ چہ ریختہ کلک این کام  
 ہستہ بخ آب شیرہ خانہ شیراز است و کام در بانم آن و مساز لاجرم چون علوان خورن راروے باید  
 نظر علی ہم بقند ہندی زبان نمی آلاید

چون دخی ز آسمان بمن کرد نزول  
 شد عرض گدا ب حضرت شاہ قبول

این چار عطیتہ مراست شمول  
 شکرست و نہرا شکر کہ لطف و کرم

درود سو و چهار دیوان بلاغت بیان مانند چہا کتاب آسمانی دست آویز افتخار جاودانی شد  
 بنام ایزد این ہر چہا نسخہ کہ زبان در ادیان آن قاصر است شخص سخن مبتلا بہ چہا عناصر است  
 اہل ویدہ را چہا آئینہ مجاہد اہل انگلید را چہا سے بہا مصلی است حن را باغ و بہار و چشمہ چراغ آمد  
 و عشق را بسوز و گداز و دروداع

اے صاحب کلک و فرو تاج و سریر  
 زمین چار صحیفہ آشکارست کہ کرد  
 در مملکت سخن ترا نیست نظیر  
 نظم تو چار حد عالم تخیر  
 آرسے ذرہ را چہ فروغ کہ آفتاب را چشم روشنی گوید و قطره را چہ آبرو کہ در طریق تو صیقل دریا پوید  
 اما سپاس گزار در ترک سپاس گذاری معذورست و نیازمند را عرض نیاز سے ضرور دان این کہ  
 دو چیز از خدا بدعا خواسته بودم یکے تمنع از کلام بجز نظام و آن بیایہ اجابت رسید دوم تسک بہرین  
 دولت کہ ہنوز طالع نار ساہبان زسانید بنا بران بایاس و امید سخت آویز فی سے رودادہ است  
 و خاطر عقیدت ما اثر دران کشاکش افتادہ بایاس بدور باش آن برگشتہ بختیہما از پیشگاہ قریم می راند  
 و امید بتوانائی این عطیہ عظمیٰ بچارہ باش عزتم می خواند لاجرم من این عرضہ را بدان سستی و آویز  
 سبک کردہ بخدا ماضات پناہ آن داور بیگاہ سپردہ ام امید کہ آن از دعویٰ سست و نادوست خود  
 زبان کار و این از سرسبزی کار و کردار خویش کامگار گردد من بآن کامگاری خرسند و سر بلند شوم  
 ہر چند کہ از حجاب تیرہ روزگار رہا نور چراغم در تنگ فروغیہا پر واز کرک شب تاب دار و دوازہ خبار  
 خاکسار رہا آب گوہرم در بے اعتباری پراز جلوہ موج سراپ دار و اما ہوا لادید صاحب نظران  
 گر چہ خور دیم نسبتے ست بزرگ ذرہ آفتاب تا باہنیم  
 نظر برین از سایہ پروردگان ظل عاقلت سلطانی کہ در ذرہ نوازی آفتاب اند چشم داشت آنکہ  
 این تیرہ سر انجام را بہر تو مرحمت زد و دریا بند - نیز دولت و اقبال تا بان در رخسان بود

### بنام مولوی محمد شاہ صاحب

اگر نہ بوطائے تشریف گران بایہ بینی دیوان حضرت شاہنژادہ کیوان پایہ مشرف گشتی من دانم دول کہ  
 از بیدار فراموشی چہ شکوہ ہادر کار و خدمت را از کہ دار خود چہ قدر ہا شرمسار کردے اکنون شکوہ گزار  
 از شکر شاد شکوہ ہے در بر و گلہ سپار از سپاس کلمہ افتخار بر سر دار و لیکن از حلاوت کلام شیرین خطنی بہ باہیم  
 آن چنان بہم تحسبیدہ کہ زبان سپاس دوز بانم از طلاقت ان سرمایہ بہم نہ رسانیدہ کہ حق سپاس  
 ادواتم کو ناگزیر گزارش قطعہ جو بہر بنیو سہری خویش عرضی دہم دست بر خود و جان خود می نہم  
 یارب منظور نظر کیما اثر باد گرد کہ ساد بے التفاتی بینا و بلا زمان حضرت شاہنژادہ بشیر الدین اونیق تسلیم  
 بصد نظرم می سنام و بیاد حضرت صوفی صافی شرب جریدہ از این ریح می افشام بگرامی خدمت شفی مزلدین  
 صاحب کورنش می سپارم و چشم صفا غائبانہ از جمال شان دارم

### بنام خواجہ سیف الدین حسا

امروز عنان خد که غاری سراہلی بیچارہ بہر تو غلط داشت گناہا  
 عمریت کہ چشم براہ و گوش بر آواز قدم ہمینست لزوم بودہ و غافل کہ خود را ہیج تسلی نودہ ام  
 ہم از بخت نارساے خود شکوہ گزارم و ہم از جذبہ ناتمام خود شہسار را با بخت را چہ گناہ و خند بہ را چہ  
 قصور کہ اگر کوہ الوندست و اگر پیر پنجال بانگ جذبہ و کششے میوان کشید لیکن ہر او گران سنگیہائے  
 آن برادر نتوان رسید آفرین صد آفرین از راہ دراز و دور تا ما کاپور تشریف آوردن آرزو مند  
 بہ تشریف خود مشرف نکردن کدام دین و چہ آئین مست نے نے

این ہمہ از قامت ناما زئی اندام است پند ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کو تا نیست  
 ہا تا این پیراہر رویہا از رہنائی ہمسفر شاست کہ از علیہ مرآت مٹراست ورنہ در میان قدمے پیش  
 و مانعے پیش بودہ نما را بسوے شما خواند و نہ خودش بسوے ما را ندکاش ازین افسانہ و افسون  
 کہ تا اجیر تشریف ہمبائی ایشان بود را از جاے نمی برد و دل مشتاق را ہر دمی آورد چہ ابوے  
 گفتند کہ این راز انشا کند و تشریحگر فلانے یعنی من نزد حاشاکہ خیال تشریف آوری بگرد خاطر  
 کشتی دشمن ہر دو فام را از نچہ ساخت و جزو را از نظم انداخت چہ میگویم کہ از گفتہ شرم باد  
 من کجا و او کجا گلہ کو و شکوہ چہ اگر شکایتے ہست از ما شناست چنانکہ گفتہ اند از است کہ بر است  
 من از بیگانگان ہرگز سنالم کہ با من آنچه کرد آن آشنا کرد

انصاف بالائے طاعت است اگر تقرب عذر و بخش یعنی کہ خدائی خلیل الدین قدمے رنج  
 می کرد و رنج از دل می بردند کہ با من شامی بچید و اگر بخمال پریش چشم زنجیکہ بران نوز با  
 بجایم رسیدہ مرے می نہاند و او در مندے می دادند کہ دست ایشان می کشید و حق محبت را  
 نازم کہ او خانہ رسیدند و عنان گردانیدند راہ سلوک را میرم کہ جگر پایہ شیخ حسام الدین را از  
 بمبئی تا اجیر رسانیدند و ہر دو دل صد پایہ نوز مند زیدند محبت و مودت دیرینہ را چہ شد  
 ہر دو فاعے پیشینہ را چہ پیش آمد بارے اگر دے سعادت نی داشتند از بمبئی می نگاشتند کہ  
 در کاپور بیامید و ملاقات ما از زیارت اجیر تشریف برد و حاصل نمائید گرفتہ کہ وقت نگارش خط  
 این ارادہ بود و چشم ز این چالش و نگارش در نمود بارے چون عزم مرا بحت از اجیر شد  
 تو سن عزم بے راہہ در کہ عنان گیر شد و در سوین است کہ ہمراہی بیاید متانہ خرابہای نمایند

اکنون بوجہ ایام عرس تسلی و بھد بے مدار مارا کر دن آرا میدہ بے آرام را باز از جابر دن مضطر کردست  
 دہی فوجیم و سازی امیدوار مرا کہ تا بچش نشانی در انتظار مرا  
 باجملہ لطفے کہ بحال من دارند اگر حالے و بدین طریق دلی خالی کہ تم قلم تا ابد از نگارش نہ اتد و زبان  
 از گزارش ناگزیر از گذشتہ در گذشتہ و شکوہ و شکایت از دل بدر کردہ دانہ دانہ فراہم ساختہم  
 و خرمنے ازان پر داختم یعنی برنج استغالی کہ سی و شش آثار نمبر سیت در ایتانے رسمانے نہادہ  
 محصول دادہ بسبیل ریل فرستادہ آمد کہ ہر گاہ سفرہ چین چاشت و شامی پیش گزار و طبقے ازان نیز  
 در میان آرد و ہر دانہ برنج زیر لب زرمہ سنج آمد کہ فلانے از دست شمار برنج اندرست و شمار پنجا  
 از این انبار افزون تر است شمارا نوش و اورا فراموش باد و بعد ازین فراموشیہا واضح باد کہ چائے  
 مرسلہ یاد از گرچہ شہماے ایشان می دہر و مرہبہ برداغ سینہ ریشان می نند گویند کہ در بسبی  
 چائے یک سالہ را قیمتے دیگر دو سالہ و سہ سالہ را نرنخے دیگر ست یعنی ہر قدر مدت می رود  
 نرخ کم می شود اگر چہ چین ست ہر وقت کہ بہ قیمت مناسب بدست آید بشرط رنگ و مایہ صندوقی  
 برائے ما فرستند تا ہر قدر کہ نوش کنیم غما فراموش کنیم و ہر چہ ازان بفروش رسانیم گوگ آن  
 نوشتا نوش و اینم۔  
 دیگر

از انجا کہ سپہ سالاران فوج ظفر موج آن دولت خدا و جان نثاران عسکر نصرت معسر  
 معرکہ جہاد کہ از سہ شمشیر شان جامعہ شیران مانند شیر از ہم پاشیدہ و از نمرہ کبیر شان سترقہ  
 ناقوسیان چون مور در سو راخ ناقوس خزیرہ عریض جان نشتا نیماے خویش نظر اقدس شرف  
 گزرا نیندہ بہ نتقائے والا عثمانی سر بلند و بطور اے عنایات ظل سبحانی بہرہ مند گشتہ اند قدسی  
 کہ غالبانہ بیاری اقبال آن دولت جاودانہ با شمشیر زبان بادشمنان سرگرم کار بودہ خود را  
 شریک غازیان نمودہ ست جائے حیث ست کہ در عرض جو ہر بے جو ہر ہائے خویش تنگ حوصلہ  
 و در طریق انظار جان نثار ہیا شرمندہ از اہل قافلہ باشد بنا بران محاربات روحانی و مجاہدت زبانی  
 خود را پیرایہ نظم دادہ از دے تنگ بدامن و دولت قیصری قیصر نامہ نام نہاد بصورہ حاشیہ  
 نشینان و فترکہہ اجلال می گذارند و آن را دست آویز حصول سعادت دارین میدانند  
 امید است کہ بتشریف شریف قبول بندگان باب عالی شرف و ہوارہ در سلک طیفہ خواران  
 نسک بودہ مدعایے دین و دولت موظف باشد (دیگر)

از انجا کہ ہر شے بر کز اصلی راہی و ہر ذرہ بخورشید نگاہی دار و قطر تا کہ شہ بندوست

ساحل نشود بدریا و اصل نشود و ذره تا به بود ان شامل نشود بخورشید مقابل نشود آرسے من  
 همان نظر بے دست و پایم از دریا بر کنار دهان ذره بے مقدارم تیره روزگار اکنون که کمند جنب  
 شعاعی خورشیدم بدان آستان آسمان چنانم کشید و جنبش سلسله موج سرچشمه امسیدم بدان درگاه  
 دریا و تنگایم رسانید شورشنه کامی من شنیدنی و جلوه تیره سرانجامی من دیدنی نیاگان من  
 تان بشمیر زدن می خوردند و قطع راه زندگانی می کردند در روزگار من که خشک مال جوانمردی  
 و زمان دم سردی هست نه آبے بم شمشیر مانده و نه تابه بے پیر تیر تاگزیر دست ازان براشته  
 قلم زنی را تیغ زنی بنید آستم و جبار عافیت یعنی کج عزت نشسته از طعن دونان تیره نوشه ازلی  
 را می نوشم و تخم اهل را می کشم و بهر چه ازان می دروم برنگ معیشت می نمودم هیهات که فلک آن  
 در رقیم برگردانید و بر صفحہ احوال خوشحظان یک تلم خط نسخ کشیدم اهل سینت را جوهر اعتبار مانده  
 و هم اهل شلم را دستے در کار منکه دست طلب پیش کسے دراز کرده و سر بسیج درے لسرو  
 نیاورده ام جعت باشد که از آشنا پناه به بیگانہ و از کعبه راه به بیخانه برم به مضمون اینست که  
 جمال کعبه نتوان دید طے ناکرده هنر لمانه بایست آنکه بطوان حریم کعبه دولت تو انم رسید و فوجایست اینکه  
 کجا او اندند حال اسبکساران سلطه اندازایست آنکه رخت ازین در طله بدر تو انم کشیدم توت لایموت  
 بر کنار بار عیال و اطفال بگردن جان دارم همانا و امن بزریر این دو کوه گران دارم لیکن پیش  
 صاحب شکو بان کوه را چون کاه اعتبار نسیست و سبکدوش کردن ازین بار گران دشوار نسی  
 پس اندک امداد سے از خدام می خواهم که گفتنوا خیر باد گویم و دانشا دیوسے حیدر آباد یویم  
 معروضه که گواه صدق نقال من و آینه حال مانسی و استقبال من است بلاحظ می گذرد باجلوه ظهور  
 گرد که سواد این دوده روشن از پیست در پردہ رنگ این آینه جلوه گر کیست  
 گرچه خوریم نسبتے ست بزرگ ذره آفتاب تا باقیم

بنام اصدیق و صاحب ان نضا در جواب تمییم کریمه مودع و شعر سید نسخه موسوم به صبح گلشن

بر تو درود افکندن ز درغانی نامه نبرده ناچیز یعنی عزیز آن کرد که سهیل بادیم بین و شمع باهل سخن  
 اگر آیت جنتش خوانم شان نزولش جز قدر روانی چه توان نکاشت و اگر وحی آسمانیست دانم  
 باعث در دوش جز تا نیدر بانی چه توان پنداشت رسید و مول قیصر نامه و نو پیشمول  
 آن مختصر جامه در نهرست عطار و سواد ان گمنامی را چون آفتاب بلند نام و شام تیره سرانجامی را

روشن تر از بام کو نمازم که سواد حیرتی عرصه وادم و به تجلی اینم اشارت رفت و شام غوثی ارخان  
فرستادم و به صبح گلشن بنارت رفت چنانچه بستم ماه گذشته دیده مشتاق بفرغش روشن دل  
اندرده بطلان آتش گلشن شد - و باعی -

صبح گلشن که بر تو تحقیق است  
مصدق صفائے جوهر تحقیق است  
می زیدش اینک صبح صادق گویم  
کاینکه حسن یوسف صدیق است

بنام ایزدان اختر اوج سعادت که هنوز از منزل دوازدهم قدمی بیش نرانده است و ذوق  
یاب فرورفته کاروانی را بساحل رسانده است علم و عملش چون بخت و دولتش روز افزون باد  
پایان تذکره بزم مشاعر رسیدم و دیدم که شیشه و ساغر بر دوسه هم چیده و لاله و گل پهلوی  
هم مجلسیان از محوری من بگوش و بر زبان بیزبانی درخروش آمدند که هر چند دیر آمده در سخنان  
بازست و اگر چه کوتاه حوصله دست همت ساقی دراز از در آبی و یک دو ساعت بی پای  
ناگاه از دست رتم و توپه دیدیم که شکستم و بشوق با ده پیون که با دیهوشش توان گفت نشستم  
از در و صاف آنچه بر سپانه ام ریخته هر چه پیش کش صبحی کشان آن انجمن دست داز خار و گل  
انچه بلانم آویخته بر بهر خیزان صبح گلشن آفتاب دولت و اقبال درخشان -

و دیگر

اے طبع تو خرنی را ایمان آمد  
کک تو کلید گنج عرفان آمد  
تام پاکت که نیک و ارا انجام  
رکنی اکبر ز چارار کان آمد  
سال گذشته که قلم عقیدت رقم ماتج ترکان بهم در بر که سخن علم گشت لاجرم با دوائے  
سیاس عالی همتی بندگان عالی بهوپال و شکر والا همتی مستفیضان آن دولت لازوال  
که خستگان روم را بر همت مطلق یاد و جهانے را بران مراحم شاد فرموده اند جسرات نموده  
در سعادت دارین بر دوسه خود کشور آکنون که آن محضر نامه موسوم به فیض نامه از قالب طبع  
برآمد و نسخه از آن کیے پیشکش جناب گردون قباب که مرکز جهان و مرجع جهان است  
و دومی بر بهر عقیده خاص فیض اختصاص که آینه صدق و یقین و گنجینه رموز دین است بسپاراک  
می رسد یعنی شست عیارے با فلک می رسد هر چند باین فضل و کمال که ملازمان را در علم عویبه  
خاصه تفسیر حدیث حاصل است عرض جوهریے جوهری نمود حرفے باطل است بسکن



سوادند که شمع انجمن بردانه پروا نگي خوشم بخشیده گشاخ این پرافتخارها اگر اندیده ست نظر بران  
سر سه باصفهان و ذره بخور رشید تا بان فرستاده ام و با مید کسب ضیا دیده براه کمرست کتاشده چشم دارم  
که بفروغ قبول که الهی درگش با دروین سواد و بر سید رسایمان طالع خویش که چشمش مر سواد  
دل شاد گردم زیاده ادب

دیگر

جناب صوفی صاحب بشکین نامه بار و قطعه رنگین چکامه که یکے از خود جناب و دومی از شاهزاده  
مصلی القاب است چون گل از گلزار رشک از تاتار رسیده بمطالع آن کیتا جریده وان واقعه  
خیله مخطوط شدم و می شوم و خواهم شد اکثری از اشعار نعتیه او در زبان بکله حرز جان ساخته ام  
هر کلامیکه در او وصف لب لعل دیست سالها نقش رنگین از جان خواهد بود  
لیکن هنوز دیده همچنان نگر است و دل مشتاق تر از آن چشم و زبان هر سواد که از مشتاقین تحقیق با توفیق  
فروغ طلوع گیر و جلوه نگارش پذیرد علی الخصوص از نظم پر دین ملک حضرت توفیق اگر چه بهره در بوده ام  
اما از نشره تمثال سوادے روشن نموده ام لاجرم بدان مشتاق ترم و از غایت اشتیاق مضطر  
درینو لاغر گفته ام اگر چه گفتنی و ناشگفتنی است ابر دست میتوان گفت و چون همه از دست تیران شگفت

دیگر

کرمی جناب شاه کبلی صاحب مد ظله العالی  
تا خوانده چون خوش رشید خود آمد بسیار  
بخت مساعد و طالع موافق آمد که میدین صبح امید بر رسیدن فردغانی نامه صادق آمد مناسبت بروم  
و شکر الهی بجا آوردم اما از شکر نیتے که عبارت از ورود و الا نامه است هنوز فارغ نگردیم که پاس  
نیتے دیگر که کنایت از وصول تاریخی خامه است بر خود واجب دیدم حال آنکه هر نیتے را بنابر شکر  
در کار باید و هر شکری را چندین خرد و شکر در بار و من با این همه شکر که دارم شکر این همه نیتها  
چگونه بجا آورم لطفه قرب را نازم که در روز خوش مستم کرد و پنهان سرخوش بچینا نماسے دور دستم کرده  
نمک شگوه رسیدن قیصر نامه بوالا خدمت و شکر جلالت دیدن آن محضر نامه بیاریت در زندانم کالنگور  
یخوشش کرد که نیتے ناخوش و نیتے سرخوشش کرد و کیفیت اینست که چند نسخه از آن که به دست نارسا  
رسیده در ایقان چون دل از دستم بردند و نظر برین کردند که میدی بدیگر دلتوازان چشم خواهد داد

و تھی دستے بد رستان چرخا ہر فرستاد و داد از این بیداد و فریاد ازین بیداد و این نسخہ کہ عظیم آبا و زنتہ  
 نہ پندارند کہ نام نامی از یاد زنتہ بلکہ مولانا محمد سعید مدظلہم را از جناب ساحی دورتہ پنداشتہ و بوالا  
 ملاحظہ گذشتن این نسخہ دران حضرت مد نظر داشتہ ام و دیدہ خوردہ بین چون رنگ دونی در میان نبی بینید  
 ہر آئینہ نقش بیجاگی اینجا درست نمی نشیند البتہ باعتبار صورت برہ مند بشکوہ ہر کوہ خرمند انشا اللہ  
 ہدست سید مقبول شاہ صاحب کہ نزدیک تر با نسومی رود نسخہ علیحدہ بشکیش می شود والسلام بالوفی الاحرام

### دیگر

و قطعہ نامی نامہ رسیدہ نخستین را نخل حدقیہ اتحاد تو ان گفت کہ ناشپاہتہا بار آور و دومی را نخل گلزار  
 و داد تو ان خواند کہ شمیم نوبہار آور دو بے شمار آور در بہ من دہے من کہ گفتمہ بلبعان ہوا سے  
 گلگشت بیرنگہاے من دارند و خارستان را بہارستان پندارند افسانہ و افسون من خوا بے  
 و نمائش و نمودن سر بے پیش نیست کما پیش پنج سال ست و با نماندہ بیطاعتی ہاے من برابر پنجہ سال  
 کہ وابستہ و خستہ کا ہم دور و بید باغیہاے خود را معالج بہ بقہاے خواندہ میخوانم دورتہ سائے  
 گر داندہ می گر و نام منکہ نوازے نئمہ بلبل بلکہ صدائے خندہ گل برگوشم گران می گذشت امروز  
 غوغائے رستاخیز مہمان من است و خور صد مشرک منکہ خوان من

بر سرم غوغائے قال و قیل بہت گوش من بر صور اسرائیل بہت

انصاف بالاسے طاعت ست سخنور کجا و این ہمہ شور و شہر کجا از شہر نے جہز اموشی یاد ندارم  
 و از نظم مصرعے جہز اموشی بر زبان نبی آدم بار سے دل آشفتمہ کہ خود را فراہم نمی تواند آور و دارق  
 پر آگندہ را چگونہ جمع تواند کرد و داد ازین آشفتمگی و فریاد ازین دل گرفتگی کہ عزیز را در چشم خویش  
 خوارینے از روی مشتاقان شرمسار کرد ہمانا درین معاملہ بذرتہ مانم کہ آفتابش مشتری آید  
 داد از کالیوگی کالائے خود نہ نماید پوشش بر کنار و حذرت بر طاعت اگر فرصت دست و دست  
 بیاد و دوستان درین بوستان جامی و از اندوہ این خجلتہا کہ کشیدہ ام انتقامے می کشم  
 و گیر از خدا بر عامی خواہم کہ سہرا سہمگی سامی کہ از رنجوری ہمسرگامی ست دور و خاطر نگران  
 از مرزہ صحت مسرور شود واضح باد کہ تلفات مہرب ٹیلیگرام است کہ لفظ انگریزی ست  
 پارسیان غین را بکاف پارسی بدل کنند

## بنام مولوی ذوالفقار علی صاحب

شوق می گالد که آہ از اشک و خامہ از آہ کرے و چند آنکہ روز با شب آوردہ ام نامہ سیاہ  
 کرے کہ بو ترخانہ اور باق پریشانی دل را در و بلباس ہرنالہ مرغ نامہ برے را پر کشادے  
 دل می نالد کہ نے بناخن شکستن از خامہ و سودا سودا نقش بستن بنامہ و من بعد بوام پیام  
 روان کردن و آن سفینہ کاغذی از ورطہ تلف بیرون بردن سپس رسیدن بساحل وصول  
 و آشنا گردیدن بگاہ قبول انگاہ بہ تشنہ کاشی کہ طرف جنبی نہ داشتہ دل بہ تنائے آب حیات  
 سوختن و تنگ نظری کہ آبر و سے قطرہ نیانفہ چشم بچشمہ التفات و فتن صبر بے خواہد جگر سوز و  
 جان گداز از سرگرمی این اندیشہ آتشم بجان گرفت و دوسے ازان بر ہوا تن بست باریدن  
 گرفت یعنی خونے در دل بگوش آمد و از مرہ چکیدن گرفت بی طاقتی در طلسم حیرتہ انداخت و  
 چون نقش تصویر در رخا را بر حصن چینم ساخت رنج و محنتم نشان کرد و غم و اندوہم سنگسا و ہم دران  
 سنگباران سنگے پریشینہ دل رسید کہ لوح کشایش طلسم دعا گردید ہر آئینہ شعلہ حیرتے کہ  
 از برخوردن آن سنگ از درون و درخشید دل را گداختہ نو آئین آئینہ بدان پرداختہ  
 دیدہ بدیدن وادہ ام و لغتہ حیرتے کہ از بر شکستن آن شیشہ بگوش رسید جان را فداختہ  
 و نشین سازی بدان ساختہ گوشن شنیدن نہادم

ہر سو کہ رو نم نگین بر فے تست از ہر کہ ہر چہ می شنوم گفتگوئے تست  
 اشک را نامزم کہ پائے پرامن شکستہ بے تو گرم سچویم تا گرم روان سراغ نبرد و پوہ پوہ  
 لب از سخن بستہ با تو مست گفتگویم تا حریفان جرحہ از این ایام نبرد کوہے کہ در رہ داشتہ  
 پاک بسوخت خاکسترش اگر بر دل خورد آئینہ زدا و اگر بیدہ شست تو تیا گشت و سد یکہ  
 پیش نگاہ داشتہ از پا در افتاد خشتت اگر بدست آمد یہ بیضا و اگر بیدہ رسید ننگہ بجای گشت  
 بر دیدہ و ران روشن ست کہ چشم روز نہ پیش طاق خیالات ست نہ کوکب برج کرامات  
 چہ پیدا ست کہ انچہ از تجلیات در خاطر حق گزینان پر تو می انداز و سینہ صافی آئینہ تحقیق ست  
 و انچہ از الیات در دیدہ صورت بنیان نقش می پذیرد رنگ ریزی خامہ تحلیل مشائین  
 و اشرافین را دل از کسب صفا جام جہان ناست مشتاقان را ہم اگر دیدہ از مشق ہر دوفا  
 عینک دوست نما باشد چہ دور قافلہ مالاران باد یہ حال را بختی ذوق ملکوت کراست

پیاده پایان دادی قال را اگر بیک شوق گیتی گرا باشد چه بید پس خود ظاهر است که هر که را  
 چشمه ازین سواد روشن ست و اندک خامه بآمه آلودن آهن سرود کوفتن و سیاهی شب  
 از بهر دوده زدودن ست لیکن ناگزیر بر رسم ظاهر بینان درستی می نگارم هانا دیوار سے  
 پیش چشم کشیده چشم پاسخ دارم

در وصل از و توقع مکتوب می کنم  
 بیطاعتی مرا بدیاد و گر کشید  
 مخفی مباد که از روز و روز و دکن جو جمعیتم را شیرازه از هم گسته و خاطر چون ورق نشان بر نور غم  
 در هم شکسته در تلاش کتابهاے مطلوبه از خود رفته در جستجوی خوشیم از خجالت نایابی مطلب  
 چون طفل سبق فراموش سردر پیش گنا بگارم نه بیمار امید دار عقوم از طبع کرم نه طلبگار شفا از حکم  
 حالات خجالت رشتاتم و خیالات ندامت نجاتم مطول ست مختصر می کنم و به نحو یک در ضمیر ست  
 و مضمراست اظہری کم اعنی لکنوراکه در باب درس و تدریس زنده شش جهات و شش بیفت تلیم است  
 بل اظہر من الشمس و این من الالمس که افق البین سواد العلم و خلاصه التفویم تعلم و تعلیم است  
 از جز و تا کل فراریدم اما نتیجہ کہ اطلاق تصدیق و تصور تحقیق در ذہن و قیق الشفیق بران مرتب میشد  
 چه بالذات و چه بالعرض نیافتمه و فردے از ان کہ منقسم البیع باشد ندیدم هر چند نایابی این کتابها  
 خود سلم الثبوت اعم از ان کہ متمنع یا ممکن الوجود ست در معرض بیع شق اول مثبت و ضرور و نقل  
 شق ثانی موجود در فرنگی محل کہ لبان عبس بیت الفرج و گمان من دار الفرج انت او بعضی  
 از ان کتابها پیش بعضی چون کتابها بر طاق بلندی نهاده ست تا طالب کسی چسار پایه  
 سرطاعت و نیاز ز زیر پا نگذار و حاشا کہ از فرزندان پایه فرد آور و لیکن مرا کہ پیش این بزرگان  
 سر نیاز فراز ست و ہم دست گستاخ در از نز و یک ست کہ زبان طلب و دست هوس بر کشایم  
 و پس از ہم رسیدن کاتبی کہ سر انجام تواند کرد از عمدہ خجالت بر آیم و السلام

### بنام سید خورشید عالم صاحب

در بزم نازش آئینه داری مسلم است هر ذره کش نیاز خورشید عالم است  
 بنام ایزد و پر خود می نازم و از ناز به نیاز نمی پردازم ششم بروشنی روز ست و روزم از بهر دوی  
 نوروز که قبله آسمان و کعبه هفت اختران را با من بر سے و چشم چراغ منازل و دوازده گانه  
 را بر من نظریست فردغ پذیر گشتن دل و دیده سرا سگی هنگامه و افره فردغ فردغ نامی نامه

زره خورشید را چشم روشنی چسپانی اختلاط است و طور و تجلی را سرگرمی فراوانی ارتباط است  
 گو یا خضر آب بقا و کلیم بدیضا و جمشید جام جهان نما و اسکندر آئینه مجلا یافت آب خضر برکنار  
 اگر خود خضر راه مدعایشل خوانم در مذاق حال گواراست که لب تشنه گم گشته را بهر شسته مقصود  
 رسانید آئینه سکندر بر طاق اگر خود طلسم اسکندر نایش دانم در عالم مثال خوشنماست که دل  
 حیرت سنجبل را از جمال دوست منعکس گردانید من دانم و دل اگر پیش ازین شبهه ای جدائی  
 واضح امید از افق دمی که برق آگهی چراغ کلبه تارم گردیدم دو در غما خور و می و  
 بدان دوده سواد بار روشن کرد می نفسها سوخته آتش از دهنه مجره گردان شوق نهانی گشته  
 و بهر سها گداخته آئینه ساخته پرده کشاے روزگار جیبانی گشته طوطی شوق هم از آنو بگفتار  
 شکر ریز آمدے دگوش هوش هم ازین سو بشهد و شکر بریز آمدے شکر صد شکر که اکنون  
 بر غم رفته کام و زبان لذتے برگرفته یارب پیوسته ساغر تناسے این لب تشنه از ان شربت  
 مالال دل دویده هجران دیده هم از ان لذت دیدار خوشحال باد و شغل ذوتے که بهوس تلخا به ریزی  
 شیر خانه جانم از پرده دل بیخته و از لب دو بان با گلاب دقتد آینه تکبام خاصه و از خاصه  
 بقالب نامه ریخته اند مذاق جان را شیرین کرد و کام و زبان را پر از انگبین چه گویم که از حلاوت  
 سخنان شیرین بهامیم آن چنان بهم چسپیده که زبان بسخن توانم کشود و غزلے بهوس نیام سرود  
 آری اگر نسیم در چین گره کشا نشو و غنچه را چه گناه که وانشود تا از نے سخن طلب گار نیاید  
 شجر بگفتار نیاید تا ز لیخا خریدار نشود و یوسف بسیار زود و هیهات نه شیرین بجای که  
 به نقش خیالے تقاش نقش مراد بر کرسی خارا توان نشاندن و لبون سازی و عدّه وصالش  
 تیشه اندیشه توان راندن نه لیل تناسے که بهر باوے چشم یا بش بیابان بیان سخن توان کردن  
 و برات جابره های شاخ و در شاخ بشاخ آهو توان بردن هر چند حالست که این شکار گاه هم  
 از صید و هم از صیاد خالیست و اگر صیاد است تصویف ریخته نمایی و اگر صیادے  
 شیر زمین گیر خالیست و بالفرض اگر جرب زبانی و آتش بیانی است و غنچه بچراغ ندارد  
 و اگر دار و از بیزگی دماغ سیر این باغ ندارد و من که آتش از جان را بکنجه تمها از سپه  
 کرده خویش بقالب ریخته ام شمع افروز کاشا نه خویشم و پر وانه شمع خانه خویش اگر کبابے  
 بر سزه دارم از زبان خود دست و اگر شرابے بجاسه از آن خود  
 گلستان شکست رنگ خورشیدم      بهار غنچه دل تنگ خویشم

بویش کرده ام گل را فراموش  
 کشم خود ناله و خود می کنم گوش  
 لاجرم چون زخمه بر ساز بچه نوانی من زده اند گوشه تا در هیچ و خم این راه چه مرغ و ما دارم  
 اگر چه بر پیمان بر آسمان بر نیایم یاری زبیره را از آسمان فرود می آیم کیسوسیا بان را  
 سلسله جبین ناز ستم معنی نگا بان را آئینه دار را ز چنانچه این دو غزل آئینه حال من و شاهدین عالمین  
 صدق مقال من است بنا از قبله برگردانده رو تقوے پنا باز را ندانم بعد ازین در سر چاشنی بکجا باز را

### بنام منشی رونق علی صاحب

روشنی نجات بیدار و در وقت بزم روزگار سلامت نامه بزرگ چکامه بزرگ بوم بیام سپرده شد  
 چون دله آشفته تراز گفتار خویش و جانے پراگنده تراز کرد از خویش دشتم ندانم که در دل  
 چه داشته دنبامه چه نگاشتم ام بارے اگر خامه پریشانی کاشته سنبلی می توان در و در اگر حیرانی  
 نگاشته آئینه می توان زود و بالفرض اگر کاغذے ساده گزاشتم ام می توان یافت که چشمے راه پاسبان  
 سپید داشته ام اندیشه این است که بسوز خطایک بے برده باشم استصواب راے سامی نکرده باشم  
 لاجرم تحریر تازه می پردازم و ایشان را بر خود و لیر می سازم تا دیگرے بران چیره و با من چیره نگردد  
 و راست که این اشعار بکارش آمد و خواهش آن بود که ابیات قصیده از اعداد و قصیده بگذرد و لیکن  
 اشتغالی مجموعہ جمعیتم را آنچنان شیرازه از هم گسیخته که هنوز بان ورق می گردانم و خود را فراموش آور دن  
 نمی توانم هر چند هر روز در دل می گشت و می گذشت که امروز و فردا این کار با تقصام خواهد کشید  
 غافل که بخواد نتوانم تا با بنامش چه توانستم رسانید اگر بر همان قدر التفاد با آن همه بے مقداری  
 انشا که ده شد آوخ که میدان وسیع بود و ستمندے نه راندیم و ایوان رفیع بود کندے نیفکند کم  
 دله در گذار آور ویم نیم خون گشت و از مزه تباراج چکیدن رفت و نیم رنگ شد و از چهره بیدار  
 پریدن نامه و خامه همچنان بے آب و رنگ و کام و زبان همان بے شهید و شرنگ ماند بارے تلخ و  
 شیرین و ساده و رنگین از هم جدا کردن و بلاخطه عالی در آور دن بر راے و الاست در د قبول  
 از جانب او سبحانه تعالی

### بنام حافظ ضیا الدین صاحب

زادہ جنت بصد دعای خواہد  
 عاشق مشوق خوش ادای خواہد  
 قلب صوفی زحق صفای خواہد  
 خلعت کدہ و دم ضیای خواہد

رسیدن فروغانی نامه بداد سیه روزی من در خشین سهل ست برادیم من خاشاکین خستامه  
از رطب و یابس زمانه هر چه نگاشته داز سنبل و ریجان هر چه کاشته پاره سلسله جنبان کیوسے  
پیشانی ست که پیش پا افتاده بود و سخته نغمه رسان مزده تن آسانیت که بچاره و بیج کاره دست  
یارب تن نازک تور بخور بساد از چشم بز زمانه چست مر ساد  
آزرده زور د با نگر دی هرگز کوازره حضرت بیایے توفتاد  
بیا نگر روزگار از بس رشکے که باغیار داشته درمی را بپا پوست گماشته از ره نوردی کو چسپه  
دیرزن باز داشته سخن کوتاه سرگذشت سامی که پامز سفر بود اگر چه شناختنی است اما سدرے  
از حال خویشم نیز گفتنی ست یعنی چون صفا از دل و دنیا از دیده شد به همان سرے دُمر اور رسیده  
شنیده شد که اختر اقبال این محال پی عظیم آباد رفته و بوکه عظیم آباد را هم خیر گفته من چون تشریح ساحل  
رسیده بجایے آب جز سراب ندیده غم جدائی سامی یک طرف داند و ناکامی یک طرف ناگزیر شبے  
با تشریحاری رختن هائے کلبه سفال پوش بروز آوردم و نیمه روز بمرزه گردی آن خط طالع خیز بر شرم  
شامگان بار الرحیل آمد بجالسه جاگز یدم و نیم شبان به پند رسیده در سایه حلقه خانقا احمد الد  
از میدم سال پوشان دناز فردشان شهر پیش از در و من جسمه دعمامه از کار چکن و یانته هر که هر چه  
ما فخر ساخته و پروا خسته به کلکته متناقمه مرانده جاسے ماندن و نپایے ماندن روزے چندے چیران  
و چشمه نگران دستم که خریداران رونق افزوز این دیار و باعث سرگرمی بازاری شوند عاقبت  
آن هنگامه هم بردارے شکست و دم از بند تعلقے که داشت زرت ندانم مال این ال چسیت  
و شفع این اعمال کیست مختصر که هنوز روز اول ست و کار بخداوند کار ساز تحول و رنگ باسخ را  
سبب این ست که روزے چار پنج در باقر گنج اقامتم اتفاق افتاده بود و بوجه عید قیام آنجا بعبد  
نمودناگزیر بجانہ باز و بجامه سخن ساز آدم

### دیگر

عاشق مشوق خصال مشوق عاشق تماشای سلامت نیاز مند بناز بائے ناز آمیز و ناز باے  
نیاز آملینری رساندوی داند که از ناز بان نخواهد رسید که اگر می رسد از بهجوران می پرسید  
و کاش اگر نرسید بوسے ازلان بوستان از درستان درین غمی داشت یعنی بلبل چسپه گفت  
دگل شغفت نهال چه آورد و شمال چه برده صبا چه کشود و بار که بست شگوفه چه نمود و زکس چسپه

تماشا کرد حرف بجز می نگاشت امانا آب و هوا سے آن دیار برق و نغمین مہر و فاست ورنہ  
 از کجا کہ خامہ محبت شامہ سنبل و ریحان نمی کاشت و نظارہ نسرن و نسرن نمی ورد و نے  
 ربط و اتحاد آن می خواہد کہ اگر دوست را در گلگشت آن چین دل شکفتگی نیرو و شکفت کہ صدای  
 خندہ گل بگو شمع نخورد و اگر حریف را بدوران انجمن خود رفتگی رود و عجب کہ تعلق شیشہ  
 مل از ہوشم نہر و لاجرم من ہمان دیار ہمان دول چنان و دلدار چنان لیکن آخردل است و  
 صد گمان چہ نہ جو شد و شوق است و ہزار داسان چنان نخر و شد نتے نشوید و بداد دل رسید  
 و دے کہ از من پر وہ اید اگر باز بمن دہید بارے بگارش در دل تن و ہید و منت برین  
 و جان من نہید

### بنام خواجہ سعد الدین المتخلص سائل

طاقت از اشتیاق بس طاق است دست کوتاہ و شیشہ بطلاق است  
 شوق یکہ تازہ در تگ و پو میدان طلب تگ منزل مقصود و در پائے تنانگ کند طالع نار سا  
 رنگرہ دعا بلند بکار فراق ناتوان و دوانا سود مند شوق می گوید کہ پائے گونگ باش  
 سر دوستی سلامت کہ راہ دوست بصر می توان پذیرد دل می نال کہ کند طالع کوتاہ با در زبان طلب  
 استوار کہ خود را بام مراد می توان برد لیکن آہ از بے سرو پائے کہ سرے وار و سرے  
 از گرہان بر آرد دانش نہ ہند و بار منت پا از سر کردن بدشش نہ نہند ہر چند دست و پا  
 در ہم زخم کہ بند ہاے جان گل بر ہم زخم اما بند ہایم استوار تر شود و دست و پایم انگار تر با بجلہ  
 روداد اشتیاق من بیچارہ چین ست و اتفاق بخت دستارہ چین سر بردوش گران است و  
 تن بر جان ناتوان بے سرو سامانی مزید بر آن نہ متاع پسندیدہ آبائی را روز باز آنہ کالائے  
 جنس ذاتی را کسے خریدار خس فروشان بفراوانی آسما ہاے کاہ بست شیشہ پوش و شیشہ  
 فروشان بار زانی طاقتاے گل رنگ کلیم کہند بردوش باین ہمہ با تعلقات بردوش است  
 سر از آن نتوان کشید و زندگی بگردن افتادہ ست گردن از آن نتوان پیچید جسز این کہ  
 رجوع بگردگار کنم چہ کار کنم آن در دمندم چون آستانہ فیض کا شانہ حضرات پناہ می بڑہ باشند  
 در حق این مستمند ہم دعاے خیرے می کردہ باشند والسلام



## رقصه دیگر

والا نامه رسید واضح گویند که کوه قلعی دور دستان پائے در گل و کم خدستی بندگان کابل مانع  
 هر بانیهای جاودانی بنوده نیست و نخواهد بود و چون چنین است ششده سخن سازیهای  
 معذرت چرا باشم و از حق پرستی گذشته چرا بپوشم عبارت آرائی کافر ماجرایست و سخن  
 سازی کفر طریق آشنایست آری دل بکار باید گوشت در کار مباش و خامه تراشش  
 و نامه مخراشش

دلمه دارم کش از خود هم خبر نیست  
 ولیکن بجیبر از بجیبر نیست  
 صغیر خامه است آید بگو ششم  
 همانا ناله ما بے اثر نیست

آدم بر سر مدعا شورا گیری خارج آهنگان بر وصل کلمه بلا فصل شنیده برین غوغای بے وصل  
 خدیدم از عهد استار خان که در امثال این مقدمات سر و دست است استفسار نیست معلوم شد  
 که رساله درین باب طبع نگشته و از نظر گذشته اگر درین نزدیکی بهم می رسد بوالا خدمت آید

## بنام نواب یار جنگ نواب اکرام اللہ خان بہادر

از عرض نیاز مند یہا کہ سرمایہ نارش و ابر دست و از شوق ملازمت کہ بگلر گوشہ درین  
 آرز دست می گذرم و می نگارم روزی برگزیده نش عزیز منشی محمد تقی در کینکالچ با من  
 بر خوردند و حدیثی از یاد فرمائی ملازمان ہم در میان آوردند شوق و امن دل کشید و  
 نیاز مند را آزمند تر گردانید ہم در آن میان دیوانہ از حضرت مینو شین محمد تقی با در خان یاد  
 مرحوم بمن نشان دادند بہ ترتیب آن منت بر سر و چشم ہنساوند دیدم و فهمیدم کہ نگارندہ از  
 کن نگاشتمہا نسخہ گرفتہ کہ این سنبھالین کاغذین پیرنہان کہ قلمتہ سخن مختصر سخن چنان زبان قرار یافت  
 کہ شبہ روز بہ ستیاری بخت انتقام از دوری و ہجوری و در نمانی او شان شریف سعادت  
 از حضور می گرم رہنما را و گردانیدہ بجا کوری راند و دیدہ مشتاق همچنان نگران ماند و روز  
 بعد از ستوہ آئین آئین منشی ہنہاج الدین صاحب معلوم شد کہ ملازمان ہم بجا کوری نہضت  
 و از اتجا بکشندہ بکلیت سعادت و در شبہ از کشتو برام پرور حاجت می فرمایند ناگزیر بل باید  
 و دیدہ بدید و دادید بستم بکشندہ در قیصر باغ بسامی نزد گاو بہرہ و رگشتم اما چون بخت خویش

ناکام بر گشتم آدم بر سر مدعا پنج تا غزل ازان دیوان ترتیب شدہ بانقل کلاصل بلا حظمی رسد  
 اگر خاطر پسند نباشد در باشی ورنہ دستورئی را آرزو مندم تا بآرائیش و پیرائیش آن گلگدہ را  
 آئین بندم اما کوتاہی فرصت روزگارے درازمی خواہد زیرا کہ بیج شش سال دابستہ و نخستہ  
 کیننگ کا لحم دور و بیدلے رامحاج دماغ پا مال غوغاے قیل و قال ست و دل دست خوش  
 باز بچہ الطفال سخن سرائی را در نقار خانہ چہ ہنجا روئے پرستی را با صومعہ چہ کار لاجرم و رنگ را  
 این کرد و کردار عذر خواہ است و پوریش گزار در طلب اجازت جہتم براہ بخت دولت بجام باد

### دیگر

طرفے اگر از جهان توان بست بر مہر علی میاں توان بست  
 خوشار و زیکہ مہر مہربانی دہر تو قدر دانی بر این ذرہ ناپچہر تافتہ دشترین عزت عزیز یافتہ  
 ہا نا مان ذرہ نوازی باعث این سرفرازی دان سر بلندی سبب این از جہندست کہ امر و زنگارش  
 این نیاز نامہ می نازم و بدین نازش از دیگران بے نیازم نگارش دگرارش آنکہ عزیز می شکر اسد  
 سلمہ تا از مدارج پارسی متعلقہ یونیورسٹی پنجاب آجے بر روے کار آور و لب تشنہ آن بود کہ خود را  
 بر کنار و دوسے عام الادروارساند و مزرع آمال را سرسبز گرداند گرفت بخشش رہ نما و  
 سنگ آستانہ والا بقوت تقاطیس دلر باشد کہ از لکھنؤ بگلزمین بھوپال چون باد شمال رہ گراشد  
 ورنہ پیدا ست کہ دران سر زمین سری بادر ی در اے بر گاہے نداشت پس چشمداشت  
 کہ بدستیار می مکت سامی بہرہ مند و ناخوش بسر نشہ بند شود تا گرہ از کارش بکشايد  
 و نقد مرادش بدست آیدع با کریمان کار ہاد شوارست ایرام را درین مقام برین باعلی انتقام ست  
 اے آنکہ ز تو امید نعمت باشد کلک کرمت کلید نعمت باشد  
 تو صاحب نعمتی ترا باید شکر شکر نعمت مزید نعمت باشد  
 دولت و نعمت بجام باد

### دیگر

سلامیکہ آئین صدق و یقین و از دیر باز گرد دست و جبین است می گذارم می نکام ہر چند  
 سلام روستانی بغیرض نیست اما چون مقصود از سلام و پیام سلامت ذات گرامی ست و آن  
 پیوستہ از راہ سامعہ و نوازاہل نیاز است لاجرم میانجی گری خامہ را دران میان دے

زائد شمرده بخاموشی خو کرده و اکنون خامه بر سر جنبش و نامه بگارش آمده سبب این است که  
 میان غلام رسول یا دگار میان کرم دین مرحوم که با دشمنان اتحادی در وادای داشته ام  
 و علیوه بران نسبت تلذی هم بمن دار و خطی در باب بنای خودش نکاشته و بنیادش موقوف  
 بر مهر بانیمای سامی گذاشته یعنی می خواهد که ستونی در میان بگذارد و کوشکی بران برآورد همانا  
 خامه ام را محاد آن عمارت نصیده و نامه ام را بپیرنگ آن تعمیر تصور ریده است اگر چه جرأت تحریر  
 سپاس نامه در این هنگامه نداشتیم اما نظر بر چشم مروت و عین عنایت سامی مصدرع اوقات  
 گرامی شدم و می شوم که اگر از کوشش و کشتن سعی سپارش والا در صورتیکه ضررے بان جناب  
 بنوده باشد بنا به مرادش قیام پذیرد و توجه درین نه فرماید که سعی بخیر خود خیر باشد اگر چه بخر باشد  
 ع بدان گناه که نفعی رسد بغیر چه پاک والسلام

### دیگر

تسلیم خدا آگاه که در روز از بگاه خیال در دو نامه نامی کرد و خاطر می گشت دگوناگون محتمل  
 گرامی در دل می گذشت ناگاه شمع فانوس خیال جلوه گرد و دیده ددل شود گشت یعنی  
 بر واند دیوانگانه اشفاق با ددل سوخته اشتیاق رسید و خنده صحت و سلامت رسانید  
 لطف ابرو سے رانازم که بنامه و جامه سر بلند و خرسند گشتم نامه آئینه داد و در عا و جامه بر آئینه  
 چهرت افزا شد چه مطلع از بحر مزج است و مقطع از بحر ناپیدا کنار شاید تحریفی واقع شده دیگر  
 اشعار غزل جم دیدن دار و که بدان حکم توان کرد اما در صورت مقطع را با مطلع نقلی نیست  
 اگر از مضارع گفته شود رکن آخر مخفی است با جمله منصوبه درست نمی نشیند آنرا و داند و ابرو سے  
 یا کاتب که چه هست و چه بود اگر غزلے تازه رقم فرموده باشند بقلم آزند

### دیگر

نامه نامه نامی از راه ربانی با جامه لاثانی رسید لذت تند کمر سنجشید و پیش صدرا و تسکین دلم  
 حاصل شد دیدن بهر باره ام مشتاق دیگر باره شود ز سبب نامه که این چنین جامه با خویش آورد  
 و نغمه خامه که این همه باره نامه پیش آورد و نغمه نامه و جامه کیو سخن در یا در نهایت که چگونگی گوشه  
 دلر با آنهاست من دانم و دل که این نواز شماسر مایه چه قدر نواز شماس است و این نواز شماس پیرایه چه پایه

طراز شہاست یارب این جلد نوازش و نازش بیہوستہ در افزایش باد

## بنام شیخ مصمم علی صاحب مثل بر شہید

اے آیت شان دشوکت ملک وجود در شان تو گشتہ نازل از رب دود  
الطاف نہانی کہ باسن داری در پردہ شہد آخسر آمد بشہود

کہ رنشات و تسلیمات عقیدت مندانہ کہ دل خوکرده دوست می نگارم عنایات و کرامات بزرگانہ  
کہ شہد شاہد دوست می گذارم خاصہ درین ہنگام کہ موسم سراست و نیاز مند عرق مصفی با شہد  
استعمال می کنم دور بازار خالص بدست نمی آید اندیشہ چون گس درین ہوس بود کہ ملازم دلالا بسوئی  
از عمل مصفی رسید و بجام رسانید۔

ادصاف عمل بود چو افزون ز قیاس آن کہ زبان کنیم شیرین بقیاس  
از بندہ چہ آید کہ خدا فرمودست در شان عسل فیہ شفا لکناس

## بنام فتنی غضنفر علی صاحب قبلہ

نگارین نامہ باز گین چامہ شادان و شادمان کرد چامہ اول زبان زد اصلاحی خامہ انگاہ  
درج پانچ نامہ گشت چشم بدور بر غزل سرائی قادر بودن و بعد از سالما غزلے سرودن یعنی  
چہ انوس بر نیزنگ زمانہ و بے رنگی نیزنگ این انسون دانسانہ کہ طبعے رنگین دارند آب و رنگے  
بروے کار نمی آرند ہانا قلم طوباعلم اگر از نثر سوادے روشن گرد اند نخلیست سایہ گستر کار و انیان  
زیر سایہ اش آسایش گیر و اگر از نظم نظامی ہم رساند در حقیقت ار آور جہانیان از نور بخش  
حلاوت پذیر و در نہ جوہ نامہ خداست نہ سوختنی و نہ فروختنی یا بی بیوائی بوریاست نہ نواختنی  
نہ درخور قلیان ساختنی نے نے بچو ابے اینکہ ع مولوی از خود حکایت می کند، من از طبیعت خود  
تکایت می کنم و مضمون اینکہ ع از کوزہ بہان تراود کہ در دوست از رویت خود روایت می کنم  
خود در مادہ این دردم و افسردہ این باد سرد اگر دی ماہست و اگر تیرست سینہ را حکم زہر پرست  
دل مردہست و آتش افسردہ من داغم و دل عمریست کہ زبانہ از زہنم سر نکشیدہ یعنی غزلے  
شمع شبستان شہود لگدیدہ لاجرم گفتارم پندناصح بے عمل باشند کہ حرفے می تراشد و ما سخ  
بیشتر شد نظم از بے اثری حکم باد و حکم از بے ثمری حال سر شمشاد دارد و گوش کن احوال ما و بگذر از احوال ما

## بنام برادر عزیز مرزا غلام مصطفی صاحب در تعزیت مرزا سعد الدین عجم

بیهات بیهات چاشنقہ ام کہ گفتن نتوانم و چنانکہ گفتن نہ انم ہم ہفتن نتوانم  
راز درون خانہ کند گل ز سوختن نتوانم نگاہداشت زبان ز بانہ را

آتشے کہ درین روز ہار ان برگزیدہ و دوران افتاد زبانہ اش ہر سو دیدہ تاکہنور سیدہ و سیلابے کہ  
بنائے آسمان سالی ازان خاندان برانداختہ از کجا تا کجا تاختہ از چشم زخمیکہ در چشم زدن آن چشمہ نمر  
و مردت رسید بگرہ چگونہ خون دغولانہ دیدہ چون بیرون نشود و از روز سیاہی کہ آن چشمہ و چراغ  
مردی و قوت دیدہ عالی و اسافل از دود دل چہر سیاہ پوشند و بار و اغیار با حال زار چہر اخڑ مشند  
افسوس افسوس از خمر رسولی سعد الدین و عزیز می خواہد سلام الدین معلوم شد کہ طیب در دستان  
روزے چہار بخورد شامز دہم عزم و دیدہ ہم روز نام شب دیگر شد یعنی سعد و سعادت رخت  
از میان بست نگویم کہ مرزا سعد الدین چشم از جهان بست بلکہ

دیدہ سسر و بست ز نادیدنی	دیدہ دران پردہ بسا دیدنی
دیدہ جمالے کہ سزودیدنش	چیدہ گلے را کہ توان چیدنش
دیدہ کہ بست او بر رخ حق کشود	بست دکنشادے عجبے او نمود
ز گس بیمار و دل زار داشت	بو کہ ازان گل بگر خار داشت
مشرقی مقصود ز بس دور دید	دل کینارش بطپید دور سید
اے کہ بیک بار بریدی ز ما	تا چہ شنیدی و چہ دیدی ز ما
رفتی و آنجا تو بے ما چہ رفت	بے تو چہ دانی بمن اینجا چہ رفت
نامہ ازین پس کہ نگار و بمن	در بنگار می تو کہ آرو بمن
نامہ برے بہر دلاسان فرست	مرغ اولی اجنہ را فرست
نامہ کن انشاؤ بیانش بیند	چشم براہست دل مستمند
جائے تو ہست آسودہم و قیاس	رہر در بہر ہو درہ شناس
کیست کہ ہینام مرا می برد	در برد آسودہ ہر کسای برد
منکہ بسیار تو ام اکنون عبور	ہر کہ دعاے ہرستم زدور
باد مستقام تو بہشت برین	روت امین میکند آمین برین

ہے ہے این نالہ چند کہ از دل در و مند برآمدہ بمقتضای بے اختیار بی تہیاریست در نہ تہمید  
 شریعت و تنبیہ طریقت ہمین است کہ در امور تضاد و از چون و چرا و قدم جزورہ سلیم درضا توان زد  
 پس صبر و رضا بر عمدہ ما و شماست و حق با ماست کہ ان اللہ مع الصابرين و در حصول این  
 رضیہ بتوقع واقعہ نامرضیہ اعانت از اذتعالی و استعانت بر ذمہ اعزاد اجاست کہ ایاتک نعبد  
 و ایاتک نستعین بعد ازین چشم امید از ان مجموعہ صدق و صفا مرزا غلام مصطفی آنکہ در تعلیم و تہذیب  
 و تہذیب و ترتیب فرزندان در در و مندان و دو بستگان و دل شکستگان نش مصروف و مشغول بودہ  
 بروفق آن خانہ و خانندان روز افزون می نمودہ باشند کہ اکنون ذات سامی بجایے پدر بزرگوار  
 بلکہ قائم مقام جدی اقتدار است اللہ بس باقی ہوس

بنام نشی پیاض حسن رضا دانش و تعزیت مادر ایشان ضلع مظفر پور اٹک خانہ ہوا

رسیدن غنماہ با جامہ حزن با نگزاد و جامہ حیرت افزا خار در جگر شکست الحق سایہ برگرفتن مادر  
 نربان از فرق سایہ پروردگان خزان باغ زندگانی و بیخ کن نشاط روحانیت اما دانا دانند  
 کہ ہر دانہ کہ در ہفتان کار و چندین دانہ بار آردنی کل سنبلیہ تا پائے جتہ حرکت فطرتش از خاک  
 با فلاک رساند و سیر و دریش باز از افلاک بجاک لاجرم این ہمہ آثار گردش سماوی و از  
 نباتات تا حیوانات ہر کیے را حادثیت خاصہ نوع انسان را کہ گل سرسید گلزار حیرت انگاہی  
 و گلچین گلگدہ حکمت الہی است پس اتصالے ہمیش و مقتضای دانش آنکہ اگر شجرے سایہ گستر از  
 لطمہ باد صرصر از بیخ بر آید یا از پاور آید مضطر و متاثر نگردد بلکہ شعولی دعایے ریشہ و دانیش  
 در باغ جنان دستدعی سرسبزی جاودانیش ہر زمان از در گاہ ایزدمنان باشد یارب آن  
 نروگی پرده عصمت جملہ نشین تصرے از جنت دہر کیے از سایہ پروردگانش جاگزین آر کیے  
 از دولت باصحت و سلامت باد اللہ بس باقی ہوس

بنام سید شمشاد حسین صاحب مقام سیوان ضلع سارن

نامی نامہ گرامی جامہ رسید و عزیز را اعزاز بخشید بنام ایزد و در نظم و شکر ملی شکر یزد در تہ  
 شکر خیز دارند لاریب بقول لسان النیب  
 شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند زمین تند پارسی کہ بہ بنگالہ می رود

خاک قلم و دغا که که معدن این قندست قلم اهل قلمش با نیشکر ہم پیوند چنانکه تصانیف مینو با نگاه  
عبیدے عبد اسد سیادت مناقب سید صاحب وغیر ہم گواہ این حال دشا ہر این مقال است  
اما چون من بچھرانے را ہمہ دان و با کلیم ہمدان ہمزبان دانستن فروغ دروغ کو کہ شب یا  
لمعہ تجلی طوز گریستن ست حاشا تم حاشا من کجا داین سخن کجا آواز دہل از دور خوش می آید  
و سراب چشمہ آب می نماید منکہ اصلاح حال خود ندانم اصلاح مقال دیگران چون تو ائم علاؤ برین  
ز سال ست کہ از در طہ رود بار عوارض دشوار چند بار جان بسلاست بروم و در ورق طوفانی  
بکنار آوردم لیکن از جذر و مد بحر موج زمانہ و لطمہ چارہ موچہ اختلان عناصر چہارگانہ پیوستہ  
مضطرب و در خطر دم دل و دماغ از کار و طبیعت از اختیار رفته ست ضعف قوی گشتہ و ناتوانی  
از حد در گذشتہ با این ہمہ باشعار رسلہ سامی رسیدہ ہر انچہ راے ناقص من پسندیدہ نماید  
یا ناپسندیدہ قلم نفی و اثبات کشیدہ شد چشم کہ از رسیدش بیابا گمانند کہ چشم دول نگرانند۔

### دیگر

دیر است کہ نامہ نامی رسید بہت وزنگ پاسخ را سبب اینکہ ہمہ سرم یعنی اہل خانہ نام رہنمور افتاد  
و مرابری نشانہ رود و دادہ لیکن از دوسہ روزنی با جملہ سکونیت اما بنور قابل اطمینان نیست او تسالی  
صحت بخشد انچہ در خصوص اصلاح نثر نگاشتمہ اندر حق اینست کہ گنجایش اصلاح نبود و نہ بہت  
اگر غلطی و سہوے می دیدم و غلطی و تصرّفی میکردم البتہ نثر را ہم انواع گوناگون و اقسام بظلمت  
مطلوب یکے رنگ زرد است و مرغوب دیگرے لون و ردیلیجان بر سپید چینی سیاہ کنند  
و صیجان تار و پود رنگ سیاہ می کنند صنوبر قاشقان بر رنگ فاختہ و لدارہ و بنفشہ سویان بہ بند  
رنگ بنفشہ افتاد و ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است۔ سہ نثر ما ظہوری موالیہ ثلاثہ  
ایچہانت و چار عنصر بیدل چار آخشیجان۔ رنگ شہماے ابو الفضل دفتر کردہ ایست  
از فضل و فیض فیضی عین بدل صاحب دروہ نادرہ نادریں و مطالعہ تحریرات دیگر  
مورخان طالبان را بسند صبح جامی ساتی میکدہ راز و نیاز و سحر بیانی خسرو عین العجاز  
بہج آہنگ غالب بدل نوازی آباد و بادستان مذاہب ہم نوا ابتداء این اکبری در صفا  
آئینہ اسکندری با جملہ ہر طرزے را طرزے دہر نواسے را سازے ست دانندہ را باید آہنگے  
کہ بردار خارج آہنگ نشود و ہر لہجے کہ پیش آید بے را ہمہ زود سے۔ ستاع نیک ہر دوکان کہ باشد باید خرید

جهان شهرست مالامال از خیر و نیکو کار  
عزیز می توانی یوسفی باید خریدارینجا

### بنام خواجہ حسین الدین صاحب بنارس پچھاٹک سلیم

گرامی نامہ رسید و عزیز را اعراض بخشید ہر چند روزگارے درازست کہ از طرفین کوتہ مستلی دست وادہ و از جانبین خاموشی اتفاق افتاد اما مقصود از نامہ و پیام یاد آوری دوستان یک دل نیست و آن طرفین را حاصل پس خط و کتابت در میان حرفیت باطل حاشا کہ یاد خواجہ مرحوم و یاد کار خواجہ مرحوم یعنی آن مخدوم از خاطر فراموشی در زبان از تذکار آن خاموش شود گو خامہ بر رفتار نیاید زبان گرم گفتار است و دست اگر از کار رفته دل بیمارست اما از آثار امراض سابقہ و استقام لاحقہ اگر دوروزی ہم آغوش تندرتیم چارہ روز بہ روش کماستستی روز بروز ضعف قوی و قوت ضعیف می گردتن پیوستہ نقش قالمین و سر ہمیشہ دفن بالین است لیکن بیاد دوستان در گلگشت باغ و بوستان است انشاء اللہ درین نزدیکی برخوردار می الدین انسکپٹر بنکھامے و ہیئت بچشم من مشرف از جمال باکمال سامی و سعادت اندوز ملازمت گرامی شود بدیش اینکہ ابریشم بانان بنارس با مداد سرکاری انجمنی از گروہ بزرگان و مخزنے یعنی بنکھام از سرمایہ سترگان ترکیب دادہ تار و پود نظم و نظامش بدست بر خور دار مذکور نمادہ اند۔

### بنام خواجہ حسین الدین صاحب

نامہ نامی متضمن اعادہ مرض سابقہ و از اللہ آن بمعالجہ لائقہ ہم متمند و ہم ترسند کردیاد و ب تمنت بناز طبیبان نیاز مند مباد وجود نازکت آزرده گزند مباد  
الحمد لہ تم الحمد لہ کہ از ان در طہ نجات و در ان ظلمات آب حیات یافتند آئندہ از مضرات این مرض احتیاط و با مصلحت آن احتیاط داشته باشند در ایامیکہ برخوردار و صی الدین شرف ملازمت ممتاز و از بنارس بازگشت سپاس گذار اشتفاق و اخلاق آنجناب بود و من اظهار آن سپاس بزبان و زبان ناسپاسی انکاشتہ محول بجان و جان داشته ام شکوہ غیر حاضریش کہ شکوہ ہمد و صحبت از ان پیدا است بجا و بگمان من این استیجاب است یکے ہجوم کار سرکاری و ددم از جانب جناب تکلفات مہمانداری سوم خوردان را پاس بزرگداشت سترگان و بزرگان کم از دور باش نیست کہ کسوت خوردی و بزرگی از یک تماش نیست با این ہمہ بعد مراجعتش



مضمون محبت نامہ گرامی گوش گذارش می کنم گویا گوشه نشین می دہم

### بنام مولوی عبد الغنی صاحب اکبر آبادی

چند روزست کہ نظم در حیحہ نظامی با اعتراض فلسفی بگرامی بر ناروائی سکہ نامی و جواب آن از علانی  
و تحقیق و تدقیق آن از جانب جناب سامی در روز دیگر صحیفہ شریفہ کہ عنوانش جز سواد کلمنٹانے  
از جملہ تراشت رسیدہ سواد دیدہ روشن و نقضائے خاطر گلشن کردہ ہر چند بعبت عوارض لاحقہ سابقہ  
دل و دماغ گلشت گذار سخن و چشم و گوش تماشائے این چمن و ترانہائے این انجن تدارم با این ہمہ  
سطر سطر آن اوراق شکر با نگاہ زرت دیدم و بحر حزن رسیدم سبحان اللہ تعالیٰ تفتانت میانی  
در زات معانی در مدائح حضور نظام و انتظام موزونی کلام طراوت موسم پر شکال درین خشکسال  
انبات کامل عیاری سکہ نشاہی و نفی اعتراض داہی کماہی را بکلام زبان ستائیم چگونہ از  
عمدہ آن برون آیم درنگ پاسخ را سبب اینکه کما بیش یک سال ست کہ سرفہ بیہرہ گویا حقیقت است  
و مانع تقریر و تحریر درین نزدیکی تا نید موسم برد و حرکت یک ہواے سرد گردازد ما غم بر آورد  
اما از چند روز آن جوش و خروش فرو نشست کہ بسبب خراشی و ہرزہ درائی برد ا ختم کردہ اینکہ  
ترکیب مرقومہ اگر چہ درست لیکن مصرع غمت سست است نہ در روایتش شبہ است  
نہ در عیارش تنگ کہ برائے سرہ بودنش استاد میر فیان سخن محکم ست چنانکہ خود از نگاشتہا  
کلک جواہر سگ سامی واضح و واضح است۔

### بنام نشی ریاض حسن خان صاحب دانش مدرسہ سولہ پور

ہم خانہ زبا لیم آفتاب گذشت

ز بخت خستہ مرار در شب پنجاب گذشت

شبے کہ بعبت سرفہ ام صرف بیداری و اختر شمار می شد صباح آن تشریف ادوی سامی  
بیرادر گرامی عزیز را باعث خواری و شرمساری شد آنس کہ اہل دانش بیدارش و دار و سے  
بیداری بکارش نکردند آلبے برویش زدند کہ از بخت آب نمی گشت و تابے بپوش نہ دادند  
کہ بجز تیباب نمی گشت کہ چہ خودش بے گناہ است اما دل در زبانش عند خواہ معافی  
را خواستار در رسید سامی را طلبکار و السلام مالوت الاحرام

## رقعہ دیگر

نامہ نامی باطبع زاد گرامی رسیدہ عزیز راہم باعزاز رسانید وہم سرخوش گردانید کہ ہنوبہند ستارا  
از شیرہ خانہ شیراز در دے در ساغر و این بوستان را از دوستان ہر جا بلبلے نو اگرست فخر الہ ثم حمد الہ  
یارب ہمیشہ درین چمن گرم نوا و بارگ و نوا باشند ہر چند من بے برگ و نوا را از بائے سخن سرا  
دادہ اند اما پردہ از اسرار این من بردے من نکشادہ اند گفتارم ہر نہ درائی و رقارم باد بیجائی  
بیش نیست علاوہ برین از رنجور یہاے ایام سابقہ و امراض لاحقہ دست و بازوے گونے بازی این  
میدان و ترکازی این بیابان ندارم از بجلکہ یک سال است کہ سُر نہ بے پیر گلگیر و اکثر تفریح تحریر و  
تقریر استفسارے کہ از پیر طلیتسم و ادب آموز طلیتسم رفتہ است شعرے بیاد داد و ہونہا سے

کے از ظہوری و ز نظیری رسید عزیز پینہ فیضی کہ از کلام الہی بیمار رسید  
نے نے این ہرزہ درائی نہ خود نمائی و خود ستائست بلکہ عبارت آراست ورنہ من کم کہ من دانم  
با اینکه از ہر باتینے چیزے و از ہر عزیزے چیزے قطرہ قطرہ از ہر دریائے درجہ جود از ہر نیلے  
از ہر شجرے ثمرے و از ہر گدیورے برگ و برے در یوزہ کردہ ام اما ہنوز در دیشے بے بقا عتم  
دوریشے بے استطاعت و احوال در دبستان اہل کمال طفلے اجد خوان و کود کے کج ز بانم سے

عشق می گویم و من گویم زار طفل نادانم و اول سبق است  
با بجلکہ پیش ازین ہر جہ گفتہ ام خارے یا گلے از ہر گلزینے رقتہ ام در خاطر خاطر خلیدہ باشد  
یاد دل را سنگ گشتگی بخشیدہ باشد اکنون فارغ از ان جوش و خروشتم و چون بلبل خوان دیوفاوشتم  
لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی وہاں بر چہرہ زتھے بود وہ شد

## پاسخ نامہ چامہ لوی عجلد لغنی صاحب

درود نامہ فرودغانی و چاہاے نورانی تکرار تجلیات معانی و زول آیات مثانی است کہ  
سینہ را طور سینا و دیدہ را بینا کردے

بیاض نامہایت میر از دل سیا ہے را چہ نہاست برین جلون ہاے گاہ گاہے را  
با اینکه از خیرگی و تیرگی کہ فی الحال لاحق حال من خیر سگال است دیدہ دیدن و گویں شنیدن  
ندارم حلقے دانی و بہرہ کافی بردم و می برم یارب سواد خامہ و داد و درین وادی پیوستہ  
دانش افزا و مینش افروز باد

## بنام نشی دلاور علی صاحب بمقام الور

مجموعہ جامہ بادل آؤزیر نامہ رسید تثنہ را بے رفتہ بچو و مخمور را شرابے کمنہ و سبوا آمد آہ از زمین رفتن  
کہ تارفتہ اند حرفے بزبان قلم و پرستشے از احوال ہم نہ رفت از بیدلان بریدن کاؤل آؤ است  
و یا خاصیت آب و ہواے الور

ہر چند راہ لطف و مدار از رفتہ از دیدہ رفتہ ز دل ما ز رفتہ  
الور و لکھنؤ مسافتے در میان ندارد کہ برادر پرستش و در افتادگان نتوان رسید بلکہ درین عہد  
فرخ ہمد ہر لکے از ہندوستان بچشم دوتارن اندازہ دان یک اینج بیش نیست چہ اینج عبارت  
از فلوس مروجہ حال است کہ محتاج بدان شاہ درویش نیست با بجلہ اکنون کہ با رسال این  
رسالہ چارہ رنج سہی سالہ کردہ اند شکوہ مبدل بشکر استع شاد باشی کہ کردہ شادوم  
بعلت صداع و سرگمہ و ز کام درین ایام دیدہ از دیدنش سیروزبان از خواندنش لذت گیرند  
ایہاے کہ بطلب ہرزہ در ایہاے من رفتہ است سخت سرگدشت من سید نیست و آن اینکہ  
پہنچ سال است کہ رنج روز از تندرستی دورم ہر چند از ان در طہ جان سلامت بردہ اما اثرے  
از ان دشا کترے از آتش کاروان باقیست ضعف روز بروز قوی می گرد و جمیع توحی اضعیف  
علاوہ برین درین زمانہ کہ آردوے ہندوستان زارا آبر و نمائہ بلکہ آردو آن آردو نمائہ  
پارسی غریب الوطن را کہ پرسد بنا برین سخن گفتن کم اتفاق افتاد بلکہ می توان گفت کہ پہنچ گفتہ ام  
از مطبوعہ چیزید بیضا کہ مرسل است پہنچ موجود ندارم توقع کہ بر غم گذشتہ الحال گاہ گاہ یاد شاد  
میکردہ باشند والسلام

## بنام راجہ درگا پرشاد صاحب تعلق قدر سدیہ

نامہ نامی و نسخہ دل سپد کہ ختمہ دل بدانش بستہ را داروے سود مند و وارستہ از قید خردتہ  
زنجیر و بند است پردہ کشای حسن ذات و صفات مصنف و دیدہ و رد ہر صفحہ اش  
آئینہ دار جمال و کمال مولف صاحب نظر است بنیش افروز و دانش از آآمد  
یارب این تصنیف شکر ت حرف بجرن طالبان را از بر و مصنف نامور صورت  
تصنیف اصناف دیگر باد والتسلیم۔

## یوالد سید ابراہیم محمد حافظ صاحب کتب میرٹھ

السلام علیکم قلبی لدیکم - از نیم در و دنامہ نامی بر خوشین تابعدم و چون غنچہ در پیرہن نگنجیدم  
کہ بزرگان را با من سرے و دیدہ بدان را با من نظرے است و قبل از ان چاہے کہ امی محسم  
بذریعہ سید ابراہیم صاحب دانش افزا و پیش افزو ز گشتہ ہانا با شہسوار پنج پوری پنی ظہوری  
در عرصہ سخن عنان بر عنان تاختہ اند و در غزل گوئی گوے سبق از غزال نکالان این میدان برود  
اگر چہ ظہوری این خیابان را باغبان و از گلکاری نقش پائے گلگون قلش این گلزمین گلستان است  
منکہ خارا ز گل دسر کہ از گل نشانم ہواے گلگشت این باغ و حوصلہ بادہ پر زور این  
ایاغ ندرم آنکہ اصلاح حال خود نماند کہ اصلاح قال و مقال دیگران چون تواند کہ در خاصہ  
درین زمان کہ از دیر یاز دستخوش رنجور ہماے بے در پیے و در کشاکش چند و مدرک پیہم  
ضعیف روز بروز قوی و عمر در درار و یست دعا کنند کہ او بیجا نہ خاتمہ بخیر گرداناد بانون و الصاد  
تصیدہ کہ بطرز سر تصیدہ قاآنی دہفت بند نعتیہ مطبوعہ کہ موجود بود مرسل است والسلام

## بنام منشی دلاور علی صاحب طرز می مقام باپ و شمع میرٹھ

نامہ دلاور دلتوا از طرز می معنی طراز رسید و عزیز ناچیز را بعد از روزگارے دراز سرفراز گردانید  
سخت سپاس پرس و جو ہاے سامی می گزارم پس حال خود می نگارم عمر یست کہ در ماندہ و رہاے  
بے در ماتم زبان پیری و ریاح ہوا سیری نزلہ و ز کام و سرف نافر جام یکطن منصف و ناتوانی  
و پریشانی ترددات انسانی مضاعف بران اگر ہفتہ طبیعت چاق ست ہفتہ دیگر طاقت طلاق  
چنانچہ در باخ رنگ ازین و دست داو در دیگر ذوق سخن است کہ ازنی آدر دست  
داغش بر دل و سوادش چون سوید اور دل ماند بارش و گل دست و زبان از نگارش  
و گزارش آن عاقل افتادہ

یک سر ہزار سو و ایک دل ہزار در دست نازم سخت جانے کان ہر این نبرد است  
نسخہ از قیصر نامہ پیش من بود یک سال است کہ دوستے بارادہ طبع درادارہ الہ آباد ہر گوئی با ہر  
ورے چند خبرض صحیح فرستادہ و من باز پس فرستادم از ان باز صد اے برنجاست ندانم چہ اتفاق افتاد  
اگر قبیلہ ہم طبع شد نسخہ خواہم فرستادہ - والسلام

## بنام مولوی اعجاز حسن صاحب کبیر رسول پور ضلع مظفر پور

نامہ اعجاز ختامہ عزیز راعز و جان عزیز را امتزاز بخشیدہ باسخ امجد علی مکرہم بنے اتفاق افتاد و اعجاز را داد آن انسون و انسانہ دادن ساسا نرا چہ لذت دادہ باشد منکہ از بزم تو دور افتادہ ام اے و اے من - شیشہ و ساغر پرازے بود خالی جائے من من از پارسی شیخ صاحب سرورے حاصل کردہ ام و جناب سامی از پارسی داند و ہر دو گفتار شیخ قابل اعزاز و عزت است پیرے کہ دم عشق ز بند بن غنیمت است از کیفیت مزاج ابوالحسن خان تحجیم کہ با این ہمہ پزشتگان جاذق افتادہ تمام رونہ داد مکر کہ پزشتک حقیقی شفاے کامل عطا کناد

## بنام مولوی ریاض حسن خان صاحب دانش

تسلیم دیروز ریاض نامہ دپیر روز اعجاز نامہ از کلکتہ و اقبال نامہ از رسول پور با بلٹی مورخہ ۲ جون ۴ جون رسید سید ہسناز دانہ لچو از استامپون آورده شد پنجمہ کاری کار پرداز و الارا نامہ کہ با این ہمہ گرما یک دانہ ہم را انگان نکروید تا اینجا رسیدہ ہمہ رسیدہ خامہ خام کار در سپاس نگاری با این دو شکر گفتا کرد این میوہ کہ جسا و دانہ آمد سرما یہ شیرہ خانہ آمد یا از پے در د شکر نعمت تسبیح ہزار دانہ آمد حسب تحریر گرامی این نیاز نامہ معنون بہ ٹیڈ شدہ موقع کہ از رسیدن مع انفر و احوال عزیز ابوالحسن خان دستخارہ و چارہ شنان اطلاع دہند و سلام من رسانند خدا کناد کہ تبدیل آب و ہوا سبب شفا شود - والسلام بالوف الاحترام

## رسید نسخہ روڈا و مدرسہ نصرت الاسلام

نسخہ روڈا و نصرت الاسلام با نامہ نامی بہجت پیام رسید و عزیز ناچیز را اعزاز بخشید سپاس آتی بجا آورم کہ اہل کشمیر را بہ تحصیل علم گرائیے و دوران گرائش نائشے بہید آمد نزدیک است کہ آن سرزمین در بلند باگن بچرخ برین دسترن و سرین آن گلزمین در روشن سواد

پرن و پروین رسد اهل کثر اگر ہمیں راہ می سیرند امید از خداست کہ در علم و عمل از جمله مل  
گوئے بلقت می برند۔ ہادی این وادی شاد و آباد باد کہ نہ بنیاد این مدرسہ بلکہ منت  
بر سر کشمیر و اہل کشمیر نہاد برادران قوم را واجب است کہ ہمت بر گمارند و دایہ در سے  
قدے قلمے ازان در بیخ نذارند توفیق رفیق باد و باشد التوفیق والسلام علی من اتبع الهدی

### بنام عزیز می خواجہ سلام الدین در ابو

رفتن بہار صاحب درین زمانہ از خایہ کشش آب و دانہ است و بس در نہ روزگار رفتن  
در حیات والدین بود کہ مرد و وارغ حسرت دیدارش بجا کہ برود ناما مقام شکر و سپاس  
ایزدی است کہ آب ہواے کشمیر با مزاجش سازگار و شکار تہاے جسمانی کہ از چندانہ داشت  
رفع شد خدایش با برگ و ساز ازین سفر دور و دراز باز آرد آنچه در خصوص فرستادن فوٹو  
نگاشتہ و پیش ازین ہم نوشتہ بودند واضح باد کہ چون این امر از ممنوعات شریعت گاہے  
باین طرف توجہ نشد البتہ چند سال است کہ جمعے از اجاب گذار آمدہ و صدیئے در میان  
نہاوند مرا بران جائے دادند و نقش مرا و خویش بر کسی نشانند یعنی چشم زدن عکسے  
از من در منے ازان بمن ہم حوالہ کردند و بر خوردار این الدین آن را در آئینہ خانہ گذاشتہ  
در پشتگاہ خویش آویزان داشتہ اتفاقاً روزے دوستے از کلکتہ آمدہ بود با طر تمام  
با خود برد باین عہدہ پہچان کہ چون این صنعت را در کلکتہ رنگے و رنگے دیگر است چند فوٹو  
ازین گرفتہ باز پس می فرستد لیکن تا حال نفرستاد و نہ من استدعاے کردم اکنون از تحریر  
آن عزیز تحریر کیا فرستادش میکنم اگر می فرسید خواہم فرستاد۔ فی الحال کہ موسم پسیری  
وزمان دگر بہت جز موسمی در زیر سیاہی رنگے ندارم کہ طرح بزنش توان ریخت  
و جز رنگ سرنگے ازان از رنگ توان ریخت و ہر دم از ہر روز جزشت استخوانے نیست  
و از درون جز نیم جانے نے وقت است کہ جان بجانان توان پسرو استخوان بسان  
تفاس از من جز خجالت و عکاس از خود جز ظالت چہ کشد درین حال مطلعے کہ آئینہ در صورت  
حال من و چہرہ پر از مرتع خیالی من است بیادم آمد بر عایت آن تمام غزل فوٹو را لم بہت  
برائے تفریح طبع آن عزیز نگاشتہ شد و ہو ہذا

آنکہ خاموش است در تقریر تصویر است و من

و آنکہ خاموش است در تقریر تصویر است و من

انچہ باشد بے ثمر نخل مرادم ہست و بید و انچہ آمد بے اثر فریاد و زنجیر است و من

رقمہ کتب نشینی آفاق احمد ابن حیات احمد صاحب ابن شاہ التفات احمد صاحب

بیا بسم اللہ آہنگ ثنا کن	ذات قرأ باسم ربک ابتدا کن
بود سر عثمان مصطفیٰ بس	زبان لوح طلسم و لکشا بس
محمد حامد محمود اوح حق	محمد عابد و محمود اوح حق
بود مصباح این زطاق احمد	سواد دیدہ آفاق احمد
روا باشد کہ بخت التفاتش	برات چشمہ آب حیاتش
بلے علمے کہ دار فیض عرفان	بود سر چشمہ آب حیات آن
برائے کسب فیض علم دینی	مبارک باشدش کتب نشینی
الف با از لبش گزید چو سیراب	شود و خود جلوہ گران آب نایاب
الف گزید و کلید قفل ابجد	کشاید گنجی از فیض ابجد
السی باد این گنجور از ان گنج	گمرایزد گمراہ باش و گمراہ گنج

و اور دانش آموز را ستایش نگار و سرور بنیش افروز را نیایش گزارم کہ تقریب کتب نشینی  
بر خور و آفاق احمد سلمہ اللہ احد بتاریخ ماہ روز دت معین  
و سواد و بستان عز و جلال روشن گشته چشم داشت از اعزا و اوجا آنکہ بتاریخ و دت مسطور  
از نزدیک و دور رونق افزا سے این بزم سرور گردیدہ و اعی را منون منہا سے  
بے غایت در ہون عنایت ہا سے بے نہایت فرمایند

بعرض بار یافتگان بارگاہ جہان نپاہ کیوان پاکگاہ سلطان ابن سلطان خان ابن خان  
انہ حمید مجید محمود الصفت و الوحید السلطان عبد الحمید بن خالد بن ملک سلطان و فاضل علی العالمین  
حسب فرمائش مولوی ولایت حسین صاحب بہ آبادی

درین ایام تڑ بہت پیام کہ حدیقہ آمال و امانی تازہ و زرمزہ شادی و شادمانی بلند آوازہ است  
شرد و عزت افزا سے یاد فرمایند ہا سے اعلیٰ حضرت می رساند قدر قدرت دلو سے نوید لکشا سے  
عطا سے تمغا سے عز و عزت بغدادی مجور از ان در بار دور و بچنے پوتہ و حضور سامعہ از اصحاب

واقطار دین الاقران سرمایہ اختیار و پیرایہ اعتبار این ذرہ بمقدار گشته پس بزبانے کہ ہم  
بخشیدہ اوست و بروانے کہ ہم در تن دیدہ او بفرج اے لکن شکر تم لازمیہ کم سختین  
شکر این نعمت عظمیٰ بدرگاہ الہی کہ فروغ افزا و سودا افزا و ماہ تا ماہی و سپس پاس این دولت کبری  
بحضرت شاہنشاہی کہ فرمان ردا و فرمان فرماے سپیدی تا سیاہی است ہی گزار دو آن  
تغای سلطانی را کہ عطیہ سبحانیت ہی کل گلوے جان و حریر بازوے ایمان پنداشته عزیر تر  
از جان و جان داشته ہموار و مصروف مشغول بدعاے فتح و نصرت و ترقی و دولت حضرت  
امیر المومنین معین المسلمین بودہ وی باشد و خواہر بود۔ نظم

الہی تا جہان باشد تو باشی	زمین تا آسمان باشد تو باشی
شہے کان زرفشان باشد بجیتی	حے کان مہربان باشد تو باشی
ہمے کان درین گلزار امین	ز آسپب خزان باشد تو باشی
کریم و باذل و رادے کہ دستش	حریف بجزو کان باشد تو باشی
جہان گیر و جہان پرور جہان بخش	جہان بان تا جہان باشد تو باشی

۷۸۶

کرمی و امجد کم۔ تسلیم گرامی نامہ اعزاز بخش و قدر افزا آمد آنچه در خصوص شعر و سخن  
نسبت من پنداشته و نگاشته اند حسن ظن بیش نیست در نہ من آئم کہ من دائم خالصہ بن جملہ  
کہ عزیز کوس اوستادی و چہار دانگ ہندوستان ہی نواز دہا شاکم حاشا بیج میر نہ ہی  
و بیج مدان کجا و این دعوے از کجا۔ در حقیقت نوازندہ دیگرست (مصراعہ)  
درین پردہ پنهان نوازندہ ایست شہرت بیجا و آوازہ بے سرو پا را چسپر تو اند کرد  
و آنچه در باب حلت ہی نوشتیدہ۔ استفسار کردہ اند نہ من نفیتم نہ قاضی کہ این نصایا  
فیصل و این مسئلہ با حل کنم البتہ مصرعے کہ نوشتہ اند اگر ساختہ و پرداختہ سامی است  
در رے ناقص من صحیح است و اگر اعتراض بر شعر احقراست و با ظہار و الا معترض مولوی  
شہباز است کہ او صافش شنیدہ بلکہ مجموعہ رباعیات عطیہ اش کہ دست آویز قابلیت است  
و دیدہ ام ہر گاہ بصیرے چنین اعتراض نماید کرا یا را کہ در دو قدح کند البتہ میکشان نخلکہ  
انصاف خود در دوا صاف تو اند شناخت و سخن سخن معیار شناس سرہ از ناسرہ جدا ساخت



تراز دے گردون گردان سبج نامند و نمازند بسنجیدہ اسبج  
 فی الحال مرا کہ از دے سنجیدن بدست و نہ دست و باز دے سنجیدن بست بہت سال است  
 کہ وجودم باز بچہ رنج رنجور بست و مرا از سخن سنجی یک قلم دوری نہ میرے بکتاب دارم و نہ بیستے  
 بکتابت چنانچہ درنگ بچہ اب نامہ نامی بدین علت دست داد امیدوار معانیم والسلام

### بنام راجہ درگا پرشاد صاحب تعلقدار مسند علیہ لطلب لال

این کہ در باب ارسال جانواران لطین بال فرخ شمال یعنی لال ایما رفتہ بود اندیشہ عنقا شکار  
 آسمان میرگرہ دخیچر گاہ کون و مکان بلکہ بچہ اے لامکان برآمدہ اما درین ایام ازین پرندگان  
 نادر الوجود پرے پام و از نہال آرزو برگ درے بکام نیانت رنگ از رخ پرید  
 و ہوش از سر میدشاہین خیال از پرواز ماند عقاب عقل پر بر بخت من چون طائر گم کردہ  
 آشیان سرا سیمہ و حیران کہ حیفت صد حیفت از عمدہ فرمائش دوستے کہ فرمائش بر جان  
 روان است بیرون نیادم بیقراری یک طرف شرمساری یک طرف ناگاہ تنظیم

دلم در رہ دست آورده شد	ز فرط عشم و غصہ صد پارہ شد
شد از شوق ہر پارہ مرغکے	بر آورده بال دیرے ہر یکے
زیاقوت منتارہ پر نسل گون	دیا کردہ منتارہ راتر بخون
باہنگ لبسل بصورت گل اند	بستی جسابے ز جامہ گل اند
ہر دیدن ہمسہ گرچہ مشت پراند	دلے ہر خسرو ترنج زرانند
ہر گوش دل آہنگ شان گوش کن	نوا اے دیگر فراموش کن
ز دست فراق تو دستان زنند	بہر زخمہ زخمے بمستان زنند
زبان با باوصاف شان بست لال	از ان ہندیان نام کو نند لال
تفس ہست یا سینہ چاک ما	نشیمین کہ جان غمناک ما
تفس یا کہ از رنگ نیزنگ ہست	تفس یا کہ گلہ ستہ رنگ ہست
تفس یا طلسم ہماراست این	دیا کنبہد پر نگاراست این
دروہر طرف جست و خیزے کنند	ہر پیش تو با ہم ستیزے کنند
گر بلج تو شاد و دشا دان شود	کہ سچو تماشائے ایشان شود

بیک حقہ صد لعل و یاقوت بین      مکمل سرا سر بہ ذریعین  
 ستم دیدہ دل کان بد اور رسید      باین حیلہ آخر بہ ولبر رسید  
 سز دگر بر و ہمسر بانی کنی      بہ دلدارش میہسانی کنی

سخن کوتاہ مرغ دست آموز خامہ کہ این ہمہ بلند پروازی و این ہمہ بے راہہ سرائی کرد  
 معاف دارند و رسیدش بزرگارند۔ والتسلیم

### تقریظ بر کلیات صہبائی

بنام ایزد ہر شہ کہ باز کنند کلید نفل میکہ وحدت است و چون فراز کنند الف صیقل آئینہ حیرت  
 ہر آئینہ ہر طرقتہ العینے از راز نشاتین پرودہ کشاست و ہر نشا کیفیت ذات عینیت صفات را نشاہ  
 ذات است کہ گر بلند گریست از خوش بچویش جاوگ است ہر شے کہ بہا کنات بینی، آئینہ حیرت ذات بینی  
 بصر را معراج تا شاہے جمال ارزانی کی بہ ہر چشم بر ہم زدن مقام قاب تو پیش حاصل است و نظر را سیر  
 اسراے کمال مبارک کہ باونی توجہ بمنظر نثریہ میں آیاتنا و اصل، اگر بنظر حقیقت ملاحظہ کنند آئینہ نور السموات  
 و الارض عین الیقین است و اگر بیایہ معنی فرارند مضمون *الرحمن علی العرش استولی و نشین۔ رباعی*

آن کس کہ بر دپے بہ حقیقت ز مجاز      ہر پرودہ کہ است بر رخس گر دہ باز  
 در عالم رنگ و بو چشم معنی      ہر غنچہ گل بود سر پرودہ ناز

شود شکر خند ہائے گل نمک ریز است بلبل دل خستہ را چہ گناہ کہ نہ مالہ و جوش نہ نمائے بلبل طلب آگیر است  
 گل نورستہ را چہ تصور کہ نیالدا پنچہ موسی را بطور سینا تا قہ صوفی بسینہ و ساتی بہینا یافتہ میسر ز رہ  
 آفتاب نوش است و ہنوز تشنہ کام زہے دست شرب ما و ہر قطرہ دریا خوردش است و ہنوز نامتہام  
 نخے ذوق طلب! خانہ خدایان خانہ از خار و خس پرواختہ اند و ما ہنوز دل از ہوا و ہوس نیراختہ ایم  
 از خود رفیقان خدایا شناختہ اند و ما ہنوز خود را نشناختہ ایم رنگ آہن از آتش اشتیاق در گذارست  
 و ما از جلت آب نہ گشتم جس و خار از شملہ فراق گلخن طراز است و ما از حسرت کباب نہ گشتم صدائے  
 تبسم گل و نوائے ترنم بلبل از پرودہ یک ساز است کہ اہل قال آثار زیر و بم شمارند و اہل حال  
 از کار حسی و جلی انکارند ضیائے ترنم محفل و ولا سے پر دانہ بے دل از جلوہ یک راز است کہ  
 اہل مثال اطوار سوز و ساز از ان در نظر دارند و اہل کمال اسرار موسی و تجلی پذیرند عاجز ناز می  
 را نازم کہ مشت خاک را سبجو و ملائکہ پاک ساختند و چندین افلاک را سرگشتہ طوفان حرم کبر بانی خاک

خاک بسران که برین آستانه سرفرد دنیا در دو ندر رسید که درین خانه کیست او پاک نظر آنکه چشم  
 ازین سره تو تیبائی کرد و دید که درین پرده چپیت ایزدی آرزو چون سره بدین حد ساند  
 احد رنگ ظهور بست انگاه چهره مقصود از ان میان جلوه کرد نقش احمدی بکبرسی نشست آنکه  
 باعتبار نور فاتحه صحف جلال و جمال است هو الاول شان نزول او و به انار ظهور خاتمه تفسیر  
 جمال و جلال است هو الآخر طغرای قبول او خندیدن جیب سخرازه چاک فرمائش جگر شکافی خسرو  
 شیرین رانک پاش صد شور قیامت مورسیدن سنگ بد گهر بود و در دانش خانه بر اندازی اهل  
 کین را بنحیق اندازد صد کوه مامت بزغاله سموم را از خوان نعمتش زبان اظهار بکام و غزاله مظلوم  
 را با قرار رسالتش حجت ناطق نام همان دهن اے عزیزه جابه که بے زبانان هم برگ و زوله وارند  
 که بخیه بر لب مازو که بے نوا باشیم؟ و بقایه که سوخته جانان بر کوشرد سلسبیل غوطه خوارند که من ما  
 گرفت که نا آشنا باشیم؟ گل در جوش است و بلبل در خردش با چراغ ماوشیم؟ ساقی کریم است  
 دمنه ظهور با چراغ نوشیم؟

گل می بنیم چسرا نه چنیم  
 چشمه دارم چسرا نه نیم  
 باغ ست شراب چون نونیم  
 نوشیم دوگر چسرا نه نیم

رسائی طالع بنگر که صبح ازل دو ذره بے مقدار را درین ره سر به بودا و دمنه کی خورا باستان چهارم  
 رسائید و بافتاب بلند نام شد و گیره باهمه کاهش و افزایش در نیمه راه ماند راه تمام شد  
 بهره قسمت در باب که روز است دو جرعه سرشار را درین بزنگاه انشانند خستین جام چکیده  
 جامی راست کرده او پسین در دهنی رخت و صهبائی را از دست برد و لے سخن از صهبائی  
 رنگ دبو سے دارو که چمن از صبا و اجن از صبا و صهبائی سخن اتحاد یکدیکه مینا صهبایا صهبایا مینا  
 هر کجا نامه اش بر حکایت نای و نوش آمده می پرستان را قافل شیشه مل گوش آمد و نظم  
 از دویا پی رسیده که اگر تر یاد تحت الترائش لاس شود بجاست و نتر از و بر تبه ناز گشته که اگر  
 نسر طائر در حقیقتش واقع شود راست بس که طبع مضمون آفرینش تلاش معنی بیگانه داشته  
 آنچه در لوح محفوظا نگاشته اند رنگا شسته صغفه را بهبارت رنگین آراسته یا خیاره از خاک  
 شهیدان برخاسته الفاظش در پرده خموشی تکلم و معانیش در جیب الفاظ در رسم لوحش احد  
 زمر دین بالانند که نم شبان بغوغ شطه ادراکش از سد رو و طوبی بریده در کین گاه سواد حیرت  
 خزیده از هیبت برت که در خشید خاموش و به پرده خاموشی که روداده در خردش آه که

سیلما نے بد او این بز بانان نرسید تا نمہ آغاز دوزمزمه سازی کردند چشم بد و خیل خیل  
 پر یز او اندر شکین برقع رنگین برقع کہ اندیشہ عیاری پیشہ اش واروے بہوشی و کار کردہ  
 از خلوت گاہ لامکان آورده چشمہا بے سرمہ سیاہ بدوق جلوہ خویش در راہ - محجب کہ  
 پر یخو آنے انسون ہوشے نہ و مید کہ پردہ از دے باز و بر دیدہ و دل ناز میسکروند  
 اما از انجا کہ عشق و مشک را نتوان نہفتن چون این پروگیان را مستوری از جد و گزشت  
 دامن صبر از کف رہا و پردہ اندر دے کار بر افتادن را ہیا گشت نا گرفت نسیم شوخیکہ ہم  
 از باد دامن این گل پیر ہنار بچنبش آمدہ دست گستاخ دراز کرد و با وجود چندین گز نقاب  
 از چہرہ باز یعنی سایہ پرورد و دیوار این گلشن و گلستان گرفتار بے جان فراسے سخن پروانہ  
 مشعل افروز این شبستان و دیوانہ مشغلہ آموز این دبستان بر سلقہ معنی نگاران قلم و کمال سر و تر  
 دیوانگاہ اجنتی بھوپال ہنسی وین دیال بشاطلی این پردہ نشینان بر خاست و بمنظر  
 جلوہ ہنشانہ چنانکہ میخواست شمع خاموش کج تہائی چراغ ہر خانہ شد و کج ہنار روز دانی  
 وقف ہر دیر اندہ بر تے کہ بر موسی تجلی کرد نزدیک ست کہ از سنگ مطب درخسیدن گیرد و چہ کہ خضر  
 بد پے برد وقت ست کہ دامن این ابر سیاہ چکیدن گیرد من کہ حریف این بادہ تند و تیزم  
 در دیدہ خود خار و چشم بادہ خوران عزیزم ہر چند کہ نہ در شناس صہبائی مینوشیم ہم  
 و نہ بہرہ اندوز جمال این برگزیدہ بھوپال مسکن لیکن

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کاین دولت از گشتار خیزد

لاجرم ساغرے بیاد آن سرست طور خورہ ام و جامے سلامتہی این سرشار نشہ ظہور کردہ  
 کہ ہر چہ از خانہ استاد ریختہ قطرہ قطرہ از ہر خشک و تر و جرمہ جرمہ از ہر شیشہ و ساغر  
 ہم رسانیدہ سخن را سرمایہ روانی آبجو و این انجمن را دستگاہ فراوانی جام و سبو بخشیدہ  
 جامے صہبائی خالی بہت و جام و مینا بریزے در جام و مینا فی نجد و جام و مینا و کجا دریز  
 ویرست کہ پیر مغان ازین ویر مغان رخت بستہ و بچچکا بچلقہ تا تم شستہ - نے نے زرتہ کا ہے  
 بہت پیر از حور و تصور حور و تصور مستور و تصور سیاہی کنان از دور - حیرتگاہے  
 بہت پیر از ظلمت و نور - ظلمت سایہ نخل طور و سایہ محور از نور - جوانان را بہت اب  
 شب جوانی ست و پیران را آفتاب صبح زندگانی - بپیش را آئینہ صورت و دانش را  
 عینک بصیرت نیاز و ناز را ساتی و پیمانہ سوز و گداز را مجمع و پروانہ حسن را آئینہ خانہ ناز

و عشق را خمدہ راز۔ یارب دیوار کاخ سخن تابندست و فکر بلند خیالان تا باستان پیش  
 آرزو مند و این میکده فرازین را دیباچه قبول کتابہ گزین این خاتمہ و نشین چوب فرودین باد،  
 تفریط بر سالہ معلوم بوسیله از تالیف لانا حافظ محمد سلیمان صاحب پهلوانی وطن کہ در ترویج  
 منکران وسیلہ جستن با ولیاے کرام و سماع موعی نوشته شد

وسیلہ جلیبہ آغاز ہر کلام جزہ آہی نیست و ذریعہ جمیلہ حسن اختتام جز نعت رسالت پناہی نے  
 حقا کہ ہمین و سائل ما شد فاتحہ و سائل ما

ہر گاہ توسل جستن باین رسائل سبب عنایت و برکات است تحریک سلاسل جلال ائمہ اطہار  
 و فضائل اصحاب کبار نیز از برکات این حرکات است، ہمچنین مناتب صدیقین و اہل یقین  
 کہ چشم و چراغ روزگار بظاہر خفتہ و باطن بیدار اند رباعی

ہر چند کہ خلوت آراہستند در سیر فضائے عرش عالیہ ہستند  
 بے پردہ گوش ہر صد گوش کنند با دیدہ بستہ در تماشا ہستند

ردین آن جلال و حریت آن فضائل ست زمین و زمان از فیضہاے ایشان پر و جان جنان  
 از ہواے ایشان مالامال خالی بودن زمانہ از وجود این گروہ یگانہ با خدا آشنا و از خود بیگانہ  
 من قبیل خلاصہ اعمال ہنوز آن ابر رحمت و نشان است۔ الان ہم آن جربار با چارہی است  
 و آن آبشار آبیاری یعنی موج البحرین علم و عمل و مطلع السعدین دین و دولت کا شفق تائق معقول  
 و منقول واقعہ حقائق فروع و اصول سجاوہ آراے خانقاہ شریعت جاوہ پیاسے راہ طریقت  
 سرگردن ہمچین پیرایان بہاری گل سرسبد گلزمین پهلوانی آنکہ خاتم میلانیش حلقہ اطاعت خاتم  
 پیغمبران است و اورنگ سلیمانیش ہواے ولاے اولیاسے کرام در مہمانکسانی و بیان  
 آیت ربیبہ لی نقش و نشین نگین اوست و قلم و دہماے انس و جان زیر نگین دستیار بی بی  
 سامہ از روانی بیانش با کوشش و تسنیم ہم کنار و ناظرہ بشیرتی زبانش از شہد و شکر و طیفہ خواندنی  
 مرم و را چون ابرگر ماند و دوسے در عین گریہ چون برق بخنداند گاہے سیاہ روزان را از المعان  
 بیانش در شبہاے غم از لہماے ہم سپیدہ سحری دیدن ہم گیرد گاہے روشن طلسمان را  
 از تنویر تقریرش در نیمروز عشرت از عین عبرت سبیل و زہرہ چکیدن گیرد ہر گاہے بن ہو عظمت  
 و چند و بہ بند پیاسے دہماے آزادی اپندند انفاس گریش سنگ و آہن با بستہ تاب میگداز

آئین و لان سخت جان از نخلت چرا آب آب نه شوند احسان خوشش وحش و طیر را با مضطرب اندازد  
 خود دران با تکمین از حسرت چرا ایستاد و بیاب نشوند گوئی سلیمان را سخن داؤد می بخشیده و داؤد گوئی را  
 سلیمان نامیده اند - رباعی

در روز و آینه از بیانش اموات	در زرد زلفش دم سخن آب حیات
شد سلسله سماع موتی اثبات	در زمرده دلان که در سماع انداز او

رساله جلیله موسوم بوسیلہ در ترید و مخالفان تو سل جنین با دلیما و تنبیه منکران سماع موتی که  
 بے دستپاری دلور سننے آب از چاه و بے امداد نظرے و سواد بصرے تاب از ماه خواهند  
 دانند که صدای بے دست و پا به موج هو خود را بگوش ما و شمار سازند و ندانند که خدایه و انا  
 و توانا با هم برگ و نوا تا سماع موتی رساندن تواند حق را سمیع انگارند و سماع بحق و اصلان  
 سنگفت پندارند تا لایف نموده خود را درین کار با جور و منکران را از انکار مجبور کردند و کیست  
 که از قالب طبع چون مطالب بر آید و چون جان در قالب هر طالب در آید یا رب مطبوع طبائع  
 از باب فضل و هیز موفقت پیوسته مشغول نمید تا اینفمای دیگر باد

دعای عزیز است هر دم همین	قبول از حق آیین ز روح الامین
تقریظ کتاب تصوف مآب قره الناظرین مصنفه مولوی محمد عبد الخالق	
در باب دلاکه درس توحید گو مست	بیگانہ دزد دست هر چه بنی همه دست
کفرست بر موحدان حرف و درئی	آنرا که کیست چون توان گفتن دست

عالمان از لذت نغمه همه از دست در خوردند و غافل که از درین مرکز محل گنجایش نه دارد  
 و اصلان بجلالت زمزمه همه دست در جوشند و بنجر که همه درین زمزمه از بیجی رنگ آرزو نیارد  
 لاجرم جز او درین گفتگو هر چه گوئی بیج است بل جز الف که بیکتائی در راستی علم است همه کج و بیج  
 پس بر کج بیج و بر بیج که درین بیج است و من که بکسب خانه مجاز الف بسینه  
 و نقش کیتائی با هم بے همه بسینه می کشم سینه ام را از الف صیقل این آبر و آئینه از رنگ و ده اند  
 و دیده ام را از آره سین این سواد در سے بر و نکشوده من کجا و اسرار توحید کجا کبر کجا و  
 مصحف مجید کجا باز تا نشناسم سخن از الم چه رانم خود را ندانم خدا را چه دانم نفس را نشسته ام  
 تنگای کافر کشی بر جبینم بے سواد است و خود را نشسته ام طغرای بت شکنی بر بکنیم نام محمود

تا فروغ جلوه ناز سرگرم انجمن آرائیست پروانه پر سوخته پاپه چراغ نم با همه آشنائی  
 از جدائی داغ حرارت گدسگر دیدنی از تجلی زار قرتم بظلمتکده حیرتم افکنده تابهار  
 کز شمه از آماوه چین پیرانی است عمدلیب بال شکسته بیرون گلزارم با همه شیوائی از بیوانی  
 از گستاخی بے محابا نالیدنی از شاخسار و ضلتم به ندامتگاه فرقم رسانیده آره پروانه جانبا ز  
 را فانوس آگینه به در زمین برابر است و دیوانه جلوه ناز از اجاب آئینه هر آئینه  
 سد سکندر وجود هستی در حق پرستی حجاب ست و نمود خودی در راه خدا جوئی سراب  
 یوسف در چاه است و مشتاقان را نگاه ماه شاه در خرگاه است و گدایان را چشم بر راه  
 لیلے در دل نشسته و مجنون دل به محل بسته آئینه در حلب و من خاک نشین سواد رنگ گوهر  
 در عدن و من ساحل گرد در ریایه فرنگ ع بین تفادت ره از کجاست تا کجا هر چند  
 کنگره ایوان توفیق رفیع است نازم که اهل این سلسله به کندے سر بلندم منرموده اند  
 و عرصه میدان تحقیق وسیع است شادم که از باب این قافله به بندے خرم منم نموده تشنه برکت  
 چاه رسیده ام در یادستان به ستیاری و لو در ستم دست شفقت ناز داشته و نفقه از گرمی راه  
 نفیسه ام چین پرستان بجا کشینی سایه سرد ستم منت بر سر گذاشته بهانا گلستانے را بر دیم  
 در کشاده اند که راه فنا در وازه سرابستان اوست و شارستانے را در نظرم جلوه داده اند  
 که نور بقا شمع شبستان اوست نیم و کشایش ضبط نفس ست و شمیم جانفزایش ترک هوس  
 ناز و نیاز شعله آموز دیوان اوست و سوز و گداز شعله از در ایوان او جاده اش از پکی  
 سجاده و وساده اش از آرایش ساده گلشن از دورنگی معرا و بلبش از کج آهنگی مسترا  
 تا از خار هوس و امن نخچینی رخصت گلگشت این چین و ما بنور خرد خاطر نیم فردزی پروانه  
 پروانگی این سخن ندهند چون از خود بیرون و از در درون فرتم طلسم دیدم چندین گنجینه  
 در او نهفته بر در هر گنجینه اثر دایه خسته بهشته یا تم شعر چندین سلسیل بر سلسیلے منبع را  
 دلیل و هر دلیل لب تشنگان را کفیل آئینه خانه و دیدم قره الناظرین بر کتابش نگاهشته  
 و نظاره اش صفت کمال بجا برداشته لغاتش آیات تجلیات تجلیاتش مرات صفات  
 صفاتش مشکوٰۃ ذات اش نور السموات حسن را غازه و عشق را آدازه گل را رنگ دلیل را آهنگ  
 غافل را ساسی میانه شهود و عاقل را صانی پیمان و وجود کمالان را جوهر مرات کمال و اصلان را  
 منظر مشکوٰۃ جمال و دلگد و گنج معانی را مفتاح و ظلمتکده و رنج نمانی را مصباح - به دیدنش

لوح کتاش طلسم مدعا یم دست داد یعنی در حصین خود نمائی شکست افتاد و دیده بصیرت  
 باز شد و در دیدن نادیدنیها فراز بر دیده دران روشن باد که صیقل گرا این آئینه و شرام  
 آوردن این گنجینه کیست بشو

روشن سواد دیده چشم بیاہ اوست      آئینہ تاب سینہ ز عکس نگاہ اوست

آنکہ جسم مردی را چشم است و چشم مردی را مردم پیکر معنی را دران ست دروان معنی را توان  
 چراغ دو دمان علم برگ و بار گلستان علم از کمال اخلاق بر خلق فائق مولانا مولوی عبدالحق  
 گوہر دریائے فیض عظیم مولانا محمد عبدالحکیم چون بر آستان این را ستان سر نیازم فراز است  
 بدین نیاز بر خویشتن ناز خاصہ مولف این نسخہ کہ وزن کم عیار ہبائے مراد نظر گفتار عزیز  
 را از دست افشار پر ویز عزیز تر دار و فرمان داد و بدان فرمان فرہ و فرتاب فرادان  
 تا بطنی تقریظ سطرے چند نگاشتم و لواے ولایش از خامہ پرا فرستم یارب سوادش  
 سر چشم ادلی الابصار و از نظر بد بینان برکتار باد

### تاریخائے وقایع مصنف

مصنف نواب علی حسن خان عرف علی میان رئیس بھوپال

بالیقین کامل زمانہ شد  
 بے بدل شاعر پگانہ شد  
 بہر جو یائے فن خزانہ شد  
 شستہ و زرقہ عاشقانہ شد  
 بہر زندان مے معانہ شد  
 ختم بر ذات او ترانہ شد  
 نہ از ان ہجو دشمنانہ شد  
 تدر اجاب دوستانہ شد  
 خصلتش نحوے صوفیانہ شد

خواجہ خواجگان عزیز الدین  
 در فن شعر از رہ تحقیق  
 از گہرائے نظم و نثر خوشش  
 نظم و نثرش ہمہ ز صدق و صفا  
 ز اہران را کلام او شہد ست  
 بعد خیتام و سعدی و سہرہ  
 ہامید صلہ گفت شناسنا  
 نغز و شید بعد طبع کلام  
 با وجود حصول عنز و شرف



<p>طرز رفتار سالکانه شد          مسلکش طرز عارفانه شد          آشکارا و غایبانه شد          زان یگانه اداد و گانه شد          بر زبان اجین فسانه شد          بزم جم جمن خردانه شد          سر هر حرفش از زبانه شد          دهر لاریب قید خانه شد          مرگ آن نامور بهانه شد          ردق نرشن هر کرانه شد          گنبد سقف آستانه شد</p>	<p>با همه نیک و بد ز به خلقش          گفت بچیم با کمال و هنر          ظاهرش پاک و باطنش صافی          عشق حق و حبیب او می داشت          خدمت خالق و خلق کارش بود          بود دین از ذات او گلشن          بے احساق ساق سخنش          در فراتش بطالبان سخن          بے رنج و غم و محبتانش          گفته بود از دمش شیراز          بے اظهار عظمتش گردون</p>
<p>در سنه الفنامه صد و سی و سه          سوے خلد برین روانه شد</p>	
<p>تالیح و وفات مصنف مشی و دهباری ال تشرنا گور شید مصنف مغفور</p>	
<p>رفت بقره تدیر بهر تقائے جمال          یافت بحق جنت را حسب تمارصال          شه و باساق بود صادق شیرین مقال          عال الله و بس عابدنا زک خیال          فاضل فیض نظیر شاعر عرفی مثال          بادشاه عقل نیز ناظم لکات کمال</p>	<p>خواجہ روشن ضمیر عالم طبع مینر          داشت چو حبیب خدا و دل خود باصفا          وہ چه خوش اخلاق بود و مدین اشفاق بود          عاقل هر نکته رس عارف روشن نفس          مثل عطار و دو بوسه رشاک کمان ظہیر          مصر سخن را عزم ز خمر و لکات تمیز</p>

<p>بود شب هشتمین از رمضان گزین فرقت او غم فزود و عیش و طرب در رُبود سانحه بجان خراش واقعه دل تراش بر جگر من که سوخت تیرالم در سپوخت باد بروح عزیز رحمت رب العزیز بر پیرانش چهار عنصر سرد و وقار</p>	<p>رخت بہ بست از زمین زد قدم ارتحال رنج و الم رُو نمود بر دل اہل و عیال کرد جگر پاش پاش از غم و رنج و طلال بر دل پُر غم بدوخت نوک ننان نکال باوصبا عطر بنیز خاک و رانہ و سال سایہ ہر چارہ یا فضل حق لایزال</p>
<p>گفت تر حجب حال مصرع سال وصال یوسف مصر کمال رفت با درج جلال ۱۳۳۳ھ</p>	
<p>تاریخ و تقا مصنف مولانا محمد امین بیچ روین چھپر موضع فتح گڑھ</p>	
<p>امیر ملک زبان خواجہ عزیز الدین ذبیح از سر ایقان نوشت سال وصال</p>	<p>شریف کعبہ جان خواجہ عزیز الدین عزیز مصر حبان خواجہ عزیز الدین ۱۳۳۲ + ۱۳۳۳ھ</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>نغان ز حادثہ خواجہ عزیز الدین محیط علم و سپہر علاؤ بدر کمال بفن شعر نظامی عمد و جامی وقت بہ لکھنؤ کہ بہند و ستانت شہر علوم ذبیح زار کہ در فارسی ز سالے چند و ہر بہت دخلہ کاف مصرع ثانی، بہ پہلوئے حد از طیب دل بیائے تپاک ۶۱۹۱۵</p>	<p>کہ بُد بجلہ بزرگان ما بزرگ ترین عزیز قوم - عزیز الوطن - عزیز الدین شخص و صنف نعت برگزیدہ ترین نہ بود، سیکس استاد فارسی بہ ازین ہم از تلامذہ اش بود و خراوست ہمین خبر ز بخرمی و عیسی بمصر عین بہ بین بیابنا تخر کہ خواجہ عزیز الدین ۱۳۳۳ھ</p>

تاریخ وفات مصنفه جمال الدین قاشق منچریاست کیو کھلمه متعینه به اینج

<p>شت لوت حدوث زاب قدم گشت پنهان به زیر خاک عدم طیر و وحش به بوستان ارم در بلا غت به انوری همدم زان به برمش رسانده حق زکرم بود در ورع چون بن ادم شد مشبهک ز نوک تیر الم جایش از باعث جمیل شیرم</p>	<p>خواججه شرم عزیز الدین ماه اوج سخنوری بهیمات آشیاں بستر سر طوبی بفضاحت ثیل فردوسی بود مداح سید الثقلین ز هر دهرش چو شبلی زایوب جگر اتر با واجب باش در صف اصفیا بخت شد</p>
--	---

شد بقات ز رسالت این الهام  
سعدی عصر نت از عالم  
۱۳۳۳

تاریخ وفات مصنفه خواججه بهاء الدین حسب

<p>بووه عزیز خاطر هر کس عزیز نام فضل خدا بخلد برین داده اش مقام شمالش درین زمانه در بند روم و شام در دئے لفظ را چو کشیده بانظام بحر حمال ازید بیضا نموده تام طوطی به همت بوده ز شیرینی کلام یوم چهارشنبه و هفتم سر صیام ۱۳۳۳</p>	<p>رشته عزیز مصر سانی ازین جهان رخت سفر به بت ازین کاروانسرای فرزانه یگان و یکتائے روزگار روشن نمود معنی الشرفی البیان گلکش عصائے موسی عمران بدست او وستان سراچو بلبل شیراز در حسین آواز از جوی چو گوشتش رسید و بود</p>
--	---

تاریخ وفات مصنفہ کاظم حسین صاحب مخلص بخش کھنوی

<p>اوستادم حضرت خواجہ عزیزالدین عزیز          بوده اندر کھنوی چون بیدل ذاصر علی          آمد و رفت نفس نیتد علائق را شکست          ناگهان حال وفاتش چون بن غمگین بید          مصرع سال وفاتش خامه بخش نوشت</p>	<p>رفت از دنیا کے ملک شاعری براد رفت          حیث از بزم کمالات سخن استاد رفت          از جهان لیے بقا سوسے عدم آزاد رفت          سیل از دیدہ و صبر از خاطر ناآد رفت          سعدی و عرفی دوران سے عیش آباد رفت          ۶۱۹۱۵</p>
--	--

مرثیہ از جانب حاجی عبدالصمد گکر و رئیس بارہ مولہ کشمیر

<p>اے فلک اسپہ از در جستہ جولان کردہ          پارہ کردی تار پود جامہ شمس و سخن          ریختی خون عذہ زان بختی خاک عزیز          مقبلان را از فراقش رفت از بر سیل غم          آب روستے شبلی و داغ و وحالی حالیا          دیدہ و دل از تو شد نناک غناک آہ آہ          رونق ہندوستان و دلرباے دوتان          بارغم بر سر نہادی خار در چشم خلیل          ہم خلیل و ہم رشید و ہم امین و ہم وصی          ات فی رمضان آن یارم گو بشتری لنا          سینہ ارا سوختی چشم مروت و خنجر          شکر و افر باد بید بر خدا سے دو المن</p>	<p>عالمیے در من دل خستہ بجان کردہ          چاک در حیب دل جهان تابدا مان کردہ          اشک چشم ما و مردم رشک طوفان کردہ          طالب مطلوب را محزون و محزان کردہ          ناگهان بروی ز ما در خاک پیمان کردہ          دیدہ گریان سینہ بریان دلچیشان کردہ          بوستان کھنوی سہ برگ و سامان کردہ          نار در سینہ فگندی وہ چہ سولان کردہ          دل غمین جان حزین و بسج نشان کردہ          مقبلایس کن گوا آن کردہ آن کردہ          نذر با پروانہ از شمع شبستان کردہ          اسے خدایا قربان بگردم انچہ احسان کردہ</p>
---	---

تاریخ وفات مصنفه قیس صاحب

<p>آه و فغان و حسرت و در داغ عزیزین          نزد سی و چه عرفی و سعدی چه انوری          ویرانست بوستان سخن آه حسرتا          زان مرتبت که مدح سراسر رسول بود</p>	<p>اوراقش از لکستان از جهان ببرد          اندر کلام گوئی سبق از جهان ببرد          آمد خندان به سار سخن از جهان ببرد          روحش ملک بجزش ازین خاکدان ببرد</p>
---	--

باقت بگفت قیس پ سال رحلتش  
 آمد اجل به سار سخن ناگهان ببرد  
 ۱۳۳۲ هـ

مصنفه مولانا رضا فرنگی محلی

<p>دیده گر چه سرخ گردنده گو          ختم کرده فانی را ذات او          شد نخل هر کس که آمد در پرده          یاد می آید احسناق نکو          کس نیاید بگرمتا یزد چو          داشته در دل بر آمد آرزو          گشته مصرعے عزیزان لکھنؤ          ۱۳۳۲ هـ</p>	<p>کیست سخن خواجہ عزیزالدین عزیز          راست گویم بے امید اختلاف          دیده ام از فارسی دانان بے          چون نباشد بر لبم آه و فغان          مثل ادعنا صفت جز نام ہے          از جهان او رفت در ماه صیام          مصرع تاریخ فوتش گور رضا</p>
---	---

مصنفه شہنشاہ صاحب زین الدین صاحب زین الدین شاگرد مصنف

<p>ازین دار فانی بجلد برین شد          عزیزے بجزش برین جاگزین شد          ۱۳۳۲ هـ</p>	<p>عزیز بیگانہ حیدر زمانہ          ز بافتش شو مصرع سال فوتش</p>
---	---

<h2>مصنف حسن یار خان صاحب عثمان پوری مخلص افسری</h2>	
<p>نکتہ دان صاحب تحریر مورخ کمال ذات الاشرفیہ شہزادان رامنہل این چنین کمال فن حریف شدہ فن راجل نیز جرج رسا نصلی داہجری مجل</p>	<p>خسر ربک سخن نیر اوج اوصاف بحر الطاف و کرم نہر عطا و افضال سورے فردوس ان شد ز جهان نانی سال و تاریخ بہ مکتوبی و ملفوظی شد</p>
<p>افسری ہر دو مفصل ہنوشتم تاریخ غم مرحوم و دیگر غم معصوم ازل ۱۳۳۲ھ ۱۳۳۲ھ</p>	
<h3>تاریخ طبع کلیات عزیز مصنفہ شاعر شیرین کلام جناب ابوالکلام صیام صدار ستوگی</h3> <p>بی اسے ایل یل بی و کیسل لکھنو</p>	
<p>بے بیغ و صحبت تام مضامین آن فرح بخش مشام کلام عسزیرہ است معجز نظام شود سال آن حسب حال کلام رقم کن - نہ سے فیض بخش عوام ۱۹۳۱ھ</p>	<p>شدہ طبع این کلیات عسزیرہ چہ تاثیر حلق مصنف کہ بست دل مرده راجان تازہ و دہ اگر آرزو هست آحت تر ترا چو مثل مصنف شدہ فیض بخش</p>
<h3>تاریخ طبع کلیات عزیز مصنفہ شاعر شیرین خیال جناب ابوالکلام صیام صدار ستوگی</h3> <p>ایم اسے فارسی رئیس لکھنو</p>	
<p>کلاش طبع کردہ باتام و دو کلام سببہ نظییر و ہدیہ نو ۱۳۳۶ھ</p>	<p>وصی الدین فرزند مصنف بسالش مصرعے کمتر رقم زد</p>

مصنف شاعر شیرین مقال ناظم نازک خای جناب نشی و بہاری ل صاحب شاعر شاگرد رشید مصنف

تصانیف مطبوع استاد کامل  
غزلیات بے مثل و اعلیٰ قصائد  
چنانکہ رزم از نام قیصر  
ید بیضایش ہم نظیرے ندارد  
مناجات او ہفت بند عزیزی  
ز گلہائے مضمونست گلزار خوبی  
چہ برجستہ آمد چہ آورد دلکش  
خوشا استادے کہ در نظم ہم شتر  
نکو نام د خوش خلق و بے تعصب  
پدہ مرجع طالبان مدرس او  
بوقت رقم کردن دو وقت گفتن  
یک از نور چشمانش دُپٹی کلک  
نہی گنجدا سمش بہ بحر تقارب  
سنرد و خواجگی را بوجہ موج  
بدل ہست پابند شرع مقدس  
بانا و این خاندان تاقیامت  
بہر چار سو چار یارش محافظ  
بود زندہ نامش ازین کلیاتش  
نثر از پے سال طلبش بگو

شدہ طبع اسال بازیب و تریب  
بو صفت عالمہ بسدح خواقین  
ہوید اکز و شان جنگ سلاطین  
کہ مثلش نشد از زمان نخستین  
کہ مقبول چون سورہ پاک یسین  
خدا حافظش با از دست گلچین  
چہ د بچسپ بندش چہ بگین مضامین  
بروہ سبق از شاہ پیر پیشین  
صداقت نش پار صاحب دین  
کہ رکن کین بود از اعلیٰ اراکین  
عبارت تین بود گفتار شیرین  
شدہ ناظم نظم این عقد پر دین  
عظیم است آن نام نگوست بحرین  
وصی پر ہست وہم صاحب دین  
چہ باشد ازین شیش توقیر و تحمین  
بشان و بشوکت باعزاز و تمکین  
بود بر سرش نسل ختم النبیین  
دعا از من و از تک باد آیین  
نخستہ کلیات عزیز حق آیین

لہ خواجہ وصی الدین



Portrait of a man in a hat and suit jacket.



۲۶۸  
۴۰

DUE DATE

۸۹۱۵۵۱۲۱

--	--	--	--

